# ہدیۃ الشیعہ

آیت اللہ علی مشکینی
(قم - ایران)

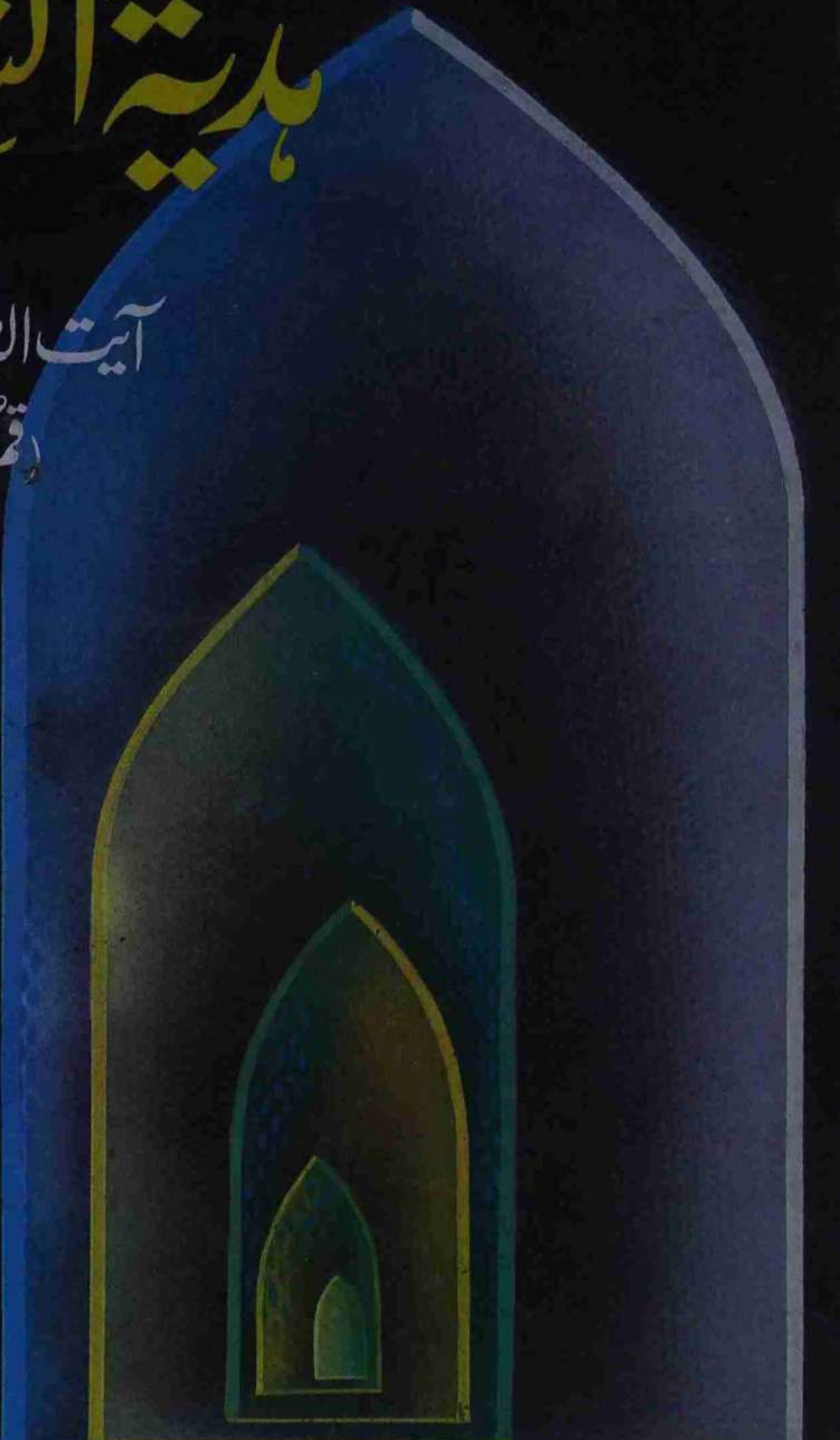

شائع کردہ: حسن علی بکڈپو ۞ بالمقابل بڑا امام بارہ ۞ کھارادر ۞ کراچی

وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(القرآن)

# ہدیۃ الشیعہ

ترجمہ

## مواعظِ عددیّہ

تالیف

آیتُ اللہ علی المشکینی الاردبیلی

ترجمہ

محمد حسن جعفری


ناشر

حسن علی بُک ڈپو

بالمقابل بڑا امام بارڑہ کھارادر کراچی

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# پہلا باب

## پہلی فصل

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا - کیا کوئی ایسا نہیں ہے جو موت وارد ہونے سے پہلے خوابِ غفلت سے بیدار ہو۔

کیا کوئی اپنی مدّتِ عمر کے خاتمہ سے پہلے ہوشیار ہونے والا نہیں ہے۔

کیا پریشان کُن دن کی آمد سے پہلے اپنے لئے نیک عمل کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

کیا رُوح نکلنے سے پہلے کوئی اپنے ربّ سے ملنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

کیا آخرت کے سفر سے پہلے کوئی اپنے لئے زادِ راہ جمع کرنے والا نہیں ہے۔

کیا موت آنے سے پہلے کوئی اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا نہیں ہے۔

یاد رکھّو چشمِ بینا وہ ہے جو ہر وقت اپنے سامنے اچھائی کو مدِّنظر رکھّے۔

یاد رکھّو گوشِ شنوا وہ ہے جو اپنے دل کو نصیحت کی باتیں سُنائے۔

یاد رکھّو مال کو بلا استحقاق خرچ کرنا اسراف و تبذیر ہے۔

یاد رکھّو۔ قناعت اور اپنی خواہشات کو مغلوب کرنا سب سے بڑی پاکدامنی ہے۔

یاد رکھو! دُنیا ایک ایسا گھر ہے۔ جہاں زُہد اختیار کئے بغیر کوئی سالم نہیں رہ سکتا۔

یاد رکھو! تمہاری جان کی قیمت جنّت ہے۔ اِس سے کم پر اپنی جان کا کبھی سودا نہ کرنا۔

یاد رکھو! دُنیا اپنے آخر کو پہنچ چکی ہے اور اپنے ختم ہونے کا اعلان کر رہی ہے۔ اس کی خُوبی خرابی میں تبدیل ہو چکی ہے۔ دُنیا کی جدید اور قیمتی اشیاء کفِ آب بن چکی ہیں۔

یاد رکھو! تقویٰ کی سواریاں نرم خُو سواریاں ہیں جن کی باگیں اِن کے سواروں کے ہاتھ میں ہیں اور وہ اپنے سواروں کو جنّت میں لے جائیں گی۔ اور گناہ کی سواریاں سرکش سواریاں ہیں جن پہ گناہگار سوار ہیں۔ ان کے ہاتھوں سے لگامیں چھُوٹ چکی ہیں۔ اور ان کے پاؤں رکاب سے نکل چکے ہیں۔ اور یہ سواریاں انہیں جہنّم میں گرا دیں گی۔

خبردار! آج تیّاری کا دن ہے۔ کل مقابلے کا دن ہے جیتنے والے کو جنّت کا انعام ملے گا۔ اور ہارنے والے کو دوزخ کی سزا ملے گی۔

یاد رکھو! آج تم آرزُو کا دن بسر کر رہے ہو کل تمہاری روانگی کا دن ہے۔ جو شخص اپنے کُوچ کے دن سے پہلے عمل کر لے گا، اسے اُس کا کُوچ نقصان نہیں پہنچائے گا۔

یاد رکھو! زبان انسان کا ایک عُضو ہے۔ جب سینے میں کچھ نہ ہو تو زبان میں قوتِ گویائی پیدا نہیں ہوتی۔ جب سینے میں معلومات ہوں تو زبان خُود بخود بولنے لگ جاتی ہے۔

یاد رکھو! فاقہ بدترین مصیبت اور جسمانی بیماری اس سے بڑی مصیبت! اور دل کی کجی جسمانی بیماری سے بڑی مصیبت ہے۔

رِزق کی فراوانی بڑی نعمت ہے اور تندرستی اس سے بڑی نعمت ہے۔ اور دل کا تقویٰ اس سے بھی بڑی نعمت ہے۔

یاد رکھو! جو شخص انجام پر نظر رکھے بغیر معاملات میں گھُسے گا وہ اپنے آپ کو مصائب کا نشانہ بنائے گا۔

عقل مند وہ ہے جو کسی معاملہ کی ابتداء سے پہلے فکرِ عواقب اور دُور اندیشی سے

کام لے۔

لوگو، تمہیں کُوچ کا حکم مل چکا ہے اور تمہیں زادِ راہ کے متعلق بتا دیا گیا ہے۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے اِس زادِ راہ کو اکٹھا کر لو جس نے کل تمہارے کام آنا ہے۔

جنّت کی قیمت جہاد ہے جس نے اپنے نَفْس سے جہاد کیا، وہ اپنے نفس کا صحیح طور پر مالک بنا۔

اور جس نے اپنے نفس کی معرفت رکھی خُدا کے ثواب کا مستحق ٹھہرا۔

یاد رکھو! شریعتِ دین ایک ہے اور اس کی راہ واضح ہے۔ جو ان راہوں کا راہی بنا نجات پائی۔ اور جو اس راستے سے علیحدہ ہوا۔ گمراہ ہُوا اور پشیمانی اٹھائی۔

جس چیز کا علم نہیں ہے اس کے سیکھنے سے عار محسوس نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہر شخص کی قدر و قیمت اس کا علم ہے۔

آج جبکہ زبانیں آزاد، جسم تندرست اور اعضاء نرم ہیں۔ فضا کُشادہ اور میدان وسیع ہے۔ عمل کر لو۔ اس سے پہلے کہ جان نکل جائے۔ اور موت واقع ہو۔

## دوسری فصل

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے جَوَامِعُ الْکَلِم

آپ نے فرمایا: قُرآن دَوا ہے۔ دُعا عبادت ہے۔ ترمن عیب ہے۔ حُسنِ تدبیر آدھی زندگی ہے۔ اُلفت آدھی عقل ہے۔ غم آدھا بڑھاپا ہے۔ حُسنِ سوال آدھا علم ہے۔ عَیال کی قِلّت دو آسانیوں میں سے ایک ہے۔ اوّل سلام بعد کلام۔ رضاعت طبیعتوں میں تغیّر پیدا کرتی ہے۔ برکت تمہارے بزرگوں کے دم قدم سے ہے۔ کسی کا ماحصل اس کا انجام ہے۔ دین کا ماحصل خوفِ خدا ہے۔ اللہ کا خوف ہر دانائی کی بُنیاد ہے۔ اور پرہیز گاری عمل کی سردار ہے۔ دولت مند کی کنجوسی ظُلم ہے۔ دولتمند کے آگے ہاتھ پھیلانا آگ ہے۔

نعمت کا اظہار شکر ہے ۔ صبر کے ساتھ کشائش کا انتظار عبادت ہے ۔
روزہ جہنم سے بچنے کے لئے ڈھال ہے ۔ نرمی حکمت کا ماحصل ہے ۔
حکمت ہر صاحب حکمت کی گمشدہ چیز ہے حسنِ اخلاق مجسّم نیکی ہے ۔
جوانی، دیوانگی کا ایک شعبہ ہے ۔ بدکار عورتیں شیطان کا جال ہیں ۔
شراب نوشی گناہوں کو اکٹھا کرنے والی ہے ۔ زِنا فقر کا سبب ہے ۔
نظرِ بد آنکھوں کا زِنا ہے ۔ بُخار موت کا قاصد ہے ۔ بخار کا تعلّق دوزخ کی حرارت سے ہے ۔ دوزخ کی گرمی کے بدلے مومن کو بُخار کی گرمی ملتی ہے
قناعت نہ ختم ہونے والا مال ہے ۔ امانت رزق کو کھینچ لاتی ہے ۔
خیانت فقر کو کھینچ لاتی ہے ۔ صبح کی نیند رزق سے محروم کردیتی ہے ۔
عمامے عرب کا تاج ہیں ۔ حیا خیر کا مل ہے ۔ حیا کا نتیجہ اچھائی کی صورت میں برآمد ہوتا ہے ۔ مسجد پرہیز گار کا گھر ہے ۔ نسیان علم کے لئے آفت ہے ۔
جھوٹ گفتگو کے لئے آفت ہے ۔ نادانی ، حِلم کے لئے آفت ہے ۔
رُک جانا عبادت کے لئے آفت ہے ۔ سرکشی شجاعت کے لئے آفت ہے ۔
اِحسان جتلانا سخاوت کے لئے آفت ہے ۔ غُرور ، حُسن کے لئے آفت ہے ۔
خواہشات ، دین کے لئے آفت ہیں خوش نصیب وہ ہے جو دوسروں کے انجام سے نصیحت حاصل کرے ۔
بدنصیب وہ ہے جو شکمِ مادر میں ہی بدنصیب ٹھہرا ہو ۔
ندامت گناہوں کا کفارہ ہے ۔ جُمعہ مساکین کا حج ہے ۔ حج ہر کمزور کا جہاد ہے
رزقِ حلال کی تلاش جہاد ہے ۔ مسافر کی موت شہادت ہے ۔
علم کو روکنا حلال نہیں ہے ۔ شاہد ان باتوں کا مشاہدہ کرتا ہے جنہیں غائب نہیں دیکھتا ۔ نیکی کی رہبری کرنے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے ۔
ہر نیکی صدقہ ہے ۔ لوگوں سے مُدارات سے پیش آنا صدقہ ہے ۔
اچھی بات صدقہ ہے ۔ جس چیز کے ذریعہ سے انسان اپنی عزّت بچائے ۔

وہ چیز اس کے لئے صدقہ شمار کی جاتی ہے ۔

★ افضل صدقہ رشتہ داروں سے اچھائی کرنا ہے ۔ صدقہ بُری موت سے بچاتا ہے مخفی صدقہ اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے ۔

★ صلہ رحمی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے ۔ انسان اپنے صدقہ کی چھاؤں میں محفوظ رہتا ہے ۔ جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے ۔

★ صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھاتا ہے جس طرح سے پانی آگ کو بجھاتا ہے ۔

★ صدقہ کے بعد ظلم کرنے والا صدقہ نہ کرنے والے کی مانند ہے ۔

★ گناہ سے توبہ کرنے والا اس طرح ہے جس نے گناہ سرانجام نہ دیا ہو ۔

★ ظلم بروزِ قیامت تاریکی کی شکل میں نمودار ہو گا ۔

★ ہنساول کی موت کا سبب ہے ہر پیاسے جگر کے لئے اجر ہے ۔

★ عُلماء خدا کی طرف سے بندوں پر امین ہیں ۔

★ حکمت کا ماحصل خدا کا خوف ہے ۔

★ جنّت اسخیاء کا گھر ہے ۔ جنّت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے ۔

★ جنّت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے ۔

★ اذان و اقامت کے مابین مانگی جانے والی دُعا نامنظور نہیں ہوتی ۔

★ ایمان کے بعد رزقِ حلال کی تلاش سب سے بڑا فریضہ ہے ۔

★ سب سے بابرکت عورت وہ ہے جس کے اخراجات کم ہوں ۔

★ مُومن ، مُومن کے لئے آئینہ ہے ۔ مُومن ، مُومن کا بھائی ہے ۔ مُومن کم خرچ ہوتا ہے ۔ مُومن ، ذہین ، فطین ، محتاط ہوتا ہے ۔

★ مُومن الفت کرنے والا اور الفت کئے جانے کے قابل ہوتا ہے ۔

★ مُومن وہ ہے جسے لوگ اپنی جان و مال کا امین تصوّر کریں ۔

★ مُومن معزّز و محترم ہوتا ہے ۔ اور بدکار ، رُسوا اور ذلیل ہوتا ہے ۔

★ مُومن ، مُومن کے لئے دیوار کی طرح ہوتا ہے ۔ جس کا ایک حصّہ دوسرے

حصّہ کی مضبوطی کا باعث ہوتا ہے۔

★ اہلِ ایمان میں مومن کا مقام وہی ہے۔ جو بدن میں سر کا مقام ہے۔

★ مومن بروزِ محشر اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔

★ مومن ایک آنت سے کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے۔

★ مومن باوقار اور نرم خُو ہوتے ہیں۔ موسم سرما مومن کے لئے بہار ہے۔

★ دُعا مُومن کا ہتھیار ہے۔ نمازمُومن کا نور ہے۔

★ دُنیا مُومن کے لئے زندان اور کافر کے لئے جنّت ہے۔

★ حِکمت مؤمن کی گمشدہ پُونجی ہے۔ مُومن کی نیّت اس کے عمل سے زیادہ بلیغ ہے۔

★ مُومن کے دروازے پر آنے والا سائل اللہ کی جانب سے مُومن کے لئے تحفہ ہے۔

★ مَوت، مُومن کے لئے تحفہ ہے۔ نمازِ شب مُومن کی عظمت ہے۔ اور لوگوں سے اس کی بے نیازی اس کی عزّت ہے۔ علم مُومن کا دوست ہے۔ اور حلِم مُومن کا وزیر ہے۔ عقل مُومن کا رہبر اور عمل اس کا قائد ہے۔ اور رِفق و مُدارات اس کا والد ہے۔ بھلائی اس کا بھائی اور صبر اس کا امیرِ لشکر ہے۔

★ غیرت نصف ایمان ہے۔ حیا ایمان کا حصّہ ہے۔ تواضع ایمان کا حصّہ ہے۔

★ صبر نصف ایمان اور یقین مکمّل ایمان ہے۔

★ ایمان کے دو حصّے ہیں آدھا صبر اور آدھا شُکر ہے۔

★ نماز ایمان کا عِلم ہے۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ مُسلمان مُسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو اس پر ظُلم کرتا ہے اور نہ ہی اُسے گالیاں دیتا ہے۔ تمام مسلمان اپنے دشمن کے مقابلے میں یکمُشت ہیں۔

★ مَوت ہر مسلمان کے لئے کفّارہ ہے۔

★ عِلم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

★ ہر مسلمان کی جان و مال، عزّت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

★ مسلمان کا مال اس کے خون کی طرح قابلِ احترام ہوتا ہے۔
★ مہاجر وہ ہے جو خدا کی حرام کردہ اشیاء کو چھوڑ دے۔
★ مجاہد وہ ہے جو طاعتِ الٰہی کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرے۔
★ عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد پیش آنے والے حالات کے لئے عمل کرے۔ اور عاجز وہ ہے جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرے۔ اور عمل کے بغیر خدا سے امیدیں وابستہ رکھے۔
★ انسان اپنے بھائی کے ذریعہ سے طاقت ور بنتا ہے۔
★ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ انسان کی عظمت اس کے دین کی وجہ سے ہے۔ اور اس کی مردانگی اس کے عقل کی وجہ سے ہے۔ اور اس کا حسب حسنِ خلق کی وجہ سے ہے۔
★ لایعنی امور کو ترک کرنا کسی شخص کے اچھا ہونے کی دلیل ہے۔
★ لوگ کنگھی کے دندانوں کے طرح برابر ہیں۔
★ سونا، چاندی کی کانوں کی طرح لوگوں کی بھی کانیں ہیں۔
★ لوگوں کے مال سے بے نیاز ہونا عظیم ثروت ہے۔
★ ایمان کے بعد عقل کا ثمر لوگوں سے محبّت کرنا ہے۔ ہر شخص کو خود اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ ہر وہ چیز جس نے وقوع پذیر ہونا ہے، قریب ہے۔
★ ہر غلط بین آنکھ زانی ہے۔ ہر چیز کی ایک مقدار ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ عاجزی کی بھی ایک مقدار ہے۔
★ ہر عالِم، علم کے لئے بھوکا ہے۔ ہر چیز کا ایک ستون ہے۔ اور اس دین کا ستون فقہ ہے۔ ہر قسم کا اشکال حرام ہے اور دین میں کوئی اشکال نہیں ہے۔
★ تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور تم میں سے ہر شخص اپنے رعیّت کے لئے مسئول ہے۔
★ ہر غدّار کے لئے بروزِ قیامت ایک جھنڈا اس کی غدّاری کے بقدر نصب کیا جائیگا۔
★ روزِ محشر سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔

★ سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ سب سے پہلے حسنِ خلق کو میزان میں رکھا جائیگا۔
★ اس امت میں سب سے پہلے حیا اور امانت کو اٹھالیا جائے گا۔
★ تم اپنے دین میں خرابی کی ابتداء امانت سے کروگے اور انتہا نماز سے کروگے۔
★ محبّت ایک چیز کا موجب بنتی ہے اور بُغض بھی ایک چیز کا موجب بنتا ہے۔
★ کسی چیز کی محبت گونگا اور بہرہ بنا دیتی ہے۔ ہدیہ سننے اور دیکھنے کی صلاحیتیں ختم کر دیتا ہے۔ گھوڑوں کی جبیں سے اچھائی وابستہ ہے۔
★ سُرخ بال اور دُم والا گھوڑا بابرکت ہوتا ہے۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔
★ عورتوں کی اطاعت کرنا باعثِ ندامت ہے مُصیبت گفتگو سے وابستہ ہے۔
★ روزے آدھا صبر ہیں۔ ہر چیز کی ایک زکواۃ ہے اور بدن کی زکواۃ روزہ ہے۔
★ روزہ دار کی دُعا نامنظور نہیں ہوتی۔ موسمِ سرما کا روزہ بہترین غنیمت ہے۔
★ مِسواک، انسان کی فصاحت میں اضافہ کرتا ہے۔
★ مرد کا حُسن و جمال اس کی فصاحت ہے۔ امام (پیش نماز) ضامن اور مؤذّن امین ہے۔ قیامت کے دن مؤذّن کی لمبی گردن ہوگی۔
★ قیامت کے دن میری شفاعت گناہانِ کبیرہ کے مُرتکب افراد کو نصیب ہوگی۔
★ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔
★ خاموشی حکمت ہے اور اس پر عمل کرنے والے کم ہیں۔
★ رزق، موت کی بہ نسبت انسان کو زیادہ تلاش کرتا ہے۔
★ معیشت میں اعتدال برتنا بعض تجارت سے زیادہ نفع مند ہے۔
★ بُزدل تاجر محروم رہے گا۔ جُرأت مند تاجر رزق حاصل کرے گا۔
★ دُنیاوی ذلت، آخرت کی ذلّت سے بہتر ہے۔ صدمہ پر صبر کرنا بہتر ہے۔
★ ساٹھ اور ستّر کے درمیان موت کی جیرہ دستیاں ہیں۔
★ مکر و فریب کرنیوالے دوزخ میں ہوں گے۔ قسم حلف لینے والے کی نیّت پر واقع ہوگی۔
★ حلف کا انجام یا حلف توڑنا ہے یا پشیمانی ہے۔

★ جھوٹی قسم شہروں کو تباہ کر دیتی ہے۔ جھوٹی قسم سودے کا سبب لیکن روزی کی تباہی کا سبب ہے۔

★ سلام ہماری ملّت کی پہچان اور جان و مال کی سلامتی کا سبب ہے۔

★ جس علم سے فائدہ نہ اٹھایا جائے وہ ایسے خزانہ کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جائے

★ روٹی کھا کے شکر کرنے والے شخص کو صابر روزہ دار کا اجر ملتا ہے۔

★ دین میں نماز کا وہی مقام ہے جو بدن میں سر کا مقام ہے۔

★ بیٹھ کر نماز نوافل ادا کرنے والے کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی بہ نسبت دوگنی نماز پڑھنی چاہیئے۔

★ زکواۃ اسلام کا پل ہے۔ مردوں کو ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہیئے۔ جس کی بو ظاہر اور رنگ مخفی ہو۔ اور عورتوں کو ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہیئے۔ جس کی بو مخفی اور رنگ ظاہر ہو۔

★ بچوں کی بہار مٹی سے کھیلنا ہے۔ صدق باعثِ تسکین اور کذب ایک چبھن ہے۔

★ قرآن ایسی دولت ہے۔ جس کی موجودگی میں کوئی فقر نہیں ہے۔ اور اس کے بغیر کوئی ثروت نہیں ہے۔

★ تقدیر پر ایمان رکھنے سے غم و حزن دور ہوتا ہے۔ زہد قلب و بدن کی راحت کا سبب ہے۔ دنیاوی رغبت پریشانی اور غم کو بڑھاتی ہے۔

★ عالم اور متعلّم خیر میں برابر کے شریک ہیں۔

★ بچّہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ زانی کے لئے پتھّر ہیں۔

★ سائل کا ایک حق ہے اگرچہ گھوڑے پر بھی سوار ہو۔

★ بخل سے بڑھ کر کونسی بیماری لاعلاج ہے۔ بخشش کر کے واپس لینے والا ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ کتّا اپنی قے کو دوبارہ کھانا شروع کر دیتا ہے۔

★ ہریالی دیکھنے سے نگاہ تیز ہوتی ہے۔ اور خوبصورت چہرہ دیکھنے سے بھی نگاہ تیز ہوتی ہے۔

★ میری اُمّت کے اعضاءِ وضو قیامت کے دن چمکتے ہوں گے ۔

★ نگاہِ بد ۔ ابلیس کا زہر یلا تیر ہے ۔ جُرأت و بُزدلی خُداداد صلاحیّتیں ہیں ۔

★ مَصائب و مرض کا چھپانا اچھائی کے خزانہ میں سے ہے ۔

★ باپ کا ہم شکل ہونا انسان کی خوش نصیبی ہے ۔ حُسنِ خُلق انسان کی خوش نصیبی ہے ۔

★ اَمر بالمعرُوف ، نَہی عَنِ المنکر اور ذکرِ الٰہی کے ماسوا ہر قسم کا کلام انسان کے لیئے نقصان دِہ ہے ۔ انبیاء سالار ہیں فقہاء سردار ہیں ۔ اور ان کی ہم نشینی اضافہ درجات کا موجب ہے ۔

★ مِلکیت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا ایسا ہے ۔ جیسے بدکار شخص زُہد کا خرقہ پہنے ہوئے ہو ۔ طعام سے پہلے وضو فقر کو دور کرتا ہے ۔ اور کھانے کے بعد وضو کرنے سے غم دور ہوتا ہے ۔ اور چہرے پہ نکھار آتا ہے ۔

★ قہقہہ لگونا دا ضحگی کا منتظر ہوتا ہے ۔ اور سُننے والا رحمت کا منتظر ہوتا ہے تاجر رزق کا منتظر اور ذخیرہ اندوز لعنت کا منتظر ہوتا ہے ۔

★ مکمّل خوش نصیبی یہ ہے کہ انسان پوری عمر اطاعتِ الٰہی میں گزارے ۔

★ افسوس بالائے افسوس اس کے لیئے ہے جو اپنے بچّوں کو تو فراوانیٔ رزق میں چھوڑ آئے ۔ اور خود اللہ کے حضور بُرائیاں لے کر پیش ہو ۔

★ مظلوم اگرچہ فاجر بھی کیوں نہ ہو ۔ اس کی بد دُعا یقیناً مقبُول ہوتی ہے ۔

# تیسری فصل

## حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وَ آلہٖ وسلّم کے فرامین

★ جو خاموش رہا ۔ اس نے نجات پائی ۔ جس نے خدا کے لیئے تواضع اختیار کی ، اللہ نے اُسے بلند کیا ۔ اور جس نے تکبُّر کیا خدا نے اسے رُسوا کیا ۔

★ جس نے کسی کو معاف کیا ، اللہ اسے معاف فرمائے گا ۔

★ جو مُصیبت پر صبر کرے اللہ اسے نعم البدل عطا کرے گا ۔

- ★ جس نے غصّہ پیا، اللہ اُسے اجر دے گا۔ جس نے اعتدال سے خرچ کیا اللہ اُسے رزق دے گا۔ اور جس نے فضول خرچی کی اُسے اللہ محروم رکھے گا۔
- ★ جو بادشاہ کے دروازے کے قریب ہُوا، وہ فتنہ میں پڑا۔ اور جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا گیا وہ شہید ہُوا۔ جو اپنے خاندان کی حفاظت میں مارا گیا۔ وہ شہید ہے۔ جو اپنے دین کی وجہ سے مارا گیا وہ شہید ہے۔
- ★ اللہ کو جس کی بھلائی مطلوب ہوتی ہے۔ اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔
- ★ جسے جنّت کا اشتیاق ہُوا، اس نے اچھّائیوں کی طرف جلدی کی۔
- ★ جو دوزخ سے ڈرا، اس نے خواہشات سے اجتناب کیا۔
- ★ جس نے موت کو قریب جانا۔ لذّاتِ دُنیاوی سے رُک گیا۔
- ★ جس نے دُنیا کو حقیر جانا اس کے لئے مصائب کا جھیلنا آسان ہو گیا۔
- ★ جو پردیس میں مرا، شہید ہُوا۔ جو نوکروں چاکروں کے ذریعہ طالب عزّت بنا۔ اللہ نے اسے ذلیل کیا۔ جس نے ہمیں دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔
- ★ جس نے دین میں خود کسی چیز کا اضافہ کیا، وہ راندۂ درگاہ ہُوا۔
- ★ جس نے جلد بازی نہ کی درست کیا۔ اور جس نے جلد بازی کی خطا کھائی۔
- ★ جس نے اچھّائی کاشت کی، اُس نے محبّت کی فصل اُٹھائی۔ اور جس نے بُرائی کاشت کی، اس نے بُرائی کی فصل اٹھائی۔
- ★ جسے اللہ کی طرف سے جزاء ملنے کا یقین ہُوا، اس نے خیرات کی۔
- ★ جو تمام لوگوں سے زیادہ باعزت بننا چاہتا ہے، اسے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا چاہیئے۔ اور جو تمام لوگوں سے زیادہ دولت مند بننا چاہتا ہے، اسے چاہیئے کہ اپنے مال کی بہ نسبت خُدا کی عطا پر زیادہ بھروسہ رکھے۔
- ★ جس نے بُرائی کا ارادہ کر کے بُرائی نہ کی تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ جسے اللہ کی طرف سے اچھائی ملی ہے، اس کے آثار اس پر نظر آنے چاہیئں۔
- ★ جو سلامتی پا کر خوش ہوتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ خاموش رہے۔

★ جس کی گفتگو بڑھی، اس کی غلطیاں بڑھیں، اس کے گناہ بڑھے اور جس کے گناہ بڑھے وہ دوزخ کا مستحق ٹھہرا۔

★ جسے کوئی نعمت ملی، اُسے شکر بجالانا چاہیئے۔ جس نے تھوڑی نعمت پہ شُکر ادا نہ کیا اس نے زیادہ نعمتوں کا بھی شُکر ادا نہ کیا۔

★ جس نے مصیبت زدہ شخص کی تعزیت کی، اسے اس جتنا ثواب ملے گا۔ جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا۔ اسے اس جتنا اَجر ملے گا۔ جس نے میری اُمّت کے ساتھ نرمی کی، اللہ اُس سے نرمی کرے گا۔

★ جس نے بیمار کی عیادت کی تو وہ اتنا وقت جنّت کے کنارے ہیں رہا۔

★ جو ظالم کے ساتھ چلا اس نے جُرم کیا۔ جو کسی قوم کی شباہت اختیار کرے۔ وہ اُن میں سے ہے۔

★ جس نے علم طلب کیا، اللہ نے اس کے رزق کو اپنے ذمّہ لے لیا۔

★ جسے اس کا علم فائدہ نہ دے۔ تو اس کی جہالت اسے نُقصان دے گی۔

★ جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا اس کا نسَب اسے آگے نہیں کرے گا۔

★ جسے قاضی مقرر کیا گیا تو وہ بغیر چُھری کے ذبح ہُوا۔

★ جس نے اپنا سامان خود اُٹھایا، تکبّر سے بَچ گیا۔ جس نے شفاعت کی تکذیب کی تو اُسے بروزِ قیامت شفاعت نصیب نہ ہو گی۔

★ جسے نیکی کر کے خوشی اور بُرائی کر کے غمی محسوس ہو وہ مُومن ہے۔

★ جو ڈرا، اُس نے تقویٰ اختیار کیا۔ اور جس نے تقویٰ کو اپنایا منزلِ مقصود تک رسائی حاصل کی۔ جو آخرت کی کرامت چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ دُنیا کی زینت کو چھوڑ دے۔

★ جو رات کو نماز پڑھے گا۔ دن کو اس کے چہرے پر نُور ہو گا۔

★ جس نے دنیا سے محبّت کی، اس نے اپنی آخرت تباہ کی اور جس نے آخرت سے محبّت کی اس نے اپنی دُنیا تباہ کی۔

★ جس نے کسی قوم کے عمل کو پسند کیا۔ قطع نظر اس کے کہ وہ عمل اچھّا تھا یا بُرا وہ شخص ان کے اس فعل میں شریک ہوگا۔

★ جس نے خدائی بادشاہت کی توہین کی، اللہ نے اسے ذلیل کیا۔ اور جس نے خدائی بادشاہت کا احترام کیا، اللہ نے اسے عزّت دی۔

★ جو خُدا واسطے تم سے پناہ مانگے، اُسے پناہ دو۔ اور جو اللہ واسطے تم سے سُوال کرے۔ اسے عطا کرو۔ اور جو تمہیں دعوت دے، قبول کرو۔

★ جو تم سے اچھّائی کرے، تم بھی اس سے اتنی اچھّائی کرو۔ اور اگر تم اس پر قدرت نہ رکھو تو اس کے حق میں اتنی دُعا کرو کہ تمہیں یقین آجائے کہ تم نے اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ اللہ نے جسے ساٹھ سال زندگی دی تو اس پر اِتمامِ حُجّت ہو گیا۔

★ جس نے اس حال میں صبح کی کہ کسی پر ظُلم کرنے کا ارادہ نہ ہو تو اس کے سابقہ گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔

★ جو حیاء کی چادر اُتار پھینکے، اس کی غیبت حرام نہیں ہے۔

★ جس نے بُرائی کے ارتکاب کے بعد اس بُرائی کو بُرائی سمجھا اور اسے افسوس ہوا تو وہ بُرائی اسے بخش دی جائے گی۔ اگرچہ اس نے اِستغفار بھی نہ کیا ہو۔

★ جو اللہ سے ڈرا، اللہ ہر چیز کے دل میں اس کی ہیبت ڈال دے گا۔ اور وہ اللہ سے نہ ڈرا، اللہ ہر چیز کی ہیبت اس کے دل میں ڈال دے گا۔

★ جس نے اللہ کی مُلاقات کو پسند کیا، اللہ کو بھی اس کی مُلاقات پسند ہے۔ اور جس نے اللہ کی مُلاقات کو ناپسند کیا۔ اللہ کو بھی اس کی مُلاقات ناپسند ہے۔

★ جس شخص سے کسی ایسے عِلم کا مسئلہ پُوچھا گیا جسے وہ جانتا تھا، لیکن اُسے چھُپا گیا۔ ایسے شخص کے مُنہ میں دوزخ کی لگام ڈالی جائے گی۔

★ جس کے لئے خیر و برکت کا کوئی دروازہ کھلا تو اسے غنیمت شمار کرنا چاہیئے۔ کیا خبر کہ کب وہ بند ہو جائے۔

★ جس نے قدرت کے ہوتے ہوئے اپنے غصّے پر قابو پایا تو اللہ اس کے سینہ کو اَمن

اور ایمان سے بھر دے گا۔

★ جو ایمانی ذائقہ کے حصول کا خواہش مند ہے تو اُسے چاہیئے۔ کسی اللہ والے سے محبّت کرے۔ جو ناجائز ذرائع سے مال جمع کرے گا۔ اس کا مال ناجائز کاموں میں ہی صرف ہوگا۔

★ جو ایک بالشت برابر جماعت سے علیحدہ ہُوا۔ اس نے اپنی گردن سے اسلام کا جُوا اُتار پھینکا۔ جو جنت کے بالاخانوں میں رہنا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ جماعت سے پیوستہ رہے۔

★ جو ماں اور بیٹے میں جُدائی ڈالے، بروز قیامت اللہ اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔

★ جو کسی تنگدست پر آسانی کرے گا۔ اللہ دُنیا و آخرت میں اسے آسانی نصیب فرمائے گا۔

★ جو کسی تنگدست مقروض کو مہلت دے یا مُعاف کر دے، تو اللہ اسے اس دن اپنے عرش کا سایہ نصیب کریگا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔

★ جس کی دنیا میں دو زبانیں ہوں گی، اللہ روزِ قیامت اس کے مُنہ میں دو زبانیں پیدا فرمائیگا۔

★ جو بلا اجازت کسی کے خط کو پڑھے گا۔ گویا وہ آگ پر نظر کر رہا ہے۔

★ جو چالیس دن اپنے اندر اخلاص پیدا کرے تو اس کے دل سے حکمت کے چشمے پھوٹ کر اس کی زبان پر جاری ہوں گے۔

★ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے اچھی بات کرے ورنہ چپ رہے۔

★ جس کے ہاتھ پر ایک شخص بھی اسلام لے آئے، اس کے لئے جنّت واجب ہوگی۔

★ جو اپنے بھائی کی پس پُشت مدد کرے اللہ اس کی دنیا و آخرت میں مدد کرے گا۔

★ جو اپنے بھائی کی ایک پریشانی دُور کرے، اللہ اس کی آخرت کی پریشانیاں دور کرے گا۔

★ جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے، اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا۔

★ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے ہمسایہ کی عزّت کرنی چاہیئے۔

★ جو اپنے بھائی کے عیب چھپائے، اللہ دُنیا اور آخرت میں اس کے عیب چھپائے گا۔

★ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے، اس وقت تک اللہ بھی اپنے بندے کی مدد

کرتا ہے۔

★ جو شخص مسجد بنائے اگرچہ بالکل چھوٹی ہو، اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

★ جس شخص نے علم تلاش کیا اور پالیا اسے دو چند اجر ملے گا۔ جس نے علم تلاش کیا، مگر نہ پاسکا اُسے ایک چند اجر ملے گا۔

★ جو آخرت کے عمل کے ذریعہ دنیا کو طلب کرے تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

★ جس پر کوئی احسان کیا جائے اور وہ جزا دینے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔ تو اسے اپنے مُحسِن کی ثناء کرنی چاہیئے۔ اور جس نے اپنے مُحسِن کی ثنا کی اس نے شکریہ ادا کیا۔ اور جس نے مُحسِن کے احسان کو چھپایا۔ اس نے ناشکری کی۔

★ جس نے عبدالمطلّب کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ بھلائی کی اور وہ اس بھلائی کا معاوضہ اُسے نہ دے سکا تو قیامت کے دن اسے اس کی نیکی کا بدلہ میں دوں گا۔

★ جو اللہ پر بھروسہ کرے اللہ اس کی ہر حاجت پوری کرے گا اور وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان نہیں ہوگا۔

★ جو دُنیا پر بھروسہ کرے گا۔ اللہ اسے دُنیا کے حوالے کردے گا۔

★ جو خدا کی نافرمانی کرکے لوگوں کی تعریف و توصیف کا طالب بنے تو اس کی تعریف کرنے والا بھی اس کی مذمت کرنے والا بن جائے گا۔ جو لوگوں کو ناراض کرکے اللہ کی رضا کا مُتلاشی بنے، اللہ اس سے راضی ہوگا۔ اور لوگوں کو بھی اس سے راضی رکھے گا۔

★ جو اللہ کو ناراض کرکے لوگوں کی رضا کا متلاشی بنے، اللہ اس پر ناراض ہوگا۔ اور لوگوں کو بھی اس پر ناراض کرادے گا۔

★ جس نے کوئی گناہ کیا اور اس کو دنیا ہی میں اس کی سزا مل گئی۔ تو اللہ آخرت میں اسے دوبارہ سزا نہ دے گا۔ جس نے کوئی گناہ کیا۔ اور اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی اور اسے دنیا میں مُعاف کردیا۔ تو وہ کریم اپنے معاف کردہ گناہ کی اس سے باز پُرس نہیں کرے گا۔

★ جو شخص لوگوں کی موجودگی میں اَحسَن طریقہ سے نماز پڑھے اور خلوت میں محض چونچیں مارنے

پر اکتفا کرے تو ایسا شخص اپنے خُدا کی توہین کرنے والا ہے۔

★ جس شخص کی نماز اُسے بُرائی اور بے حیائی سے نہیں روک سکتی تو ایسی نماز اُسے خُدا سے دُور کرنے کا مُوجب بنتی ہے۔

★ جو اچھّی سیرت کا مالک بنا، اللہ اُسے لوگوں کی محبّت کا محوّر بنا دے گا۔

★ جس شخص نے کسی اچھا کام کرنے کی قسم کھا لی ہو۔ تو اسے چاہیئے کہ اپنی قسم کا کفّارہ ادا کر کے اچّھائی کا کام کرے۔

★ جس شخص کو اللہ نے بیٹیاں عطا کی ہوں۔ اور وہ اُن سے حُسنِ سلوک کرے تو وہی بیٹیاں اُس کے لیئے دوزخ سے بچنے کا ذریعہ بن جائیں گی۔

★ جو شخص ناخواندہ مہمان بن کر کسی دعوت میں شریک ہُوا۔ تو وہ چور بن کر داخل ہُوا اور رُسوا ہو کر باہر نکلا۔ جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے تو ان کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔

★ جو شخص کسی اہلِ بدعت کو زجر و توبیخ کرے گا، اللہ اس کے دل کو امن و ایمان کا گہوارہ قرار دے گا۔

★ جس شخص نے تندرست بدن، امن کی حالت اور اس کے پاس کھانے کے لیئے روزی ہونے کی حالت میں صبح کی تو ایسے شخص کو دنیا کی تمام نعمتیں مل گیئں۔

★ جو شخص اُمُورِ مُسلمین کا والی بنا اور اللہ کو اس کی اچھّائی مطلوب ہوئی تو اسے نیک وزیر دے گا جو بھُولنے کے وقت اس کی یاد دِہانی کرائے گا اور یاد آوری کے وقت اس کی مدد کرے گا۔

★ جو شخص لوگوں کا والی بنا اور رعیّت پر ظلم نہ کیا۔ اور لوگوں سے جھُوٹے وعدے نہ کیئے اور وعدہ خِلافی نہ کرے تو اس کی مردانگی مکمل ہوئی۔ اس کی عدالت ظاہر ہوئی۔ اس کی اُخوّت فرض ہوئی اور اس کی غِیبت حرام ہوئی۔

★ جس نے جان بوجھ کر جھُوٹ بولا۔ اُسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں سمجھ لینا چاہیئے۔

★

# چوتھی فصل

## اَحادیثِ نبَوِیّہ علیٰ صاحِبِہا آلافُ التّحِیّۃ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا - جنّت ناپسندیدہ اُمور میں لپٹی ہوئی ہے - اور دوزخ پسندیدہ اُمور میں لپٹی ہوئی ہے۔ [۱]

★ جو شخص غصّہ کی حالت میں بُردباری سے کام لے گا - وہ اللہ کی محبّت کا مستحق ٹھہرے گا -

★ مجھے جوامعُ الکَلِم کے ساتھ مَبعُوث کیا گیا - قیامت کے روز لوگوں کو ان کی نیّت کے مطابق مبعوث کیا جائیگا -

★ اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے اپنی زبان کی اصلاح کی -

★ اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے گفتگو کی تو صحیح گُفتگو کی یا چُپ رہا تو سلامتی پائی -

★ اللہ میری اُمّت کے ان افراد پر رحم فرمائے جو طعام اور وضُو کے وقت مسواک کرتے ہیں - قریب ہے کہ فقر و فاقہ کُفر بن جائے اور حَسد تقدیر پر غالب آجائے -

★ مُومن ہر نیکی اپنانے کے قابل ہوتا ہے - دین میں جھُوٹ اور خیانت نہیں ہے -

★ تم وہ عمارتیں بنا رہے ہو - جن میں تم نے رہنا نہیں ہے - اور اُس چیز کا ذخیرہ کر رہے ہو جس کا کھانا تمہارے مقدّر میں نہیں ہے - اور وہ آرزوئیں رکھ رہے ہو جنہیں حاصل کرنا تمہارے لئے ناممکن ہے -

★ کتنے ہی ایسے افراد ہیں جو کسی ایسے دن کا انتظار کرنے والے ہیں - جسے وہ نہیں پائیں گے اور کتنے ہی ایسے منتظر افراد ہیں - جنہیں کل کا دن نصیب نہیں ہونا ہے -

★ مجھے تعجّب ہے غفلت کرنے والے پر کہ جس سے غفلت نہیں برتی جائے گی -

---

[۱] :- مقصد یہ ہے کہ جنّت کے حصُول کے لئے ان اعمال کی ضرورت ہے جو عام طور پر گراں گذرتے ہیں - اور اس کے برعکس دوزخ مادر پدر آزادی کے نتیجہ میں ملتی ہے -

★ مجھے دنیا کی آرزو رکھنے والے پر تعجب ہے۔ جسے موت ڈھونڈ رہی ہے۔

★ مجھے ہنسنے والے پر تعجب ہے کہ نا معلوم اس کا رب اس سے راضی ہے یا ناراض ہے۔ اور مجھے مکمل تعجب تو اس پر ہے جو آخرت کی تصدیق کرتا ہے مگر تمام عمل اسی دارالغرور کے لئے سرانجام دیتا ہے۔

★ نیک افراد پہلے رخصت ہو جائیں گے حتیٰ کہ کھجور اور جو کی گھٹیا قسم جیسے لوگ باقی رہ جائیں گے جن کے متعلق خدا کو کوئی پرواہ نہیں ہو گی۔

★ کتنا ہی تعجب ہے کہ تم بھائی کی آنکھ کا تنکا تو دیکھ لیتے ہو لیکن تمہیں اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔

★ خوشخبری ہے اس کے لئے جس کا عیب اسے لوگوں کے عیوب سے بے بہرہ بنا دے اور رزقِ حلال کو خرچ کرے، اہلِ فقہ و حکمت کی صحبت اختیار کرے۔

★ خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے اپنے نفس کو حقیر جانا۔ اور لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آیا۔ فضول گفتگو سے اجتناب کیا۔ سنت کی پیروی کی اور بدعت سے بچ گیا۔

★ خوش خبری ہے اس کے لئے جس نے رزقِ حلال طلب کیا اور اپنے باطن کی اصلاح کی اور اپنے ظاہر کو سنوارا۔ اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھا۔

★ خوش خبری ہے اس کے لئے جس نے اپنے علم پر عمل کیا۔

★ فرزندِ آدم! تیرے پاس گذر اوقات کا رزق موجود ہے لیکن تو اس رزق کا طالب ہے۔ جو تجھے سرکش بنا دے۔

★ فرزندِ آدم! قلیل پر تو قناعت نہیں کرتا، کثیر سے تو سیر نہیں ہوتا۔

★ خوش خبری ہے اس کے لئے جسے اسلام کی سعادت نصیب ہوئی گذر اوقات کے مطابق روزی ملی اور اس نے قناعت سے اپنا وقت بسر کر لیا۔

★ ایمان کی اعلیٰ ترین منزل وہ درجہ ہے۔ جو وہاں تک پہنچ گیا وہ کامیاب و بامراد ہوا۔

اور وہ درجہ یہ ہے کہ اس کا باطن اس حد تک درست ہو جائے۔ کہ اسے اس کی پرواہ تک نہ ہو کہ اس کی نیکی ظاہر ہونی چاہیئے یا مخفی رہنی چاہیئے۔

★ ایک خصلت ایسی ہے جس نے اپنایا دُنیا و آخرت میں کامیاب ہُوا۔ اور دارُالسّلام میں اسے خدا کا قرُب نصیب ہو گا۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم! وہ خصلت کونسی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا وہ تقویٰ ہے۔

★ جو تمام لوگوں سے زیادہ باعزّت بننے کا خواہش مند ہو، اُسے چاہیئے تقویٰ اختیار کرے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے اس آیت کی تلاوت کی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰاکُمْ۔

یقیناً اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزّت والا وہی ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔

★ تمام اچھّائیوں کا محور خوفِ خدا ہے۔ اپنی کشتیوں کی تجدید کرو۔ کیونکہ سمندر بہت گہرا ہے

★ استعدادِ کار کی تجدید کرو کیونکہ راستہ لمبا ہے۔

★ اپنی خواہشات سے جہاد کر کے اپنی جانوں کے مالک بن جاؤ۔

★ جب موت وارد ہو گی تو تمہیں صرف تمہارے نیک عمل ہی فائدہ دیں گے۔

★ اپنی خواہشاتِ نفسانی کے خلاف جہاد کرو، تمہارے دلوں میں حکمت پیدا ہو گی۔

★ کم کھانے اور کم پینے سے اپنے نفس سے جہاد کرو، فرشتے تم پر سایہ کریں گے۔ اور شیطان تم سے دُور بھاگے گا۔ آنکھ کا جمُود، دل کی سختی کی علامت ہے۔

★ دُنیا کا حرص، نِفاق کی علامتوں میں سے ہے۔ انسان کا اپنے اہل وعیال کے پاس بیٹھنا میری مسجد میں اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔

★ مکارِم اَخلاق بندے اور خدا کے درمیان والی رسّی ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ اِس رسّی سے وابستہ ہو جاؤ۔ نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھو۔ اگر تم اچھّائی کرو گے تو وہ تمہاری حوصلہ افزائی کریں گے۔ اور کوئی غلطی کرو گے تو تمہاری اصلاح کریں گے۔

★ اپنے شکم کو بھوکا، اپنے جگر کو پیاسا، اپنے بدن کو برہنہ، اپنے دِل کو پاک رکھو۔

اِس طریقہ سے مَلاءِ اعلیٰ سے بھی گذر جاؤ گے۔

★ ابنِ آدم کی بُرائی کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

★ فرزندِ آدم کے لئے یہی گُناہ بڑا ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی چراگاہ میں وارد ہوا۔

★ دُنیا سے اُلفت رکھنے والے کے دل سے طمع کبھی جُدا نہیں ہوتی۔

★ دُنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ اور ہر گناہ کی اصل ہے۔

★ دُنیا میں اٹکا ہوا دل آسمانی بادشاہت میں کبھی داخل نہیں ہو سکتا۔

★ دینداری کے ثبوت کے لئے یہی کافی ہے کہ انسان اوقاتِ نماز کی پابندی کرتا ہو۔

★ تمہارے جُھوٹا ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ ہر سُنی ہوئی چیز بیان کرتے پھرو۔

★ تمہارے جاہل ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ ہر جانی ہوئی چیز کو ظاہر کرتے پھرو۔

★ عالِم باعمل کا احترام شہداء و صدیقین کے برابر ہے۔

★ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے آخرت کو اپنا مطمعِ نظر ٹھہرا لیا اور اس کے لئے جدّوجہد کی۔

★ تم میں سے وہ شخص بہتر ہے جس نے فقر پر قناعت اختیار کر کے لوگوں سے جُدا رہا اور اپنے دین و تقویٰ کی حفاظت کی۔

★ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جسے خُدا نے اس کے نفس کے خلاف طاقت دی اور وہ اپنے نفس سے جہاد کر کے اس کا مالک بن گیا۔

★ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے اپنے سفر کی جلدی کو ملحوظ رکھتے ہوئے زادِ راہ جمع کر لیا۔ تم میں بہتر وہ شخص ہے جس کے دیکھنے سے تمہیں خُدا یاد آجائے۔

★ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا بولنا تمہارے علم میں اِضافہ کا سبب بنے۔

★ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو تمہیں نیک اعمال کی دعوت دے۔

★ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے۔ جو عیوب سے پاک ہو۔

★ تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں۔ جو گناہوں اور عیوب سے پاک ہوں۔

★ تمہارا بہترین عمل وہ ہے جس کے ذریعہ سے تم معاد کی اصلاح کر سکو۔

★ بہترین عمل وہ ہے جس میں ——— ہمیشگی پائی جائے۔ اگرچہ کمیت کے اعتبار سے کم ہی ہو۔
★ بہترین بھائی وہ ہے جو اُمورِ آخرت کے لئے تمہارا مددگار ہو۔
★ میری امّت میں بہترین افراد وہ ہیں جو دُنیا میں زُہد اختیار کریں۔ اور آخرت کے لئے رغبت کرتے ہوں۔
★ تمہارا بہترین بھائی وہ ہے جو تمہیں تمہارے عیب سے آگاہ کرے۔
★ اللہ کے نزدیک بہترین اِسْتِغْفَار گُناہ کو ترک کرنا۔ اور اظہارِ ندامت ہے۔
★ اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جو شمس وقمر کی حرکت پر عبادت کے لئے نظر رکھتے ہیں۔
★ تیرا بہترین بھائی وہ ہے جو اطاعتِ الٰہی میں تمہاری مدد کرے اور خُدا کی نافرمانی سے تجھے باز رکھے۔ اور رضائے الٰہی کا تجھے حکم دے۔

مَلَاءِ اَعْلیٰ کی خبر کے مطابق میری امّت کے بہترین افراد وہ ہیں جو اللہ کی رحمت کی وسعت کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اور اس کے دردناک عذاب کو مدِّنظر رکھ کر گریہ کرتے ہیں۔

★ بہترین مسلمان وہ ہے جو بکثرت قناعت کرے، اَحْسَن طریقہ سے عبادت کرے۔ اور آخرت کو اپنا مطمعِ نظر قرار دے۔
★ میرا بہترین اُمّتی وہ ہے جس نے اپنی جوانی کو اطاعتِ الٰہی میں صرف کیا ہو۔ اور لذّاتِ دنیا سے کنارہ کش رہا ہو۔ اور آخرت کے لئے نیک عمل کرتا رہا ہو۔ ایسے شخص کو اللہ جنّت کے اعلیٰ مراتب دے کر سرفراز فرمائے گا۔
★ اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جو زیادہ سے زیادہ اللہ پر توکّل کریں اور اپنے معاملات کو خدا کے حوالے کریں۔ وہ لوگ میری اُمّت میں بہترین ہیں جنہیں نہ تو زیادہ رزق ملا۔ کہ سرکشی کرتے اور نہ ہی ان پر تنگی کی گئی کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے۔
★ میری اُمّت میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جب ان سے نادانی کی گئی تو انھوں نے برداشت کیا۔ ان پر زیادتی ہوئی تو مُعاف کر دیا۔ انہیں تکلیف پہنچائی گئی تو انھوں نے صَبر کیا۔
★ سفارش کرو، اجر پاؤ گے۔ سفر کرکے صحّت و دولت حاصل کرو۔

★ آسانی پیدا کرو۔ سختی پیدا نہ کرو۔ علم کو کتابت کے ذریعہ قید کرلو۔

★ کم سے کم قرض اُٹھا۔ آزاد رہ کر زندہ رہ۔ کم گناہ کر، موت آسان ہوگی۔

★ مُتّقی بن کر سب سے بڑے پرہیز گار بن جاؤ۔ قانع بن کر سب سے بڑے شکر گزار بن جاؤ۔

★ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی کچھ اوروں کے لئے پسند کرکے مُومن بن جاؤ۔

★ اپنے ہمسائے سے حُسنِ ہمسائیگی سے پیش آکر مُسلم بن جاؤ۔

★ اپنے ہمسفر کے حُقوق کا خیال رکھو اور مُومن بن جاؤ۔

★ فرائضِ الٰہی پر عمل کرکے عابِد بن جاؤ۔ اللہ کی تقسیم پر راضی رہ کر زاہِد بن جاؤ۔

★ لوگوں کے اموال سے بے پرواہی اختیار کرکے لوگوں کے محبوب بن جاؤ۔

★ دنیا میں اس انداز سے زندگی بسر کرو گویا تم مسافر ہو۔ اور اپنے آپ کو اصحابِ قُبور میں سے تصوّر کرو۔

★ جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اُسے چھوڑ کر یقینی چیز اپناؤ۔

★ اپنے بھائی کی مدد کر خواہ ظالِم ہو یا مظلوم ہو۔ پوچھا گیا ظالِم کی کیسے مدد کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اس کے ہاتھ کو ظلم سے روک کر اس کی مدد کرو۔

★ زمین والوں پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ لوگوں کو معاف کرو۔ خدا تمہاری غلطیاں معاف کرے گا۔

★ مکمّل طریقہ سے وضو کرو، اللہ تمہاری عُمر میں اِضافہ کرے گا۔

★ اپنے افرادِ خانہ پر سلام کرو، تمہارے گھر میں زیادہ برکت ہوگی۔

★ جتنا ہو سکے سوال کرنے سے بچو۔ حق بات کہو اگرچہ کڑوی ہو۔

★ جس جگہ پر جاؤ، اللہ سے ڈرتے رہو۔ بُرائی کرنے کے بعد میں اچھائی کرکے برائی کو ختم کرادو۔

★ لوگوں سے حُسنِ سُلوک سے پیش آؤ۔ صلۂ رحمی کرو اگرچہ سلام کے ذریعہ سے ہو۔

★ ایک دوسرے کو ہدیئے دے کر آپس میں محبّت پیدا کرو۔

★ جہاد کرکے اپنی اولاد کو صاحبِ عزّت بناؤ۔ شُرفاء کی غلطیوں سے درگذر کرو۔

★ ہدیئے دو کیونکہ ہدیہ سے سینہ کی دُشمنیاں ختم ہوتی ہیں۔

★ میری طرف سے تبلیغ کرو۔ گرچہ ایک آیت ہی ہو۔ مؤمن کی دانائی سے بچو۔ کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

★ کسی مکان کی بنیاد میں حرام کو شامل نہ کرنا کیونکہ حرام ویرانی کی بنیاد ہے۔

★ اپنی اولاد کی عزت کرو۔ اور انہیں اچھی تربیت دو۔ اچھی بات کہہ کر فائدہ حاصل کرو۔ اور بری بات سے خاموش رہ کر سلامتی حاصل کرو۔

★ اپنے نطفوں کے لئے امین رحم کی تلاش کرو۔ زیادہ سے زیادہ موت کو یاد رکھو۔

★ محبت کرنے والی اور بچہ جننے والی عورت سے نکاح کرو۔ میں اپنی امت کی کثرت کی وجہ سے انبیاءؑ پر مباہات کروں گا۔

★ سحری کھاؤ کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

★ صدقہ دے کر آگ سے بچو۔ اگرچہ کھجور کے دانے کا کچھ حصہ ہی کیوں نہ ہو۔

★ بخل سے بچو کیونکہ اسی بخل نے امم سابقہ کو تباہ کیا ہے۔

★ لوگوں سے مسواک چبانے کی حد تک بھی سوال نہ کرو۔

★ زکواۃ دے کر اپنے مال کی حفاظت کرو۔ صدقہ دے کر اپنے مریضوں کا علاج کرو۔

★ بلا کے لئے دعا کو تیار رکھو۔ جب دل میں نرمی محسوس ہو تو اس وقت کی دعا کو غنیمت جانو۔ کیونکہ وہ وقتِ رحمت ہے۔ پوری زندگی اچھائی کے طالب رہو۔ اور اللہ کی رحمت کے جھونکوں کا استقبال کرو۔ کیونکہ اللہ جسے چاہتا ہے۔ ان رحمت کے جھونکوں سے نوازتا ہے۔

★ لوگوں کو چھوڑ دو۔ اس لئے کہ اللہ بعض کے ذریعے بعض لوگوں کو رزق دیتا ہے۔

★ اپنے امور کی انجام دہی کے لئے رازداری سے کام لو۔

★ پرہیز گاروں کو اپنے دستر خوان پر کھانا کھلاؤ۔ اور مؤمنین سے حسنِ سلوک رکھو۔

★ میری عترت کا خیال رکھو۔ میری اہلِ بیتؑ کی مثال کشتیِ نوحؑ کی ہے۔ جو چڑھ گیا نجات پائی۔ اور جو پیچھے رہ گیا۔ وہ غرق ہوا۔

★

# پانچویں فصل

## اَحَادیثِ نَبَوِیّہ علیٰ صاحِبہَا آلافُ التحیّۃ

- مُومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔
- جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا،
- قضا کو صرف دُعا ہی ٹال سکتی ہے۔ عمر میں اضافہ صرف نیکی کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔
- نگاہِ عبرت رکھنے والے کے سوا کوئی بُردبار نہیں بن سکتا۔
- جَہل سے بڑھ کر کوئی فاقہ نہیں ہے۔
- عَقل سے بڑھ کر کوئی مُفید مال نہیں خود پسندی سے بڑھ کر کوئی تنہائی نہیں ہے۔
- مشورہ سے بڑھ کر کوئی مدد نہیں ہے۔ حُسنِ تدبیر کی طرح کوئی عقل نہیں ہے۔
- حُسنِ خلق کی طرح کوئی حسب نہیں ہے۔ حرام سے بچنے کی طرح کوئی پرہیزگاری نہیں ہے۔
- تفکّر کی طرح کوئی عبادت نہیں ہے۔ صبر و حیا کی طرح کوئی ایمان نہیں ہے۔
- بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں ہے۔ فتحِ مکّہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔
- جس میں امانت نہیں، اس میں ایمان نہیں ہے۔ جس میں عہد کی پاسداری نہیں ہے۔ اِس میں دین نہیں۔ تعویذ صرف نظرِ بد اور بُخار کے لیئے ہی ہے۔
- تین دن سے زیادہ مُسلمان سے علیحدہ ہونا اچھّا نہیں ہے۔
- اِستغفار کے ساتھ کبیرہ گُناہ کبیرہ نہیں اور اصرار کے ساتھ صغیرہ گناہ صغیرہ نہیں ہے۔
- قرض کی پریشانی جیسی کوئی پریشانی نہیں ہے۔
- آنکھ کے درد جیسا کوئی سخت درد نہیں ہے۔
- جو بندہ قُرآن پڑھتا ہے، اُس کے لئے کوئی فاقہ نہیں ہے۔ اور قرآن کے علاوہ کوئی ثروت نہیں ہے۔ تقدیر سے کوئی اِحتیاط نہیں بچا سکتی۔
- مُومن چھپ کر حملہ نہیں کرتا۔ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاتی جس کی حاکم عورت ہو۔
- مُومن کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو رُسوا نہ سمجھے۔

- دو غلا شخص اللہ کے نزدیک کبھی بھی امین نہیں کہلا سکتا۔ خوشامد صرف والدین اور عادل حکمران کی جائز ہے۔
- اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت حرام ہے۔ چغل خور جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔
- وہ بندہ کبھی جنّت میں داخل نہیں ہوگا جس کا ہمسایہ اس کی لغزشوں سے محفوظ نہ ہو۔
- مُسلمان کے لئے مسلمان کو خوفزدہ کرنا حلال نہیں ہے۔
- مُسلمان کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلّق کرے۔
- دولت مند کے لئے صدقہ لینا حلال نہیں ہے۔ تندرست شخص کو بھی صدقہ نہیں لینا چاہیئے۔
- جب تک بندہ کے دل میں استقامت نہ ہو۔ اس وقت تک اس کے ایمان میں استقامت پیدا نہیں ہوگی۔ اور دل میں اس وقت تک استقامت آ ہی نہیں سکتی۔ جب تک اس کی زبان میں استقامت پیدا نہ ہو۔
- بندہ اس وقت تک مُومن نہیں بن سکتا۔ جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرے۔
- ایمانی حقیقت اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتی جب تک بندہ کو یہ یقین نہ آ جائے کہ جو نشانہ اُس سے خطا ہُوا ہے وہ اُسے لگنا ہی نہیں تھا۔ اور جو نشانہ اُسے لگا ہے وہ اس کے غیر کے مقدّر میں ہی نہ تھا۔
- حقیقت ایمان کی اس وقت تک تکمیل نہیں ہوگی۔ جب تک زبان کی حفاظت نہ کی جائے۔
- جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔
- جب ہمسایہ بھوکا ہو تو مُومن کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھاتا۔
- عالِم جب تک جنّت میں داخل نہ ہو جائے اس وقت تک علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔
- اُمور میں اضافہ نہیں ہوگا۔ سوائے سختی کے، دُنیا میں اضافہ نہیں ہوگا۔ سوائے پُشت دکھانے کے، اور لوگوں کی عادات میں اضافہ نہیں ہوگا۔ سوائے بُخل کے اور قیامت نہیں قائم ہوگی۔ مگر بُرے لوگوں پر سوائے حضرت مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے۔

- قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ جب تک مرد کم اور عورتیں زیادہ نہ ہو جائیں۔
- جو شخص کسی کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔
- اس شخص کی صحبت کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جو تمہارے وہ حقوق تسلیم نہ کرے جو تم اُس کے حقوق تسلیم کرتے ہو۔
- جو شخص اپنی دو پیاری چیزوں[۱] کے ضائع ہونے پر صبر کرے، اللہ اسے جنّت میں داخل کرے گا۔
- کوئی شخص اُس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک مشکوک چیزوں کی وجہ سے کچھ حلال چیزوں کو ترک نہ کردے۔
- میری اُمّت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر کاربند رہے گا۔ یہاں تک کہ اَمرِ خُدا آجائے۔
- مقروض کا دین قرضہ کی ادائیگی تک اس میں جکڑا رہتا ہے۔
- کسی کو مصیبت میں مُبتلا دیکھ کر کبھی خوش نہ ہونا ممکن ہے۔ اللہ اس کو مصیبت سے رہائی دے کر تجھے مُبتلائے مُصیبت کر دے۔
- زمانہ کو گالی نہ دو اس لئے کہ اللہ ہی زمانہ ہے۔[۲]
- مرنے والوں کو گالی دے کر زندوں کو اذیت نہ پہنچاؤ۔ کیونکہ مرنے والے اپنے انجام کو پا چکے ہیں۔
- آدمی کو اپنے بھائی کا ہدیہ ٹھکرانا نہیں چاہیئے۔
- ہدّیہ کے بدلے ہدیہ ضرور دینا چاہیئے۔
- سائل کو کھجور کے دانے کا حصّہ دینا خالی لوٹانے سے بہتر ہے۔
- مُسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی لغزشوں کی تلاش نہ کرو۔
- تھوڑی سی نیکی کو کبھی حقیر نہ سمجھو۔

---

۱ :۔ شاید اس سے مراد آنکھ اور کان ہیں۔ وَاللہُ اَعْلَم۔

۲ :۔ یعنی زمانے کو تبدیل کرنے والا ہے۔ وَاللہُ اَعْلَم۔

- اپنے بھائی سے وعدہ کر کے وعدہ خلافی نہ کرو۔
- کسی تکلیف و مصیبت کی وجہ سے اللہ سے موت کی درخواست نہ کرو۔
- جب مرو تو اللہ کے متعلق حسن ظن رکھ کر مرو۔
- کسی کے عمل کو دیکھ کر کبھی تعجب نہ کرنا جب تک اس کا انجام اچھا نہ ہو جائے۔
- کسی شخص کے اسلام پر تعجب نہ کرو۔ جب تک اس کی کند عقلی تمہیں معلوم نہ ہو۔
- لوگوں کے خوف سے حق پر عمل کرنے کو مت چھوڑو۔
- عورت و مرد کو تنہائی میں کبھی نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔
- اللہ کو ناراض کر کے کسی کو راضی نہ کرنا۔
- کسی اچھائی پر اللہ کو چھوڑ کر صرف اپنے محسن کی تعریف نہ کر۔
- جو کچھ اللہ نے تجھے نہیں دیا۔ اس کی وجہ سے کسی کی مذمت نہ کرنا۔ کیونکہ کسی خیر خواہ کی خیر خواہی اللہ کے رزق کو کھینچ کر تمہارے پاس نہیں لائے گی اور کسی بدخواہ کی بدخواہی اللہ کے رزق سے تمہیں محروم نہیں کر سکے گی۔
- اللہ سے اقتدار کا سوال نہ کرو۔ کیونکہ اگر اقتدار تمہیں بغیر مانگے ملا تو اس کی تکالیف برداشت کرنا پڑیں گی اگر مانگنے کے بعد ملا تو تم اس میں ایسے منہمک ہو جاؤ گے۔ کہ اپنے فرائض سے غافل ہو جاؤ گے۔
- قیامت قائم نہ ہو گی۔ جب تک اولاد پریشانیٔ دل کا سبب، بارش تباہی کا سبب نہ بنے۔ کمینے بکثرت پیدا ہوں گے۔ اور شرفاء ہلاک ہو جائیں گے۔ چھوٹا بڑے پر جسارت کرے گا۔ کمینہ شریف پر جسارت کرے گا۔ مشورہ کے بعد کوئی شخص ہلاک نہیں ہو گا۔ اگر حکمران اچھے ہوں۔ تو رعیت خواہ جنتی بھی گنہ گار ہو کبھی ہلاک نہیں ہو گی۔

# چھٹی فصل

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی وہ احادیث جو لفظ اِنَّ سے شروع ہوتی ہیں۔
جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

یقیناً بیان میں جادو ہوتا ہے ، اور شعر میں حکمت ہوتی ہے ۔ بعض علوم کی طلب بھی جہل ہے ۔

(مقصد یہ ہے کہ انسان لایعنی علوم کے حصول میں لگ جائے جیسے علوم نجوم، افلاک، انساب اور جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان سے اعراض کرے)

یقیناً میری اُمّت اُمّتِ مرحوم ہے ۔ حُسنِ عہد ایمان کی نشانی ہے ۔ تحقیق حُسنِ ظن، حُسنِ عبادت کا حصّہ ہے ۔ تحقیق علماء انبیاء کے وارث ہیں ۔ یقیناً دین آسان ہے ۔ یقیناً جس عبادت کا بہت جلدی ثواب حاصل ہوتا ہے ۔ وہ صلۂ رحم ہے ۔ حکمت شریف کے شرف میں اضافہ کا موجب بنتی ہے ۔ تحقیق حرام کو حلال قرار دینے والا حلال کو حرام بنانے والے کی مانند ہے ۔ دُنیاداروں کا حسب یہ مالِ دنیا ہے ۔ حقدار کو بات کرنے کا حق حاصل ہے ۔ اخلاقِ عالیہ اہلِ جنّت کے اعمال میں سے ہیں ۔ سب خوبیوں سے بڑی خوبی حُسنِ خُلق ہے ۔ اہلِ جنّت کی اکثریت اَبلَہ قسم کے لوگوں پر مشتمل ہے ۔

★ جنّت میں عورتوں کی رہائش بہت کم ہے ۔ اللہ مومن کی ضرورت کے بقدر اس کی مدد کرتا ہے ۔ باپ سے محبّت کا تقاضا یہ ہے کہ باپ کے دوستوں سے بھی محبّت رکھے ۔

★ شیطان فرزندِ آدم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے ۔ اللہ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہ ہے جو اپنے مُحسِن کا زیادہ شکریہ ادا کرتا ہے ۔

★ اس مال کو راہِ خُدا میں خرچ کرنا نفع آور ہے ۔ اور اس کا رد کرنا فتنہ کا باعث ہے اس امّت کو عذابِ الٰہی اسی دنیا میں دے دیا جائے گا ۔

★ انسان گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم کردیا جاتا ہے ۔ کچھ بندے ایسے بھی ہیں جنہیں لوگوں کی حاجات پورا کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے ۔

★ دُنیا کی جو چیز جتنی بلند و بالا ہوگی ۔ اللہ اُسے یقیناً ختم کرے گا ۔

★ خط کا جواب دینا بھی سلام کے جواب کی طرح فرض ہے ۔

★ انسان کے لئے سب سے پاک رزق وہ ہے جو ہاتھوں سے کما کر کھائے ۔

- ★ بیٹے کی محنت باپ کی محنت ہے۔
- ★ شدید فقر اور رُسوا کنندہ قرض کے علاوہ کسی سے سوال کرنا حلال نہیں ہے۔
- ★ علم کی موجودگی میں تھوڑا عمل بھی زیادہ ہے۔ جہل کے ساتھ زیادہ عمل بھی کم ہے۔
- ★ بندہ اپنے حُسنِ اَخلاق کی وجہ سے صائم قائم کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔
- ★ ہر دین کا ایک طریقہ ہے۔ اور اس دین کا طریقہ حیاء ہے۔
- ★ ہر شئے کا ایک شرف ہے اور مجلس کا شرف قبلہ رُو ہونا ہے۔
- ★ ہر اُمّت کی ایک آزمائش ہے اور میری اُمّت کی آزمائش مال و دولت ہے۔
- ★ ہر سعی کرنے والے کا ایک مقصد ہے اور ہر محنت کا آخری انجام موت ہے۔
- ★ ہر قول کا ایک مصداق ہے اور ہر حق کی حقیقت ہے، ہر بادشاہ کا ایک ممنوعہ علاقہ ہے اور خدا کی ممنوعہ چیز محارمِ الٰہی ہیں۔
- ★ ہر روزہ دار کی ایک دُعا یقیناً مقبول ہوتی ہے۔ ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزے ہیں۔
- ★ ہر چیز کی ایک کان ہوتی ہے۔ اور عارفین کے دل تقویٰ کی کانیں ہیں۔
- ★ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورت یٰسین ہے۔
- ★ ہر نبی کی ایک مُستجاب دُعا ہوتی ہے اور میں نے اپنی دُعا کو اُمّت کی شفاعت کے لئے روزِ آخرت تک موخر کر دیا ہے۔
- ★ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو کھا جاتی ہے۔
- ★ اکثر لوگ دو گڑھوں کی وجہ سے جہنّم میں داخل ہوں گے۔ وہ ہیں شکم اور فرج۔ (حرام خوری اور زِنا)
- ★ اکثر لوگ دو خوبیوں کی وجہ سے جنّت میں داخل ہوں گے۔ اور وہ خوبیاں ہیں۔ تقویٰ حُسنِ خُلق۔ جب فتنہ شروع ہو گا تو لوگوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گا۔ صرف وہی شخص نجات پائے گا۔ جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے۔
- ★ نظرِ بد انسان کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں داخل کر دیتی ہے۔

★ جو شخص اپنے کپڑے کو ازراہِ تکبّر زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے۔ اللہ اُس کی طرف نظرِ کرم نہیں کرے گا۔

★ اللہ خود جمیل ہے۔ اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ پسند ہیں — جو گڑگڑا کر دُعا مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چھُپ کر نیک کام کرنے والے متّقین سے محبت کرتا ہے۔

★ اللہ تعالیٰ اس مُومن سے محبّت کرتا ہے۔ جو اعتراف گناہ کرے اور کسی پیشہ سے وابستہ ہو

★ اللہ تعالیٰ ہر دردمند دل سے محبّت کرتا ہے۔ اللہ کو بلند اور عظیم کام پسند ہیں۔ گھٹیا کاموں کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ جس طرح سے اللہ اپنی حرام کردہ اشیاء سے رُک جانے کو پسند کرتا ہے۔ اسی طرح جن چیزوں کی اجازت دی ہے ان پر عمل پیرا ہونے کو پسند بھی کرتا ہے۔

★ خواہشات کے ہجُوم کے وقت اللہ تعالیٰ نگاہ بالبصیرت سے محبّت کرتا ہے۔ شُبہات کے وقت عقلِ کامل سے محبت کرتا ہے۔ سخاوت سے محبّت کرتا ہے اگرچہ چند کھجوروں کی سخاوت ہی کیوں نہ ہو۔ اور شجاعت سے محبّت کرتا ہے۔ اگرچہ سانپ مارنے تک ہی ہو۔

★ بالتحقیق تیرا رب قابلِ تعریف کاموں سے محبّت کرتا ہے۔

★ اللہ تعالیٰ نرم خو اور خُوش اخلاق شخص سے محبّت کرتا ہے۔

★ اللہ اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک موت کی ہچکی شروع نہ ہو جائے۔

★ اللہ اس شریر خبیث شخص کو ناپسند کرتا ہے۔ جو اپنے اہل و مال میں نقصان نہیں پاتا۔

★ اللہ نماز میں اِدھر اُدھر ہاتھ مارنے کو ناپسند کرتا ہے۔ روزے میں مُجامعت کو ناپسند کرتا ہے اور قبرستان میں ہنسنے کو ناپسند کرتا ہے۔

★ اللہ تمہیں قیل و قال، تباہیٔ مال اور کثرت سُوال سے منع کرتا ہے۔

★ اللہ اپنے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔ اللہ صدقہ کے ذریعے ستّر قسم کی بُری اموات کو دُور کرتا ہے۔ اللہ اپنے عبد کی اس بات پر راضی ہوتا ہے۔ کہ کھانے کے بعد خدا کی حمد کرے۔ پانی پینے کے بعد خُدا کا شکر ادا کرے۔

★ اللہ اس بات کو پسند کرتا ہے۔ کہ جب وہ کسی عبد کو نعمت سے نوازے۔ تو اس نعمت

کا اثر اس میں نظر آنا چاہیئے۔

★ اللہ علم کو لوگوں کے سینے سے سلب کر کے نہیں اُٹھائے گا۔ بلکہ عُلماء کی مَوت سے عِلم ختم ہوگا۔

★ آخرت کی نیّت سے دُنیا کا جو کام کرو گے۔ اس کا اجر دُنیا میں ملے گا۔ لیکن دُنیا کی نیّت سے جو آخرت کا کام کرو گے اللہ اس کا اجر ہرگز نہیں دے گا۔

★ بالتحقیق اللہ نے زمین کو میرے لئے سجدہ گاہ اور مُطہّر بنایا۔ اللہ نے میرے لئے زمین کے حجاب اٹھائے میں نے زمین کے مَشارِق اور مَغارِب کو دیکھا۔ اور جہاں تک میری نگاہ گئی ہے وہاں تک میری اُمّت کی حکومت ہوگی۔ خدا نے میری اُمّت کو دل کے وَسْواس معاف کئے ہیں جب تک انہیں زبان پر نہ لائے۔ یا ان پہ عمل نہ کرے۔

★ اللہ نے اپنے عدل و انصاف کے ذریعے راحت و سرور اور کشائش کو یقین اور رضا میں رکھا۔ پریشانی اور حزُن کو شک اور غصّے میں رکھا۔

★ اللہ نے عورتوں میں رشک و رقابت کا جذبہ پیدا کیا۔ اور مردوں میں محنت و کوشش کا جذبہ پیدا کیا۔ جو صبر کر کے گزارے اسے ایک شہید کا اجر ملے گا۔

★ اللہ کہنے والے کی زبان کو سچّا کر دیتا ہے (یعنی زبانِ خلق نقارۂ خدا)

★ اللہ کسی عَبْد کے فعل پر اس وقت تک راضی نہیں ہوتا۔ جب تک اس کی گفتگو اچھی نہ ہو۔

★ جب اللہ کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے۔ تو ان کی آزمائش کرتا ہے۔

★ قیامت کے دن عذابِ الٰہی کا سب سے زیادہ حقدار وہ عالِم ہوگا جس نے اپنے عِلم پر عمل نہیں کیا۔ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک وہ شخص سب سے بُرا شمار ہوگا جسے لوگوں نے اس کی بُرائیوں کی وجہ سے چھوڑ دیا ہو۔

★ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدترین شخص وہ ہے جس نے دوسرے کی دُنیا کے لئے اپنی آخرت بیچی ہو۔

★ سب سے بڑا بدنصیب وہ ہے۔ جس پر دُنیاوی فقر اور عذابِ آخرت جمع ہو جائیں۔

★ اپنے مُومن بھائی پہ خوشی کو داخل کرنا اسبابِ مغفرت میں سے ہے۔

★ لوگوں پہ بکثرت سلام، اور اچھے کلام مُوجباتِ مغفرت میں سے ہیں۔

★ دُنیا کا ظاہر بڑا میٹھا ہے اور سرسبز ہے ، خدا تمہیں اس میں چند دن کی زندگی دے کر تمہارے عمل دیکھنا چاہتا ہے۔

★ اپنے گھر کے دروازے تک مہمان کے ساتھ چلنا سُنّت ہے۔

★ روحُ القُدس نے بذریعہ وحی مجھے اطلاع دی ہے کہ جب تک کوئی جان اپنا رزق مکمل حاصل نہ کرے ہرگز نہیں مر سکتی - لہذا اللہ سے ڈرو اور حصُول رزق کے اچھے طریقے اپناؤ۔

★ لوگوں نے سابقہ نبیوں سے جو بات محفوظ رکھی ہے وہ یہ ہے کہ جب تو بے حیا بن جائے تو جو دل چاہے کرتا پھر، نمازی خدا کا در کھٹکھٹاتا ہے۔ اور جو شخص بار بار دقِ اَبْوَاب کرتا ہے اس کے لئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

★ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میرا تکلّم ذکر ہو میری خاموشی فکر ہو اور میرا دیکھنا عبرت آموز ہو۔

★ میں بطورِ ہدیہ آنے والی رحمت ہوں یہ جہالت کی شفاء سوال کرنا ہے۔

★ اہلِ فضل ہی صاحبانِ فضل کی فضیلت کو پہچانتے ہیں۔

قدرِ زر زرگر بداند ؛ قدرِ جوہر جوہری

مجھے مَکَارِمِ اَخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے ۔ مجھے اپنی امّت کے سلسلہ میں گُمراہ رہنماؤں کا خوف ہے ۔ اعمال کا دارومدار نیّت اور انجام پر ہے ۔ اب دنیا میں آزمائش اور فتنہ ہی باقی رہ گیا ہے ۔ دلوں کو بھی لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہے ۔ پوچھا گیا —: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ! انہیں زنگ سے کیسے بچایا جائے ۔ تو آپؐ نے فرمایا مَوت کی یاد اور تلاوت قرآن سے ۔

# ساتویں فصل

حُضورِ اکرمؐ کے وہ جَوَامِعُ الکَلِم جو لفظ "لَیْسَ" سے شروع ہوئے ۔

★ خبر مُعائینہ کے قائم مقام نہیں ہے ۔ فاسق کی غیبت نہیں ہے ۔ خوشامد مومن کے آداب میں نہیں ہے ۔ موت کے بعد کسی عمل کی گنجائش نہیں ہے ۔

★ وہ شخص ہم میں سے نہیں جسے اللہ نے وسیع رزق عطا کیا ہو اور عیال کے لئے کنجوسی کرے۔

★ جو ہمارے اَغیار کی مشابہت اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

★ جو شخص قُرآنِ کریم کو راگ میں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

★ جو بزرگ کا احترام نہ کرے چھوٹے پہ رحم نہ کرے اَمر بِالمعروف اور نہی عَنِ المنکر نہ کرے۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

★ جو شخص دو ناراض اشخاص کے درمیان کچھ کلمات خیر کہہ کر صُلح کرا دے وہ جھُوٹا نہیں ہے۔ غِنا کثرتِ مال کا نام نہیں ہے دل کی تونگری کا نام ہے۔

★ پہلوان وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصّہ کے وقت اپنے نفس پر قابُو پالے۔

★ دُعا سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔

★ تیرے مال سے تیرا بس وہی حصہ ہے۔ جسے تو نے کھا کر فنا کیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ دے کر اُسے آگے روانہ کر دیا۔

★ کئی ایسے شب زندہ دار ہیں۔ جن کے نصیب میں بیداری کے سوا اور کچھ نہیں۔

★ کئی ایسے روزہ دار ہیں جن کے نصیب میں بھُوک اور پیاس کے سوا اور کچھ نہیں۔

# آٹھویں فصل

آپ ﷺ کی وہ احادیث جو لفظ "خیر" سے وارد ہوئیں۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ خَیْرُ الذِّکرِ الخَفِیُّ

● بہترین ذکر وہ ہے جو دل میں کیا جائے اور بہترین رزق وہ ہے جس سے کفایت ہو سکے۔

● بہتر عبادت وہ ہے جو چھپ کر کی جائے۔ بہتر محفل وہ ہے جو کشادہ ہے۔

● بہترین طریقہ وہ ہے جو سب سے زیادہ آسان ہو۔

● بہترین نکاح وہ ہے جس پر کم خرچ آئے۔

● بہترین صدقہ وہ ہے جو اِفلاس کے عالَم میں دیا جائے۔

- بہترین عمل وہ ہے جو نفع پہنچائے۔ بہترین ہدایت وہ ہے جس کی اتّباع کی جائے۔
- دل میں ڈالی گئی اشیاء میں سے سب بہتر چیز یقین ہے۔
- بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔
- اللہ کے نزدیک بہترین وہ ساتھی ہیں جو اپنے ساتھیوں کے لئے اچھے ہوں۔
- بہترین رفاقت چار اشخاص کی ہے۔ بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار پر مشتمل ہو۔
- تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن پڑھا اور پڑھایا۔
- تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لئے اچھا ہو۔
- تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جس سے لوگ اچھائی کی امید رکھیں اور اس کے شر سے محفوظ رہیں۔
- تمہارے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کی عزّت ہو۔
- عورتوں کے لئے بہترین مسجد ان کے گھر کا کونا ہے۔
- سفید رنگ کا کپڑا بہترین کپڑا ہے۔
- تمہارے لئے آنکھوں میں ڈالی جانے والی بہترین دوا سُرمہ ہے
- تمہارے بہترین جوان وہ ہیں جو بزرگوں کی مشابہت اختیار کریں اور تمہارے بدترین بوڑھے وہ ہیں جو جوانوں کی مشابہت کریں۔
- (نماز میں) مردوں کی بہترین صف پہلی صف ہے اور بُری صف آخری صف ہے۔
- عورتوں کی صفوں میں سے بہترین صف آخری صف ہے اور بُری صف پہلی صف ہے۔
- اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ وہ کلام جو کم ہو اور باکفایت ہو اس سے بہتر ہے جو طویل ہو اور تھکا دے۔
- مُومنین میں بہتر شخص وہ ہے جو قناعت کرنے والا ہے۔ اور ان میں بُرا لالچی ہے۔
- دُنیا ایک سامان ہے اِس دنیا کا بہترین تحفہ نیک عورت ہے۔
- بُرے مُصاحِب سے تنہائی بہتر ہے اور نیک مُصاحِب تنہائی سے بہتر ہے
- اچھی باتوں کا لکھنا خاموشی سے بہتر ہے اور بُری باتیں لکھنے سے خاموشی بہتر ہے۔

- بھلائی کی تکمیل کرنا اس کی ابتداء سے بہتر ہے۔
- سُنّت کے دائرہ میں رہتے ہوئے قلیل عمل بدعت کے کثیر عمل سے بہتر ہے۔
- تم میں بہتر وہ لوگ ہیں، جو خطا کے بعد توبہ کریں۔
- تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اچھّا فیصلہ کریں۔
- عُلماء میری اُمّت کے افضل افراد ہیں۔ اور علماء میں بہتر وہ علماء ہیں جو بُردبار ہیں۔
- میری اُمّت کے بہترین لوگ وہ ہیں، جو نیکی کے لئے جلد بازی کریں۔ اور غصّہ کے وقت بھی حق کی طرف رجُوع کریں۔
- بہترین صدقہ زبان ہے۔ افضل صدقہ لوگوں میں صُلح کرانا ہے۔
- اَفضَل صدقہ وہ ہے جو ایسے رشتہ دار کو دیا جائے جو قلبی طور پر دشمنی رکھتا ہو۔
- کشائش[1] کا انتظار بہترین عبادت ہے۔
- قرأت قرآن میری امّت کی عبادت ہے۔ علم، عبادت سے افضل ہے۔
- بھوکے جگر[2] کو سیر کرنے سے بڑھ کر اور کوئی عمل افضل نہیں ہے۔
- مخفی سجدوں سے زیادہ کوئی چیز بندے کو خدا کا مُقرّب نہیں بناتی۔
- اچھے آداب سے بڑھ کر آج تک کسی والد نے اپنے بیٹے کو کوئی اچھا تحفہ نہیں دیا ہے۔
- حکمت بھرے کلام کا ایک کلمہ بہترین ہدیہ ہے۔
- زمین پہ لگی ہوئی اور اپنے وقت پر پکنے والی کھجوریں بہترین مال ہیں۔
- نیک مال نیک انسان کے لئے بہترین چیز ہے۔
- تقویٰ کے تحفّظ کے لئے مال بہترین مددگار ہے۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔
- مُسلم کے لئے بہترین صومعہ اس کا گھر ہے۔ سب سے سچّی بات قرآن مجید ہے۔

---

[1] اس سے مُراد امام زمانہ علیہ السّلام کے ظہور کا انتظار ہے۔

[2] عمومی طور پر پیاس کی نسبت جگر کی طرف کی جاتی ہے لیکن یہاں بھوک کی نسبت جگر کی طرف شاید اس کی شدّت تاثیر کی وجہ سے دی گئی ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

- کَلِمَۃُ التَّقْوٰی سب سے مضبوط رسی ہے ۔ انبیاءِ کرامؑ کی ہدایت سب سے بہتر ہدایت ہے۔
- سب سے باکرامت موت شُہداء کی ہے ۔ کستوری بہترین خوشبو ہے
- نمک تمہارے سالنوں کا سردار ہے ۔ سب سے جلدی منظور ہونے والی دعا وہ ہے ۔ جو ایک غائب دوسرے غائب کے حق میں کرے ۔

# نویں فصل

آپ کی وہ احادیث جو لفظ " مثل " سے وارد ہوئیں ۔

- حضور اکرم علیہ الصلواۃ والسّلام نے فرمایا ۔ میرے اہلِ بیتؑ کی مثال کشتیٔ نوحؑ کی سی ہے ۔ جو سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جو پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا ۔
- میرے اصحابِ باوفا کی میری اُمت میں وہی مثال ہے جو کھانے میں نمک کی ہے بغیر نمک کے کھانا اچھا نہیں لگتا ۔
- میری اُمت کی مثال بارش کی طرح ہے نہیں معلوم کہ اس کی ابتداء فائدہ مند ہے یا انتہا ۔ مُومن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے ۔ جو سوائے پاک چیز کے اور کچھ نہیں کھاتی ۔ اور پاکیزہ چیز علاوہ اور کچھ نہیں بناتی ۔
- مُومن کی مثال خوشۂ گندم کی سی ہے جب ہوا چلتی ہے ۔ تو کبھی جُھک جاتا ہے کبھی سیدھا ہو جاتا ہے ۔ اور کافر کی مثال دیودار کے درخت کی سی ہے ۔ جو آندھیوں کے مقابلے میں تن کر کھڑا رہتا ہے ۔ یہاں تک کہ وہ آندھی اُسے جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے ۔
- باہمی شفقت و محبت کے طور پر مُومنین کی مثال ایک جسم کی سی ہے ۔ جب جسم کا ایک حصہ بیمار ہوتا ہے ۔ تو دوسرا حصہ بے چین ہو جاتا ہے اور اسے بُخار ہو جاتا ہے
- دل پرندے کے اس پَر کی مانند ہے جو زمین پر پڑا ہوا ہو اور ہوائیں ہر وقت اُسے متحرک رکھیں ۔

- قرآن کریم آزاد خور اونٹ کی مانند ہے۔ جس نے اُسے رسّی سے مضبوط باندھا رک گیا ورنہ چلا گیا۔
- منافق کی مثال ایسے ہی ہے۔ جیسے دو بکریوں میں ایک نئی بکری جو کہ فیصلہ نہ کر سکی ہو کہ مجھے کس کے پیچھے چلنا ہے۔
- عورت کی مثال پسلی کی سی ہے۔ اگر اُسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے۔ تو ٹوٹ جائے گی۔ اگر اسے اس کجی میں چھوڑ دو گے تو اس کجی کے باوجود تم اُس سے فائدہ اٹھاتے رہو گے۔
- نیک مصاحب طبلۂ عطّار کی مانند ہے اگر تم نے اس سے خوشبو نہ بھی خریدی تو بھی تمہارا مشام معطّر ضرور ہو گا۔ اور بُرا مصاحب لوہار کی بھٹی کی طرح ہے۔ اگر وہاں جلنے سے بچ بھی گئے تو بھی حرارت سے بچ نہیں سکو گے۔
- نماز فریضہ میزان کی مانند ہے۔ جو اسے پورا کرے گا اسے پورا اجر ملے گا۔
- میری اور دنیا کی مثال اس سوار کی سی ہے جس نے سخت گرم دن میں ایک درخت کے سایہ میں آکر قیلولہ کیا پھر چلا گیا۔
- آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے سمندر میں تم ایک انگلی کو ڈبوتے ہو۔ پھر خود دیکھ لو کہ سمندر کے مقابلے میں انگلی کے پوروں میں کتنا پانی آیا ہے۔

# دسویں فصل

## امیر المومنین یعسوب الدّین امام المتّقین علی ابن ابی طالب ع کے اقوالِ زرّین

- انسان کے ایمان کی پہچان وعدوں کی پابندی سے ہوتی ہے
- تیرا بھائی وہ ہے جو مصیبت میں تیری مدد کرے۔ تونگری کا اظہار شکر کا حصّہ ہے۔
- ادب حاصل کرنا سونا جمع کرنے سے بہتر ہے۔ ادائیگی قرض دین کا حصّہ ہے۔
- اپنے بچوں کو ادب سکھا کر انہیں فائدہ پہنچاؤ۔

- مُجرم پر احسان کر کے اُس کے جرائم کو ختم کر دو۔
- اس دَور کے بھائی عیوب کے بیان کرنے والے ہیں۔ لوگوں کی راحت مایوس ہونے میں ہے۔ تکالیف کا مخفی رکھنا مردانگی کا ثبوت ہے۔
- والدین سے نیکی اجر و ثواب کی قیمت ہے۔
- صَبر کے بعد اپنے آپ کو کامیابی کی مبارک دو۔
- مال کی برکت، زکوٰۃ کی ادائیگی میں ہے۔
- دنیا کو آخرت کے عوض بیچ ڈالو نفع پاؤ گے۔
- خوفِ خُدا سے مومن کا رونا اس کے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔
- اِحسَان کے ذریعے آزاد لوگوں کو غلام بنایا جا سکتا ہے۔
- اچھّائی کے لئے جلدی کرو خوش نصیب بنو گے۔ انسان کا شکم اس کا دشمن ہے۔
- ہفتہ اور جمعرات کو کام کرنے کے لئے جلدی روانہ ہونے میں برکت ہے۔
- زندگی کی برکت حسن عمل میں پوشیدہ ہے۔
- انسان کی آزمائش اس کی زبان میں پوشیدہ ہے۔
- بڑھاپے کی زندگی کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔
- اِحسَان جتلا کر اپنی نیکیوں کو تباہ نہ کرو۔ چہرے کی بشاشت دوسرا عطیہّ ہے۔
- اللہ پر توکّل کرو وہ تمہاری کفالت کرے گا۔
- اپنی عُمر کے آخری حصّہ میں فوت شدہ اعمال کی تلافی کرو۔
- نماز کے لئے کسی شخص کی سُستی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے
- کھانے پر زیادہ ہاتھوں کا آنا برکت ہے۔
- ناپسندیدہ کاموں سے غفلت اختیار کرو۔ عزّت پاؤ گے۔
- گناہوں کو ترک کر کے عظمت حاصل کرو۔
- کسی شخص کا تواضُع اختیار کرنا اس کے کرم کی علامت ہے۔
- حِرص کے شگاف کو صرف مٹی بند کر سکتی ہے۔

▲ عُلماءِ کی موت دین کا شگاف ہے۔

▲ سلامتی کا لباس بوسیدہ نہیں ہوتا۔ حکومت کی بقا عدل میں ہے۔

▲ معذرت کرکے اپنا احسان دوبالا کرو۔ آخرت کا ثواب دُنیا کی نعمتوں سے بہتر ہے۔

▲ نفس کی بقاء غذا کے ساتھ ہے۔ اور رُوح کی بقاء فنا کے ساتھ ہے۔

▲ اپنے محسن کی ثناء کرنا زیادتی نعمت کا موجب ہے۔

▲ سخاوت کر جو کچھ تو چاہے۔ انسان کی خوبصورتی بُردباری میں ہے۔

▲ مُفلس کی سخاوت عظیم ہے۔ بُرا مُصاحب ابلیس ہے۔

▲ باطل کی ترقی ایک ساعت کے لئے ہے۔ جب کہ حق کی حکومت قیامت تک ہے۔

▲ کلام کی خوبی اختصار میں ہے۔ نیک مُصاحب غنیمت ہے۔

▲ فقراء کے ہم نشین بنو شکر کے خوگر بنو گے۔ انسان کا حلم اس کا مددگار ہوتا ہے۔

▲ ادب مردوں کا زیور ہے اور عورتوں کا زیور سونا ہے۔

▲ اولاد کی موت دلوں کو جلا دیتی ہے۔

▲ طعام کی کھٹاس کلام کی کھٹاس سے بہتر ہے۔

▲ انسان کا حد سے بڑھا ہوا جوش و جذبہ اس کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔

▲ بے اصل شخص کبھی وفا نہیں کرتا۔ انسان کا کوئی پیشہ حاصل کرنا ایک خزانہ ہے۔

▲ حُسنِ خلق ایک نعمت ہے۔

▲ اللہ سے ڈرو، غیر سے مطمئن ہو جاؤ۔ تیرا بہترین دوست وہ ہے جو اچھائی میں تمہارا ممد و معاون بنے۔ اپنے نفس کی مُخالفت کرو تاکہ آرام پاؤ۔ وہ شخص انتہائی نامُراد ہے جو دین کو دنیا کے بدلے بیچ ڈالے۔

▲ دل کا خالی ہونا تھیلی کے بھرے ہوتے سے بہتر ہے۔ اللہ کا خوف دلوں کو صیقل کرتا ہے۔ عورت کا خلوص احسنِ عہد کی علامت ہے۔

▲ عورتوں میں بہترین وہ ہے جو بچے جننے والی ہو۔ اور شوہر سے محبّت کرنے والی ہو۔ بہترین مال وہ ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ ہو جائے۔

قضائے الٰہی پہ راضی ہونا دل کی دوا ہے۔ نفس کی بیماری حرص میں ہے۔ نفس کی دوا حرص کو دور کرنا ہے۔ انسان کے عقل مند ہونے کی دلیل اس کی گفتگو ہے۔ کسی شخص کے خاندانی ہونے کا ثبوت اس کے کردار سے ملتا ہے۔

خوشی کی ہمیشگی بھائیوں کا دیکھنا ہے۔

کمینوں کی حکومت شرفاء کے لئے آفت ہے۔

بخیل کا دینار پتھر[1] ہے۔

انسان کے دین کا اظہار اس کی سچائی سے ہوتا ہے۔

بادشاہوں کی حکومت عدل میں مضمر ہے۔ ہمیشہ غصّہ کو پیتے رہو۔ اس کے بہترین انجام کی تعریف کرد گے۔

سرکش کو اس کی سرکشی میں چھوڑ دو۔ بعض دفعہ ایک گناہ بہت ہوتا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں ہزار اطاعت بھی کم ہوتی ہے۔

انسان کی ذلّت طمع میں ہے۔ جوانی کی یاد حسرت ہے۔

زبان کی فصاحت رأسُ المال (اصل زر) ہے۔

موت کی یاد دلوں کی جلا ہے۔ محبوب کا دیدار آنکھوں کی جلا ہے۔ اپنے باپ کا خیال رکھو۔ تمہاری اولاد تمہارا خیال رکھے گی۔

زندگی کی خوشی امن میں مُضمر ہے۔ علم کا رُتبہ اعلیٰ ترین رُتبہ ہے۔

تمہارا رزق تمہاری تلاش میں ہے۔ آرام کرو۔ پیدائش موت کی قاصد ہے۔

حدیث کی روایت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی جانب سے تبلیغ ہے

انسان کے عقل کی پہچان اُس کے ساتھی سے ہوتی ہے

---

[1] مقصد یہ ہے۔ جس طرح سے پتھّر سے انسان کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا اسی طرح سے بخیل بھی اپنی دولت سے فائدہ حاصل نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے بخیل کی دولت کو پتھّر سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ یہ نکتہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سے مُراد عام پتھّر ہے۔ قیمتی پتھّر نہیں ہے۔

- لوگوں کو اُن کے ترازو سے تولو۔ نیک لوگوں کی تکلیف بھی رحمت ہوتی ہے۔
- غافل کی لغزشیں زیادہ ہوتی ہیں۔ علم کا زوال علماء کی موت سے زیادہ آسان ہے۔
- جو شخص تیری جتنی عزّت کرے اس کے بقدر اس کی ملاقات کر۔
- دنیا کے حصّے مصیبتوں سے لبریز ہیں۔ کمزور لوگوں سے ملاقات کرنا تواضُع ہے۔
- باطنی زینت ظاہری زینت سے بہتر ہے۔
- بدگمانی حرام ہے۔ دُنیا پاکر تمہارا خوش ہونا اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے۔
- بداخلاقی ایسی وحشت ہے جس سے خلاصی نہیں ہے۔
- انسانی سیرت اس کے باطن کو ظاہر کرتی ہے۔ انسان کی سلامتی زبان کی حفاظت میں ہے۔
- زبان کی خاموشی انسان کی سلامتی ہے۔ فُقہاءِ اُمّت کے سردار ہیں۔ شکایت کمزور لوگوں کا ہتھیار ہے۔ انسان کی بلندی تواضُع میں ہے۔
- بلند بانگ دعوےِ علم کی رُسوائی ہے۔ بدترین اُمور وہ ہیں جو پوشیدہ ہیں۔
- جنّت کی طلب کے لئے جدّ وجُہد کرو۔ تھوڑی سی معرفت عمل کثیر سے بہتر ہے۔
- سفید بال موت کے قاصد ہیں۔ قرأتِ قرآن دلوں کی شفاء ہے۔
- دولت مند کنجوس، غریب سخی سے زیادہ فقیر ہے۔
- تکلّفات کا چھوڑنا اُلفت کی شرط ہے۔ بدترین شخص وہ ہے جس سے لوگ ڈرتے ہوں۔
- انسان کا صدقہ دینا اس کی نجات کا سبب ہے۔
- بدن کا صدقہ روزے ہی ہے۔ صبر کامیابی دلاتا ہے۔
- رات کی نماز دن کی خوبصورتی ہے۔ بدن کا فائدہ خاموشی میں ہے۔
- انسان کا فائدہ زبان کی حفاظت میں ہے۔
- صاحبِ اقتدار بُرے لوگوں سے محفوظ ہوتا ہے۔ جاہل کی خاموشی اس کے لیے پردہ ہے
- دین کی صلاح پرہیزگاری میں ہے اور دین کی بربادی طمع میں ہے۔

# گیارہویں فصل

ایسے اقوالِ زرّیں جو بعض عُلماء سے مروی ہیں۔

- ... جس شخص کے لئے اس کا دین ناصح نہیں بن سکا، اُسے باقی مواعظ فائدہ نہیں دیں گے۔
- ... جو فساد سے خوش ہوتا ہے، اُسے معاد نقصان دے گی۔
- ... ہر شخص اپنے بوئے ہوئے کو کاٹتا ہے۔ اور اپنے افعال کی جزا پاتا ہے۔
- ... اپنی جسمانی صحت اور سلامتی امور سے دھوکا نہ کھانا کیونکہ مدتِ عمر کوتاہ ہے۔ اور ہمیشہ کی صحّت محال ہے جس نے اپنی خواہشات کی پیروی کی، اُس نے دنیا کے بدلے اپنے دین کو بیچا۔ عُلوم کا ثمر، معلومات پر عمل کرنا ہے۔
- ... لوگوں میں افضل وہ شخص ہے جس کے خواہشات اس کے دین کو خراب نہ کریں۔
- ... لوگوں میں بہترین وہ شخص ہے۔ جو اپنے دل سے حرص کو نکال پھینکے۔ اور رب کی اطاعت کرتے ہوئے اپنی خواہشات کی مخالفت کرے۔
- ... کنجوس اپنے مال کا پہرہ دار ہے۔ اور اپنے ورثاء کا خزانچی ہے۔
- ... جو طمع سے وابستہ ہوگا، تقویٰ سے محروم ہوگا۔
- ... جو خوشی کے مواقع پر جتنا زیادہ شاد ہوگا، مصائب کے نزُول پر اتنا ہی زیادہ مُضطرب ہوگا۔
- ... فضُول گفتگو سے پرہیز کرو، اس لئے کہ یہ تمہارے مخفی عیوب کو ظاہر کردے گی۔ اور تمہارے خاموش دشمن کو متحرک بنادے گی۔
- ... انسان کا کلام اس کے فضل وعقل کا مظہر ہوتا ہے، اِسی لئے اسے اچھائی کے لئے استعمال کرو۔ اور قلیل گفُتگو پر قناعت کرو۔
- ... ہر شخص اپنی گفُتگو سے پہچانا جاتا ہے۔ اور اپنے کردار سے جانچا جاتا ہے۔ اس لئے نپی تلی گفتگو کرو۔ اور اچّھے عمل کرو۔
- ... باتونی شخص نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ کثرت سے سوال کرنے والا محروم رہتا ہے۔
- ... جو اپنے بھائیوں کو حقیر سمجھے گا، بے یارو مددگار ہو جائے گا۔

- ... جو سلطان کے خلاف جسارت کرے گا مارا جائے گا۔
- ... جو اپنے ہمسایوں کو رُسوا کرے گا۔ عزّت نہیں پا سکے گا۔
- ... اپنے بھائیوں کو محروم رکھنے والا خوش نصیبی سے ہم کنار نہیں ہو گا۔
- ... بہترین عطیہ وہ ہے جو بن مانگے ملے۔ عطیہ کا زیادہ مستحق وہ ہے جو مانگنے سے پرہیز کرے۔
- ... جو تمہیں دشنام دے کر غصّہ دلائے۔ اپنے حُسنِ علم سے اسے نصیحت کرو۔
- ... جو شخص اپنا مال اپنی جان پر خرچ کرنے سے بھی گریز کرے، وہی مال اس کی بیوی کے ہونے والے نئے شوہر کو ملے گا۔
- ... جب کسی سے تم اچھائی کرو تو اُسے مخفی رکھو۔ جب کوئی تم سے اچھائی کرے تو اس کی شہرت کرو۔
- ... جو شرفاء کی ہمسائیگی اختیار کرے گا۔ رُسوائیوں سے محفوظ رہے گا۔
- ... جس کی بُنیاد پاک ہوگی، اس کی فرع بھی طاہر ہوگی۔
- ... جو اچھائی کے سلوک کی قدر نہیں کرے گا۔ وہ شخص چھوڑ دینے کے قابل بنے گا۔
- ... جو احسان کر کے جتلائے، اس کے شکریہ کی ضرورت نہیں ہے۔
- ... جو شخص اپنے عمل کو دیکھ کر خود پسند بنا، اس کا اجر ضائع ہُوا۔
- ... جو شخص اپنے بُرے کردار پر بھی خوش ہے وہ اپنی ذلالت کی گواہی دے رہا ہے۔

- ... جو شخص بلند ہمتی کی سیڑھیوں پر چڑھا، لوگوں کی نگاہوں میں اتنا ہی عظیم بنا۔
- ... جس کا عمل خراب ہُوا۔ اس کا رزق تنگ ہو جائے گا۔
- ... جس کے لیئے مال کا خرچ کرنا آسان ہُوا۔ وہ شخص لوگوں کی آرزؤں کا محور بنا۔
- ... جس نے مال لٹایا عظیم بنا۔ جس نے اپنی عزّت لٹائی ذلیل بنا۔
- ... بہتر مال وہ ہے۔ جو حلال سے حاصل ہو۔ اور حلال میں خرچ ہو۔
- ... بدترین مال وہ ہے۔ جو حرام سے حاصل ہوا اور حرام میں خرچ ہو۔
- ... بہترین نیکی ستم رسیدہ کی مدد ہے۔ مردانگی کا کمال یہ ہے کہ اپنے حقوق کو بھول جاؤ اور فرائض کو یاد رکھو۔ اپنی غلطی کو بڑا تصوّر کرو۔

اور اپنے خلاف ہونے والی غلطی کو معمولی سمجھو۔

- ... سخاوت دوستوں کی محبّت اور بُخل احباب کی ناراضگی کو جنم دیتا ہے۔
- ... اپنے مُحسن سے کبھی بُرائی نہ کرو اور اپنے مُنعِم کے خلاف کسی کی مدد نہ کرو۔
- ... جس کا ظلم و زیادتی بڑھ جائے، سمجھ لو کہ اس کی ہلاکت و تباہی قریب ہو چکی ہے۔
- ... جس کی زیادتیاں بڑھیں گی اُس کے اتنے ہی دشمن بڑھیں گے۔
- ... بدترین انسان وہ ہے جو ظالم کی حمایت کرے اور مظلوم کی مخالفت کرے۔
- ... جو اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودے گا۔ وہ خود ہی اس میں گر کر مرے گا۔ (چاہ کندہ را چاہ در پیش)
- ... ایسی عاجزی جو تمہیں سلامت رکھے، اُس گفتگو سے بہتر ہے جو تمہاری ندامت کا باعث بنے۔ جو ناگفتنی باتیں کہے گا۔ اُسے ناپسندیدہ باتیں سننے کو ملیں گی۔ جس نے اپنی خواہشات کو مارا اُس نے اپنی مردانگی کو زندہ کیا۔ جو سرکشی کی تلوار بلند کرے گا۔ وہی تلوار اس کے سر پر لگے گی۔
- ... جس کے احسانات بڑھیں گے، اُس کے ثنا خواں بڑھیں گے۔
- ... بغاوت سے پرہیز کرنا کیونکہ بغاوت انسانوں کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اور زندگی کا چراغ گُل کر دیتی ہے۔
- ... قناعت بدن کی راحت، اور تجربات کی کثرت عقل کے اضافے کا موجب ہے چُغل خور سے، اپنے بیگانے سب دُور بھاگتے ہیں۔ جو عورتوں سے مشورہ لے گا۔ اس کی رائے فاسد ہو گی۔
- ... جس نے علم اپنایا، سرداربنا۔ جو سیدھے راستے پر چلے گا۔ لغزش سے محفوظ ہو گا۔ آزاد انسان حق کا غلام ہے۔ جو تجھ پر کچھ نظرِ عنایت کرے، تو اُس کے لئے اپنا پورا شکریہ وقف کر۔ جس نے آہستہ روی سے کام لیا، اس نے اپنے در مقصود کو پالیا۔
- ... اَہل اَفراد کو علم دینے سے بہتر علم کی حفاظت کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے۔ بعض اوقات عطیّہ خطیئہ بن جاتا ہے۔ اور عنایت، جنایت بن جاتی ہے۔ اگر دنیا میں تلوار نہ ہوتی۔ تو

افسوس کے مقامات بڑھ جاتے ۔ اگر سچائی مجسّم ہو سکتی تو شیر کی شکل میں ہوتی ۔ اگر جھوٹ مجسّم ہو سکتا تو لومڑی کی شکل میں ہوتا ۔ اگر بے علم خاموش رہتے تو اختلافات جنم ہی نہ لیتے ۔

● ... جو معاملات کو نگاہ بصیرت سے دیکھے گا ۔ تو پوشیدہ معاملات کو سمجھ لے گا ۔

● .. جو کوئی اپنے خلاف ایک لفظ نہیں سننا چاہتا ۔ ایسے شخص کو اپنے بارے میں بہت سی باتیں سننی پڑیں گی جس نے اپنے نفس کو قصوروار قرار دیا ۔ اُس نے تزکیہ نفس کیا ۔ جس کو اپنی سب سے بڑی آرزو مل گئی ۔ اُسے سب سے بڑی مصیبت کی بھی توقع رکھنی چاہیئے ۔ جو شخص دنیاوی جاہ و جلال میں کسی سلطان کا شریک ہوگا ۔ آخرت کی ذلّت میں بھی اس کا شریک ہوگا ۔ ہدّیے سے دنیاوی بلا دور ہوتی ہے ۔ اور صدقے سے آخرت کی پریشانی دور رہتی ہے ۔ طمع کے وقت آزاد انسان بھی غلام ہے ۔ اور قناعت کے ذریعے غلام بھی آزاد ہے ۔ فرصت کے اوقات جلد ختم ہونے والے ہوتے ہیں ۔ اور ان کو واپس لانا ناممکن ہے ۔ زبان چھوٹا سا عضو ہے ۔ لیکن بڑے بڑے جرم اس سے سرزد ہوتے ہیں ۔ اِتّباع کرو نیا راستہ نہ بناؤ[1] ۔ تریاق کے بھروسہ پر زہر کبھی نہ پینا ۔

● ... ان لوگوں سے مت بنو جو ظاہر میں تو شیطان پر لعنت کرتے ہیں اور باطن میں اس کے دوست ہیں ۔ تیرا دوست وہ ہے جو تجھے سچّی بات بتائے ۔ وہ نہیں جو (ہر جائز و ناجائز میں) تیری تصدیق کرتا رہے ۔ نیکی کے عمل میں اِسراف شمار نہیں ہوتا ۔ جس طرح سے اِسراف میں اچھائی نہیں ہے ۔ ناامیدی کی ٹھنڈک ، طمع کی گرمی سے بہتر ہے ۔

حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

● حُکماء کا ایک جملہ مجھے بہت زیادہ فائدہ آور نظر آیا اور وہ یہ ہے ۔
"ایک نیکی کرو ، سب مصائب سے محفوظ رہو گے ۔"

★

---

[1] دین کے راستوں کی اتباع کرنی چاہیئے ۔ بدعات نہیں تراشنی چاہیئے ۔

# بارہویں فصل

## کَلَامُ الحُکَمَاء (اہلِ دانش کے فرامین)

ایک صاحبِ حکمت نے دوسرے صاحبِ حکمت کو لکھا: جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا فائدے میں رہا۔ اور جس نے غفلت کی نقصان اٹھایا۔

حضرت لُقمان علیہ السلام سے کسی شخص نے کہا: کیا تو فلاں قوم کا غلام نہ تھا؟

فرمایا جی ہاں! پھر اُس نے پوچھا تو آپ کو یہ حکمت و دانائی کہاں سے مل گئی۔؟

آپ نے فرمایا: راست گوئی، ادائے امانت، لایعنی اشیاء کے ترک، نیک نظری زبان کی حفاظت، رزق حلال کھانے سے مجھے حکمت کے موتی ملے۔ جو شخص ان صفاتِ عالیہ میں مجھ سے کم ہے وہ مجھ سے پست ہے۔ اور جس میں اس سے زیادہ اخلاقِ عالیہ ہیں، وہ میرا سردار ہے۔ اور جس نے اپنے آپ کو انہی صفات تک محدود رکھا وہ مجھ جیسا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے جناب لُقمان اور ان کی حکمت کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: جناب لُقمان کی حِکمت کی بُنیاد حَسَب و نَسَب، مال و دولت، طاقت و توانائی، حُسن و جمال پر نہیں تھی۔

حضرت لُقمان امرِ الٰہی کے تحفّظ کے لئے قوی انسان تھے۔ پُروقار اور پُرسکون شخصیت کے مالک تھے۔ ژرف نگاہ اور طویل الفکر انسان تھے۔ آپ دن میں کبھی نہیں سوتے تھے۔ کسی محفل میں کبھی نہیں سوئے۔ کبھی کسی کا شکوہ نہیں کرتے تھے۔ کبھی مُسکرائے نہیں تھے۔ کبھی کسی سے مذاق نہیں کیا تھا۔ دنیا کی کسی چیز کے میسّر آنے پر خوش نہیں ہوتے تھے۔ اور اس کے ضیاع پر غمگین نہیں ہوتے تھے۔ جب کسی سے دانائی کی بات سنتے تو اُس سے اس کی تفسیر کراتے تھے، اہلِ حکمت کی مجالس میں بکثرت شامل ہوتے تھے۔ اور اُن کی تواضع کرتے تھے۔

مُنصِفوں، سلاطین و مُلوک کے حالات پر نظر رکھتے تھے۔

مُنصِفوں کی بے دادگری پر افسوس کرتے تھے۔

سلاطین و ملوک کو دنیا داری کے انہماک میں ملاحظہ کرتے اور ان کے انجام پر نظر رکھتے ہوئے انہیں قابلِ رحم صنف شمار کرتے تھے ۔ جناب لقمان اپنی خواہشات سے جہاد کرتے تھے آپ صرف اسی چیز کو غور سے سماعت فرماتے تھے۔ جوان کے لئے نفع آور ہوتی تھی ۔ انہی خصوصیات کی بناء پر اللہ نے انہیں حکمت عطا فرمائی ۔ اور ان کو مقامِ عصمت پہ فائز فرمایا۔

ایک دن دوپہر کے وقت جب کہ لوگ محوِ قَیلُولَہ تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ایک گروہ کو ان کے پاس بھیجا ۔ انہوں نے جناب لقمان کو ندا دی درآنحالیکہ حضرت لقمان ان کی آواز سن رہے تھے ۔ لیکن ان کے اجسامِ لطیفہ کو دیکھ نہیں رہے تھے ۔ انہوں نے آپ کو مخاطب کرکے کہا۔

کیا تم خدا کی جانب سے حاکم بن کر لوگوں کے فیصلے کرنا پسند کرتے ہو؟

تو اس پر جناب لقمان نے عرض کی ۔ اگر یہ میرے اللہ کا حکم ہے تو سر آنکھوں پر ۔ کیونکہ اگر اللہ نے مجھے مقرر کر دیا ۔ تو لازمی طور پر میری مدد بھی کرے گا ۔ مجھے غلط فیصلوں سے محفوظ رکھے گا ۔ اور اگر اللہ نے مجھے چناؤ کا حق دیا ہے تو میں معافی کا طلب گار ہوں ۔

فرشتوں نے اس معافی کی وجہ دریافت کی کہ اِس معذرت کا سبب کیا ہے ؟

تو اس پر آپ نے فرمایا ! لوگو! حاکم بننا بذترین چیز ہے ۔ اگر فیصل نے درست فیصلہ بھی کیا ۔ تو بھی اس میں خطا کا امکان موجود ہے اگر غلط فیصلہ کرے گا ۔ تو جنت کے راستہ سے بھٹک جائے گا ۔ دنیا کا وہ بلند ترین منصب جو آخرت کی رسوائی کا سبب بنے ۔ اُس سے محرومی ہی بہتر ہے ۔ جو شخص آخرت کے بدلے دنیا کو پسند کرے گا ۔ وہ دونوں جہانوں کا خسارہ اٹھائے گا۔

فرشتے آپ کے اِس جواب باصواب سے بہت خوش ہوئے ۔

رحمان کو آپ کے یہ الفاظ پسند آئے ۔ جب آپ رات کو اپنے بستر پر سوئے تو اللہ نے ان کے سینے میں نور حکمت کا نزول فرمایا ۔ صبح کو جب آپ بیدار ہوئے ۔ تو تمام دنیا کے سب سے بڑے دانا تھے ۔

## حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں

پیارے فرزند ! بُرائی کی آگ بُرائی سے نہیں بجھتی ۔ جس طرح سے آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے اسی طرح سے بُرائی کی آگ کو نیکی کے پانی سے بجھایا جا سکتا ہے ۔

★ کسی کی موت پہ خوش نہ ہونا ۔ مصیبت زدہ شخص سے مذاق نہ کرنا ۔ اچھائی کو نہ روکنا۔

★ ایمن بنو تو نگر بن کر زندگی گزارو گے ۔

پیارے بیٹے ، تم جس دن سے شکمِ مادر سے باہر آئے آہستہ آہستہ دنیا سے دور ہو رہے ہو۔ اور آخرت کے قریب ہو رہے ہو۔ لہٰذا پیش آنے والی چیز کی تیاری کرو۔

تقویٰ کو تجارت قرار دو تو نفع حاصل کرو گے ۔ جب تم سے کوئی غلطی سرزد ہو تو اس کے فوراً بعد صدقہ دو ۔ تاکہ تمہاری غلطی کا ازالہ ہو سکے ۔

پیارے فرزند ! احمق شخص کے لئے نصیحت کا سننا اتنا ہی مشکل ہے جتنا بوڑھے شخص کے لئے پہاڑ کی چڑھائی ۔ اپنے ستم رسیدہ شخص کو دیکھ کر نہ رو ؤ بلکہ اس ستم کی وجہ سے جو تمہاری آخرت خراب ہوئی ہے اس کی وجہ سے رو ؤ ۔

اگر تم لوگوں پر ظلم کرنے کی قدرت رکھتے ہو تو ہرگز ظلم نہ کرنا ۔ کیونکہ خدا کو تجھ سے انتقام لینے کی زیادہ طاقت ہے ۔

پیارے بیٹے ! جو تم نہیں جانتے اسے اہلِ علم سے حاصل کرو اور جسے جانتے ہو ۔ لوگوں کو اس کی تعلیم دو ۔

فرزند دلبند ! سختیوں میں باوقار رہنا ، تکالیف میں صابر رہنا ۔ آسانی کے دور میں شاکر رہنا ۔ نماز کو خشوع سے ادا کرنا ، نماز کی ادائیگی کے لئے جلدی کرنا ۔ خدا کے فرمانبردار بندوں کی توہین نہ کرنا ، خدا کے نافرمان لوگوں کی تکریم نہ کرنا ، حق کے لئے شرم نہ کرنا ۔ جو بات نہیں جانتے مت کرنا ، جس امر کی طاقت نہ پاؤ ۔ خواہ مخواہ اس کی تکلیف نہ اٹھانا ۔

جانِ پدر ، تجھ سے پہلے لوگوں نے اپنی اولاد کے لئے مال جمع کئے تھے لیکن نہ تو آج مال باقی ہے ۔ اور نہ اولاد باقی ہے ۔ تمہاری حیثیت اجرت پہ کام کرنے والے مزدور کی سی ہے ، تمہیں ایک کام کی مزدوری پہ لگایا گیا ہے ۔ اور اس کی ادائیگی پر تم سے اجر کا وعدہ بھی کیا گیا ہے ۔ پورا عمل کرو گے تو پوری اجرت پاؤ گے ۔

نورِ چشم ! اِس دُنیا میں اس بکری کی طرح نہ بنو جو کسی کے ہرے بھرے کھیت میں داخل ہوئی اتنا زیادہ گھاس کھا لیا ۔ کہ اس کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو گئی ۔

لیکن اس دنیا میں اپنے آپ کو ایک پُل سے گذرنے والے مسافر کی طرح بناؤ۔ جس نے پل سے گزرنا ہے۔ اس کی تعمیر سے اس کا کوئی سروکار نہیں ہے۔

اپنے دشمن کے خلاف کامیابی کے لئے محارم الٰہی سے پرہیز کر، اپنی شان مردانگی کی حفاظت کر۔ خدا کی نافرمانی کرکے اپنے نفس کو گناہوں سے آلودہ نہ کر۔

اپنے راز کو چھپا۔ اپنے کردار کی اصلاح کر۔ اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو دشمن سے خدا تمہاری حفاظت کرے گا۔ تیرا دشمن تری لغزش کو نہیں پکڑ سکے گا۔ اس کے باوجود اس کی مکّاری سے ہوشیار رہنا۔

اے پسرِ عزیز! اپنی بڑی سے بڑی نیکی کو بھی عظیم نہ سمجھنا اور اپنی چھوٹی سی لغزش کو حقیر نہ سمجھنا۔ لوگوں کے طور طریقے مدّنظر رکھتے ہوئے ان کے ہمنشین بنو۔

لوگوں پر ان کی طاقت سے زیادہ وزن نہ رکھو۔ اس لئے کہ تم جسے ناقابل برداشت تکلیف دوگے وہ تم سے علیحدہ ہو جائے گا۔ اس صورت میں تم اکیلے رہ جاؤ گے تمہارا کوئی بھائی اور دوست تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ بالآخر ذلیل ہو جاؤ گے۔

جو شخص تمہارا کوئی عُذر سُننا نہیں چاہتا اور تمہارے لئے کسی حق کا قائل نہیں، اس کے سامنے کبھی عذر خواہی نہ کرنا، اپنے امور دنیا میں اسی سے مدد لینا جسے تم سے اجُرت کی توقع ہو۔ کیونکہ طالب اجُرت محنت سے تمہارے کام سرانجام دے گا۔

راحتِ جاں! بچپنے میں ادب حاصل کرو گے تو جوانی میں فائدہ حاصل کرو گے۔

سُستی اور کاہلی سے بچنا۔ اگر امورِ دنیا میں کبھی سُستی ہو بھی جائے تو خیر ہے لیکن امورِ آخرت میں کاہلی کو ہرگز نہ در آنے دینا۔

بیٹے ـــــ! کسی قوم کے ساتھ ہمسفر بنو تو ان لوگوں سے زیادہ مشورہ نہ کرنا۔ نیز تمہیں ان سے مُسکراتے ہوئے پیش آنا چاہیئے۔ اگر وہ تمہیں دعوت دیں تو قبول کرو۔ تجھ سے مدد مانگیں تو ان کی مدد کرو۔ اپنے پاس زادِ راہ زیادہ رکھنا۔ اس میں اپنے ہم سفر ساتھیوں کو شریک کرکے ان کے دل جیت لو۔ جب اپنے ساتھیوں کو چلتے ہوئے دیکھو تو تم بھی اُن کے ساتھ چل پڑو۔ جب انہیں کام کرتے دیکھو تو ان کے ساتھ کام کرو۔

اپنے سے بڑے کی بات غور سے سُنو۔ اگر جادہ پیمائی کے دوران سرگردان ہو جاؤ۔ تو سواریوں سے اُتر پڑو۔ اگر راستے کے بارے میں تمہیں شک ہو جائے تو رک کر آپس میں مشورہ کرو۔ جب منزل کے قریب پہنچ جاؤ تو اپنی سواریوں سے اتر پڑو۔

خود غذا کھانے سے پہلے اپنے جانور کو چارہ کھلاؤ۔ اگر کھانا کھانے سے قبل صدقہ دینے کی توفیق ہو تو ضرور کرنا۔ سواری کے عالم میں کتاب اللہ کی تلاوت کرنا اور عمل کرتے ہوئے تسبیحِ الٰہی کرنا اور تنہائی میں دُعا کرنا۔

تمرۂ قلب، قلتِ صبر اور بد خلقی سے بچنا۔ کیونکہ ان عادات کی وجہ سے کوئی شخص تمہارا مُصاحب نہیں بنے گا۔ جلد بازی سے پرہیز گاری کرو۔ بیٹے اگر رشتہ داروں اور دوستوں کو تمہارے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ تو کم از کم حُسنِ خلق اور مسکراتے ہوئے تو اُن سے پیش آسکتے ہو۔ کیونکہ حُسنِ خلق اچھا ہے نیک لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور بُرے لوگ بھی اس پر عطا کرتے رہتے ہیں۔ اپنے لئے خدا کی تقسیم پہ قانع ہو جاؤ۔ تو تمہاری زندگی پرسکون رہے گی۔

اگر اپنے لئے دنیا کی پوری عزّت جمع کرنا چاہتے ہو۔ تو لوگوں کے اموال میں کسی قسم کا طمع نہ رکھو۔ اس لئے کہ انبیاءؑ و صدّیقین نے یہ مراتبِ عالیہ، قطع طمع کی وجہ سے حاصل کیے ہیں۔

## حُکماء کے گہر ہائے تابندہ

★ بھاگنے والے کے لئے رات ڈھال ہے، قلم دو زبانوں میں سے ایک زبان ہے۔ بے ادب کو نسب فائدہ نہیں دیتا۔ بادشاہ لوگوں کے حاکم ہیں۔ اور اہلِ علم بادشاہوں پر حکومت کرتے ہیں جو تھوڑی دیر کے لئے تعلیم کی مشقّت برداشت نہیں کرے گا۔ جہالت کی مشقّت میں پوری زندگی بسر کرے گا۔

★ دُعا: رحمت کی چابی ہے۔ دُنیا کی مٹھاس، آخرت کی کڑواہٹ ہے اور آخرت کی کڑواہٹ دنیا کی مٹھاس ہے۔

★ شاعر سے بچنا! اس لئے کہ وہ جھوٹی مدح و ثنا پر اجر کا طالب ہے۔ ایسے کپڑے پہنو

جس میں تم حقیر نظر نہ آؤ۔ بہترین مدح وہ ہے جو ممدوح کے موافق ہو۔ گوشت مہنگا ہے۔ صبر تو سستا ہے۔

★ اس دنیا کے سردار اسخیاء ہیں اور آخرت کے سردار اتقیاء ہیں۔ شریف انسان تھوڑی چیز کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور کمینہ شخص زیادہ چیز کا بھی انکار کر دیتا ہے۔

★ غُصّے کی ابتداء جُنون ہے اور انتہا ندامت ہے۔ سب سے بڑا ظالم وہ ہے۔ جو غیر کی منفعت کے لئے لوگوں پر ظلم کرے۔ جس نے خیانت کی رُسوا ہُوا۔ بھائیوں کا خاص خیال رکھنا۔ کیونکہ بھائی آسائش کے وقت زینت اور مُصیبت کے وقت مددگار ہیں۔

★ محبوب کی ملاقات بیمار محبت کا علاج ہے۔ باطل کا سایہ گرمی کی طرح ہے۔ جس کے جانے دیر نہیں لگتی۔ جس کے دوست زیادہ ہوں گے۔ دشمنوں کی گردنوں پر سوار ہوگا۔ دُنیا کی عزت سخاوت سے ہے۔ اور آخرت کی عزّت سجدوں میں ہے۔

★ حدِّ اعتدال میں رہتے ہوئے تو نے جو کچھ کھایا وہ تیرے جسم کا حصہ ہے۔ جو صدقہ کیا روُح کا حصّہ ہے۔ اور جو ترکہ چھوڑ کر مرا وہ غیر کا حصّہ ہے۔

★ نیکوکار مرنے کے بعد بھی زندہ اور بدکار زندہ ہوتے ہوئے بھی مُردہ ہیں۔ اور محتاج کفن ہیں۔ تَوَکُّل عَلَی اللّٰہ سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی چیز فائدہ مند نہیں۔

# بابِ دوم
# در مواعظ ثنائیات

## فصلِ اوّل
## وہ احادیث جنہیں عُلمائے خاصّہ[2] نے نقل کیا ہے

حضورؐ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا! جیسے ہی سورج طلوع کرتا ہے اس کے ساتھ دو فرشتے ندا کرتے ہیں جس کو جن و انس کے سِوا باقی تمام مخلوقات سنتی ہیں۔ اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ۔ قلیل اور باکفایت کلام ملیے اور اکتا دینے والے کلام سے بہتر ہے۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آبائے طاہرین سے اور انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی اور حضرت علی علیہ السلام نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی۔

آپؐ نے فرمایا! دو کام ایسے ہیں جن میں میں کسی کی شرکت پسند نہیں کرتا۔

(۱) وضو۔ اس لئے کہ یہ میری نماز کا مقدمہ ہے (۲) اپنے ہاتھ سے سائل کو صدقہ دینا کیونکہ صدقہ رحمان کے پاس جمع ہوتا ہے۔

جناب رسُول اکرمؐ نے فرمایا۔ دو چیزیں بڑی عجیب ہیں انہیں برداشت کرو۔

(۱) کسی احمق کا اچھا کلام تو اس کو قبول کر لو۔ (۲) کسی حکیم سے احمقانہ بات کا اظہار تو اسے مُعاف کردو۔

---

[1] واضح ہونا چاہیئے کہ اس کتاب کی ترتیب اعداد کے مطابق یعنی ایک دو تین پہلے باب میں ایک ہی زیرِ بحث رہا اور اس باب میں "دو" کا ذکر ہوگا۔ [2] علمائے خاصّہ سے مراد علمائے شیعہ اور علمائے عامّہ سے مراد علمائے اہل سنّت ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میری امّت کے دو گروہ اگر صحیح ہوں تو ساری اُمّت صحیح ہوگی۔ اگر یہ دو گروہ خراب ہوں گے تو ساری اُمّت خراب ہوجائے گی۔ پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ! وہ دو گروہ کونسے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، فقہا اور حکام۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جنّت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت کے فاصلے تک محسوس ہوگی۔ لیکن والدین کا نافرمان اور دیّوث اس کے سُونگھنے سے محروم ہوں گے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ دیُّوث کون ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا: جسے اپنی بیوی کے زناکار ہونے کا علم ہو۔

حضُور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، دو غلا انسان بروز قیامت اس حال میں محشور ہوگا۔ کہ اس کی گدّی کی جانب سے ایک زبان ہوگی اور سامنے سے بھی ایک زبان لٹک رہی ہوگی۔ اور ان دو زبانوں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے۔ جن سے اس کا سارا جسم جل رہا ہوگا۔ اُس وقت آواز آئے گی یہ شخص وہ ہے کہ دنیا میں اس کی دو زبانیں اور دو چہرے تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مرنے والے اشخاص دو طرح کے ہیں۔

(۱) راحت پانے والے (۲) راحت پہنچانے والا

راحت پانے والا مومن ہے۔ کیونکہ موت کی وجہ سے دنیا اور اس کی اذیتوں سے اُس نے چھٹکارا حاصل کیا ہے۔

اور راحت پہنچانے والا، کافر ہے۔ کیونکہ جب کافر مرتا ہے تو اس کے مرنے سے اشجار بہائم اور اللہ کے نیک لوگوں کو راحت ملتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس نے مُفلس کی امداد کی اور اپنی جان سے لوگوں کو انصاف دیا ایسا شخص حقیقی مومن ہے۔ ایک اور حدیث کے مطابق آپؐ نے فرمایا۔ جس کو نیکی سے مسرت ہو اور برائی سے نفرت ہو۔ وہ مُومن ہے۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا۔ علماء کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اپنے علم پر عمل کرنے والا عالم وہ ناجی ہے۔

(۲) اپنے علم کو ترک کرنے والا عالم، یہ ہلاک ہونے والا ہے۔ بے عمل عالم کی بدبو سے اہلِ دوزخ اذیت محسوس کریں گے۔ قیامت کے دن اس شخص کی حسرت و ندامت سب سے زیادہ ہوگی جس نے خدا کے کسی بندے کو حق کی دعوت دی۔ اس نے دعوت کو قبول کیا اور اللہ کی اطاعت کی۔ وہ جنّت میں چلا گیا۔ اور دعوت دینے والا اپنی بدعملی اور خواہشات کی پیروی کی وجہ سے جہنّم میں چلا گیا۔

اِس کے بعد جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے میں ڈرتا ہوں کہیں تم میں یہ نہ آجائیں۔ (۱) خواہشات کی اِتّباع (۲) لمبی اُمّیدیں: خواہشات کی اتباع حق سے روک دیتی ہے۔ اور لمبی اُمّیدیں آخرت کو فراموش کرا دیتی ہیں۔ یہ دنیا فانی ہے اور جانے والی ہے۔ اور آخرت آنے والی ہے۔ اور باقی رہنے والی ہے۔ اور دونوں جہانوں میں سے ہر ایک کے چاہنے والے موجود ہیں۔ کوشش کر کے آخرت کے چاہنے والے بنو۔ دنیا کے طلبگار نہ بنو۔

اس لئے کہ تم آج دارُالعَمل میں ہو اور آج حساب نہیں ہے۔ اور کل حساب کا دن ہے کل عمل کا دن نہیں ہے۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اپنے آبائے طاہرین کے واسطے سے مَرفُوعاً روایت کی کہ حضورِ اکرمؐ نے فرمایا بغیر کسی مجبوری کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا۔ ذلیل طبیعت کی علامت ہے۔

حضُورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا حیا کی دو قسمیں ہیں ایک کمزوری[1] ہے۔ اور ایک دین کی طاقت ہے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: رضا اور غضب کی حالت میں کلمۂ حق سے بڑھ کر

---

[1]: مراد فطری شرمیلا ہونا جس کے باعث انسان گفتگو نہ کر سکے۔ کسی کے سامنے کھانا تک نہ کھا سکے۔ اور یہ احساس کمتری کی علامت ہے۔

اللہ کو مومن کا کسی طرح کا اِنفاق فِی سَبِیلِ اللہ پسند نہیں ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: دو اشخاص ایسے ہیں جنہیں میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔ (۱) صاحبِ اقتدار جو کہ ظالم جابر اور غاصب ہو۔

(۲) دین میں غُلو کر کے دین سے نکلنے والا شخص۔

عطیہ عوفی، ابو سعید خدری سے اور انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا: لوگو! میں تمہارے اندر دو حاکم چھوڑ رہا ہوں۔ ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ شرف والا ہے

(۱) اللہ کی کتاب جو کہ آسمان سے زمین تک آئی ہوئی خُدا کی رسّی ہے۔

(۲) میری عترت، یہ دونوں حوضِ کوثر پر وارد ہونے سے پہلے کبھی جُدا نہیں ہوں گے

میں نے ابو سعید خدری سے پوچھا: عترت سے کیا مُراد ہے؟ انہوں نے کہا اہلِ بیتؑ:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ فرزندِ آدم بوڑھا ہوتا ہے۔ مگر اس کی دو چیزیں جوان ہوتی ہیں۔ (۱) حرص (۲) لمبی امیدیں۔

حضرت عبد اللہ بن حسین اپنی والدہ جنابہ فاطمہ بنت الحسین علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت امام حسینؑ سے اور انہوں نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہے۔ دنیا کی رغبت غم اور پریشانی میں اضافہ کرتی ہے۔

اور دنیا میں زُہد دل اور بدن کو راحت پہنچاتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔

(۱) موت کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ موت مومن کو دنیاوی آزمائشوں سے رہائی دلاتی ہے

(۲) مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے۔ حالانکہ قلتِ مال، حساب کی کمی کا سبب ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا! مسلمان میں دو عادتیں کبھی جمع نہیں ہوں گی۔ (۱) بُخل (۲) بد خُلقی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا! کسی بندے کے دل میں بُخل اور ایمان کبھی بھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔

✵ حضورؐ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ حَسَد (رشک) صرف دو افراد سے ہی کیا جانا چاہیئے۔ ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اُسے اللہ کی راہ میں دن رات خرچ کرے۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا ہو اور وہ دن رات قرآن پر عمل پیرا رہے۔

✵ جناب فاطمہ زہرا صلوٰاتُ اللہ علیہا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو لے کر حضورؐ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم: یہ دونوں آپؐ کے فرزند ہیں۔ انہیں کچھ عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: حسنؑ کو میں نے اپنی سرداری اور ہیبت عطا کی اور حسینؑ کو اپنی سخاوت اور شجاعت عطا کی

✵ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: نمازِ عشاء کے بعد جاگنا نہیں چاہیئے۔ مگر دو اشخاص کو (۱) نماز گزار (۲) مسافر

✵ حضورؐ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا؛ میری اُمّت کے زیادہ افراد دو گڑھوں کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے۔ وہ دو گڑھے یہ ہیں۔ (۱) شکم (۲) فرج اور میری اُمّت کے زیادہ تر افراد جنّت میں ان دو خوبیوں کی وجہ سے داخل ہوں گے۔ وہ خوبیاں یہ ہیں۔ (۱) اللہ کا خوف (۲) حُسنِ خلق

✵ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا؛ کہ خداوند کریم فرماتا ہے۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں اپنے بندے پر دو خوف جمع نہیں کروں گا۔ اور بندے کے لئے دو امن جمع نہیں کروں گا۔ جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا، اسے آخرت کے خوف کا سامنا کراؤں گا۔ اور جو دنیا میں مجھ سے خوف کرتا تھا۔ اسے قیامت میں امن دوں گا۔

✵ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ اس اُمّت کے سابقین کی اصلاح کی بنیاد دو چیزیں ہیں۔ وہ ہیں زُہد اور یقین اور اُمّت کی ہلاکت کی بنیاد بھی دو چیزیں ہیں۔ وہ ہیں بُخل اور طویل اُمیدیں۔

✵✵✵✵✵✵

# فصل دوئم

## وہ احادیث جو علمائے عامّہ سے مروی ہیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا: جو دو چیزوں سے بچے گا۔ اللہ اُسے دو چیزوں سے محفوظ رکھے گا۔ جو مسلمانوں کے عزّت کے معاملے میں اپنی زبان کو روکے گا، اللہ اسے لغزش سے محفوظ رہے گا۔ جو اپنے غصّہ پر قابو پائے گا، اللہ اُسے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ کی محبّت اور دنیا کی محبّت ایک دل میں کبھی جمع نہیں ہوتی۔

اپنی مدح ثنا کی خواہش انسان کو دین سے بے بہرہ بنادیتی ہے اور آبادیوں کی تباہی کا سبب بنتی ہے۔ ہلاکت ہے اس کے لئے جو آخرت کو دنیا کے بدلے بیچ ڈالے۔

دلوں کی صفائی ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن سے ہوتی ہے۔

روایت میں آیا کہ حضورؐ پاک کے پاس جب کبھی دو قسم کے کھانے آئے تو آپ نے ایک کھانا تناول فرمایا اور ایک کھانا خیرات کر دیا۔

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

قلیل اور باکفایت عمل کثیر اور تھکا دینے والے عمل سے بہتر ہے۔

اور دو درہم رکھنے والے شخص کا حساب ایک درہم رکھنے والے سے لمبا ہوگا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا جس نے اعتدال سے کام لیا بھوکا نہیں ہوگا

قناعت ایک ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔

جو غذا کم کھائے اس کا بدن تندرست ہوگا اور دل صاف ہوگا۔

جو غذا زیادہ کھائے گا اس کا بدن بیمار ہوگا۔ اور دل سخت ہو جائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ اپنی دُنیا کے لئے ایسے محنت کرو جیسا کہ تم نے ہمیشہ رہنا ہو۔ اور آخرت کے لئے ایسے محنت کرو۔ جیسے تم نے کل ہی مرنا ہے۔ لـه

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ لوگو! کیا میں تمہیں سب سے بڑے جرم کے متعلق نہ بتاؤں۔

ہم نے (صحابہؓ) عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا خدا کے ساتھ شریک کرنا۔ اور والدین کی نافرمانی کرنا پھر آپ نے تکیہ کو چھوڑ دیا۔ اور فرمایا باطل گوئی سے بچنا اور اس لفظ کو بار بار فرماتے رہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلّم نے فرمایا میری امّت میں دو گروہ ایسے ہیں۔ جنہیں میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔

(۱) ظالم حکمران (۲) عَلانیہ فسق و فجور کرنے والا۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ کی آیت مبارکہ کی تفسیر میں انس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں۔ علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ زہرا علیہما السلام علم کے گہرے سمندر ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے پر ظلم نہیں کرتے اور ایک روایت کے مطابق بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ۝ میں برزخ سے مُراد حضور اکرمؐ ہیں۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ان کے درمیان حدِّ فاصل ہیں۔

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ سے مراد جناب حسن اور جناب حسین علیہما السلام ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ ایمان اور حیا ایک ہی رسی میں بندھے ہوئے۔ جب ان میں سے ایک رخصت ہوا تو دوسرا بھی فوراً چلا جائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ جس نے علم کی طلب کے لئے دو قدم اٹھائے اور عالم کے پاس دو گھڑی بیٹھا اور اس سے دو باتیں سنیں اللہ اُسے جنّت کے دو

---

لے ممکن ہے کہ حدیث پاک کا یہ مفہوم ہو کہ دنیا کے لئے اس طرح عمل کرو کہ اس میں کمی بیشی ہوتی ہے کیونکہ جسے یقین ہو کہ میں نے ہمیشہ رہنا ہے۔ وہ کچھ زیادہ التزام نہیں کرے گا۔ اور آخرت کی اتنی تیاری کرو۔ گویا کہ تمہیں کل ہی مرنا ہے۔ لہٰذا آخرت کے لئے ہرگز کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ واللہ اَعْلَم

مکان عنایت کرے گا۔ ایک مکان اِس دنیا سے دُگنا ہوگا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ لوگوں کی دو ہی قسمیں ہیں۔(۱) عالِم (2) مُتَعَلِّم اور باقی لوگ مکھی مچھر کی طرح ہیں ان میں کوئی اچھائی نہیں ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ جو علم طلب کرتا ہے، جنّت اُسے طلب کرتی ہے۔ اور جو ناجائز دنیا طلب کرتا ہے دوزخ اس کو طلب کرتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: دو چیزوں کا ثواب بہت جلد ملتا ہے اور وہ ہیں۔ (۱) صلۂ رحم (۲) مظلوم کی امداد

اور دو گناہوں کا عذاب بہت جلد ملتا ہے اور وہ قطع رحم (۲) ظلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ان دو کاموں کے درمیان کتنا بڑا فرق ہے۔ وہ عمل کہ جس کی لذّت چلی جائے اور گناہ باقی رہے۔ اور وہ عمل جس کی تکلیف چلی جائے اور اجر باقی رہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: اچھائی پہ عمل کرنے والا اس عمل سے بہتر ہے اور برائی کرنے والا اس برائی سے بھی بدتر ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: احمق کی دوستی سے بچو اس لئے کہ وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے تو بھی اپنی نادانی کے سبب تمہیں نقصان پہنچائے گا۔ اور جھوٹے کی دوستی سے بچو، اس لئے کہ وہ سراب کی طرح ہے۔ قریب کو بعید تبلائے گا۔ اور بعید کو قریب تبلائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ جو تواضع اختیار کرے گا۔ اللہ اسے ساتویں آسمان تک بلند کر دے گا۔ اور جس نے تکبّر کیا خدا اسے ساتویں زمین تک پست کر دے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: تواضع کرنے والوں سے تواضع سے پیش آؤ۔ اور تکبّر کرنے والوں کو دیکھو تو ان سے تکبّر سے پیش آؤ۔ کیونکہ متواضع لوگوں سے تواضع سے پیش آنا صدقہ ہے۔ اور متکبرین سے تکبّر سے پیش آنا عبادت ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: تواضُع کی انتہا یہ ہے کہ ہر ملنے والے مسلمان کو سلام کیا جائے۔ اور مجلس میں جیسی بھی جگہ ملے اس پہ راضی ہو جائے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا۔ ہر صاحبِ نعمت سے لوگ حسد کرتے ہیں۔ سوائے تواضُع کے۔ تواضُع، صفاتِ انبیاءؑ میں سے ہے۔ اور تکبّر کفّار اور فرعونوں کی صفات میں سے ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا: خبردار کسی کی دولت کو دیکھ کر اس کی تواضُع نہ کرنا۔ اس لئے کہ جو دولت کی بنیاد پر فروتنی کرے گا۔ اس کے جنّت کا حصّہ چلا جائیگا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا: حُسنِ خلق اور حُسنِ ہمسائیگی شہروں کی آبادی اور عُمر میں اضافہ کا موجب ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا: اللہ کو چھینک پسند ہے۔ اور جماہی ناپسند ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: دو آنکھوں کو جہنّم نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو رات کی تاریکی میں خوف خدا سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جو مسلمانوں کے وطن کے دفاع کے لئے سرحد پہ جاگتی رہی۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے خطبہ دیا: فرمایا، لوگو میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں اور اپنے دو جانشین چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اگر تم نے ان سے تمسّک رکھا تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں ایک چیز دوسری سے بڑی ہے۔

کتابُ اللہ آسمان سے زمین تک لمبی رسّی ہے اور میری عترت اور وہ میرے اہلِ بیتؑ ہیں۔ جب تک میرے پاس حوضِ کوثر تک نہ آئیں۔ ایک دوسرے سے ہرگز جُدا نہیں ہونگے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا، جس میں دو خصلتیں ہوں گی۔ اللہ کے نزدیک شاکر و صابر لکھا جائیگا۔ ایک یہ کہ جب دین میں اپنے سے بلند تر انسان کو دیکھے۔ تو اس کی پیروی کرے۔

دوسری یہ کہ دُنیاداری کے لحاظ سے اپنے سے پست شخص کو دیکھے۔ تو اللہ نے جو اُس

کوتر جیح دی ہے۔ اُس پر اللہ کی حمد کرے تو اللہ اسے صابر و شاکر لکھا ئے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا دو بھوکے ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے طالب علم اور طالب مال۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: دُنیا اور آخرت مشرق اور مغرب کی طرح ہیں۔ انسان جتنا ایک کے قریب ہوگا۔ اتنا ہی دوسرے سے دُور ہوگا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: محنتی حریص اور زاہد فارغ دونوں اپنا رزق کھا کر ہی دنیا سے جائیں گے۔ پھر خواہ مخواہ جہنّم میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے متعلق مروی ہے کہ آپ بقیع کے قبرستان سے گزرے ایک قبر پر کھڑے ہوگئے۔ اور فرمایا کہ ملائکہ نے اسے ابھی اٹھایا۔ اور اس سے سوال کیا ہے۔ اُس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی بنایا انہوں نے اسے جہنّم کا ایک ایسا گرز مارا جس کی آگ کی وجہ سے اس کے دل کے ٹکڑے اُڑ گئے۔ اس کے بعد ایک اور قبر پر آئے اور پہلی گفتگو کو یہاں بھی دہرایا۔ اور فرمایا اگر مجھے تمہارے دلوں کے پھٹنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اللہ سے سوال کرتا کہ جو آواز میں سُن رہا ہوں تمہیں بھی سُنائے۔ صحابہؓ نے عرض کی! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! ان آدمیوں کا قصور کیا تھا؟ فرمایا، پہلا شخص لوگوں کی چغل خوری کرتا تھا۔ اور دوسرا شخص پیشاب کے بعد پاکیزگی کا خیال نہیں رکھتا تھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ طلب رزق کے لئے اعتدال کو ملحوظ رکھو۔ اس لئے کہ تمہارے حصّہ کا رزق تمہاری نسبت تم کو زیادہ ڈھونڈتا ہے اور جو رزق اللہ نے تمہارے مقدر میں ہی لکھا نہیں۔ چاہے جتنی کوشش کرو اُسے نہیں پا سکو گے۔

ابن بابویہ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی امالی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ جو شخص میری اہلِ بیتؑ سے قیراط جتنی نیکی کرے گا۔ میں بروز قیامت اسے قنطار کے برابر جزاء دلاؤں گا۔[1]

[1]: قیراط ایک انتہائی چھوٹا پیمانہ ہوتا ہے اور قنطار بہت بڑا پیمانہ ہے۔ مقصد یہ ہے کہ میری اہلِ بیت سے چھوٹی سی نیکی کرو گے تو میں تمہیں اس کا بہت بڑا اجر دلاؤں گا۔

دو بھائی دونوں ہاتھوں کی مانند ہیں۔ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کی صفائی کرتا ہے۔
حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ کو جس کی بھلائی مطلوب ہوتی ہے اُسے نیک دوست عطا کرتا ہے۔ جو بھول لینے کے وقت اس کی یاد دہانی کراتا ہے۔ اور یاد کے وقت اس کی مدد کرتا ہے۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میزان انصاف میں سب سے پہلے حُسنِ خُلق اور سخاوت کو تولا جائے گا۔ خداوند کریم نے جب ایمان کو پیدا کیا تھا۔ تو اس نے کہا اللہ مجھے مضبوط بنا۔ تو اللہ نے سخاوت اور حُسن خلق سے اُسے مضبوطی دی۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ خوش اخلاقی، خطاؤں کو ایسی ہی پگھلاتی ہے جیسے سورج برف کو پگھلاتا ہے۔
اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ حُسنِ خُلق اپنے مالک کی ناک کی نکیل ہے۔ اور وہ نکیل فرشتے کے ہاتھ میں ہے۔ اور فرشتہ اُسے اچھائی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور اچھائی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور بدخُلقی اپنے مالک کے ناک کی نکیل ہے۔ اور اس نکیل کا سرا شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ شیطان اسے بدکاری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکاری جہنم میں لے جاتی ہے۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے اس حال میں صُبح کی کہ اس کے ماں باپ اِس سے راضی ہوں۔ اللہ اس کے لئے جنّت کے دو دروازے کھول دیتا ہے۔ اور اسی حالت میں شام کی تو بھی دونوں در اُس کے لئے کھلے ہوتے ہیں۔ اگر ایک راضی ہے تو پھر ایک دروازہ کھلا رہتا ہے۔ اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس پر والدین ناراض ہوں تو اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اگر شام بھی اسی حال میں ہوئی تو پھر دو در اُس کے لئے کھُلے رہیں گے۔
اگر ایک کو ناراض کیا تو ایک دروازہ جہنم اس کے لئے کھُلا ہے۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اللہ کے نزدیک اس کا کیا مقام ہے۔ تو اسے دیکھنا چاہیئے کہ اللہ کا مقام اُس کے دل میں کتنا ہے۔

اگر دُنیا اور آخرت میں سے ایک چیز کے انتخاب کا موقع دیا جائے - اور وہ دنیا کے مقابلے میں آخرت کو پسند کرے تو یہ وہ شخص ہے - جو اللہ سے محبّت کرتا ہے - اگر آخرت کے مقابلے میں دنیا کو پسند کرتا ہے تو اس شخص کے دل میں اللہ کا کوئی مقام نہیں ہے -

ابنِ عباسؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت کرتے ہیں - لذّات کو مٹانے والی چیز یعنی موت کو یاد رکھو - تنگی کے وقت اُسے یاد کرو گے تو تمہیں کشائش محسوس ہوگی - تم اس پر قناعت کر سکو گے - اگر فراخی میں اسے یاد کرو گے - تو متاعِ دنیا کو تمہارے نظر میں حقیر بنا کر تمہیں سخاوت پر آمادہ کریگی - اِس سے تم ثابت قدم رہ سکو گے - اس لئے کہ اَموات آرزوؤں کو قطع کرنے والی ہیں - اور دن رات کی آمد و رفت موت کو قریب کر رہی ہے - انسان دو ہی دِنوں کے درمیان زندگی بسر کر رہا ہے - ایک دن تو گذر گیا - اور اس کے اعمال محفوظ کر دیئے گئے - اور ایک دن جو باقی ہے کیا خبر ہے کہ وہ اس دن کو پا سکے گا یا نہیں - جان کنی کے وقت انسان اپنے اعمال کی جزاء کی عظمت کا اور پیچھے چھوڑے ہُوئے ترکہ کی سُبکی کا مُشاہدہ کرے گا - عین ممکن ہے کہ وہ ترکہ باطل ذریعہ سے جمع کیا ہے - یا حق داروں کو محرُوم رکھ کر جمع کیا ہے -

# تیسری فصل

## عُلمائے خالصہ کی بیان کردہ احادیث

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا - جب کوئی عالِم یا مُتعلّم مُسلمانوں کی آبادی سے گذر جائے اگرچہ وہاں کھانا تک نہ کھائے اور پانی تک نہ پیئے - صرف ایک طرف سے داخل ہوکر دُوسری طرف سے نِکل جائے - اللہ اس آبادی کی قبور سے چالیس دن تک عذاب ہٹا لیتا ہے -

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا - میری اُمّت کے عُلماء کی دو قسمیں ہیں -

پہلی قسم میں وہ عُلماء ہیں - اللہ نے جنہیں علم عطا کیا اور اُنھوں نے لوگوں میں اسے پھیلایا - اِس کے بدلے کوئی لالچ نہیں کی - اور علم کو دُنیا کے بدلے فروخت نہ کیا تو ایسے اہلِ علم کیلئے سمندر کی مچھلیاں، خشکی کے جانور اور آسمانی فضا کے پرندے تک استغفار کرتے ہیں - اور ایسے اہلِ علم خدا

کے سامنے سردار اور شریف بنا کر پیش کیے جائیں گے۔ اور انہیں کو اللہ مرسلین کا رفیق بنائے گا۔

اور دوسری قسم ان علماء کی ہے جنہیں اللہ نے علم دیا، اللہ کے بندوں کو علم دینے میں کنجوسی کی اس پر لالچ کی اور دنیا کے معاوضے میں علم فروخت کر دیا، ایسے اشخاص کو جہنم کی لگامیں لگائی جائیں گی۔ اور ایک مُنادی ندا کرے گا۔ کہ یہ وہ ہیں۔ جنہیں اللہ نے علم دیا تھا۔ بندگانِ خدا کے لیے انہوں نے بخل کیا۔ لالچ کرتے رہے، رقم کے بدلے علم کو بیچا کرتے تھے۔

ایسے اہلِ علم حساب سے فارغ ہوتے تک اسی حالت میں رہیں گے۔

حضور اکرم ؐ نے فرمایا، علم دو طرح کا ہے۔ ایک علم دل میں ہوتا ہے ایک علم زبان پر ہوتا ہے اور یہ علم ابنِ آدم کے خلاف اللہ کی حُجت ہوتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا؛ میں اپنی اُمّت کے لیے نہ تو مومن سے ڈرتا ہوں اور نہ مشرک سے ڈرتا ہوں۔ کیونکہ مومن کا ایمان اسکو گمراہی سے بچا لے گا۔ اور مُشرک کو اس کا شرک تباہ کر دے گا۔ البتہ میں اپنی امّت کے سلسلہ میں اس مُنافق سے ڈرتا ہوں۔ جس کی زبان علم کا مظہر نظر آئے۔ جو بات تو نیکی کی کرتا ہے اور عمل بُرائی کے کرتا ہے۔

خبردار — ! بدترین لوگ عُلماءِ سُوء ہیں اور بہترینِ خلق عُلمائے خیر ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ جو شخص دو حدیثیں پڑھے۔ جن سے اپنے کردار کی تعمیر کرے۔ یا اور لوگوں کو ان کی تعلیم دے۔ جس سے لوگ نفع مند ہوں۔ اس کے لئے ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ۔ عَالِم اور مُتعَلِّم اجر میں شریک ہیں۔ ان کے علاوہ لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

حضور اکرم ؐ نے فرمایا کہ جو شخص علم میں ترقّی کرے اور زُہد و تقویٰ میں ترقی نہ کرے تو ایسا شخص خدا سے دُوری کا مستحق ہے۔

سہل ؓ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السّلام کی خدمت میں ایک شخص آیا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جس کے ذریعے اللہ مجھ سے محبّت کرے۔ اور لوگ بھی مجھ سے محبّت کریں۔ تو اُس پر آپ نے فرمایا۔ دنیا میں زُہد اختیار کرو — تو اللہ

کے محبوب بن جاؤ گے ۔ اور لوگوں کے اَموال سے اِعراض کرو ۔ لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے۔

بیان کیا گیا کہ حضور علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا ۔ اور عرض کی یا رسول اللہ ! ۔۔ میں ماہ رمضان کے علاوہ اَور روزے نہیں رکھتا ، نمازِ پنجگانہ کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھتا اور میرے ذمّے نہ تو صدقہ ہے نہ حج ہے اور نہ کوئی خیرات ہیں۱ ۔ یہ فرمائیں کہ میں مرنے کے بعد کہاں جاؤں گا ۔ آپؐ نے فرمایا ، اگر ان باتوں پر عمل کر لو ۔ تو میرے ساتھ جنّت میں جاؤ گے ۔ اپنی زبان کو غیبت اور جھوٹ سے محفوظ رکھو ۔ دل کو خیانت اور کینہ سے محفوظ رکھو ۔ اور نظر کو مُحرّمات۲ کے دیکھنے سے محفوظ رکھو کسی مسلمان کو اذیّت نہ دو ۔ میرے ساتھ جنّت میں جاؤ گے ۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا : ۔ قیامت کے دن میری اُمّت کے گروہ کو اللہ تعالیٰ پَر لگا دے گا ۔ وہ اپنی قبر سے نکلتے ہی اُڑ کر جنت میں چلے جائیں گے ۔ وہاں نعماتِ جنّت سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے ۔ ملائکہ ان سے پوچھیں گے ۔ کیا تم نے حساب دیکھا ۔ کہیں گے نہیں ! پھر فرشتے ان سے پوچھیں گے ۔ کیا تم پُل صراط سے گزرے ہو ۔ کہیں گے نہیں ۔ ہم نے نہ تو حساب دیکھا ہے اور نہ ہی پُل صراط دیکھی ہے ۔

پھر فرشتے پوچھیں گے کیا تم نے جہنّم دیکھی ! وہ کہیں گے ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ۔ تو اس وقت ملائکہ پوچھیں گے کہ تم کس نبی کی اُمّت ہو ۔ یہ جواب دیں گے ۔ کہ ہم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اُمّتی ہیں ۔ ملائکہ کہیں گے خدا کے واسطے ۔ ہمیں یہ بتاؤ ۔ تم نے دنیا میں کون سا ایسا عمل کیا ۔ جس کی وجہ سے محشر کی ہولناکی سے بچ گئے ہو ۔ تو وہ جواب دیں گے ہمارے اندر دو خصلتیں ایسی تھیں ۔ جس کی وجہ سے اللہ نے کرم کرتے ہوئے ہمیں اس منزلت پہ فائز کیا ہے ۔

فرشتے کہیں گے وہ دو خصلتیں کونسی ہیں ۔ تو وہ کہیں گے ۔ (۱) جب ہم خَلوَت

---

۱ : ۔ مقصد یہ تھا کہ صدقات اور حج کی استطاعت نہیں ہے ۔

۲ : ۔ جن چیزوں کو دیکھنا حرام قرار دیا گیا ہے ۔

میں ہوتے تھے تو اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے ہمیں حیا آتی تھی۔

(۲) اپنے مقتدر کی ہمیشہ پیروی کرتے رہتے تھے۔ تو اس وقت ملائکہ کہیں گے۔ واقعی پھر یہ تمہارا حق ہے۔

# چوتھی فصل

## عُلمائے خاصّہ کی روایت کردہ احادیث

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :-

میرے بارے میں دو شخص ہلاک ہو گئے۔ حالانکہ اس میں میرا کوئی گناہ نہیں ہے ایک غالی محبؑ[۱] دوسرا مجھ سے دشمنی رکھنے والا اور میرے حق میں تقصیر کرنے والا۔

جناب علی علیہ السلام نے فرمایا :-

صبر دو طرح کا ہے۔ مصیبت کے وقت صبر کرنا صبرِ جمیل ہے۔ اور اس سے بہتر صبر یہ ہے کہ اللہ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے آدمی اُس سے رک جائے۔ اور اسی طرح سے ذکر دو طرح کا ہے۔

(۱) مصیبت کے وقت اللہ کو یاد کرنا۔

(۲) افضل ترین ذکر یہ ہے کہ حرام کی خواہش کے وقت یادِ خدا اس کے لئے سدِّ راہ بن جائے۔

جناب علی علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ کہ حضور! خیر کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ کہ خیر یہ نہیں کہ تمہارا مال اور اولاد بکثرت ہو۔ خیر یہ ہے کہ تمہارا علم زیادہ ہو تمہارا حلم زیادہ ہو۔ تمہارا رب تمہاری عبادت پر فخر کرے۔ اگر تو اچھائی کرے تو اس پر اللہ کی حمد کرے اگر کوئی تجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس پر توبہ استغفار کرے۔

---

[۱] :- غالی وہ شخص ہے جو ان ذواتِ مقدسہ کی طرف ان چیزوں کی نسبت دے جن کی انہوں نے اپنی طرف نسبت نہیں دی۔

دُنیا میں خیر و خوبی ہے تو دو افراد کے لئے ہے ۔ پہلا وہ شخص جو اپنے گناہوں کا تدارک کرے اور دوسرا وہ شخص جو نیکیوں میں سبقت کرے ۔
تقویٰ کی موجودگی میں کوئی عمل قلیل نہیں ہے وہ عمل قلیل ہو ہی نہیں سکتا جو مقبول ہو [۲] ۔
جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا :۔ کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا پیروکار وہی ہے جو اللہ کی اطاعت کرے ۔ اگرچہ اس کا نسب دُور کا ہی ہو ۔ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا دشمن وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی کرے چاہے وہ حضورؐ کا قرابت دار ہی کیوں نہ ہو ۔

جناب امیر علیہ السلام نے اپنے فرزند جناب امام حسن علیہ السلام کو فرمایا :۔
بٹیا ! خدا کا خوف اس حد تک رکھو کہ اگر تم اہلِ زمین کی نیکیاں لے کر جاؤ ۔ تو بھی وہ منظور نہ کرے ۔ اور امید اس حد تک رکھو ۔ کہ اگر تم اہلِ زمین کے گناہ لے کر خدا کے سامنے جاؤ تو وہ کریم سب گناہ معاف کر دے ۔
جناب امیر المومنین ؑ نے فرمایا :۔
دُنیا گذرگاہ ہے ۔ اور آخرت سکونت کا مقام ہے ۔ لوگ دو طرح کے ہیں ۔ ایک وہ ہیں جس نے اپنی جان کو دنیا کے لیے وقف کر دیا ہے ۔ یہ شخص ہلاک ہوگیا ۔ دوسرا وہ ہے ۔ جس نے دنیا کی آلائشات سے اپنے کو دور رکھا ۔ اس نے نجات حاصل کی ۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا :۔
دنیا و آخرت ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور ایک دوسرے کے مختلف راستے ہیں جس نے دنیا سے اُلفت کی اُس نے آخرت سے دشمنی کی ۔
دنیا اور آخرت مشرق و مغرب کی مانند ہیں ۔ اور چلنے والا شخص جتنا ایک سے قریب ہوگا اتنا ہی دوسرے سے دُور ہوگا ۔

---

[۲] :۔ اشارہ ہے آیت کی طرف اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی اللہ متّقی کا ہی عمل قبول کرتا ہے

جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا :-
قناعت اور اطاعت تونگری اور عزّت کی موجب ہیں معصیت اور حرص بدنصیبی اور ذلّت کا موجب ہیں۔

جناب علی علیہ السلام نے اپنے فرزند جناب حسن علیہ السلام کو فرمایا :-
بیٹا ! خاندانی انسان کی عزّت کرو۔ انقلابِ زمانہ کی وجہ سے اس کی بوسیدہ حالی کی پرواہ نہ کرو۔ کیونکہ زمانہ اپنے توڑے ہوئے کی تلافی کرتا ہے۔ اور اپنے پورا کئے ہوئے کو توڑتا رہتا ہے۔ بیٹا ، جان لو نعمت زائل ہونے والی چیز ہے۔ جب تمہیں حاجت فقیر بنا دے اور غربت برہنا کر دے تو اس عالم میں اس کی طرف رجوع کرنا جو بھوکا رہنے کے بعد سیر ہُوا ہو کیونکہ اس کے شکم میں خیر ہوتا ہے۔ میں بخدا اژدھا کے منہ میں ہاتھ ڈالنے پر آمادہ ہوں۔ لیکن اس کی طرف ہاتھ بڑھانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ جو پہلے بھوکا رہا ہو۔ اور اب سیر ہو چکا ہو۔ اس لئے کہ کریم شخص کسی کو کوئی عطیہ دے یا مال دے تو اپنے عطیہ اور مال کو حقیر سمجھتا ہے کریم شخص سورج کی طرح ہے جس کا ابر کی موجودگی میں بھی نفع پہنچتا ہے۔ اور کمینہ خصلت انسان ایلوے کی طرح ہے ایلوا جتنا خوبصورت نظر آئے گا۔ اتنا ہی کڑوا ہو گا۔

امام المتقین علی علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے کہا کہ اپنے اہل و عیال کو اپنی مصروفیات کا زیادہ محور نہ بناؤ۔ اس لئے کہ اگر تمہارے اہل و عیال خدا کے پیارے ہوں گے۔ تو اللہ اپنے پیاروں کو تباہ نہیں ہونے دے گا۔ اگر وہ بالفرض وہ اللہ کے دشمن ہوں تو خدا کے دشمنوں سے تمہارا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔

آپ نے جناب حسن مجتبیٰؑ کو وصیّت کرتے ہوئے فرمایا۔ اپنے پیچھے مال دنیا چھوڑ کر نہ جاؤ۔ کیونکہ تم جن کے لئے مال چھوڑ کر جاؤ گے۔ دو قسم کے انسان ہوں گے۔ یا ایسے ہوں گے۔ کہ تمہارے مال کو اطاعتِ خدا میں صرف کریں گے۔ تو تمہارے مال کے ذریعے انہوں نے سعادت حاصل کی۔ جس سے تم محروم رہے ہو۔ یا پھر اس مال کو خدا کی نافرمانی میں خرچ کریں گے۔ اس نافرمانی میں تم ان کے مددگار بنو گے۔ اس سے یہی بہتر ہے کہ وہی مال خود اطاعتِ خدا میں صرف کر کے جاؤ۔

جناب علی علیہ السلام نے دنیا کی مذمّت کرتے ہوئے فرمایا :۔
میں اس گھر کا کیا وصف بیان کروں جس کی ابتدا مشقّت، انتہا فنا ہے۔ جس کے حلال میں حساب ہے۔ حرام میں عذاب ہے۔ جو یہاں غنی بنا فتنہ میں پڑا۔ جو محتاج ہوا مغموم ہوا جو اس کے پیچھے دوڑا یہ اس کے آگے بھاگی۔ جو اس کی طرف پشت کر کے بیٹھ گیا یہ اس کے پیچھے آئی۔ جس نے اس کے ذریعے بصیرت کی کوشش کی اس کو بصیرت ملی۔ اور جس نے نگاہِ شوق سے اس کی طرف دیکھا اسے اندھا بنا دیا۔

جناب علی علیہ السلام نے فرمایا :۔
جب عقل مکمل ہوتی ہے تو کلام کم ہو جاتا ہے۔

جناب امیر نے فرمایا۔ عقل دو طرح کی ہے فطری عقل اور سُنی سُنائی باتوں والی عقل جب تک فطری عقل نہ ہو تو سُنی سُنائی باتوں والی عقل کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ جس طرح سے سورج کی روشنی اندھے کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔

# پانچویں فصل

## امیرالمومنینؑ کا وہ کلام عظمت نشان جسے خاصّہ و عامّہ نے نقل کیا

فتاویٰ میں عُلماء کے مختلفُ الآراء ہونے کی مذمّت میں فرمایا۔
جب ان میں سے کسی ایک کے سامنے کوئی معاملہ فیصلہ کے لئے پیش ہوتا ہے تو وہ اپنی رائے سے اس کا حکم لگا دیتا ہے۔ پھر وہی مسئلہ بعینہٖ کسی دوسرے کے سامنے پیش ہوتا ہے۔ تو وہ پہلے کے حکم کے خلاف حکم دیتا ہے۔ پھر یہ تمام کے تمام قاضی اپنے اِس خلیفہ کے پاس جمع ہوتے ہیں۔ جس نے انہیں قاضی بنا رکھا ہے۔ تو وہ سب کی رایوں کو صحیح قرار دیتا ہے۔ حالانکہ ان کا اللہ ایک نبی ایک اور کتاب ایک ہے۔ (انہیں غور تو کرنا چاہیئے) کیا اللہ نے ان کو اختلافات کا حکم دیا تھا۔ اور یہ اختلاف کر کے اس کا حکم بجا لاتے ہیں

یا اس نے تو حقیقتاً اختلاف سے منع کیا ہے۔ اور یہ اختلاف کر کے عمداً اس کی نافرمانی کرنا چاہتے ہیں۔ یا یہ کہ اللہ نے دین کو ادھورا چھوڑ دیا تھا۔ اور ان سے تکمیل کے لئے ہاتھ بٹانے کا خواہشمند ہوا تھا۔ یا یہ کہ اللہ کے شریک تھے۔ کہ انہیں اس کے احکام میں دخل دینے کا حق ہو۔ اور اس پر لازم ہو کہ وہ اس پہ رضا مند رہے۔ یا یہ کہ اللہ نے تو دین کو مکمل اتارا تھا۔ مگر اس کے رسولؐ نے اس کے پہنچانے اور ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کی تھی۔ اور اس میں ہر چیز کا واضح بیان کیا ہے۔

یہ بھی کہا ہے کہ قرآن کے حصے ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور اس میں کوئی اختلاف نہیں چنانچہ اللہ کا یہ ارشاد ہے۔

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝

اگر یہ قرآن اللہ کے علاوہ کسی اور کا بھیجا ہوا ہوتا۔ تو وہ اس میں کافی اختلاف پاتے اور یہ کہ اس کا ظاہر خوش نما اور باطن گہرا ہے نہ اس کے عجائبات مٹنے والے اور نہ اس کے لطائف ختم ہونے والے ہیں ظلمت (جہالت) کا پردہ اسی سے چاک کیا جاتا ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔

دو شخصوں نے میری کمر توڑ دی۔ پردۂ حیا کو پھاڑنے والا عالم اور عبادت گذار جاہل وہ تو اپنی بے حیائی کی وجہ سے لوگوں کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اور دوسرا اپنی عبادت کی وجہ سے لوگوں کو دھوکا دے رہا ہے۔

قدر و قیمت میں سب سے کمتر وہ ہے۔ جو علم میں کم تر ہے۔ کیونکہ ہر شخص کی قدر و قیمت اس کی خوبیاں ہوتی ہیں۔ علم کی عظمت کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ شخص بھی علم کا دعوٰی کرتا ہے جو اسے بخوبی نہیں جانتا۔ اور جب اس شخص کی نسبت علم کی طرف کی جائے تو خوش ہوتا ہے۔ اور جہالت کی پستی کی یہی دلیل ہی کافی ہے کہ جو شخص جہالت میں ڈوبا ہوا ہے وہ بھی جہالت سے بیزار نظر آتا ہے۔ اور اگر اسے جاہل کہا جائے تو ناراض ہوتا ہے۔ لوگ یا تو عالم ہیں یا متعلّم ہیں۔ اور ان کے علاوہ لوگ مکھی مچھر کی طرح ہیں۔ جن میں کوئی اچھائی نہیں۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔ عقل دو طرح کی ہے۔ فطری عقل۔ اور

تجرباتی عقل اور یہ دونوں قسم کے عُقول صاحبانِ عقل و دین کی منفعت کا سبب ہیں ۔ اور جس شخص کی عقل اور مردانگی ختم ہو جائے ۔ تو اس کا اصل زر معصیت بن جاتا ہے ۔

ہر شخص کا دوست اس کی عقل ہے ۔ اور ہر انسان کا دشمن اس کا جہل ہے ۔ عاقل وہ نہیں جو خیر و شر کی پہچان رکھتا ہو ۔ بلکہ عقل مند وہ ہے جب اس کے سامنے دو شر آجائیں ۔ تو کم درجہ ضرر رساں شر کی پہچان کر سکے ۔

عُقلاء کی ہم نشینی انسان کی عظمت کو بڑھاتی ہے ۔

اشیاء دو طرح کی ہیں ۔ ایک شے تو وہ ہے جو مجھ سے دُور ہے وہ نہ تو مجھے ماضی میں ملی اور نہ ہی مستقبل میں اس کے ملنے کا امکان ہے اور دوسری وہ شے ہے ۔ جو اپنے وقت سے پہلے مجھے نہیں مل سکتی اگرچہ اس کے حُصول کے لیے تمام اہلِ سما و ارض کی کوششیں صَرف بھی کی جائیں ۔ تو جو چیز مل کے رہنی تھی ۔ اس کے حصُول پر خوشی کا کونسا مقام ہے ۔ اور جو ملنی ہی نہیں تھی ۔ اس کے نہ ملنے پر غم کیوں کیا جائے ۔

# چھٹی فصل

## علمائے خاصّہ رضوان اللہ علیہم کی بیان کردہ روایات

ابن بابویہ رحمتہ اللہ علیہ نے خصال میں جناب جعفر صادق علیہ السلام سے انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے روایت کی کہ امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا ۔

اے امیر المومنین ! آپ نے اپنے ربّ کو کیسے پہچانا ؟ تو آپ نے فرمایا ارادوں کے بدلنے اور ہمّت کے ٹوٹ جانے سے ۔ جب میں نے کسی چیز کی کوشش کی تو میری مطلوبہ چیز اور میرے سامنے کوئی شے حائل ہو گئی ۔ اور میں نے کسی چیز کا عزم مُصَمَّم کیا ، قضا نے میرے عزم کی مخالفت کی ۔ تو اسی سے میں سمجھ گیا ۔ کہ مُدبّر میرے علاوہ کوئی اور ہے ۔

پھر سائل نے پوچھا کہ آپ نے نعماتِ الٰہی کا شکر کس وجہ سے کیا تو آپ نے فرمایا :-

میں نے کسی تکلیف کو دیکھا جو خدا نے مجھ سے پھیر کر کسی اور کو اس میں مبتلا کر دیا۔ تو میں نے جان لیا کہ اس نے مجھ پر نعمت کی ہے تو میں نے اس کا شکر کیا۔

پھر سائل نے پوچھا آپ نے لِقاءِ ربّ (رُجُوعِ اِلَی اللہ) کو کیوں پسند کیا؟

آپ نے فرمایا: جب میں نے دیکھا کہ اللہ نے میرے لئے اپنے ملائکہ انبیاء و رُسل کا دین پسند کیا۔ تو میں نے جان لیا۔ جس نے مجھے اتنی عزّت دی ہے وہ مجھے فراموش نہیں کرے گا۔ اسی لئے میں نے اس کی ملاقات[ل] کو پسند کیا۔

جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا: عذابِ الٰہی سے بچنے کے لئے لوگوں میں دو امانیں تھیں۔ پہلی اَمان جناب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ تھیں۔ اور دوسری اَمان استغفار ہے۔ رسُول اللہؐ کی ذاتِ مبارکہ تو لوگوں کے درمیان سے اٹھالی گئی۔ اور اب صرف ایک امان یعنی اِستغفار رہ گئی ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے ابو الطفیل عامر بن واثلہ کنانی سے فرمایا۔

عِلم دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ علم ہے جس میں لوگوں کا غور و فکر لازمی ہے۔ اور وہ ہے جا بجا اسلام۔ اور دوسرا علم وہ ہے جس میں لوگوں کی غور و فکر لازمی نہیں ہے۔ وہ ہے اللہ کی قُدرت کا عِلم۔

جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضُور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی سنّت دو طرح کی ہے۔ ایک ہے فرائضِ الٰہی میں آپ کا طریقہ:۔

اس پر عمل کرنے سے ہدایت ملتی ہے۔ اور چھوڑنے سے گمراہی ملتی ہے۔ دوسری سُنّت وہ ہے جو فریضہ کے علاوہ ہے۔ اس پر عمل کرنا فضیلت ہے اور اس کا چھوڑنا خطا نہیں ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا۔ کہ بصرہ میں ایک شخص نے جناب امیر المومنینؑ کی خدمت میں کھڑے ہو کر بھائیوں کے متعلق آپ سے دریافت کیا۔ تو اس پہ آپ نے فرمایا۔

---

ل: خدا کے حضور حاضر ہونے کو ملاقات سے تعبیر کیا گیا ہے۔

بھائیوں کی دو قسمیں ہیں قابلِ وثُوق بھائی اور ہنسی میں شریک ہونے والے بھائی۔

بہرنوع جو قابلِ وُثوق بھائی ہیں۔ تو وہ انسان کے لئے ہتھیلی، بازو، اہل و مال کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جب تمہیں ایسا بھائی ملے تو اس کے لئے اپنا جان و مال خرچ کرو۔ اُس کے دوستوں سے دوستی اور اس کے دشمنوں سے دشمنی رکھو۔ اس کے راز اور اس کے عیُوب چھپاؤ۔ اس کی خوبیوں کا اظہار کرو۔

سائل! یہ بھی جان لو کہ ایسے بھائی کِبریتِ اَحمر سے زیادہ نایاب ہیں۔

بہرحال دوسرے بھائی جو ہنسی میں شریک ہونے والے ہیں۔ تم ان سے لذّت حاصل کر سکتے ہو۔ اس لئے ان سے قطع تعلّق نہ کرو۔ اور اس سے زیادہ ان کے ضمیر سے کچھ اور طلب نہ کرو۔ تمہیں دیکھ کر ان کا چہرہ جتنا کھِل اُٹھے۔ اور ان کی زبان کی مٹھاس کے بعد تم بھی ان سے اسی طرح پیش آؤ۔

جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔

دنیا میں دو آدمیوں نے میری کمر کو توڑ کر رکھ دیا۔ زبان کی حد تک علم رکھنے والے فاسق نے اور جاہلُ القلب عابد نے۔ یہ شخص فسق و فجُور کر کے اپنی زبان سے نکلنے والی نیک باتوں پر کسی کو عمل نہیں کرنے دیتا۔ اور اس کی جہالت اس کی عبادت کو مُوثّر نہیں ہونے دیتی۔ لہٰذا فاسق عالِم اور جاہل عابد سے بچو۔ کیونکہ یہ لوگ ہر فتنہ پسند کے لئے فتنہ ہیں۔

میں نے جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔

آپؐ نے فرمایا:۔ اے علیؑ! میری امّت کی ہلاکت زبان کی حد تک علم رکھنے والے منافق کے ہاتھوں سے ہوگی۔

جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا:۔ لوگوں کو دو چیزوں نے ہلاک کیا ہے۔ فقر کا خوف (۲) طلبِ فخر۔ مولائے متّقیان علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو فرمایا۔

لوگوں کو دشمن بنانے سے پرہیز کرو۔

کیونکہ جن لوگوں کو اپنا دشمن بناؤ گے۔ وہ دو طرح کے ہوں گے۔ یا تو عقلمند ہوں گے۔ جو تمہارے خلاف سازش کریں گے۔ یا پھر جاہل ہوں گے۔ جو فوراً بھڑک اٹھیں گے۔

اور تم سے لڑائی شروع کر دیں گے۔ یاد رکھو! کلام نر ہے۔ اور جواب مادہ ہے اور جب یہ شوہر بیوی جمع ہوں گے پھر اس کا لازماً ایک نتیجہ بھی برآمد ہوگا۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھے ؎

؎ عزت اسی کی سلامت رہے گی جو جواب سے پرہیز کرے
اور جو لوگوں سے مدارات سے پیش آیا اس نے صحیح کیا
جو لوگوں کو ڈرائے گا لوگ بھی اُسے ڈرائیں گے
اور جو لوگوں کو حقیر سمجھے گا اُس سے کوئی نہیں ڈرے گا

بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ حجاج بن یوسف ملعون نے حسن بصری، عمرو بن عبید، واصل بن عطا اور عامر شعبی کو لکھا قضاء و قدر کے بارے میں جو وہ جانتے ہیں۔ اسے لکھیں۔

حسن بصری نے اس کو لکھا قضاء و قدر کے متعلق جو بہترین جملہ ہے وہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے سنا تھا۔ آپؑ نے فرمایا:۔

کیا تو سمجھتا ہے جس نے تجھے روکا ہے اسی نے ہی تجھے گناہ میں دھکیلا ہے؟ گناہوں کی دلدل میں تجھے تیرے بلند و پست نے دھکیلا ہے۔ اور اللہ اس سے بری ہے۔

عمرو بن عبید نے اپنے خط میں حجاج کو لکھا قضاء و قدر کے متعلق فیصلہ کُن قول جناب علی علیہ السلام کا ہے۔ آپؑ نے فرمایا:۔

اگر گناہ کو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہوتا۔ تو گناہگار قصاص میں مظلوم قرار پاتا۔

واصل بن عطا نے اپنے خط میں لکھا کہ قضاء و قدر کے متعلق حضرت علی علیہ السلام کے قول سے بہتر اور کوئی قول نہیں ہے۔

آپؑ نے فرمایا:۔ کیا یہ ممکن ہے کہ وہ تجھے سیدھا راستہ بھی دکھلائے۔ اور اس راستے پر چلنے سے تجھے روک دے؟ یہ بات قرینِ عقل نہیں ہے۔

شعبی نے حجاج کو لکھا کہ اس سلسلہ کے لئے جناب علی علیہ السلام کا فرمان حرفِ آخر ہے آپؑ نے فرمایا۔

جس کام پر استغفار کی ضرورت محسوس ہو۔ وہ فعل برا ہے اور جس فعل پر اللہ کی حمد کی جائے وہ کام اللہ کی طرف سے ہے۔

حجاج کے پاس جب چاروں علماء کے جواب موصول ہوئے۔ اور وہ ان کے مضامین سے واقف ہوا۔ تو دشمن علیؑ ہونے کے باوجود بے ساختہ کہا کہ واقعاً ان لوگوں نے یہ بات ایک صاف چشمے سے حاصل کی ہے۔

# ساتویں فصل

## علمائے خاصّہ کی بیان کردہ روایات

جناب جعفر امام صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کے واسطہ سے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:۔

دو کمزوروں کے لئے اللہ سے ڈرو۔ یعنی یتیم اور عورتوں کے بارے میں اللہ کا خوف کرو۔

جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔

جس نے دو بیٹیوں یا دو پھوپھیوں یا دو خالاؤں کی پرورش کی وہ اُسے دوزخ سے بچانے کا سبب بن جائیں گی۔

حضرت صادقِ آلِ محمدؑ نے جناب باقر علیہ السلام سے روایت کی: کہ اللہ نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ مال کی کثرت پر خوش نہ ہونا۔ اور میرا ذکر کسی حال میں ترک نہ کرنا۔ اس لئے کثرتِ مال، گناہوں کو فراموش کرادیتی ہے۔ اور میرے ذکر کے ترک کرنے سے دل سخت ہوجاتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جمعہ کے دن ناخن کا کاٹنا۔ اور مونچھوں کا ترشوانا آئندہ جمعہ تک جذام سے محفوظ رکھتا ہے۔

جناب صادق علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہٗ خوفِ خدا میں اتنا روئے کہ ان کی آنکھیں دُکھنے لگیں۔ لوگوں نے جناب ابوذرؓ سے کہا کہ آپ اپنے اللہ سے دعا کریں کہ وہ تمہاری آنکھوں کو درست کردے۔

تو ابوذرؓ نے فرمایا:۔ مجھے اس بات کی فرصت ہی نہیں ہے اور یہ میرا مقصود ہی نہیں ہے۔

پوچھا گیا آپ کا مقصود و مطلوب کیا ہے۔ اس پر فرمایا :۔ جنّت

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ ایک مرتبہ جناب ابوذرؓ کعبہ کے پاس کھڑے ہوئے۔ اور باآواز بلند فرمایا:۔

لوگو! میں جندب بن جنادہ ہوں۔ لوگوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اس وقت فرمایا :۔ لوگو! جب تم میں سے کوئی شخص سفر کا ارادہ کرتا ہے۔ تو اپنے لئے زادِ راہ اکٹھا کرتا ہے۔ جو اس کے سفر میں اس کے کام آسکے۔ لوگوں تمہیں قیامت کے دن کا سفر درپیش ہے تو کیا اس کے لئے زادِ راہ جمع نہیں کرو گے۔

ایک شخص نے کہا: ابوذرؓ آپ ہماری راہنمائی فرمائیں۔

ابوذرؓ نے فرمایا سخت گرم دن میں روزِ حشر کے لئے روزہ رکھو۔ اور آخرت کی سختیوں سے بچنے کے لئے حج کرو۔ اور رات کی تاریکی میں قبر کی وحشت دور کرنے کے لئے دو رکعت نماز پڑھو۔ نیکی کی بات کرو۔ بُری باتوں سے بچو۔ مساکین کے ساتھ نیکی کرو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو آخرت کے دن نجات پاؤ گے۔

دنیا کو دو درہم بنالو ایک اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو اور ایک درہم آخرت کے لئے آگے بھیجو۔ تیسرا درہم تمہیں فائدہ کی بجائے نقصان دے گا۔ لہذا اس کی خواہش نہ کرو۔

دُنیا کو دو باتوں میں تقسیم کرلو۔ ایک بات طلبِ حلال کے لئے ہو۔ اور دوسری بات آخرت کے لئے ہو۔ تیسری بات فائدہ کی بجائے نقصان دے گی۔ لہذا تیسری بات کے طلبگار نہ بنو۔

پھر فرمایا :۔ مجھے اس دن کی پریشانی نے مار ڈالا ہے۔ جس دن کو میں نہیں پاؤں گا۔

موسیٰ بن عقیل نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا :

جب تک انسان اپنے کپڑے کے نئے اور پرانے ہونے کی فکر، اور ذرائع رزق سے بے نیاز نہ ہو جائے۔ اس وقت تک وہ فقیر نہیں بن سکتا۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔

دُنیا میں اچھائی ہے تو دو اشخاص کے لئے ہے ایک وہ جس کی نیکیوں میں روزانہ

اضافہ ہوتا ہے۔ اور دوسرا وہ جو اپنے گناہوں کی تلافی توبہ سے کرے۔
یاد رکھو! توبہ منظور نہیں ہو سکتی۔ قسم بخدا اگر کوئی شخص سجدے میں سر بھی کٹا دے تو بھی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ جب تک اس کے دل میں ہماری ولایت نہ ہوگی۔

صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک فرشتے کو زمین پر بھیجا اور وہ ایک طویل عرصہ زمین پر رہا پھر اُسے آسمان پر بلایا پھر اُس سے پوچھا گیا۔ تو نے زمین پر کیا دیکھا۔؟

تو اس نے کہا میں نے زمین پر بہت سی عجیب چیزیں دیکھیں اور سب سے عجیب ترین چیز یہ دیکھی کہ میں نے ایک بندے کو دیکھا جو مسلسل تیری نعمتوں میں لوٹ رہا ہے۔ تیرا رزق کھاتا ہے اور پھر بھی رب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ میں نے اس کی جسارت سے تعجب کیا اور ادھر تیرے حلم سے تعجب کیا۔

خُدا نے فرمایا تو نے میرے حلم سے تعجب کیا۔

کہا جی ہاں! اس وقت اللہ نے فرمایا کہ میں نے اسے چار سو سال کی مزید مہلت دی ہے اس دوران اسے کبھی سر درد بھی نہیں ہوگا۔ جس چیز کی وہ خواہش کرے گا اُسے دوں گا۔ اُس کا کھانا اور پانی بھی اس کے لئے کبھی خراب نہیں ہوگا۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔ اچھے سودے پر لوگ دو دُعائیں کرتے ہیں اور بُرے سودے پر دو بددُعائیں دیتے ہیں۔ اچھے سودے کو لے کر کہتے ہیں خدا تجھ میں بھی برکت دے اور تیرے بیچنے والے میں بھی برکت ہو۔

خراب سودا لے کر کہتے ہیں۔ خُدا کرے تجھ میں بھی برکت نہ ہو۔ اور تیرے بیچنے والے میں بھی برکت نہ ہو۔

معاویہ بن رہب نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے اخلاص عمل پیدا کرے گا۔ اپنا حق بھی حاصل کرے اور اپنا فرض بھی ادا کرے تو اللہ اسے دو خصلیتیں عطا فرمائے گا۔

اللہ کی جانب سے رزق ملے گا جس پر وہ قناعت کرے گا۔ اور دوسرے خدا کی رضا حاصل ہوگی جو اس کی نجات کا باعث بنے گی۔

صادقِ آلِ محمد علیہ السلام نے فرمایا: معروف، زکوٰۃ کے علاوہ ایک اور چیز ہے۔ لہٰذا نیکی اور صلۂ رحم کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرو۔

مفضل بن یزید بیان کرتے ہیں کہ مجھے صادق علیہ السلام نے فرمایا: میں تجھے دو خصلتوں سے روکتا ہوں۔ اور انہیں خصائل کی وجہ سے لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔

(۱) دینِ باطل کو نہ اپنانا (۲) جس چیز کا علم نہ ہو اس کا فتویٰ نہ دینا۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔

دو بھوکے ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوں گے۔ (۱) طالبِ علم (۲) طالبِ مال

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔ ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ ہر وقت حق کو اپناؤ۔ اگر کسی وقت باطل تمہارے لئے مُفید ہو۔ اور حق تمہارے لئے مضر ہو تو بھی حق کو اپناؤ۔ اور اپنے علم سے زیادہ بات نہ کرو۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔ برتن کو صاف رکھنا اور اپنے گھر کے صحن کو صاف رکھنا حصولِ رزق کا موجب ہے۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔ کہ اپنے والدین سے نیکی کرو۔ تمہاری اولاد تم سے نیکی کرے گی۔ لوگوں کی عورتوں کے پیچھے نہ پڑو۔ تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی۔

# آٹھویں فصل

## حکماء و صالحین و زُہّاد کا وہ کلام جسے خاصّہ و عامّہ نے روایت کیا ہے

ایک عابد سے پوچھا گیا۔ کہ تم نے کس حال میں صبح کی تو اس نے کہا میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ رزق وافر ہے اور گناہ لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں۔

کسی دانا نے کہا ہے کہ عاقل کو چاہیئے۔ کہ اس کے پاس دو آئینے ہوں۔ ایک آئینے میں اپنے نفس کی خامیاں دیکھ کر نفس کی تحقیر کرے اور بقدرِ استطاعت اس کی اصلاح کرے۔ اور دوسرے آئینے میں لوگوں کی خوبیاں دیکھ کر انہیں اپنانے کی کوشش کرے۔

کسی دانا نے کہا؛ دو چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی موجودگی میں ان کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں ہوتا۔ ان کی قیمت کا صحیح علم تب ہوتا ہے جب یہ چلی جائیں وہ ہیں سلامتی اور جوانی۔

کسی شخص نے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار کو ایک درہم بڑی احتیاط سے رکھتے ہوئے دیکھا۔ تو اُن سے کہا کہ جناب آپ تو بہت بڑے سخی ہیں۔ سخاوت میں خزانے لُٹا دیتے ہیں۔ لیکن ایک درہم کو اتنی احتیاط سے رکھ رہے ہو۔ تو آپ نے فرمایا میں اس طرح درہم احتیاط سے جمع نہ کرتا تو پھر سخاوت کیسے کرتا۔

ایک دانا سے پوچھا گیا۔ کہ زاہد کون ہے؟

تو اُس نے کہا زاہد وہ ہے جو حرام کو ترک کرے اور حلال کو حاصل کرے۔

دُوسرے دانا سے پوچھا گیا کہ زاہد کون ہے؟

اُس نے جواب دیا زاہد وہ ہے جو آخرت کا راغب ہو، حرام کا تارک ہو حلال کا طالب ہو۔

ایک دانا سے پوچھا گیا عاقل کون ہے؟

تو اس نے کہا جو نیکی کی حرص کرے اور نیک عمل کی کوشش کرے۔

جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا زاہد کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: زاہد وہ ہے جو اپنی خوراک سے بھی کم پر قناعت کرے اور اپنی موت کے دن کی تیاری کرے

ایک عقل مند نے کہا! کہ تواضع سے پیش آنا اچھی عادت ہے لیکن اُمراء کے لئے بہت زیادہ اچھی ہے۔

تکبّر بری بات ہے۔ لیکن فقرا کے لئے بہت ہی بُری بات ہے۔

حدیثِ قدسی میں خدا کا فرمان ہے۔ مجھے روزے اور خاموشی سے بڑھ کر کوئی عبادت پسند نہیں ہے۔ جس نے روزہ رکھا لیکن زبان کی حفاظت نہ کی تو وہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کسی نے نماز قائم کی۔ لیکن اس میں کچھ نہ پڑھا۔ ایسے شخص کو قیام کا اجر تو ملے گا۔ لیکن عبادت کا اجر نہیں ملے گا۔

خداوندکریم نے فرمایا: مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم روزہ اور خاموشی بہترین عبادت ہے۔ پھر خدا نے فرمایا تمہیں خاموشی اختیار کرنی چاہیئے۔ کیونکہ صالحین اور خاموش رہنے والے

کیونکہ میں صالحین اور خاموش رہنے والے لوگوں کی مجلس کو بلند کرتا ہوں۔ اور لایعنی گفتگو کرنے والے لوگوں کی مجلسوں کو تباہ کرتا ہوں۔

خداوند تعالیٰ نے فرمایا جو شخص بھوک میں اپنی زبان کی حفاظت کرے گا۔ میں اُسے حکمت کی تعلیم دوں گا۔

جناب عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے دُنیا کو اُلٹا کر اُس کی پشت پر سواری کی ہے۔ کیونکہ میری کوئی اولاد نہیں ہے۔ جس کی موت مجھے مغموم کرے اور کوئی گھر نہیں ہے۔ جس کی ویرانی مجھے پریشان کرے۔

جناب محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بخدا اللہ لوگوں سے دو چیزیں چاہتا ہے۔

(۱) نعمت کا شکر ادا کر کے اضافہ کرائیں اور گناہ سے توبہ کر کے اسے معاف کرائیں۔

جناب لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ سونے اور چاندی کی آزمائش آگ میں ڈال کر کی جاتی ہے۔ اور مومن کی آزمائش تکالیف کے ذریعے ہوتی ہے۔

جناب داؤد علیہ السلام نے فرمایا:- اے بنی اسرائیل! اپنے شکم میں پاکیزہ غذا داخل کرو۔ تو تمہاری زبان سے پاکیزہ باتیں نکلیں گی۔

جناب علی علیہ السلام نے فرمایا: حیا اور دین عقل کے ساتھی ہیں۔ جہاں عقل ہوگی۔ وہاں دین اور حیا بھی ساتھ ہوگا۔

اسحاق بن عمّار بیان کرتے ہیں۔ کہ جناب صادق علیہ السلام نے ہمیں ہر موقع پر دو خصلتوں کی وصیت فرماتے تھے تمہیں سچ بولنا چاہیئے۔ اور ہر نیک اور بد کو اس کی امانت واپس کرنی چاہیئے۔ یہی دو چیزیں رزق کی چابی ہیں۔

جناب صادق علیہ السلام نے سفیان ثوری سے فرمایا: سُفیان! جو خصلتیں ایسی ہیں۔ جو انہیں اپنائے گا۔ جنت میں داخل ہو گا۔ سُفیان نے پوچھا! فرزند رسولؐ! وہ دو خصلتیں کونسی ہیں۔

آپؑ نے فرمایا:۔ پہلی خصلت یہ ہے کہ جو کام اللہ کو پسند ہو چاہے تمہیں ناپسند بھی ہو تو بھی اسے بجالاؤ۔ دوسری خصلت یہ ہے کہ جو کام اللہ کو ناپسند ہو چاہے تمہیں پسند

بھی ہو تو بھی اس سے پرہیز کرو ۔ اور ان دو خصلتوں میں بھی تیرا شریک ہوں ۔
ایک شخص نے ایک امام علیہ السلام سے عرض کی فرزندِ رسولؐ! مجھے نصیحت کریں ۔
تو آپؑ نے فرمایا :۔
دو چیزوں کی تمنّا نہ کرو ۔ (۱) فقر کی تمنّا نہ کرو[1] ۔ (۲) لمبی عمر کی تمنّا نہ کرو ۔
جناب زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ۔ دنیا اونگھ ہے اور آخرت بیداری ہے ۔ اور دونوں کے درمیان خواب ہیں ۔
جناب صادقِ آلِ محمدؑ فرماتے ہیں ۔ کہ جو بڑے کی عزّت نہ کرے اور چھوٹے پر رحم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے ۔
جناب صادقِ آلِ محمد علیہ السلام نے فرمایا :۔ جب دو مومن بوقتِ ملاقات گرم جوشی سے آپس میں مصافحہ کرتے ہیں ۔ تو ان دونوں ہاتھوں کے درمیان خدا کا ہاتھ ہوتا ہے ۔
اور وہ اس ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہیں ۔ جس میں زیادہ گرم جوشی ہوتی ہے ۔
ایک دانا کا قول ہے ۔
طمع دل میں پیوستہ ایک رسّی ہے ۔ اور حرص پاؤں کی زنجیر ہے ۔ جس نے اپنے دل سے رسّی کو نکال پھینکا اس کے پاؤں کی زنجیر خود بخود ٹوٹ جائے گی ۔
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا : دو کام ہر صاحبِ ایمان پر فرض ہیں ۔
علم کی طلب اور معاش کی طلب ۔ علمِ دین کی اصلاح کے لئے طلب کرے ۔ اور معاش دنیا کی اصلاح کے لئے طلب کرے ۔ جس نے علم طلب کیا ۔ لیکن معاش کا ذریعہ تلاش نہ کیا ۔ تو وہ بروزِ قیامت خدا کے سامنے مفلس ہو کر پیش ہو گا ۔
وضاحت :۔ یہ اس صورت میں ہے ۔ جب علم کی طلب کے ساتھ کسب کا کوئی طریقہ سیکھ سکتا ہو ۔ پھر بھی لوگوں پر بوجھ بننے کے لئے کوئی ہنر نہیں سیکھا ۔ بلکہ علم کو معاش کا ذریعہ بنایا ۔ اور علم کے ذریعے دنیا کو طلب کیا ۔ اور یہ بات واضح ہے ۔ کہ علماء میں تمام تر خرابی اسی وجہ

---

[1] اس لئے کہ بعض دفعہ فقر کفر بن جاتا ہے اور لمبی عمر مصیبت بن جاتی ہے ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَم

سے پیدا ہوئی ہے۔
اگر تحصیلِ علم کے دوران کوئی ہنر سیکھنا ممکن ہو۔ تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ راجعُ المکاسب
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا: دُنیاوی اچھائی دو چیزوں میں ہے۔ اچھی معیشت اور حُسنِ خُلق اور آخرت کی اچھائی دو چیزیں ہیں رضائے الٰہی اور جنّت۔
جناب علی علیہ السلام نے فرمایا:۔ دُنیاوی خوشی نیک عورت ہے اور اُخروی خوشی جنّت کا حصُول ہے۔ جناب علی علیہ السلام نے دنیا اور آخرت کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کو اس لئے دُنیا کہتے ہیں کہ یہ قریب ہے اور آخرت کو آخرت اس لئے کہتے ہیں۔ کہ وہ تاخیر سے آئے گی۔
جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا:۔ فرزندِ آدم کتنا مسکین ہے اور کتنا قابلِ رحم ہے۔ اس لئے کہ اسے ایسا شکم دیا گیا۔ جو خالی ہو تو کہتا ہے مجھے بھرو ورنہ تجھے رُسوا کروں گا۔ اور جب بھر جائے تو کہتا ہے مجھے خالی کرو ورنہ تجھے رُسوا کروں گا۔ اور انسان کی پوری زندگی ان دو رسوائیوں کے درمیان گزر جاتی ہے۔
جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔
کہ بعض دفعہ مومن اپنی اُخروی منزلت کو دو خصلتوں کی وجہ سے پاتا ہے۔ یا تو مال کے ختم ہونے سے یا جسمانی تکلیف کی وجہ سے۔
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو شخصوں کا ذکر کیا گیا اور بتلایا گیا۔ ان میں ایک نماز فریضہ پڑھ کر بیٹھ جاتا ہے اور لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اور دوسرا دن کو روزہ رکھتا ہے۔ اور ساری رات عبادت کرتا ہے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پہلا شخص دوسرے سے اتنا افضل ہے جتنا میں تمہارے ادنیٰ شخص سے افضل ہوں۔ اور اس کے ساتھ فرمایا وہ علم جس سے فائدہ حاصل نہ کیا جائے۔ اُس خزانے کی طرح ہے۔ جسے خرچ نہ کیا جائے۔
ایک عارف نے کہا ہے کہ مصیبت ایک ہے اگر مصیبت زدہ شخص جزع فزع شروع کر دے تو دو ہو جاتی ہیں۔ یعنی ایک خود مُصیبت اور دوسری مُصیبت اجر کا ضائع ہونا۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا! مجھے سیاہ اور گورے کی طرف مبعوث کیا

گیا ہے یعنی عرب و عجم کی طرف۔ کیونکہ عربوں کا رنگ عام طور پر سیاہ اور گندم گوں ہوتا ہے۔ اور عام طور پر عجمیوں کا رنگ سفید اور گورا ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ عجم سے مراد تمام غیر عرب ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! دو خصلتوں سے بہتر کوئی خصلت نہیں ہے اور وہ ہے (۱) اللہ پر ایمان لانا۔ (۲) مسلمانوں کو فائدہ پہنچانا۔

اور دو خصلتوں سے زیادہ خبیث کوئی خصلت نہیں ہے۔ اور وہ ہے۔

(۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (۲) مسلمانوں کو نقصان پہنچانا۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا جیسے جنّت کے طالب سوئے ہیں، میں نے کسی محبوب چیز کے طلبگار کو ایسا سویا ہوا نہیں دیکھا۔ اور جیسے جہنّم سے بھاگنے والے سوئے ہیں۔ میں نے کسی خوفناک چیز سے بھاگنے والوں کو ایسا سویا نہیں دیکھا۔

بعض عارفین نے کہا کہ آسمان سے آنے والی سب سے جلیل چیز توفیق ہے۔ اور زمین سے آسمان کو بلند ہونے والی جلیل چیز اخلاص ہے۔

ایک اور عارف نے کہا ہے۔ اللہ اس دنیا کو رسوا کرے کیونکہ جب یہ کسی پر راضی ہو جائے تو دوسروں کی خوبیاں بھی اسی کو دے دیتی ہے۔ اور جب کسی سے ناراض ہو تو اس کی ذاتی خوبیاں بھی اس سے چھین لیتی ہے۔

ایک دانا نے کہا آئینہ میں اپنی شکل دیکھو۔ اگر تمہاری شکل خوبصورت ہے تو عمل بھی اچھے کر کے دو خوبصورتیوں کو جمع کر سکتے ہو۔

اور اگر تمہاری شکل خراب ہے۔ تو خراب عمل کر کے دو خرابیاں اکٹھی نہ کرو۔

ایک دانا سے پوچھا گیا۔ کہ حال اور مال کے لحاظ سے بدترین شخص کون ہے؟

تو اس نے کہا وہ شخص جو اپنے سُوءِ ظنّ کی وجہ سے کسی پر بھروسہ نہ کرے۔ اور اس کی بدعملی کی وجہ سے کوئی بھی اس پر بھروسہ نہ کرے۔

جناب نوحؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے دنیا کو ایسا گھر پایا جس کے دو دروازے ہیں میں ایک دروازے سے داخل ہوا اور دوسرے سے نکل گیا۔

# نویں فصل

## حضرت حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے کلام میں......

ایک یہودی نے جناب حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو بہترین لباس میں ملبوس دیکھا جب کہ یہودی انتہائی بوسیدہ اور پھٹے پرانے کپڑوں میں تھا تو اس وقت یہودی نے امام عالی مقامؑ سے پوچھا کہ بتائیے آپ کے رسولؐ نے یہ کہا کہ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ ٥ یعنی دُنیا مُومن کے لئے زندان اور کافر کے لئے جنّت ہے۔ آپ نے فرمایا بیشک جناب رسالتمآبؐ نے یہ فرمایا ہے۔ یہودی نے کہا پھر یہ میرا حال ہے اور وہ تمہارا حال ہے۔ آپ نے فرمایا یہودی! تجھے مغالطہ ہُوا۔ اللہ نے جس ثوابِ آخرت کا مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ اگر تم اسے دیکھ لو۔ اور خُدا نے تجھ سے نارِ جہنم کا جو وعدہ کیا ہے۔ اگر وہ تجھے نظر آجائے تو اپنے آپ کو جنّت میں محسوس کرے گا۔

آپؑ نے فرمایا۔ کسی شخص کے پاس صرف دو اغراض کے تحت جانا چاہیئے۔ یا تو اس کی دُعا کی برکت کے لئے جاؤ یا اس سے صلۂ رحمی کے لیئے جاؤ۔

آپؑ نے فرمایا۔ میں نے ایسا کوئی ظالم نہیں دیکھا جو مظلوم کے مشابہ ہو۔ سوائے حاسد کے۔ جس دُنیا کو تم نے طلب کیا۔ لیکن اس کے حصُول میں ناکام ہوئے تو اسے یوں سمجھو کہ تم نے اِسے طلب ہی نہیں کیا۔

فرمایا۔ جان لو قناعت اور رضا کی مردانگی سخاوت کی مردانگی سے عظیم ہے۔

احسان کو پورا کرنا احسان کی ابتداء سے بہتر ہے۔

کتاب دعائم الاسلام میں جناب حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے مروی ہے: کہ لوگ سہو وغفلت کے گھر میں زندگی بسر کر رہے ہیں آج عمل کرتے ہیں لیکن انہیں علم نہیں ہے۔ جب آخرت ہوگی تو انہیں معلوم ہوگا۔ لیکن عمل کی فرصت نہیں ہوگی۔

آپؑ نے فرمایا! کھانے سے قبل ہاتھ دھونے سے فقر دُور ہوتا ہے۔ اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے سے غم دُور ہوتا ہے۔

آپؑ کے دستر خوان پر ایک شخص نے کھانے سے پہلے ہاتھ نہ دھوئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو پہلے ہاتھ دھونے میں ہمارا فائدہ ہے اور بعد میں ہاتھ دھونے میں تمہارا فائدہ ہے۔ لیکن اگر تم نہیں چاہتے تو میں تمہیں مجبور نہیں کرتا۔

آپؑ سے اور کمینے شخص کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپؑ نے فرمایا۔

جو جفا پر ناراض نہ ہو اور نعمت کا شکریہ ادا نہ کرے۔

حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں یہ روایت درج کی ہے۔ کہ جناب امیر المومنینؑ نے جناب حسن علیہ السلام سے پوچھا۔ فرزند! استقامت کیا ہے عرض کیا پدرِ محترم! برائی کو اچھائی کے ذریعے ختم کرنا۔

جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا بیٹا! شرف کیا ہے؟ عرض کیا خاندان سے نیکی کرنا۔ اور مجرم کو معاف کرنا۔ یا جو دیت کی ادائیگی سے قاصر ہو اس کی مدد کرنا۔

جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا مردانگی کیا ہے؟ عرض کیا دین کی حفاظت اور اعزازِ نفس۔ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا دَنَاءَت یعنی گھٹیا پن کیا ہے؟

عرض کیا حقیر چیز کا روک دینا۔

جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا! کمینگی کیا ہے۔ عرض کیا اپنی عزت کو نیلام کرنا۔

جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا! سخاوت کیا ہے؟

عرض کیا آسانی اور تنگی میں خرچ کرنا۔

جناب علی علیہ السلام: بُخل کیا ہے۔؟

جناب حسن مجتبیٰ علیہ السلام:۔ جو کچھ ہاتھ میں ہے اُسے شرف سمجھنا۔ اور جو خرچ کیا ہے اس کو تلف سمجھنا۔

جناب علی علیہ السلام:۔ اُخُوّت کیا ہے؟

جناب حسن علیہ السلام:۔ تنگی اور فراخی میں مُساوات برتنا۔

جناب علی علیہ السلام:۔ بزدلی کیا ہے؟

جناب حسن علیہ السلام:۔ دوست پر جسارت کرنا۔ اور دشمن سے پہلو تہی کرنا۔

جناب علی علیہ السلام :۔ غنیمت کیا ہے ۔ ؟

جناب حسن علیہ السلام :۔ تقویٰ میں رغبت اور دُنیا سے اعراض عظیم غنیمت ہے

جناب علی علیہ السلام :۔ حِلم کیا ہے ۔ ؟

جناب حسن علیہ السلام :۔ غُصّہ کو پینا اور صبر کرنا ۔

جناب علی علیہ السلام :۔ تونگری کیا ہے ؟

جناب حسن علیہ السلام :۔ اللہ کی تقسیم پر تھوڑی ہو یا زیادہ راضی رہنا؟ اصل تونگری تو دل کی تونگری ہے ۔ تونگری بہ دل است نہ بر مال

جناب علی علیہ السلام :۔ فَقْر کیا ہے ؟

جناب حسن علیہ السلام :۔ ہر چیز میں زیادہ حرص کرنا ۔

جناب علی علیہ السلام :۔ دلیری کیا ہے ؟

جناب حسن علیہ السلام :۔ سخت بہادری اور طاقت سے لوگوں سے جنگ کرنا ۔

جناب علی علیہ السلام :۔ ذِلّت کیا ہے ۔؟

جناب حسن علیہ السلام :۔ شدّت کے وقت گھبرا جانا ۔

جناب علی علیہ السلام :۔ اندھاپن کیا ہے ؟

جناب حسن علیہ السلام :۔ ہر وقت اپنی ڈاڑھی سے چھیڑ چھاڑ اور بات کرتے وقت تھوکتے رہنا ۔

جناب علی علیہ السلام :۔ جُرأت کیا ہے؟

جناب حسن علیہ السلام :۔ اپنے ہم پلّہ لوگوں سے مقابلہ کرنا ۔

جناب علی علیہ السلام :۔ مشقّت و زحمت کیا ہے ؟

جناب حسن علیہ السلام :۔ بے فائدہ گفتگو کرنا ۔

جناب علی علیہ السلام :۔ مجد و بزرگی کیا ہے ؟

جناب حسن علیہ السلام :۔ مقروض کی مدد اور جرم کو معاف کرنا ۔

جناب علی علیہ السلام :۔ عقل کیا ہے ؟

جناب حسن علیہ السلام :۔ دل کو اپنی جملہ معلومات کا خزینہ قرار دینا۔
جناب علی علیہ السلام :۔ جہالت و حماقت کیا ہے؟
جناب حسن علیہ السلام :۔ اپنے امام سے دشمنی رکھنا اور اس کی آواز سے اپنی آواز کو بلند کرنا۔
جناب علی علیہ السلام :۔ بلندی کیا ہے؟
جناب حسن علیہ السلام :۔ اچھے کام کرنا اور بری باتوں کو چھوڑنا۔
جناب علی علیہ السلام :۔ حزم و احتیاط کیا ہے؟
جناب حسن علیہ السلام :۔ جلدبازی نہ کرنا۔ اور حکام سے نرم رویہ رکھنا
جناب علی علیہ السلام :۔ بے وقوفی کیا ہے؟
جناب حسن علیہ السلام :۔ کمینوں کی اتباع اور گمراہوں کی ہم نشینی۔
جناب علی علیہ السلام :۔ غفلت کیا ہے؟
جناب حسن علیہ السلام :۔ مجد و بزرگی کو ترک کرنا اور فسادیوں کی اطاعت کرنا۔
جناب علی علیہ السلام :۔ محرومی کیا ہے؟
جناب حسن علیہ السلام :۔ آئے ہوئے رزق کو چھوڑ دینا۔
جناب علی علیہ السلام :۔ سردار کون ہے؟
جناب حسن علیہ السلام :۔ جو اپنے مال کے خرچ کرنے سے نہ گھبرائے۔ دشنام سن کر بھی جواب نہ دے۔ اپنے خاندان کی اصلاح کے لئے ہر وقت کمربستہ رہے سردار ہے۔

جناب محمد باقر علیہ السلام نے اپنے فرزند کو فرمایا۔ فرزند، سستی اور رنجیدگی سے بچو کیونکہ یہ دونوں ہر شر کی بنیاد ہیں۔ اگر سستی کرو گے۔ تو کبھی کوئی فرض ادا نہیں کر سکو گے۔ اگر رنجیدگی کی عادت اپناؤ گے۔ تو کسی بھی حق پر صبر نہیں کر سکو گے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا! اگر مومن کو عقوبتِ الٰہی کا علم ہو جائے تو کبھی جنت کی طلب ہی نہ کرے۔ اگر کافر کو اللہ کی رحمت کا اندازہ ہو جائے۔ تو جنت

سے کبھی بھی مایوس نہ ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا:
جو شخص لقاءِ الٰہی کو پسند کرے اللہ اس کی لقاء کو پسند کرتا ہے اور جو لقاءِ الٰہی کو ناپسند کرے اللہ بھی اس کی لقا کو ناپسند کرتا ہے۔[1]

جیسا کہ جناب علی علیہ السلام: فرمایا کرتے تھے کہ ابوطالب کا بیٹا موت سے اتنا ہی مانوس ہے جتنا کہ بچہ ماں کے پستان سے مانوس ہے۔

اس حدیث کو علمائے اہل سنّت نے بھی درج کیا ہے کہ حضور علیہ السّلام نے فرمایا جو لقاء اللہ کو پسند کرتا ہے۔ اللہ اس کی لقاء کو پسند کرتا ہے اور جو لقاء اللہ کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے اس پر حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ! ہم تو موت کو ناپسند کرتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا: کہ بات یہ نہیں ہے۔ مقصد یہ ہے کہ جب مؤمن کی موت کا وقت آتا ہے۔ تو مَلَکُ الْمَوت اسے رضوانِ الٰہی اور بلندی درجات کی بشارت دیتا ہے۔ اس وقت مؤمن کو عالمِ آخرت سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی لہٰذا وہ لقاءِ الٰہی کا مشتاق ہوتا ہے اور اللہ اس کی حاضری کا مشتاق ہوتا ہے اور کافر کی موت کے وقت اسے مَلَکُ الْمَوت، عذابِ الٰہی کی بشارت دیتا ہے تو اسی وجہ سے کافر کو آخرت سے زیادہ مبغوض کوئی چیز نہیں ہوتی لہٰذا وہ لقاءِ الٰہی کو ناپسند کرتا ہے۔ اور اللہ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ! میرا مال ختم ہو گیا۔ اور میرے جسم میں بیماری داخل ہو چکی ہے۔

تو حضورؐ نے فرمایا: جس شخص کا مال ضائع نہ ہو اور اس کا جسم بیمار نہ ہو تو اللہ کو اس شخص کی بھلائی مطلوب ہی نہیں ہوتی۔ اللہ جب کسی بندے سے محبّت کرتا ہے۔ تو اسے تکلیف دے کر آزماتا ہے اور پھر اسے صبر عطا کرتا ہے۔

جناب علی علیہ السلام نے رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے روایت کی ہے۔ کہ:۔

---

[1] لقاءِ الٰہی سے مُراد رُجوع اِلی اللہ ہے۔

کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا اللہ انسان سے کہتا ہے۔ ابنِ آدم! تو مجھ سے انصاف نہیں کر رہا۔ میں نعمت دے کر تجھ سے محبّت کرتا ہوں اور تو نافرمانی کر کے مجھ سے بُغض رکھتا ہے میری طرف سے تجھ پر خیر کا نزُول ہوتا ہے۔ اور تیری طرف سے بُرے عمل آسمان پر آتے ہیں۔

# دسویں فصل

## فضائل امیرُالمومنین علیہ السلام کی احادیث

جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا میرے شیعوں کو دو خصلتوں سے آزماؤ۔ اگر یہ دو خصلتیں ان میں موجود ہوں۔ تو وہ میرے شیعہ ہیں۔ ایک تو اوقات نماز کی مُحافظت اور دوسرے اپنے مال سے مومن بھائیوں کی ہمدردی و غم گساری اگر یہ صفات نہ پائی جائیں۔ تو وہ مجھ سے دُور ہیں۔ اور ان سے میں دُور ہوں۔

سیّدُالمرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا، یاعلیؑ! تجھ سے محبّت نہیں رکھے گا۔ سوائے مومن کے، اور تجھ سے بُغض نہیں رکھے گا سوائے مُنافق کے۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔

کہ جناب جبریل میرے رب کی طرف سے میرے پاس آئے۔ اور کہا محمدؐ! تیرا رب درود و سلام کے تحفہ کے بعد تجھے کہہ رہا ہے۔ کہ اپنے بھائی علیؑ کو خوشخبری پہنچا دو۔ کہ میں اس کے مُحِبّ کو عذاب نہیں دوں گا۔ اور اس کے دشمن پر رحم نہیں کروں گا۔

خاتَمُ الانبیاء علیہ السلام نے فرمایا۔ علیؑ مجھ سے بمنزلہ میری جان کے ہے۔ اس کی اطاعت میری اطاعت ہے اور اس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علیؑ سے جنگ اللہ سے جنگ ہے۔ اور علیؑ سے صُلح اللہ سے صُلح ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علیؑ کا دوست اللہ کا دوست ہے۔ اور علیؑ کا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علیؑ اللہ کی حجّت ہے اور اللہ کے بندوں پر خلیفۃ اللہ ہے۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علیؑ کی محبت ایمان ہے اور علیؑ کا بغض کُفر ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علیؑ کا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور علیؑ کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق علیؑ کے ساتھ ہے حوضِ کوثر پر وارد ہونے سے پہلے جُدا نہیں ہوں گے۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علیؑ جنت اور جہنم کے تقسیم کرنے والا ہے۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو علیؑ سے جدا ہُوا وہ مجھ سے جدا ہُوا۔ اور جو مجھ سے جُدا ہوا وہ اللہ سے جدا ہُوا۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے حُذَیْفَہ! میرے بعد علیؑ ابن ابی طالب تم پر حجّت خدا ہے۔ علیؑ کا انکار، اللہ کا انکار ہے۔ اور علیؑ کی ولایت میں غیر کو شریک کرنا۔ اللہ کے ساتھ شریک بنانا ہے۔ علیؑ میں شک، اللہ میں شک ہے۔ اور علیؑ سے عُدول کرنا، خدا سے عُدول کرنا ہے۔ علیؑ پر ایمان لانا، اللہ پر ایمان لانا ہے۔ کیونکہ وہ رسول اللہ صلعم کا بھائی ہے اور رسُول صلعم کا وصی ہے۔ اُمّت کا امام اور مولا ہے۔ وہ اللہ کی وہ مضبوط رسّی ہے جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔

علیؑ کے متعلق دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ حالانکہ اس میں علیؑ کا کوئی قصور نہیں ہوگا۔ ایک تو غالی محبّ دوسرا مُقصر دشمن۔

حذیفہ! علیؑ سے جدا نہ ہونا۔ ورنہ مجھ سے جُدا ہو جاؤ گے۔ علیؑ کی مخالفت نہ کرنا۔ ورنہ میرے مخالف بن جاؤ گے۔ بالتحقیق علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ اور جس نے علیؑ کو راضی کیا۔ اس نے مجھے راضی کیا۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جس نے علیؑ سے محبّت رکھی اور اس کی

ولایت کو تسلیم کیا اللہ اسے عزّت دے گا۔ اور اسے مقرّب بنائے گا۔ جو علیؑ سے بُغض رکھے گا۔ اور دشمنی رکھے گا خدا اُس سے دشمنی رکھے گا۔ اور اسے رُسوا کرے گا۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جس نے علیؑ سے محبّت رکھی وہ حلال زادہ ہے اور جس نے علیؑ سے بُغض رکھا بروزِ قیامت پشیمان ہوگا۔ جس نے علیؑ سے محبت رکھی۔ اس نے ہدایت پائی اور جس نے علیؑ سے عداوت رکھی اس نے زیادتی کی۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا!

یا علیؑ! جس نے تجھ سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی۔ اور جس نے مجھ سے محبّت کی اُس نے اللہ سے محبّت کی۔ اور جس نے مجھ سے بُغض رکھا۔ اس نے خدا سے بُغض رکھا۔ اور جس نے خُدا سے بُغض رکھا۔ تو اس کے اُوپر اللہ اور ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ علیؑ میں ایسی صفات جمع کی گئی ہیں۔ جو کسی میں نہیں ہیں۔ علیؑ میں علم اور عمل دونوں بدرجۂ کمال جمع ہوئے ہیں۔

بہت کم عالِم، عامِل ہوتا ہے۔ علیؑ میں فقر اور سخا بحدِّ کمال جمع ہوئے ہیں۔ عموماً صاحبِ فقر سخی نہیں ہوتا شجاعت اور رِقّتِ قلب علیؑ میں بحدِّ کمال موجود ہیں۔ حالانکہ شجاع عموماً نرم دل نہیں ہوتا۔ علیؑ میں زُہد اور حُسنِ خُلق بحدِّ کمال موجود ہیں۔ حالانکہ بہت کم زاہد حُسنِ خُلق کے مالک ہوتے ہیں۔

علیؑ میں عظمت و تواضع بیک وقت بحدِّ کمال موجود ہیں۔ حالانکہ بہت کم صاحب عظمت تواضع اختیار کرنے والے ہوتے ہیں

امام شافعیؒ سے پوچھا گیا۔ کہ جناب علیؑ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔؟

تو انھوں نے کہا میں ایسے انسان کے متعلق کیا کہہ سکتا ہوں جس کے فضائل کو دوستوں نے خوف کی وجہ سے چھُپایا۔ اور دشمنوں نے جس کے فضائل کو حَسَد کی وجہ سے چھپایا پھر بھی اس کے فضائل نے مشرق و مغرب کو بھر دیا۔

امام شافعیؒ نے یہ شعر کہے

۵ عَلِیٌّ حُبُّہٗ جُنَّہ قَسِیْمُ النَّارِ وَالْجَنَّہ
وَصِیُّ مُصْطَفٰی حَقًّا اِمَامُ الْاِنْسِ وَالْجِنَّہ

یعنی علیؑ کی محبت جہنّم سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔
علیؑ جنّت اور جہنّم کا قسیم ہے۔
جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا برحق وصی ہے۔
انس و جنّ کا امام ہے۔

## گیارہ فصول پر مشتمل ہے

# فصل اوّل

اللہ تبارک تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ موسیٰؑ! میں نے تیرے لیئے تین کام کیئے اور تم بھی تین کام کرو۔

جناب موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی ربُّ العالمین! وہ تین کام کون سے ہیں۔ تو اللہ نے فرمایا۔ پہلا کام یہ ہے۔ میں نے تجھ پر اپنی نعمتیں نازل کرکے ان کا تجھ پر احسان نہیں جتلایا۔ اسی طرح سے جب میری مخلوق کو تو بھی کچھ عطا کرے۔ تو احسان نہ جتلانا۔

دوسرا کام یہ ہے۔ اگر تو بہت سی غلطیاں بھی کرے اور میرے پاس حاضر ہونے سے قبل معذرت کرے تو میں تیری معذرت قبول کر لوں گا۔ اسی طرح سے اگر کوئی شخص تم پر جفا کر کے تم سے معذرت طلب کرے۔ تو اس کی معذرت قبول کر۔

تیسرا کام میں نے تجھ سے کل کے عمل کا تقاضا نہیں کیا۔ تو بھی مجھ سے کل کا رزق طلب نہ کر۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا، کہ جو شخص خواہش کے باوجود اپنے مُنّہ کو حرام کے لقمے سے بچائے میں اس کے بدلے تین نعمتیں دنیا میں دوں گا۔ اور تین عقبیٰ میں دوں گا۔

دنیادی نعمتیں یہ ہوں گی۔ (۱) اس کی عمر میں برکت دوں گا۔ (۲) اس کا رزق وسیع کروں گا۔ (۳) اس کی قبر روشن کروں گا۔ اور آخرت میں (۱) اس کے چہرے کو سفید بناؤں گا۔ (۲) اس کے ساتھ جھگڑنے والے ہجوم کو اس سے دُور رکھوں گا۔ (۳) اپنے کریم چہرے کی زیارت سے اُسے مشرف کروں گا۔ [1]

---

[1]: خداوند تعالیٰ چونکہ مجسّم نہیں ہے لہذا اس مقام پر چہرے سے مُراد انبیاء اور حجج ہیں۔ جن کے چہرے کو اللہ تعالےٰ نے اپنی خوشی اور ناراضی کا معیار قرار دیا ہے۔

خداوندکریم نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ موسیٰؑ کبھی کوئی عمل خالصتاً میرے لئے کیا ہے؟

جناب موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی ربُّ العالمین! جی ہاں - میں نے تیرے لئے نماز پڑھی تیرے لئے روزے رکھے - تیرے لئے تسبیح و تہلیل کی -

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! موسیٰؑ! نماز پُل صراط سے تمہارے گذرنے کا ذریعہ ہے - روزہ تمہیں آگ سے بچانے والی ڈھال ہے - تسبیح و تہلیل تمہارے جنّت کے درجات کا سبب ہے یہ سب کام تو تمہارے اپنے لئے ہیں - بتاؤ کبھی کوئی کام خالصتاً میرے لئے کیا ہے؟

جناب موسیٰ علیہ السلام رونے لگے - اور پوچھا!

ربُّ العالمین! تیرے لئے خالصتاً عمل کون سا ہے؟

تو اللہ نے فرمایا: کیا مظلوم کی مدد کی، کیا ننگے کو لباس پہنایا - کیا پیاسے کو پانی پلایا؟ کیا کسی عالِم کا احترام کیا؟

موسیٰؑ! یاد رکھو! یہ عمل خالصتاً میرے لئے ہیں -

خداوندِ عالَم نے فرمایا! تین اشخاص ایسے ہیں کہ بروزِ قیامت میں اُن سے جھگڑا کروں گا - پہلا وہ شخص جو کسی قوم یا افراد سے مجھے گواہ بنا کر معاہدہ کرے - اور پھر اِس معاہدے سے منحرف ہو جائے -

دوسرا وہ شخص جو مزدور سے پورا کام لے - لیکن اسے پوری اُجرت نہ دے -

خداوندکریم نے جناب عُزیر علیہ السلام کو وحی فرمائی - کہ جب کوئی چھوٹا سا گناہ کرو - تو گناہ کے چھوٹے پن کو نہ دیکھو - بلکہ یہ دیکھو کہ نافرمانی کس کی ہوتی ہے؟

جب تمہیں چھوٹی سی بھلائی نصیب ہو، تو اُس بھلائی کے چھوٹے پن کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو - کہ کس کریم نے یہ بھلائی عطا کی ہے - جب تمہیں کوئی تکلیف آئے - تو میری مخلوق سے اس کا ذکر نہ کرو - جیسے میں بندوں کے گناہوں کا تذکرہ اپنے ملائکہ سے نہیں کرتا -

خداوندکریم نے اپنے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی - جو بندہ مجھ سے محبّت کرتے ہوئے

میری بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ میں اسے اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ اور جو میرا خوف سے کر میری بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ تو میں اسے اپنی آگ سے نجات دوں گا۔ اور جو میری حیا کرتے ہوئے میری بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ تو میں اپنے فرشتوں کو اس کے گناہ فراموش کرا دوں گا۔

قرآن کریم کی آیت مجیدہ ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

ترجمہ:۔ نہیں، تیرے رب کی قسم جب تک وہ اپنے تمام اختلافات کا تجھے حکم نہ بنائیں مومن نہیں ہو سکتے۔ پھر تیرے فیصلے سے دلوں میں تنگی محسوس نہ کریں۔ اور تسلیم کریں۔ جیسے تسلیم کرنے کا حق ہے۔ اس آیت مجیدہ میں حق سبحانہ نے تین مقامات کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

۱۔ توکّل (۲) رضا (۳) تسلیم

## دوسری فصل

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: کہ جنّت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے بھی محسوس کی جائے گی۔ لیکن تین اشخاص کے مشام تک وہ خوشبو نہیں پہنچے گی۔ احسان جتلانے والا کنجوس دوسرا ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا۔ اور تیسرا والدین کا نافرمان۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ تین اشخاص کے لئے آسمان، زمین اور ملائکہ دن رات استغفار کرتے ہیں۔ (۱) علماء (۲) مُتقلّین (۳) اسخیاء

تین افراد ایسے ہیں جن کی دُعا نامنظور نہیں ہوتی۔

(۱) سخی (۲) بیمار (۳) تائب

تین اشخاص کو جہنّم کی آگ مس نہیں کرے گی۔ (۱) شوہر کی فرمانبردار عورت (۲) شوہر کی تنگدستی پر صبر کرنے والی عورت (۳) والدین سے نیکی کرنے والا۔

تین قسم کے لوگ ابلیس کے شر سے محفوظ ہیں۔ (۱) دن رات اللہ کا ذکر کرنے والا۔ (۲) بوقت سحر استغفار کرنے والا (۳) خوفِ خدا میں رونے والے۔

تین افراد کو بروزِ آخرت عذاب نہیں دیا جائے گا۔ (۱) اللہ کی قضا پر راضی رہنے والا (۲) مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے والا (۳) نیکی کی رہبری کرنے والا۔

تین قسم کے اشخاص ایسے ہیں جو قیامت کے دن مُشک (کستوری) کے ٹیلے پر ہوں گے۔ انہیں کسی قسم کی جزع لاحق نہ ہوگی۔ اور نہ ہی ان سے حساب لیا جائے گا۔

(۱) وہ شخص جس نے مرضاتِ الٰہی کے حصُول کے لئے قرآن پڑھا۔

(۲) وہ شخص جس نے نماز کی امامت کی اور مقتدی اس سے راضی ہوں۔

(۳) جس نے مرضاتِ الٰہی کے لئے مسجد میں اذان دی۔

تین لوگ بغیر حساب کے جنّت میں جائیں گے۔

(۱) وہ شخص جس نے اپنی قمیض کو دھویا اور اس کے پاس دوسری قمیض نہ ہو۔

(۲) وہ شخص جس نے باورچی خانے میں دو قسم کے کھانے نہ پکائے۔

(۳) وہ شخص جس کے پاس آج کی روزی ہے اور کل کی پرواہ نہ ہو۔

تین اشخاص بلا حساب دوزخ میں جائیں گے۔

(۱) جس کے سر کے سیاہ بالوں میں سفید بال آچکے ہوں اور وہ زنا کرے۔

(۲) وَالِدَین کا نافرمان (۳) ہمیشہ شراب پینے والا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کو جس بندے کی بھلائی مطلوب ہوتی ہے اسے دنیا سے بے رغبتی دلاتا ہے۔ دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ اور اس کے عیُوب سے اس کو واقف کرا دیتا ہے۔ جس شخص کو یہ تین باتیں حاصل ہو جائیں۔ تو اسے دُنیا اور آخرت کی تمام بھلائی نصیب ہوئی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛

جس نے اپنے دل کو دنیا سے لگایا۔ تو اس نے اپنے دل کو تین چیزوں سے معلّق کیا۔

(۱) نہ ختم ہونے والی پریشانی (۲) نہ حاصل ہونے والی امیدیں

(۳) نہ پوری ہونے والی اُمنگیں۔

تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں ۔ اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں۔

مُہلِکَات یہ ہیں۔ (۱) شدید حرص (۲) خواہشات کی اتّباع (۳) خُود پسندی

مُنجِّیَات یہ ہیں (۱) ظاہر و باطن میں خوف خدا کرنا۔

(۲) امارت اور غُربت میں اِعتِدال کو مدِّنظر رکھنا۔

(۳) غضب اور رضا میں عدل کرنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: تین حُرمتیں یعنی تین صنعتیں بہترین ہیں۔

(۱) فَقر (۲) عِلم (۳) زُہد

حضورِ پاک صلعم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ فقر کیا ہے ۔ آپؐ نے فرمایا خدائی خزانوں میں سے ایک خزانہ ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے دوبارہ پوچھا گیا ۔ کہ حضورؐ فَقر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا خدا کی جانب سے کرامت ہے۔

تیسری مرتبہ پوچھا گیا ۔ یا رسول اللہ! فَقر کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا، فقر وہ چیز ہے جسے اللہ، نبی مُرسل یا اپنے برگزیدہ مومن کے علاوہ کسی کو نہیں دیتا اور فرمایا فقر، قتل سے بھی سخت ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جناب ابراہیمؑ کو وحی فرمائی کہ ابراہیمؑ، میں نے تجھے خلق کیا ۔ اور نارِ نمرود سے تیرا امتحان لیا ۔ اگر میں اس کی بجائے تیرا امتحان فقر سے لیتا ہوں ۔ اور تجھ سے صبر بھی ہٹا لیتا تو تم کیا کرتے؟

مجھے اپنی عزّت وجلال کی قسم ۔ کہ میں نے زمین و آسمان میں فقر سے سخت چیز کوئی نہیں بنائی۔

جناب ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا پالنے والے! جو شخص کسی بھوکے کو روٹی کھلائے اس کی جزا کیا ہے؟ فرمایا اگرچہ اس کے گناہ زمین و آسمان کے آفاق کو بھر دیں ۔ پھر بھی میں اس کو بخش دوں گا۔

اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ۔ اگر میری اُمّت کے فُقراء کے ساتھ میرے رب کی رحمت شامل حال نہ ہوتی تو فقر کُفر بن جاتا۔

اس وقت حضرت ابو ہریرہؓ نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہؐ!

فقیر مومن کی جو اپنے فقر پر صبر کرے جزا کیا ہے ؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ؛

جنت میں سُرخ یاقوت کا ایک محل ہے ۔ اہلِ جنت اس محل کو اس طرح سے دیکھیں گے۔ جس طرح سے اہلِ زمین ستاروں کو دیکھتے ہیں ۔ اس میں نہیں داخل ہوں گے ۔ مگر فقیر نبی یا فقیر مومن یا فقیر شہید۔

ایک مرتبہ فقراء نے جمع ہو کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ! دولتمند لوگ تو جنت لے گئے ۔ اس لئے کہ وہ حج و عمرہ کرتے ہیں ۔ صدقات دیتے ہیں ۔ اور ہم اس چیز کی قدرت نہیں رکھتے ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو صبر کرے ۔ اور اپنا محاسبہ کرے ۔ تو تمہیں وہ تین چیزیں عطا ہوں گی جو اغنیاء کو نہیں ملیں گی ۔

پہلی چیز تو یہ ہے ۔ کہ جنت میں سُرخ یاقوت کا عظیم الشان محل ہے ۔ جسے اہلِ جنت اس طرح سے دیکھیں گے ۔ جیسا کہ تم ستاروں کو دیکھتے ہو ۔ اس میں رہائش پذیر نہیں ہوں گے ۔ مگر فقیر نبی یا فقیر مومن یا فقیر شہید ۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ فقراء دولتمندوں سے پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے ۔

تیسری بات یہ ہے کہ جب دولتمند سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ٥ کہے اور یہی جملہ فقیر بھی کہے تو دولت مند چاہے ۔ اس جملے کو ساتھ دس ہزار درہم بھی صدقہ کرے ۔ تو بھی فقیر کے اجر کو نہیں پا سکے گا ۔

نیکی کے اور عمل بھی اسی طرح سے ہیں ۔ اسوقت فقراء نے کہا ۔ یا رسول اللہ ﷺ! اب ہم خوش ہیں ۔

ایک عابد نے امامؒ سے پوچھا کہ تبایئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے ۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ یعنی فقر میرا فخر ہے ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوسرا فرمان ہے ۔ اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِی الدَّارَیْنِ یعنی فقر دونوں جہانوں کی سیاہی ہے ۔

اور حضور ﷺ کا تیسرا فرمان ہے ۔ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا ٥ بہت قریب ہے ۔ کہ فقر کفر بن جائے ۔ ان تینوں احادیث میں کیا فرق ہے ؟

توامام علیہ السلام نے فرمایا :

جان لو کہ فقر اِحتیاج کو کہتے ہیں ۔ اور اِحتیاج کی تین قسمیں ہیں ۔

(۱) فقط اللہ سے اِحتیاج (۲) فقط مخلوق سے اِحتیاج (۳) ان دونوں سے اِحتیاج

پہلی حدیث کا اشارہ پہلے معنی کی طرف ہے ۔ اور دوسری حدیث کا اشارہ دوسرے معنی کی طرف ہے اور تیسری حدیث کا اشارہ تیسرے معنی کی طرف ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے بتایا ہے ۔

کہ اے محمدؐ! جب میں کسی بندے سے محبّت کرتا ہوں تو اسے تین چیزیں دیتا ہوں اُسے قلبِ حزیں دیتا ہوں ۔ اور بیمار جسم دیتا ہوں ۔ اس کے ہاتھ کو دُنیاوی مال سے خالی کر دیتا ہوں ۔

اور جب میں کسی بندے کو مبغوض دیکھتا ہوں تو بھی تین چیزیں دیتا ہوں ۔

اسے قلبِ مسرورُ دیتا ہوں ۔ صحّت مند بدن دیتا ہوں ، اس کے ہاتھ کو مالِ دنیا سے بھر دیتا ہوں ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ! باپ تین ہیں ۔

تیرا اصلی باپ ۔ تیری بیوی کا باپ ۔ اور تیسرا وہ باپ جس نے تجھے تعلیم دی ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ دُنیا کی زینت تین چیزیں ہیں ۔
مال ۔ اولاد ۔ عورت

اور آخرت کی زینت تین چیزیں ہیں ۔ علم ۔ تقویٰ ۔ صدقہ

بدن کا صدقہ تین چیزیں ہیں ۔ کم کھانا ۔ کم سونا ۔ کم بولنا

دل کی زینت تین چیزیں ہیں ۔ صبر ۔ خاموشی ۔ شُکر

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔

جو شخص دن میں ایک مرتبہ کھانا کھائے ۔ وہ بھوکا نہیں رہے گا ۔ اور جو دو مرتبہ کھانا کھائے وہ عابد نہیں ہوگا ۔ اور جو تین مرتبہ کھانا کھائے ۔ اس کو جانوروں کے ساتھ باندھ دو ۔

جنابِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

جب میں سفر معراج پر گیا۔ جبرائیل امین نے میرے ہاتھ کو پکڑ کر جنّت کی ایک قالین پر بٹھایا
پھر ایک بہی مجھے پکڑائی۔ میں نے اس کا بوسہ لیا۔ تو وہ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوگئی۔
اس کے درمیان میں سے ایک خوبصورت حور برآمد ہوئی۔ میں نے اس سے زیادہ حسین
کوئی حور نہیں دیکھی اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ؛

میں نے پوچھا تو کون ہے ؟

اس نے کہا حضور میں رَاضِیَہ مَرضِیّہ ہوں۔ مجھے رَبِّ جَبّار نے تین عناصر سے خلق
کیا ہے۔ میرے نچلے حصّے کو مشک سے بنایا۔ میرے درمیانی حصّے کو کافور اور اوپر
کے حصّے کو عنبر سے بنایا۔ آبِ حیات سے مجھے خمیر کیا۔ فرمایا ہو جا تو میں بن گئی۔

اللہ نے مجھے آپ کے بھائی اور ابنِ عم علی ابن ابی طالبؑ کے لئے بنایا۔

جنابِ رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلّم سے روایت ہے آپ نے فرمایا۔ خدا نے مجھے
تین چیزیں عطا کی ہیں۔ جن میں علیؑ میرا شریک ہے۔ آپؐ سے پوچھا گیا حضور
وہ کون سی تین چیزیں ہیں۔ جن میں علیؑ آپؐ کا شریک ہے۔

فرمایا — : اللہ نے مجھے لِوَاءِ اَطہر دیا ہے اس کو اُٹھانے والا علیؑ ہے۔ مجھے
کوثر عطا کی اس کا ساقی علیؑ ہے مجھے جنّت وجہنّم کا مالک بنایا۔ اس کے تقسیم کرنے
والا علیؑ ہے۔

سنو — ! وہ تین چیزیں جو علیؑ کو عطا ہوئیں اور مجھے نہیں ملیں وہ یہ ہیں۔
اُسے مجھ جیسا سسر ملا لیکن مجھے مجھ جیسا سسر نصیب نہیں ہوا اسے فاطمہؑ جیسی بیوی ملی۔
مجھے فاطمہؑ جیسی کوئی بیوی نہیں ملی۔ اور اسے حسنینؑ جیسے بیٹے عطا فرمائے مجھے ان جیسے
بیٹے نہیں ملے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا !

عقل کے تین اجزاء ہیں۔ جس میں یہ موجود ہوں وہ عاقل اور جس میں نہ ہوں۔ اس میں
عقل نہیں ہے۔

معرفتِ الٰہی کی خوبی۔ اطاعتِ الٰہی کی خوبی۔ اللہ سے حُسنِ ظن رکھنا۔

تین چیزیں حافظہ کو بڑھاتی ہیں ۔

مسواک ۔ روزہ ۔ قرآن مجید کا پڑھنا ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا؛ جس نے اپنی مونچھوں کو چھوٹا کیا ۔ اللہ!

اس کو تین نور عطا فرمائے گا ۔

چہرے کا نور ۔ قبر کا نور ۔ قیامت کا نور ۔

اور اس سے تین عذاب دُور فرمائے گا ۔

قبر کا عذاب ، مُنکر نکیر کا عذاب ، اور قیامت کی سختی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ ہاتھ تین قسم کے ہیں ۔

مانگنے والا ہاتھ ۔ خرچ کرنے والا اور روکنے والا ۔ بہترین ہاتھ وہ ہے جو خرچ کرنے والا ہو ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ۔ ہاتھ تین ہیں ۔ اللہ کا ہاتھ جو سب سے بلند ہے ۔ اس کے بعد سخی کا ہاتھ ۔ جو اس ہاتھ کے قریب ہے ۔ اور لینے والا ہاتھ ۔ وہ سب ہاتھوں سے پست ہے ۔ جتنا ممکن ہو اتنا ہی سوال کرنے سے پرہیز کرو ۔ رزق کے آگے کچھ پردے ہیں ۔ کوئی چاہے تو حیا قائم رکھتے ہوئے بھی رزق حاصل کرے کوئی چاہے تو حیا کا پردہ گرا کر رزق حاصل کرے ۔

مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ اختیار میں میری جان ہے ۔ تم میں اگر کوئی شخص ایک رسی اور کلہاڑی لے کر اس وادی میں جا کر لکڑی کاٹنے کے بعد اسے فروخت کر کے ایک مُد کھجوریں لے کر ایک تہائی اپنے پاس رکھے اور دو تہائیاں خیرات کر دے ۔ یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا کر مانگتا پھرے ۔ لوگوں کی مرضی ہے چاہے اس کو کچھ دیں ۔ یا محروم کر دیں ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ؛

قرآن کے پڑھنے والے تین طرح کے ہیں ۔ ایک وہ ہیں جس نے قرآن کو ذریعہ تجارت بنا کر حکام و سلاطین سے عطیات جمع کئے دوسرا وہ ہے ۔ جس نے قرآن کے حروف کو یاد رکھا ۔ لیکن اپنی بے عملی کی وجہ سے اس کے حدود کو ضائع کیا ۔

اور تیسرا وہ ہے ۔ جس نے قرآن پڑھا قرآن کی دوا سے اپنے دل کی بیماری کا علاج کیا ۔

اس کی وجہ سے رات کو جاگتا رہا اور دن کو بھوکا رہا مسجد میں قیام کرتا رہا۔ اپنے پہلو سے بستر کو دُور رکھا۔

ایسے لوگوں کے ذریعے اللہ بلاؤں کو دُور کرتا ہے اور انہیں کے ذریعے سے اللہ دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور انہیں کی وجہ سے آسمان سے بارش نازل ہوتی ہے۔ ایسے لوگ حُفّاظِ قُرآن میں کبریتِ احمر سے بھی زیادہ نایاب ہیں [1]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو توبہ کیئے بغیر مرتا ہے۔ جہنم اس کے سامنے تین دفعہ چنگھاڑتی ہے۔ پہلی چنگھاڑ کے وقت اس کے اندر جتنے بھی آنسو ہوں گے۔ آنکھوں سے نکل پڑیں گے۔ دوسری چنگھاڑ پر اس کے اندر جتنا خون ہے۔ وہ اس کے نتھنوں کے ذریعے نکل پڑے گا۔ اور تیسری چنگھاڑ پر تمام پیپ اس کے مُنہ سے نکلے گی۔ اللہ اس پر رحم کرے۔ جو مرنے سے پہلے توبہ کرے۔ اور جس کے حقوق میں کوئی کوتاہی ہوئی ہے۔ ان کو راضی کر کے مرے تو اس کی جنّت کا میں ضامن ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:

تمہارے مال و اہل اور عمل کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کہ ایک شخص کے تین بھائی ہوں۔ جب اس کی موت کا وقت آیا۔ تو اپنے بھائی سے جو اس کا مال ہے کہا۔ کہ میری مشکل دیکھ رہا ہے تو اس مشکل میں میری کیا مدد کر سکتا ہے۔ تو اس بھائی نے جواب دیا میں تیری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ جب تک تو زندہ ہے تو جتنا چاہے مجھے سے لے۔ تیرے بعد میں دوسروں کے ہاتھ میں چلا جاؤں گا۔ اور وہ لوگ مجھے لے جائیں گے جو تجھے پسند نہ ہوں گے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے اصحاب کی طرف متوجّہ ہو کر فرمایا یہ بھائی تو اس کا مال ہے۔

بتاؤ۔ تم ایسے بھائی کو کیا سمجھو گے؟ صحابہ رضؓ نے عرض کی یارسول اللہ! یہ انتہائی بے فیض بھائی ہے۔

---

[1] کبریتِ احمر یعنی سُرخ گندھک اور یہ نایاب ہوتی ہے۔

پھر اُس نے اُس بھائی سے کہا جو اس کا اہل ہے ۔ میں مر رہا ہوں ۔ بتاؤ اس سخت موقعہ پر تم میری کیا مدد کر سکتے ہو ۔ تو اُس بھائی نے کہا میں تو صرف یہی مدد کر سکتا ہوں کہ تیری تیمار داری کروں اور جب تو مر جائے تو تجھے غسل و کفن دے کر اپنے گھر سے باہر نکالوں ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا !

لوگو — ! یہ بھائی اس کے اہل و عیال ہیں ۔ ایسے بھائی کو کیا کہو گے ؟

صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ ؐ — ! یہ بھی بے فیض بھائی ہے ۔

پھر مرنے والے نے تیسرے بھائی سے کہا کہ دیکھو میں مر رہا ہوں ۔ اس وقت تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو ؟ تو اس بھائی نے جواب دیا ۔

میں تیری وحشت میں تیرا مُونس ہوں گا ۔ تیرے غموں کو دُور کروں گا ۔ قبر میں تیری وکالت کروں گا ۔ اپنی پوری کوشش کر کے تمہیں نجات دلاؤں گا ۔

پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے صحابہؓ سے فرمایا ! یہ بھائی عمل ہے ۔ اِس بھائی کو کیسا بھائی سمجھو گے ؟

صحابہؓ نے عرض کی — ! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم ! یہ بہترین بھائی ہے ۔

آپؐ نے فرمایا — ! معاملہ اسی طرح سے ہے ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا ! ظُلم تین قسم کے ہیں ۔

وہ ظُلم جو معاف نہ کیا جائے گا ، وہ ظلم جو نہیں چھوڑا جائے گا ، وہ ظلم جو معاف ہو جائے گا ۔

وہ ظُلم جو معاف نہیں کیا جائے گا ۔ وہ اللہ کا شریک بنانا ہے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ الخ

یعنی اللہ شرک کو معاف نہیں کرتا ۔ اور وہ ظلم جو نہیں چھوڑا جائیگا ۔ وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم کرنا ۔ اس کا عذاب بہت سخت ہے ۔

وہ ظلم جو قابل معافی ہے ۔ وہ ہے بندے کا بعض مواقع پر اپنی جان پر ظلم کرنا ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا ! کہ شیطان سونے والے کے سر کے پچھلے

حقہ میں تین گانٹھیں دیتا ہے۔ اور ہر گانٹھ دیتے وقت کہتا ہے۔ ابھی بڑی لمبی رات پڑی ہے۔ سو جاؤ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کو یاد کرے۔ تو ایک گانٹھ کھل جاتی ہے، وضو کرے تو دوسری گانٹھ کھل جاتی ہے۔ نماز پڑھے تو تیسری گانٹھ کھل جاتی ہے۔ تو انسان صبح کے وقت تازہ دم ہو کر اٹھتا ہے ورنہ سست ہو کر کھڑا ہوتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا؛ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی ماں نے کہا؛ سلیمان بیٹے! رات کو زیادہ نہیں سونا چاہیئے۔ اس لئے کہ رات کو زیادہ سونے والا ہر شخص بروز قیامت فقیر ہو کر مبعوث ہوگا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛

جو شخص اپنے مؤمن بھائی کو اس کی پسندیدہ چیز دے کر خوش کرے۔ اللہ اس کے نامۂ اعمال میں ایک لاکھ نیکی لکھتا ہے۔ اور اس کی ایک لاکھ برائیاں مٹاتا ہے۔ اور اس کے ایک لاکھ درجات بلند کرتا ہے۔ اور اللہ اس کو تین جنتوں یعنی جنّتُ الفردوس، جنّتِ عدن، اور جنّتُ الخُلد کی نعمات سے سرفراز فرمائے گا۔

مؤمن کو یہ زیب نہیں ہے کہ دوسرے سے پوچھے کہ کیا آپ کے لئے کھانا لاؤں۔؟ بلکہ مؤمن کے سامنے کھانا لے آئے اسے طلب ہوگی۔ تو کھالے گا۔ ورنہ معذرت کرے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ سیاہ جوتے کے تین وصف ہیں۔ نظر کو کمزور کرتا ہے۔ قوّتِ باہ کو کم کرتا ہے۔ پریشانی کا موجب بنتا ہے۔ زرد رنگ کے جوتے کے تین فوائد ہیں۔ نظر کو طاقت ملتی ہے۔

قوّتِ باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور پریشانی کو دور کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ انبیاءؑ کا پسندیدہ جوتا ہے۔

جو شخص بازار میں سفید جوتا خریدنے کی نیت سے جائے تو اسے جوتے کے پہننے سے پہلے اسے وہاں سے مال ملے گا۔ جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر غفاریؓ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا

ابوذرؓ! جو شخص بروز قیامت تین چیزیں نہ پیش کر سکے تو وہ خسارہ اٹھائے گا۔
میں نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ تین چیزیں کونسی ہیں۔؟
آپؐ نے فرمایا! تقویٰ جو اسے محرّمات سے بچا سکے۔ حلم جس کی وجہ سے احمق لوگوں کی جہالت کا توڑ کر سکے۔ حُسنِ خُلق جس کے ذریعے لوگوں سے مُدارات سے پیش آسکے۔
ابوذر! اگر سب لوگوں سے زیادہ طاقت ور بننا چاہیئے۔ تو اللہ پر توکّل کرو۔
اگر سب لوگوں سے زیادہ غنی بننا چاہتے ہو۔ تو اپنے ہاتھ میں جو مال ہے اس سے زیادہ خدا کے خزانے پر بھروسہ رکھو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا! کہ
محبّت کی سچائی تین چیزوں کے ذریعے معلوم ہوتی ہے۔
مُحِبّ اپنے محبوب کے کلام کو غیر کے کلام سے اچھا جانتا ہے۔
مُحِبّ اپنے محبُوب کی رضا کو غیر کی رضا پر مقدم سمجھتا ہے۔
مُحِبّ اپنے محبُوب کی ہم نشینی کو غیر کی ہم نشینی پر ترجیح دیتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!
انسان ہر وقت میرا مال میرا مال کی رٹ لگائے رہتا ہے۔ مگر مال میں سے اس کا حصّہ ہی کیا ہے۔ جسے تو نے خیرات کیا۔ اسے باقی رکھا۔ جسے کھایا۔ اُسے فنا کیا جسے پہنا اُسے بوسیدہ کیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا!
روزہ دار کو تین چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔
۱ حجامت [1] - حمّام - حسین عورت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا! تین شخص ایسے ہیں۔ اللہ ان سے کلام نہ کرے گا۔ اور نہ ان کی طرف نگاہ کرم سے دیکھے گا۔ اور ان کے لیئے دردناک عذاب ہے

---

[1]:- حجامت سے مراد فاسد خون کا نکلوانا ہے۔

بوڑھا زانی - جھوٹا امام - متکبّر فقیر

عُتبہ بن عامر کہتے ہیں۔ کہ حضور اکرمؐ ہمیں جن اوقات نماز پڑھنے اور مردوں کی تدفین سے روکتے تھے۔

سورج کے طُلوع کرنے کے وقت یہاں تک کہ وہ بلند ہوجائے۔

گرمیوں کی عین دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔ اور جب سورج غروب ہونے والا ہو۔ یہاں تک کہ ڈوب جائے۔

# تیسری فصل

## عُلمائے عامّہ کی بیان کردہ روایات میں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا!

"تین چیزیں دل کو سخت کر دیتی ہیں۔ بیہودہ باتیں سُننا، شکار کا رسیا ہونا۔ سلاطین کے دروں کی حاضری دینا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ شب معراج میں نے جنّت کے دروازے پر تین سطریں لکھی ہوئی دیکھیں۔ پہلی سطر یہ تھی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنَا سَبَقَتۡ رَحۡمَتِیۡ غَضَبِیۡ ۝

ترجمہ :- میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی۔

دوسری سطر یہ تھی :- بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط اَلصَّدَقَۃُ بِعَشۡرَۃٍ وَالۡقَرۡضُ بِثَمَانِیَۃَ عَشَرَ وَصِلَۃُ الرَّحِمِ بِثَلَاثِیۡنَ ۝

ترجمہ :- ایک صدقہ کے بدلے دس، قرض کے بدلے اٹھارہ۔ صلۂ رحم کے بدلے تیس نیکیاں ہیں۔

تیسری سطر یہ تھی :- مَنۡ عَرَفَ قَدۡرِیۡ وَرُبُوۡبِیَّتِیۡ فَلَا یَتَّهِمۡنِیۡ فِی الرِّزۡقِ ۝

ترجمہ :- جو میری قدر و منزلت اور ربوبیت سے واقف ہے ۔ وہ رزق کے لئے مجھ پر اتہام نہیں لگائے گا ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے حضرت علیؑ کو وصیّت میں فرمایا ! یا علیؑ تو مجھ سے ایسے ہی ہے ۔ جیسے موسیٰؑ سے ہارونؑ ۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے یا علیؑ میں تجھے ایسی وصیّت کرتا ہوں ۔ اگر تو نے اسے یاد رکھا تو با کرامت زندگی پائے گا ۔ اور شہادت کی موت حاصل کرے گا ۔ اور خدا تجھے بروزِ قیامت فقیہ عالِم بنا کر مبعوث فرمائے گا ۔

یا علیؑ ۔ جان لو کہ منافق کی تین علامات ہیں ۔
جب بات کرے تو جھوٹ بولے گا ۔ وعدہ کرے گا ۔ تو وعدہ خلافی کرے گا ۔ امین بنایا جائے ۔ تو اس میں خیانت کرے گا ۔ اور اسے کوئی نصیحت فائدہ نہ دے گی ۔

یا علیؑ — ! ریاکار کی تین نشانیاں ہیں ۔ رکوع و سجود پورا نہیں کرے گا ۔ لوگوں کے سامنے لمبی نماز پڑھے گا ۔ اگر کوئی نہیں تو عبادت نہیں کرے گا ۔ جلوت میں بکثرت ذکرِ خدا کرے گا ۔ اور خلوت میں خدا کو بھلا دے گا ۔

یا علیؑ — ؛ ظالم کی تین نشانیاں ہیں ۔ اپنے سے کمتر پر جبر و قہر کرے گا ۔ رزقِ حرام کے حصول سے خوش ہو گا ۔ اور اسے یہ پرواہ نہیں ہو گی کہ وہ کہاں سے کھا رہا ہے ۔

یا علیؑ — ؛ حاسد کی تین نشانیاں ہیں ۔
موجودگی میں خوشامد کرے گا ۔ پس پشت غیبت کرے گا ۔ اور غلط گواہی دے گا ۔

یا علیؑ — ؛ سست کی تین نشانیاں ہیں ۔
اطاعت الٰہی میں سستی کرے گا ۔ اپنی آہستگی کی وجہ سے اطاعت کو ضائع کرے گا ۔ اور نماز میں اتنی تاخیر کرے گا کہ اس کا وقت ہی ختم ہو جائے گا ۔

یا علیؑ — ؛ تائب کی تین نشانیاں ہیں ۔
محارم سے بچنا ۔ طلبِ علم میں حرص ۔ جس طرح سے دودھ واپس تھنوں میں نہیں جاتا ۔ اسی طرح سے وہ بھی دوبارہ گناہ نہ کرے ۔

یا علیؑ — ! عاقل کی تین نشانیاں ہیں ۔ دنیا کو حقیر سمجھنا ۔ جفاؤں کو برداشت کرنا ۔

شدائد پر صبر کرنا۔

یا علیؑ ـــ؛ حلیم کی تین نشانیاں ہیں۔
قطع رحمی کرنے والے سے صلۂ رحمی کرتا ہے۔ محروم رکھنے والے کو عطا کرتا ہے۔ ظالم کو بھی بددُعا نہیں دیتا۔

یا علیؑ ـــ؛ احمق کی تین نشانیاں ہیں۔ فرائضِ الٰہیہ میں سُستی، اللہ کے بندوں سے مذاق۔ اور ذکر اللہ کے علاوہ بکثرت گفتگو۔

یا علیؑ ـــ؛ نیک شخص کی تین نشانیاں ہیں۔ اللہ اور اپنے درمیان معاملے کی اصلاح علم سے کرتا ہے۔ اور لوگوں کے لئے وہی پسند کرتا ہے جو اپنے لئے پسند ہو۔

یا علیؑ ـــ؛ مُتّقی کی تین نشانیاں ہیں۔ بُرے ہمنشین سے بچتا ہے۔ جھوٹے لوگوں سے بچتا ہے۔ اور غیبت سننے سے بچتا ہے۔

حرام میں مبتلا ہونیکے خوف سے کچھ حلال کا حصہ بھی چھوڑ دیتا ہے۔

یا علیؑ ـــ؛ سنگ دل کی تین نشانیاں ہیں۔ کمزور پر رحم نہیں کرتا۔ تھوڑی چیز پہ قناعت نہیں کرتا۔ اور اسے نصیحت فائدہ نہیں دیتی۔

یا علیؑ ـــ؛ صِدّیق کی تین نشانیاں ہیں۔ صدقہ کا چھپانا، مصیبت کا چھپانا۔ اور عبادت کا چھپانا۔

یا علیؑ ـــ؛ فاسق کی تین نشانیاں ہیں۔ فساد سے محبت کرتا ہے۔ انسانوں کی ضرر رسانی اور اچھّائی سے اجتناب۔

یا علیؑ ـــ؛ گھٹیا انسان کی تین نشانیاں ہیں۔ رحمان کی نافرمانی، ہمسایوں کو تکلیف دینا۔ اور سرکشی سے محبت۔

یا علیؑ ـــ؛ عابد کی تین نشانیاں ہیں۔ ذاتِ الٰہی کی وجہ سے اپنے نفس کو قصور وار ٹھہرانا۔ رضائے الٰہی کے لئے خواہشات کو ناپسند کرنا اور خدا کے حضور لمبی عبادت کرنا۔

یا علیؑ ـــ؛ مُخلِص کی تین نشانیاں ہیں۔ بُغضِ مال۔ بُغضِ دُنیا۔ بُغضِ معصیت۔

یا علیؑ ـــ؛ عالِم کی تین نشانیاں ہیں۔ صِدقِ کلام، اجتنابِ حرام، خَلق سے تواضُع

سے پیش آنا۔

یا علیؑ ـــ؛ سخی کی تین نشانیاں ہیں ۔ قدرت رکھتے ہوئے معاف کر دینا۔ زکواۃ کی ادائیگی
حُبِّ صدقہ۔

یا علیؑ ـــ؛ دوست کی تین نشانیاں ہیں ۔
اپنے مال کو تمہارے مال سے حقیر سمجھے۔ اپنی عظمت و احترام کو تمہاری عزت و عظمت سے کم سمجھے۔
اور اپنی جان کو تمہاری جان، تمہارے راز کو محفوظ رکھتے ہوئے کم سمجھے۔

یا علیؑ ـــ؛ فاجر کی تین نشانیاں ہیں۔ قسمیں کھا کر بدکاری کرتا ہے۔ اور عورتوں کے ذریعے
دھوکا کھاتا ہے۔ اور بُہتان تراشی کرتا ہے۔

یا علیؑ ـــ؛ کافر کی تین نشانیاں ہیں ۔ اللہ کے دین میں شک کرنا، اللہ کے بندوں سے
دشمنی رکھنا۔ اطاعت الٰہی میں غفلت کرنا۔

یا علیؑ ـــ؛ بدکار کی تین نشانیاں ہیں۔ عذابِ الٰہی سے بے خوف ہونا، اللہ کی رحمت
سے مایوس ہونا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی مخالفت کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعُود کہتے ہیں ۔ کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے سُنا
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا؛

جو مرد یا عورت نماز میں سُستی کرے ۔ اللہ اس کو اٹھارہ قسم کی سزائیں دے گا۔ چھ دنیا
میں ؛ تین موت کے وقت ؛ تین قبر میں ؛ تین محشر میں اور تین پُل صراط پر ۔

دنیا میں یہ سزائیں ملیں گی۔ اس کے رزق سے برکت اٹھالی جائے گی ۔
(۲) اس کی زندگی سے برکت ختم کی جائے گی ۔(۳) اس کے چہرے کا نُور ختم کیا جائیگا۔
(۴) اسلام میں اس کا کچھ حصّہ نہ ہوگا ۔ (۵) نیک لوگوں کی دعاؤں میں وہ شریک نہیں ہوگا
(۶) اس کی دُعا منظور نہیں ہوگی ۔

موت کے وقت اسے یہ سزائیں ملیں گی ۔ (۱) ذلیل ہو کر مرے گا ۔
(۲) مرتے وقت اس کی جان پر پہاڑ جتنا بوجھ ہوگا۔ (۳) اور پیاسا مرے گا۔ اس وقت
اگرچہ دنیا کا تمام پانی اسے پلایا جائے تو بھی اس کی پیاس نہیں بُجھے گی ۔

(۹) بھوکا ہو کر مرے گا۔ اس وقت اگرچہ تمام دنیا کا کھانا بھی اسے کھلایا جائے تو بھی وہ سیر نہیں ہوگا۔

قبر میں اُسے یہ سزائیں ملیں گی۔

(۱۰) اسے شدید ـــــ غم کا سامنا کرنا ہوگا۔ اس کی قبر تاریک ہوگی۔

(۱۱) اس کی قبر تنگ کر دی جائے گی۔ جس میں روزِ قیامت تک عذاب میں رہے گا۔

(۱۲) ملائکہ اسے خوشخبری نہیں سنائیں گے۔ اور جو محشر میں سزائیں مقرر ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱۳) قیامت کے دن گدھے کی شکل میں اٹھایا جائے گا۔

(۱۴) نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں پکڑایا جائے گا۔

(۱۵) اس کا حساب لمبا ہوگا۔

اور جو سزائیں پُل صراط پر جھیلنی ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱۶) اللہ اس کی طرف نگاہِ شفقت نہیں فرمائے گا۔ اور نہ ہی اُسے پاک کرے گا۔

(۱۷) اس سے کسی قسم کا فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸) خداوند تعالیٰ پُل صراط پر ایک ہزار سال تک اس کا حساب کرنے کے بعد اسے جہنم بھیج دے گا۔ اس کا ثبوت سُورۃ مُدّثّر کی آیت ہے۔ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝

اہلِ جہنّم سے اہلِ جنّت پوچھیں گے تمہیں کس چیز نے سقر میں ڈالا تو کہیں گے۔ ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے۔ کہ تین اشخاص سے خدا کلام نہیں کرے گا۔ اور نہ ان کی طرف نگاہ شفقت فرمائے گا۔ اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

پہلا شخص جو جھوٹی قسمیں اُٹھا کر اپنا سودا بیچے۔

دوسرا وہ شخص جو جب بھی کسی سے نیکی کرے تو اس پر اپنا احسان جتلائے۔

اور تیسرا وہ شخص جو ازراہِ تکبّر اپنی چادر زمین پر گھسیٹ کر کے چلے۔

تین اشخاص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے پاس گئے۔ اور ان سے حضورؐ کی عبادت کے متعلق پوچھا۔ جب ازواجِ مطہرات نے انہیں حضورؐ کی عبادت کے متعلق بتایا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کو گویا کم سمجھا۔

پھر کہنے لگے ہم حضورِ اکرمؐ کا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں۔ وہ تو ویسے ہی معصوم ہیں۔

ایک صحابی نے کہا۔ میں آج سے تمام رات عبادت کروں گا۔ اور کبھی نہیں سوؤں گا۔

دوسرے صحابی نے کہا، کہ میں آئندہ دن کو ہمیشہ روزہ رکھوں گا۔ کبھی دن کو کھانا نہیں کھاؤں گا۔

اور تیسرے صحابی نے کہا کہ میں بیوی سے الگ رہوں گا۔ کبھی اس سے مقاربت نہیں کروں گا۔

حضور اکرمؐ ان تینوں صحابیوں کے پاس گئے اور فرمایا۔ کیا تم لوگوں نے اس قسم کے الفاظ کہے ہیں۔ بخدا میں تم سے زیادہ خوفِ خدا رکھتا ہوں۔

پھر بھی میں روزہ بھی رکھتا ہوں۔ اور دن کو کھانا بھی کھاتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں شب کو نیند بھی کرتا ہوں۔ میں نے شادیاں بھی کی ہیں۔ میری بیویاں بھی ہیں۔ خبردار جس نے میری سُنّت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛

کہ کوّے سے تین چیزیں سیکھو۔ (۱) چھپ کر مقاربت کرنا۔ (۲) صبح سویرے روزی کی تلاش کرنا۔ (۳) اور اپنی حفاظت کے لئے ہر وقت محتاط رہنا۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا؛ مومن کی تین نشانیاں ہیں۔

روزے کی اُلفت کی وجہ سے کم کھانا۔ ذِکرِ الٰہی کی وجہ سے کم بولنا۔

اور نماز کی وجہ سے کم سونا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛

قبر کا عذاب تین وجوہات کی بناء پر ہوتا ہے۔ غیبت۔ چغلی۔ پیشاب کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مجھے اپنے بعد تین چیزوں کا خوف ہے۔ معرفت کے بعد گمراہی۔ فتنوں میں گرفتاری۔ شکم اور فرج کی خواہشات۔

جو شخص اللہ کے دین میں تقویٰ اختیار نہیں کرے گا۔ اللہ اسے تین میں سے ایک خصلت

میں ضرور مبتلا کرے گا۔ یا تو اسے جوانی میں موت دے گا۔ یا پھر کسی سلطان کی چاکری میں لگا دے گا۔ یا اسے دیہاتی بنا دے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا! تین افراد ایسے ہیں جن کے لئے زمین آسمان اور ان میں رہنے والے مخلوق شب و روز ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اور وہ افراد یہ ہیں۔ عُلماء۔ مُتعلّمین۔ عَاملین۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔

تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مُومن کا دل کبھی خیانت نہیں کرتا۔ اللہ کے لئے اخلاص عمل۔ آئمہ مسلمین کی خیر خواہی، اور مسلمانوں کی جماعت سے وابستگی، کیونکہ اس کے گرد دُعائے خیر کا گھیرا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! انسان کے مرنے کے بعد اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزوں سے منقطع نہیں ہوتا، صدقہ جاریہ، وہ علم جسے وہ سکھا گیا۔ اور اس کے بعد لوگ اس سے نفع حاصل کریں، نیک بیٹا جو اس کے لئے دعا کرے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا!

قیامت کے دن جب کوئی سایہ نہ ہوگا۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ تین اشخاص کو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے پوچھا گیا! حضور وہ کون سے لوگ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جس نے تکلیف زدہ کی تکلیف دور کی، جس نے میری سُنّت مردہ کو زندہ کیا۔ اور جس نے مجھ پر زیادہ درود بھیجا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا! کہ قیامت کے دن سب سے پہلے تین اشخاص کا فیصلہ ہوگا۔

ایک شہید پیش ہوگا۔ اللہ نے اس پر جو نعمات کی تھیں اسے یاد دلائے گا۔ وہ تسلیم کرے گا۔ پھر خداوند فرمائے گا، کہ بتا ان نعمتوں کے بدلے تم نے کیا کیا۔؟ عرض کرے گا۔ ربُّ العالمین، میں نے تیری راہ میں جہاد کیا۔ اور جہاد میں اپنی جان قربان

کردی۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے۔

تو نے اس لئے جنگ کی تھی کہ لوگ کہیں یہ بڑا جنگجو ہے۔ اور تجھے یہ مقصد مل چکا ہے حکم ہوگا۔ کہ اسے جہنّم بھیج دیا جائے۔

دوسرا شخص جو قاری قرآن ہوگا۔ خدا کے حضور پیش کیا جائے گا۔ اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ وہ انہیں تسلیم کرے گا۔ پھر خدا پوچھے گا۔ بتا تو نے ان نعمتوں کا شکر کس طرح سے ادا کیا۔ عرض کرے گا۔

ربُّ العالمین ـــ! میں نے علم پڑھا۔ اور پڑھایا۔ قرآن کا قاری بنا۔ خدا فرمائے گا۔ تو جھوٹ کہتا ہے۔ تو نے قرآن میری رضا کے لئے نہیں پڑھا تھا۔ بلکہ اس لئے پڑھا تھا کہ لوگ تجھے عالِم اور قاری کہیں اور تجھے یہ مقصد مل چکا ہے۔

حکم ہوگا اسے جہنّم بھیجا جائے۔ اس کے بعد ایک دولت مند شخص کو پیش کیا جائیگا خداوند تعالیٰ اسے اپنے نعمات یاد دلائے گا۔ وہ انہیں تسلیم کرے گا۔

پھر خدا پوچھے گا۔ بتاؤ ان نعمات کا شکر تو نے کیسے ادا کیا۔ عرض کرے گا۔ ربُّ العالمین میں نے اپنی دولتمندی کو نیکی کی راہوں میں خرچ کیا۔ تو خدا فرمائے گا۔ تو جھوٹ بولتا ہے۔ تو نے دولت کو میری رضا کے لئے خرچ نہیں کیا تھا تو نے اس لئے دولت کو خرچ کیا کہ لوگ کہیں کہ بڑا سخی ہے۔ اور تیرا یہ مقصد تجھے مل چکا ہے۔ حکم ہوگا۔ اسے جہنم بھیجا جائے۔

جناب صادق علیہ السلام نے جناب رسالتمآبؐ سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا؛ تین افراد میری اُمّت کے افضل افراد ہیں۔

طالبِ علم، وہ اللہ کا حبیب ہے۔ غازی اللہ کا ولی ہے۔ اپنے ہاتھ سے کمائی کر کے کھانے والا اللہ کا دوست ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا؛ قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے انبیاءؑ۔ عُلماء۔ شہدا۔ دیکھو عُلماء کا درجہ نبوت کے بعد اور شہادت سے بلند ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا؛

جس میں تین چیزیں ہوں گی۔ وہ ایمان کی حلاوت پائے گا۔

(۱) جسے اللہ اور رسول سب چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔

(۲) جو کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ کی وجہ سے کرے۔

(۳) جیسے آگ میں ڈالنے کو ناپسند کرتا ہے۔ ایمان کے بعد کفر کو بھی ویسے ہی ناپسند کرے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! بنی اسرائیل میں تین شخص تھے۔ ایک مبروص تھا۔ دوسرا گنجا تھا۔ اور تیسرا اندھا تھا۔

اللہ نے ان کے پاس ایک فرشتے کو بھیجا تو وہ سب سے پہلے مبروص کے پاس گیا۔ اُس سے پوچھا۔ تجھے سب چیزوں سے زیادہ کیا چیز پسند ہے۔ اس نے کہا: خوبصورت رنگ۔ اور خوبصورت جلد۔ میرے برص کے دھبے دور ہو جائیں۔ جن کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔

فرشتے نے اس کی جلد پر ہاتھ پھیرا۔ اس کے دھبے دُور ہو گئے۔ اچھی جلد مل گئی۔ اور خوبصورت رنگ مل گیا۔ اس کے بعد پوچھا۔ تجھے کون سا مال پسند ہے۔ اس نے کہا اُونٹ۔ فرشتے نے ایک اونٹنی اُس کے حوالے کی۔ اور کہا خدا اس میں برکت ڈالے گا۔ اس کے بعد وہی فرشتہ گنجے کے پاس گیا۔ اور اس کی سب سے بڑی خواہش دریافت کی۔

اس نے کہا میری سب سے بڑی خواہش یہی ہے۔ کہ میرے سر پر بال اُگ آئیں۔ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اس کے بعد سر پر فوراً ہی خوبصورت بال اُگ آئے۔ پھر پوچھا؛ تجھے کون سا مال پسند ہے؟ اس نے کہا۔ گائے۔ فرشتے نے ایک گائے اُس کے حوالے کر کے کہا یہ لو خدا اس میں برکت ڈالے گا۔

بعد ازاں وہ فرشتہ اندھے کے پاس گیا۔ اس سے کہا اس کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے۔ اس نے کہا مجھے آنکھیں مل جائیں؛ تاکہ میں جہان کو دیکھنے کے قابل ہو جاؤں۔ فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا۔ وہ چشم زدن میں بینا ہو گیا۔ پھر اس سے پوچھا تمہیں مال کون سا پسند ہے۔ اس نے کہا بکری۔ فرشتے نے ایک بکری اس کے حوالے کر کے کہا۔ یہ بکری لے لو۔ خدا اس میں برکت ڈالے گا۔ اس کے بعد فرشتہ چلا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد مبروص کے اونٹوں سے وادی بھر گئی۔ گنجے کی گایوں سے وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے وادی بھر گئی۔

پھر وہی فرشتہ اونٹ والے کے پاس مبروص بن کر آیا۔ اور کہا کہ میں مسکین انسان ہوں۔

سفر میں میرا اونٹ مر گیا۔ جس خدا نے تجھے خوبصورت جلد اور چہرہ عطا کیا ہے۔ اس کے صدقے میں مجھے ایک اونٹ دے دو تو اس شخص نے کہا کہ میری ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں میں تمہیں اونٹ نہیں دے سکتا۔ تو فرشتے نے کہا کہ یہ بتاؤ کیا تم پہلے بدہیئت مبروص نہ تھے۔؟ لوگ تم سے نفرت نہ کرتے تھے۔

خدا نے تمہیں صحت دی اور مال دیا۔ اس نے کہا غلط ہے۔ یہ مال ترکہ تو میں نے اپنے آباء و اجداد سے حاصل کیا ہے۔ فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھے تیری سابق حالت میں لوٹا دے وہ شخص فوراً مبروص بن گیا۔ اور سارا مال تباہ ہو گیا۔

اس کے بعد وہ فرشتہ دوسرے شخص کے پاس گنجا بن کر گیا۔ اور اس سے بھی وہی باتیں کیں جو پہلے سے کی تھیں۔ اور اس سے بھی وہی باتیں کیں جو پہلے سے کی تھیں۔ اور اس نے بھی پہلے کی طرح رعونت دکھائی۔ فرشتے نے اُسے دوبارہ گنجا بنا دیا۔ اور اس کا مال تلف ہو گیا۔

اس کے بعد تیسرے شخص کے پاس گیا۔ اندھا بن کر گیا۔ اور کہا کہ میں مسکین اور مسافر آدمی ہوں جس خدا نے تجھے آنکھیں عطا کیں اس کے صدقہ میں مجھے ایک بکری دے دو۔ تاکہ میں اس سے اپنا گذر سفر کر سکوں۔

تو اس نے کہا آپ نے بالکل سچ کہا۔ میں واقعی اندھا تھا۔ اللہ نے مجھے بینائی عطا کی۔ اللہ نے مجھے مال عطا کیا۔ اس ریوڑ سے جتنا دل چاہے۔ بکریاں لے جاؤ۔

تو اس وقت فرشتے نے کہا کہ تجھے مبارک ہو۔ اپنا مال اپنے پاس رکھو۔

اللہ نے مجھے تمہارے امتحان کے لئے بھیجا تھا۔ اللہ تم سے راضی ہے اور ان دو سے ناراض ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :۔ فساد برپا کرنے والا، کنجوس، احسان جتلانے والا۔ جنت میں نہیں جائیں گے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علم تو بس تین چیزیں ہیں۔

آیتِ محکمہ۔ یا سنتِ قائمہ یا فریضۂ عادلہ۔ اس کے ماسوا زائد ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تین مقامات پر بول براز کرو گے۔ تو لوگ تم پر لعنت کریں گے۔ لہٰذا ان تینوں لعنتوں سے بچو۔

پانی کی جگہ پر پاخانہ نہ کرو۔ راستے کے درمیان پاخانہ مت کرو۔ اور سایہ دار درخت کے نیچے پاخانہ پر مت بیٹھو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! نمازِ شب پڑھو اس لئے کہ یہ نمازِ اُمَمِ سابقہ میں صالحین کا طریقہ ہے، رب کا تقرب اور گناہوں کے مٹانے کا ذریعہ ہے۔ اور گناہوں سے روکنے والی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ اللہ تین مواقع پر بہت خوش ہوتا ہے۔

۱۔ جب بندہ نمازِ شب کے لئے کھڑا ہوتا ہے ۲۔ جب لوگ نماز کی صفیں بناتے ہیں۔

۳۔ جب دشمن کے سامنے صف آرا ہوتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا! جھوٹ تین مواقع پر حلال ہے۔

(۱) بیوی کو خوش رکھنے کے لئے مرد کا جھوٹ بولنا۔ (۲) جنگ میں دشمن کو دھوکہ دینے کے لئے جھوٹ بولنا۔ (۳) صلح کرانے کی غرض سے جھوٹ بولنا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا! قیامت کے دن اللہ بندے سے کہے گا فرزندِ آدم! میں بیمار ہوا مگر تو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کہے گا۔ ربُّ العالمین! تو کیسے بیمار ہو سکتا ہے۔ اور میں کس طرح سے تیری عیادت کر سکتا تھا۔

تو اللہ فرمائے گا۔ کیا تجھے پتہ نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا۔ مگر تو نے اس کی عیادت نہ کی تھی۔ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس موجود پاتا۔

فرزندِ آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا۔ مگر تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ تو بندہ کہے گا۔ اللہ ـــ! تو تو ربّ العالمین ہے میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا۔

اللہ فرمائے گا۔ یاد کر فلاں موقع پر میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا۔ مگر تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ اگر اس وقت تو اسے کھانا کھلاتا تو مجھے اس وقت وہاں موجود پاتا

پھر فرمائے گا۔ میں نے تجھ سے پانی مانگا۔ مگر تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔

بندہ عرض کرے گا۔ رب العالمین! میں تجھ کو کیسے پانی پلا سکتا تھا۔

تو اللہ فرمائے گا۔ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا۔ مگر تو نے پانی نہ پلایا

تھا۔ اگر اس وقت تو اُسے پانی پلا تا تو وہ احسان میرے اُوپر ہوتا۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا: تین کام افضل ترین کام ہیں۔
دولت و عزّت کے ہوتے ہوئے تواضع اختیار کرنا۔ قدرت رکھتے ہوئے معاف کر دینا۔
احسان جتلائے بغیر عطیہ دینا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے ابُوذرؓ سے فرمایا۔ اپنے دل کو فکر کے ذریعے
سے تنبیہ کرو۔ نیند سے اپنے پہلو کو علیحدہ رکھو۔ اور اپنے رب سے ڈرو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا: تین چیزیں حافظہ کو بڑھاتی ہیں۔ اور بلغم
کو ختم کرتی ہیں۔ قرأتِ قرآن۔ شہد۔ کندر۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا! کہ تین اشخاص کو بروزِ قیامت عرش کے
سائے میں جگہ ملے گی۔ (۱) گھر میں وضو کرنے والا۔ اندھیرے میں مسجد میں جانے والا۔
بھُوکے کو کھانا کھلانے والا۔

# چوتھی فصل

## وہ روایات جنہیں علمائے خاصّہ و عامّہ نے نقل کیا ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا!
عبادت کرنے والوں کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) وہ عبادت گذار جنہوں نے جہنّم کے خوف کی وجہ سے عبادت کی یہ غلاموں کی عبادت ہے۔

(۲) وہ لوگ جنہوں نے ثواب اور جنّت کی طمع میں عبادت کی یہ مزدوروں کی عبادت ہے۔

(۳) وہ لوگ جنہوں نے صرف اللہ کو عبادت کے لائق سمجھتے ہوئے عبادت کی یہ آزاد لوگوں کی عبادت ہے اور یہ افضل ترین عبادت ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا۔
جو معصیت کی ذلت کو چھوڑ کر اطاعت کی عزّت میں آیا۔ اللہ بغیر مال کے اسے غنی
کرے گا۔ بغیر کسی لشکر کے اس کی نصرت کرے گا۔ اور بغیر قبیلے کے اللہ اس کو عزت دے گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کے ایک گروہ سے ملاقات کی اور فرمایا۔

تم نے کس حال میں صبح کی۔ انہوں نے عرض کی ہم نے مومن بن کر صبح کی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ تمہارے ایمان کی علامت کیا ہے؟

تو انہوں نے کہا ہم آزمائش پر صبر کرتے ہیں اور فراخی میں شکر کرتے ہیں۔ اور قضائے الٰہی پر راضی رہتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ بلاشبہ رب کعبہ کی قسم تم صحیح مُومن ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا؛

محبّت معرفت کی بنیاد ہے۔ اور عِفّتِ نفس یقین کی بنیاد ہے۔ اور یقین کی انتہا تقدیرِ الٰہی پہ راضی رہنا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا؛

معاملات تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ ہے جس کی درستگی واضح ہے اس کی اتّباع کر۔ دوسرا امر وہ ہے جس کی گمراہی واضح ہے۔ اس سے پرہیز کر اور تیسرا امر وہ ہے جس میں اختلاف ہے۔ اُسے اللہ کے حوالے کر۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا؛ اللہ تمہارے لئے تین چیزوں کو پسند کرتا ہے اور تین چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ جن اشیاء کو پسند کرتا ہے وہ یہ ہیں۔

اوّلاً اس کی عبادت کرو اور شرک نہ کرو۔ ثانیاً۔ اس کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور فرقے نہ بنو۔ ثالثاً۔ اللہ جسے تمہارے اُمور کا والی بنائے۔ اس کی خیر خواہی کرو۔

اور تین ناپسندیدہ باتیں یہ ہیں۔ اللہ تمہارے لئے قیل و قال کو ناپسند کرتا ہے کثرت سوال کو ناپسند کرتا ہے۔ اور مال کے ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا؛ ایمان کا ثمر تین چیزیں ہیں۔

اللہ کے لئے محبّت کرنا۔ اللہ کے لئے کسی سے بغض رکھنا، اللہ سے حیا کرنا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا؛

کرم، تقویٰ اور شرف، تواضع، انقیاد، یقین کا نام ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جبرائیل سے پوچھا کیا ملائکہ کسی چیز پر ہنستے اور روتے بھی ہیں۔؟

جناب جبرائیل نے عرض کی جی ہاں۔! "تین مواقع پر از راہِ تعجّب ہنستے ہیں۔ اور تین مواقع پر از راہ شفقت روتے ہیں۔

جب کوئی شخص سارا دن لغویات میں گزار کر نمازِ عشاء پڑھنے کے بعد پھر لغویات شروع کرتا ہے تو فرشتے از راہِ تعجّب ہنس کر کہتے ہیں۔ غافل! سارے دن کی لغویات سے ابھی تو سیر نہیں ہوا کہ اس وقت بھی دوبارہ لغویات شروع کر دیں۔

دوسرے جب کسان پہلی زمین کے بعد دوسری زمین بنانے کے لئے پتھر ہٹاتا ہے باڑھ لگاتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ میری آمدنی میں اضافہ ہو جائے تو اس وقت فرشتے از راہِ تعجّب ہنس کر کہتے ہیں۔ جب پہلی زمین نے تیرا پیٹ نہیں بھرا۔ تو کیا یہ زمین تیرا پیٹ بھر سکے گی۔؟

اور تیسرا اس وقت جب بے پردہ عورت مر جائے اور اس کے وارث اُسے کفن دینے کے بعد اس کو قبر میں داخل کرتے ہیں۔ اور اچھی طرح سے قبر کی اینٹیں بند کرتے ہیں: تاکہ اس کا جسم ہر نگاہ سے چھُپ جائے۔ تو اس وقت ملائکہ ہنس کر کہتے ہیں۔ جب تک کوئی اس کی طرف نظر اٹھا سکتا تھا۔ اس وقت تک اس نے اپنے آپ کو لوگوں کی نگاہوں سے نہیں چھپایا۔ اور اب جب کوئی اس کو دیکھنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ تم اسے چھُپا رہے ہو۔

اور وہ تین مواقع جن پر ملائکہ رو دیتے ہیں، یہ ہیں۔

پہلا موقع :۔ جب کوئی انسان حصولِ علم کے لئے سفر میں جائے اور اسے سفر میں موت آجائے۔

دوسرا اس وقت جب بوڑھے میاں بیوی بیٹے کی دُعا کرتے ہیں۔ اور انہیں بیٹا مل جائے تو خوش ہو کر کہتے ہیں۔ یہ بڑھاپے میں ہماری خدمت کرے گا۔ اور ہمارے جنازوں کو کندھا دے گا۔ پھر ان کی زندگی میں اس بچّے کی موت آجائے۔

اس وقت ان دونوں کے رونے سے پہلے ملائکہ روتے ہیں۔

تیسرا اس وقت جب یتیم بچہ نیند سے اُٹھتے ہوئے اپنی ماں کو بلاتے کے لئے روتا ہے۔ کیونکہ اس وقت اسے اپنی ماں کی موت کا خیال نہیں ہوتا۔ اس کے رونے کی آواز سن کر دایہ جھڑک دے کر کہتی ہے کہ کیوں رو رہا ہے۔ جب بچہ دایہ کی جھڑکی سنتا ہے تو اسے اپنی ماں کی موت یاد آجاتی ہے تو مایوس ہو کر چپ ہو جاتا ہے۔

اس وقت فرشتے ازراہِ ترحم رو دیتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: جو شخص فریضۂ صبح کے بعد ایک سو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ کہے تو اللہ تعالیٰ اسے تین نعمتیں عطا فرمائے گا۔ دنیا اور آخرت کی سختی کو اس کے لئے سب آسان بنائے گا۔ شرِ شیطان اور شرِ سلطان سے اُسے پناہ دے گا۔ کسی گناہ کی وجہ سے اس کا ایمان زائل نہیں ہوگا۔

اور جو شخص نمازِ ظہر کے بعد ایک سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ کہے گا۔ اللہ اُسے تین چیزیں عطا فرمائے گا۔ وہ مقروض نہیں ہوگا۔ اس کا جتنا قرض ہوگا۔ اللہ خزانۂ غیب سے ادا فرمائے گا۔ اس کے ایمان کو زوال سے محفوظ رکھے گا۔ قیامت کے دن اس سے اللہ اپنی نعمتوں کا حساب نہیں لے گا۔

اور جو شخص نمازِ عصر کے بعد ایک سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے اللہ اسے تین انعام دے گا۔ اُس کے گناہ معاف فرمائے گا۔ اس کا رزق کشادہ کرے گا۔ اس کی دعا منظور فرمائے گا۔

اور جو نمازِ مغرب کے بعد ایک سو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے گا۔ اللہ اسے تین چیزیں عنایت فرمائے گا۔

(۱) گناہ کی وجہ سے اس کا ایمان زائل نہ ہوگا۔ (۲) اللہ اس سے خوش ہوگا۔

(۳) عذابِ قبر سے اسے نجات دے گا۔

اور جو شخص نمازِ عشاء کے بعد ایک سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہے، اللہ اسے تین چیزیں عطا کرے گا۔ (۱) اس کے نامۂ اعمال میں دس ہزار نیکی لکھے

گا۔ دس ہزار برائیاں مٹائے گا۔ اور جنت میں اس کے لئے لُولُو اور زبرجد کے پانچ لاکھ محلات بنائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا!

تین عورتوں سے اللہ قبر کے عذاب کو دور رکھے گا۔ اور قیامت کے دن انہیں میری بیٹی فاطمہ زہرا علیہما السلام کے ساتھ محشور فرمائے گا۔ وہ عورتیں یہ ہیں۔

(۱) وہ عورت جو شوہر کی تنگدستی پر صبر کرے گی۔

(۲) وہ عورت جو شوہر کی بدخلقی پر صبر کرے اور وہ عورت جو اپنا حق مہر معاف کر دے۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تین شخص عرشِ الٰہی کے سایہ میں ہوں گے۔

(۱) صلۂ رحمی کرنے والا (۲) وہ عورت جو شوہر کے بعد اس کے یتیموں کی پرورش کرے۔ اور شادی نہ کرے۔ اور وہ شخص جو مساکین اور قیدیوں کو کھانا کھلائے۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا!

احمق کی تین نشانیاں ہیں۔ اللہ کی نافرمانی۔ ہمسائے کو تکلیف دینا۔ اور وعدہ پہ قائم نہ رہنا۔

زاہد کی تین نشانیاں ہیں۔ بُرے ساتھی سے الگ رہنا۔ جھوٹ نہ بولنا۔ حرام کاموں سے پرہیز کرنا۔

بدبخت کی تین نشانیاں ہیں۔ حرام کا لقمہ کھانا۔ عُلماء کی صحبت سے کنارہ کرنا۔ کمزوروں پر رحم نہ کرنا۔

عاقل کی تین نشانیاں ہیں۔ غلط کام ترک کرنا۔ لوگوں کی سختیاں برداشت کرنا۔ مصائب میں صبر کرنا۔

خوش نصیب کی تین نشانیاں ہیں۔ اپنے گھر میں رزقِ حلال کا میسر ہونا، عُلماء کی ہمنشینی، امام کے ساتھ پنجگانہ نماز جماعت

بدنصیب کی تین نشانیاں ہیں۔ رزقِ حرام، علماء سے دُوری۔ اکیلے نماز پڑھنا۔

دل تین طرح کے ہیں۔

وہ دل جو دُنیا میں مشغول ہے، وہ دل جو عُقبیٰ میں مشغول ہے وہ دل جو اپنے مولا میں مشغول ہے۔

.جو دل دُنیا میں مشغول ہُوا اُس کے لئے شدّت و بلا ہے۔

.جو دل عقبیٰ میں مشغول ہُوا اس کے لئے بلند درجات ہیں۔

.جو دل مولا میں مشغول ہُوا اُس کے لئے دُنیا بھی ہے عُقبیٰ بھی ہے مَولا بھی ہے۔

# پانچویں فصل

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو فرمایا؛

میرے حبیب! مجھے تین چیزوں سے محبّت ہے وہ یہ ہیں۔

قَلْبِ شاکِر، لِسانِ ذاکِر، اور وہ بدن جو آزمائش پر صبر کرے۔

اور روایت میں ہے کہ ربُّ العزّت اپنے بندے میں یہ تین خصلتیں پسند کرتا ہے۔

مقدُور بھر خرچ کرنا، پشیمانی کے وقت رونا اور خافہ کے وقت صبر کرنا۔

جناب جبرائیل نے کہا، مجھے دنیا کی تین چیزوں سے محبّت ہے۔ گمراہ کو راستہ دکھانا، مظلوم کی مدد کرنا۔ مَساکین سے محبّت کرنا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا تمہاری دنیا میں سے میرے لئے تین چیزیں پسند کی گئی ہیں خوشبو۔ عورتیں۔ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی۔

حضرت علی علیہ السّلام نے فرمایا! مجھے تین چیزوں سے محبّت ہے۔

گرمی کا روزہ۔ تلوار کی جنگ اور مہمان کی عزّت

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! مجھے دُنیا میں یہ تین کام پسند ہیں۔

مَساجد کی طرف جانا۔ عُلماء کے پاس بیٹھنا، نمازِ جنازہ۔

دین وہی لو جو صحیح ہو۔ دُنیا اتنی پاؤ جس سے کفایت ہو جائے ظلم و جفا کو چھوڑ دو اس لئے کہ عُمر کم ہے۔ اور جانچنے والا باخبر ہے۔

اللہ تین چیزوں کو پسند کرتا ہے۔ کم کھانا۔ کم سونا۔ کم بولنا۔

اللہ تعالیٰ کو تین چیزیں ناپسند ہیں۔ زیادہ کھانا۔ زیادہ سونا۔ زیادہ بولنا

★ تین باتیں انبیاءؑ کی سُنّت ہیں۔ صفائی۔ نِکاح۔ تقویٰ
★ تین چیزیں حماقت کی نشانیاں ہیں۔ زیادہ کھیل۔ فضُول باتیں۔ بَداخلاقی
★ تین افراد پر قیامت کے دن خوف نہیں ہوگا۔
ایمان میں مُخلص، اِحسان کا بدلہ چکانے والا۔ عادِل بادشاہ۔
★ تین اشخاص کی غیبت جائز ہے۔ ظالِم حاکِم۔ اِعلانیہ فاسق۔ شراب کا رسیا۔
★ تین اشخاص سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا۔ نگاہِ شفقت نہیں فرمائے گا۔ اُن کے لیئے دردناک عذاب ہے۔
اپنے عِلم کے بدلے متاعِ دُنیا کو طلب کرنے والا، شُبہات کے ذریعے حرام کو حلال سمجھنے والا۔ اپنے ہمسائے کی بیوی سے زِنا کرنے والا۔
★ تین اشخاص سب سے پہلے جنّت میں جائیں گے۔ شہیدِ فِی سَبِیلِ اللہ۔ وہ غلام جو کسی کی غلامی میں رہتے ہوئے اللہ کی اطاعت سے غافل نہ ہُوا۔ باعِفّت عیال دار غریب۔ تین لوگوں کو اللہ ناپسند کرتا ہے۔
نیکی کر کے جتلانے والا۔ رزق ہوتے ہوئے کنجوسی کرنے والا۔ فضُول خرچ غریب۔
★ تین لوگ سب سے پہلے دوزخ میں جائیں گے۔
وہ شخص جو ظُلم و جَور کے ذریعے امارت حاصل کرے، زکواۃ نہ دینے والا صاحب نِصاب، بدکار غریب۔
تین چیزوں میں سے کسی کو رعائت نہیں ہے۔ وعدہ وفائی چاہے مُسلمان سے ہو۔ یا کافِر سے ہو۔ وَالدین سے نیکی والدین چاہے مُسلم ہوں یا کافِر۔
امانت کی ادائیگی خواہ مؤمن کی ہو یا کافِر کی ہو۔
جس میں تین باتیں ہیں اس کا ایمان مکمل ہے۔ اللہ کے لیئے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کرنا، کوئی بھی عمل ریاکاری کے جذبہ کے تحت نہ کرنا۔ جب دو معاملات اس کے سامنے پیش کیئے جائیں۔ ایک کا تعلّق دنیا سے ہو اور دوسرے کا تعلّق آخرت سے ہو۔ تو آخرت کے معاملے کو دُنیا کے معاملے پر ترجیح دینا۔

★ تین کام افضل اعمال ہیں۔ جہاد بالنفس، خواہشات پر غالب آنا۔ دنیا سے روگردانی۔

★ تین کاموں میں کبھی دیر نہ کرو۔ وقت ہو جائے تو نماز میں دیر نہ کرو۔ جنازہ آجائے تو تدفین میں دیر نہ کرو۔ لڑکی جوان ہو تو شادی میں دیر نہ کرو۔

★ تین چیزوں کے حق کو منافق ہی حقیر سمجھتا ہے۔ مسلمان بوڑھا، عادل حاکم، نیکی کا معلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، تین صفتیں ایسی ہیں جس میں ایک صفت بھی پائی جائے۔ اللہ حورعین سے اس کا نکاح فرمائے گا۔ وہ شخص جس نے خفیہ امانت کو اللہ کے خوف کی وجہ سے ادا کیا۔ وہ شخص جو اپنے قاتل کو معاف کر دے۔ وہ شخص جو ہر نماز کے بعد سورت اخلاص کو دس مرتبہ پڑھے۔

★ تین اشخاص کی غیبت حرام نہیں ہے جو کھل کر فسق و فجور کرے۔ جو فیصلہ میں ظلم کرے، جس کا قول اس کے فعل کا مخالف ہو۔

صرف ایسے عالم کے پاس بیٹھو۔ جو تمہیں تین چیزیں چھوڑ کر تین چیزیں اپنانے کی رہنمائی کرے۔ تکبر کی بجائے تواضع، منافقت کی بجائے خیر خواہی۔ جہل کی بجائے علم۔

★ نفس کی ہلاکت تین چیزوں میں ہے۔ تکبر۔ حرص۔ حسد۔

- تکبر میں دین کی تباہی ہے۔ اور اسی کی وجہ سے ابلیس ملعون بنا۔
- حرص نفس کا دشمن ہے۔ اور اسی کی وجہ سے جناب آدمؑ کو جنت سے نکالا گیا۔
- حسد، برائیوں کا رہبر ہے اور اسی کی وجہ سے ہابیل کو قابیل نے قتل کیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے تھے۔

ہم اللہ سے ھفات، حفات، اور نفات کے شر سے پناہ چاہتے ہیں۔

- ھفات وہ شخص ہے جو زبانی کلامی محبت کا اظہار کرے اور دل سے دشمنی کرے۔
- حفات وہ ہے جو زیادہ گفتگو کرے لیکن اس کی گفتگو میں کوئی فائدہ کی بات نہ ہو۔
- نفات وہ ہے جس کے قول و فعل میں تضاد ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، جس دعا کی ابتداء بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ہو وہ دعا کبھی نامنظور نہیں ہوتی۔ میری امت قیامت کے دن بسم اللہ الرحمن الرحیم

کھتی ہوئی آئے گی ۔ میزان میں ان کی نیکیاں وزنی ہوں گی ۔ تو باقی اُمتیں اپنے انبیاء سے پوچھیں گی ۔ کہ اس امت کے میزان کو کس چیز نے بھاری کر دیا ہے ۔ تو انبیاء فرمائیں گے ۔ ان کے کلام کی ابتدا میں اللہ کے تین نام ہیں ۔ اور یہ نام اتنے وزنی ہیں ۔ کہ اگر میزان کے ایک جانب دنیا کی تمام برائیاں رکھی جائیں اور دوسرے جانب یہ نام ہوں تو بھی ان ناموں کا پلڑا وزنی رہے گا ۔

سیّدالانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے کعبہ کی طرف نگاہ کی تو فرمایا اے عظیم المرتبت گھر خوش آمدید ، تیری حُرمت کتنی زیادہ ہے لیکن مُومن کی حُرمت تیری حُرمت سے زیادہ ہے ۔ اللہ نے تجھے ایک ہی حُرمت عطا فرمائی ۔ لیکن مومن کو تین حُرمتیں عنایت فرمائیں ۔ مؤمن کا خون حرام قرار دیا ، مُومن کا مال حرام قرار دیا ۔ اُس کے متعلق بدگمانی کو حرام قرار دیا ۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ؛ حقوق کے لحاظ سے ہمسایوں کی تین قسمیں ہیں ۔ وہ ہمسایہ جس کا ایک حق ہے ۔ وہ ہمسایہ جس کے دو حق ہیں ۔ وہ ہمسایہ جس کے تین حق ہیں ۔ مشرک ہمسائے کا ایک حق ہے ۔ مُسلم ہمسائے کے دو حق ہیں ۔ رشتہ دار مُسلمان ہمسائے کے تین حقوق ہیں ۔

جس میں تین باتیں ہوں ۔ اللہ اس کو پناہ دے گا ۔ اس پر اپنی رحمت کا سایہ کرے گا ۔ اس سے محبّت فرمائے گا ۔ پوچھا گیا یارسول اللہ ! وہ کونسی صفات ہیں ؟

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ۔ جب اُسے کچھ ملا تو اُس نے شکر کیا ۔ جب قدرت ملی تو معاف کر دیا ۔ جب غصّہ آیا تو خاموش ہو گیا ۔

تیرے دوست تین ہیں ۔ تیرا دوست ، تیرے دوست کا دوست ، تیرے دشمن کا دشمن ۔ تیرے دشمن تین ہیں ۔ تیرا دشمن ، تیرے دوست کا دشمن ، تیرے دشمن کا دوست ۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ؛
صِدّیق تین ہیں ۔ حبیبُ النّجّار مومنِ آلِ یٰسین ، حزقیل مُومنِ آلِ فرعون اور علی ابن ابی طالب ع اور وہ ان سے افضل ہے ۔

اللہ نے ہر نبی کی ذُرّیت اس کے صُلب سے جاری کی ۔ لیکن میری ذُرّیت کو صُلبِ علی

سے جاری فرمایا۔

میری اُمّت کی تین اصناف ہیں۔ ایک صِنف ملائکہ کے مُشابہ ہے دوسری قسم انبیاءٔ کے مُشابہ ہے۔ اور تیسری صِنف جانوروں کے مُشابہ ہے۔

۱: وہ صِنف جو ملائکہ کے مُشابہ ہے ان کی فکر تسبیح و تہلیل ہے۔

۲: وہ صِنف جو انبیاء کے مُشابہ ہے ان کی فکر نماز، روزہ، صدقہ ہے۔

۳: وہ صِنف جو جانوروں کے مُشابہ ہے ان کی فکر کھانا، پینا، سونا ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا، کہ اللہ نے فرمایا ہے میں جس بندے کو بیماری دوں اور وہ عیادت گذاروں کے پاس شکوہ نہ کرے تو اس کو تین چیزیں دوں گا۔ اس کے گوشت سے بہتر گوشت دوں گا، جلد سے بہتر جلد دوں گا، خون سے بہتر خون دوں گا۔ اگر اسے موت دوں گا۔ تو میری رحمت کا حق دار ہوگا۔ اگر صحتؔ دوں گا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دوں گا۔

تین اعمال باقی اعمال کے سردار ہیں۔ اپنی جان کے خلاف بھی لوگوں کو انصاف مہیّا کرنا اور جس کو خدا کی رضا کے لئے بھائی بنایا ہے اس کی غمگساری۔ اور ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا:

اپنے تین دنوں کو یاد کرو۔ تو مصائب کا جھیلنا آسان ہو جائے گا۔ موت کا دن، قبر سے نکلنے کا دن، خدا کے حضور پیش ہونے کا دن۔

# چھٹی فصل

## علمائے خاصہ نے جو احادیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے نقل کی ہیں

جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے روایت کی ہے۔ کہ حضورؐ نے فرمایا۔ میں نے اللہ سے تین سوال کیئے۔ دو چیزیں تو مجھے ملیں اور ایک چیز نہیں ملی۔ میں نے سوال کیا۔ کہ اللہ میری امّت کو بھوک سے ہلاک نہ کرنا۔ اللہ نے میری یہ دُعا

منظور فرمائی۔ میں نے سوال کیا۔ کہ اللہ میری اُمّت پر مشرکین کو غلبہ نہ دینا۔ اللہ نے میری یہ دُعا منظور فرمائی۔ میں نے سوال کیا۔ کہ اللہ میری اُمّت باہمی جھگڑوں سے محفوظ رہے۔ اللہ نے مجھے اس سے محروم رکھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا تین باتیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ عہد کو توڑنا۔ سُنّت کو چھوڑنا۔ جماعت سے علیحدہ ہونا۔

★ تین چیزیں نجات دیتی ہیں۔

اپنی زبان کو روکو، اپنی خطاؤں پر گریہ کرو۔ اپنے گھر میں بیٹھو۔

★ تین چیزوں کی غلطیوں پر صبر و تحمّل کرو۔ (۱) کمینہ (۲) بیوی (۳) نوکر

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے تین اشخاص پر لعنت کی ہے۔ اکیلا کھانے والا۔ جنگل میں علیحدہ سفر کرنے والا۔ گھر میں اکیلا سونے والا۔ آپؐ نے فرمایا! جنّت میں ایک عظیم درجہ ہے جسے کوئی حاصل نہیں کرے گا۔ سوائے تین اشخاص کے۔ عادل حکمران۔ صلۂ رحمی کرنے والا۔ صابر عیال دار

رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا یا علیؑ بزدل سے مشورہ نہ کرنا۔ اس لئے کہ وہ نجات کے مقام کو تنگ کردے گا۔ بخیل سے مشورہ نہ کرنا۔ اس لئے کہ وہ شدّتِ حرص کو مزیّن کرکے تمہارے سامنے پیش کرے گا۔

بخیل سے مشورہ نہ کرنا۔ اس لئے کہ وہ تمہیں اپنی غرض و غایت سے علیحدہ کردے گا۔ یا علیؑ! بزدلی۔ بُخل اور حرص اگرچہ مختلف عادات ہیں۔ لیکن درحقیقت یہ سب اللہ پر سُوءِ ظنّ سے نشو و نما پاتے ہیں۔ اور اسی کے ہی مختلف مظاہر ہیں۔

رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا۔ جس نیکی کا سب سے جلدی ثواب ملتا ہے۔ وہ ہے کسی کے ساتھ اچھائی کرنا۔ اور جس بُرائی کا سب سے جلد عذاب ملتا ہے وہ ہے ظُلم۔ انسان کے لئے یہی عیب کافی ہے۔ کہ وہ لوگوں کے اُن عیوب پر نظر رکھے جو خود اس میں ہوں۔ اور اپنے لئے چشم پوشی رکھے۔

جس بُرائی کو خود نہیں چھوڑ سکتا۔ اس کی وجہ سے دوسروں کی عیب جوئی کرے۔

اپنے ہم نشین کو بے فائدہ زحمت دے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا!

جو میرے اہلبیتؑ سے محبت نہیں رکھتا وہ تین میں سے ایک ہے۔

یا مُنافق ہے یا وَلَدُ الحَرام ہے یا حالت حیض میں اس کے نُطفہ نے قرار پکڑا ہے۔

★ تین اشخاص کے علاوہ رات کی بیداری درست نہیں ہے۔

تہجّد خواں کے لئے۔ طالب علم کے لئے۔ دُلہن کے لئے جسے شوہر کے گھر بھیجا جارہا ہو۔

★ تین اشخاص کی دُعا کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔

مظلوم کی بددُعا۔ مسافر کی دُعا۔ والد کی اولاد کو بددُعا

★ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا! دنیا کی زینت تین اشیاء ہیں۔

مال، اولاد، عورت، آخرت کی زینت تین چیزیں ہیں۔ علم، تقویٰ، صدقہ

بدن کی زینت تین چیزیں ہیں۔ کم سونا۔ کم کھانا۔ کم بولنا

عقل کی زینت تین چیزیں ہیں۔ صبر۔ شکر۔ خاموشی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ اگر فرزندِ آدم میں تین چیزیں نہ ہوتیں

تو اس کے سر کو کوئی چیز نہیں جھکا سکتی تھی۔ مرض۔ فقر۔ موت

ان تینوں کی موجودگی میں بھی انسان کتنا حریص ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا!

اللہ نے شبِ معراج علیؑ کے بارے میں مجھے تین چیزیں فرمائیں۔ کہ وہ امامُ المُتّقین ہے

سَیّدُ الوَصِیّین ہے اور قَائِدُ الغُرّ المُحَجَّلِین ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عالِم بن یا مُتَعَلِّم بن یا عُلماء سے

محبت کرنے والا بن۔ چوتھا نہ بن ورنہ ان کے بُغض کی وجہ سے ہلاک ہو جائے گا۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیّت کرتے

ہوئے فرمایا یا علیؑ! میں تمہیں تین خصلتوں سے روکتا ہوں۔

حسد۔ حرص۔ جھوٹ۔

یا علیؑ ! تین خصلتیں اعمال کی سردار ہیں۔ اپنی جان کے خلاف بھی لوگوں کو انصاف مہیا کرنا۔ دینی بھائی کی غمگساری کرنا اور ہر حال میں اللہ کو یاد کرنا۔

یا علیؑ ! مومن کو دنیا میں تین خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔
بھائیوں کی ملاقات کی خوشی۔ روزہ کے افطار کی خوشی۔ آخرِ شب میں نماز تہجد کی خوشی

یا علیؑ ! جس میں تین چیزیں نہ ہوں۔ اس کا کوئی عمل مقبول نہیں ہوگا۔
تقویٰ جو خدا کی نافرمانی سے روک سکے۔ حُسنِ خُلق جس سے لوگوں سے مُدارات سے پیش آ سکے۔ حلم جس کے ذریعے سے جاہل کی جہالت کا مقابلہ کر سکے۔

یا علیؑ ! تین چیزیں ایمان کے حقائق میں سے ہیں۔
عُسرت کی حالت میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔
اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف مہیا کرنا۔ طالبعلم کے لیے علم کو خرچ کرنا۔

یا علیؑ ! تین چیزوں کا تعلق مکارمِ اخلاق سے ہے۔
اُسے عطا کرو جس نے تمہیں محروم رکھا۔ جس نے تم سے قطع رحمی کی اس سے صلۂ رحمی کرو۔ جس نے تم پر ظُلم کیا ہو۔ اسے معاف کرنا۔

یا علیؑ ! جو شخص تین چیزیں لے کر خدا کے حضور میں پیش ہُوا۔ وہ لوگوں سے افضل ہے جس نے اپنے فرائض ادا کیئے۔ وہ سب سے بڑا عابد ہے۔
جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے رُکا وہ سب سے بڑا پرہیزگار ہے۔
جس نے خدا کے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کی وہ سب سے بڑا قانع ہے۔

یا علیؑ ! یہ اُمّت تین چیزوں کو برداشت نہیں کر سکتی۔
اپنے مال میں بھائی کو شریک کر کے اس کی غمگساری کرنا۔
اپنی ذات کے خلاف فیصلہ دے کر لوگوں میں انصاف قائم کرنا۔
اور ہر حال میں اللہ کو یاد کرنا۔
اللہ کی یاد کا یہ مقصد نہیں ہے کہ صرف زبان سے تسبیح کر دی جائے۔ بلکہ یادِ خدا یہ ہے کہ حرام چیز کے حصول کے وقت خدا کے خوف کی وجہ سے اس کو چھوڑ دے۔

یا علیؑ ؛ تین قسم کے لوگوں کی ہم نشینی دل کو مُردہ بنا دیتی ہے۔
رذیل لوگوں کی ہم نشینی، دولتمندوں کی ہم نشینی اور عورتوں کی ہم نشینی
یا علیؑ ؛ تین چیزیں وسوسہ کا باعث ہیں۔ مٹی کا کھانا۔ دانتوں سے ناخن کاٹنا۔
اور ڈاڑھی کا چبانا۔

یا علیؑ ؛ زندگی کا لُطف تین چیزوں میں ہے۔
کُشادہ گھر۔ خوبصُورت بیوی۔ چھوٹے شکم کا گھوڑا [۱]
جبرئیل امین نے مجھے بتایا کہ ہم فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کُتّا ہو۔ تصویر ہو،
پیشاب کرنے کا برتن ہو۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ؛ زمین تین وقت شکایت کرتی ہے۔
جب اس پر ناجائز قتل ہوتا ہے۔ جب زانی غسل کرتا ہے۔ جب طُلوع شمس سے
پہلے کوئی سوتا ہے۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ؛ میں جنّت کے باہر، جنّت کے درمیان،
اور جنّت کے ملند درجہ کا ضامن ہوں۔ اُس کے لئے
جو اگرچہ حق پر بھی ہو۔ تو بھی جھگڑے کو چھوڑ دے۔ جو مذاق میں جھوٹ بولنا چھوڑ دے۔
اور جس کا خلق اچھا ہو۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ؛ اللہ نے تین احترام فرض کئے۔ جو ان کی
حُرمت کی حفاظت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کی حفاظت کرے گا۔ اور جو
انہیں چھوڑ دے گا۔ اللہ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔
اسلام کا احترام۔ میرا احترام۔ میری عترت کا احترام
جناب باقر علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے بیان کیا۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سفر کر رہے تھے کہ آپ کے پاس چند سواروں کا ایک

---

[۱] کیونکہ وہ تیز رفتار ہوتا ہے۔

قافلہ آیا۔ آپؐ نے ان کی طرف متوجّہ ہو کر فرمایا ؛ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم مُومن ہیں۔
آپؐ نے فرمایا ؛ تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟
انہوں نے عرض کیا قضائے الٰہی پر راضی رہنا۔ اَمرِ الٰہی کے سامنے جھک جانا۔ اور مُعاملات کو اللہ کے سپرد کر دینا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ؛ تم لوگ عالِم ہو۔ صاحبِ حکمت ہو۔ اور حکمت کی وجہ سے مَنصَبِ نبوّت سے قریب ہو۔ اگر تم اس دعوے میں سچّے ہو تو وہ مکان مت بناؤ۔ جن میں تم نے رہنا نہیں۔ وہ مال جمع نہ کرنا۔ جسے تم نے کھانا نہیں۔ اور اس اللہ سے ڈرو۔ جس کے سامنے تم نے حاضر ہونا ہے۔
حضرت عبداللہ بن مسعوُد نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے پوچھا ؛ اللہ کو سب سے زیادہ کونسا عمل پسند ہے؟
آپؐ نے فرمایا ؛ وقت پر نماز ادا کرنا۔ پھر پوُچھا اس کے بعد کونسی چیز پسند ہے۔
فرمایا۔ والدین سے نیکی کرنا۔ پھر پوچھا اس کے بعد کونسی چیز پسند ہے؟
فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔
حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ؛ جو شخص اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے۔ جہاں پہ شراب پی جاتی ہو۔ جو اللہ اور رسُول پر ایمان رکھتا ہے۔ حمام میں اِزار باندھ کر داخل ہو۔ جو اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہو۔ اپنی بیوی کو حمّام جانے کے لئے نہ بلائے۔
حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ؛
میں اپنے بعد اپنی اُمّت کے لئے تین چیزوں سے ڈرتا ہوں۔ وہ یہ کہ قرآن کی غلط تاویل کریں گے۔ عالِم کی لغزش کو تلاش کریں گے۔ یا دولت کی وجہ سے سرکش ہو جائیں گے۔ میں تمہیں ان سے بچنے کا طریقہ بھی بتائے دیتا ہوں۔ قرآن کی مُحکمات پر عمل کرو۔ مُتشابہات پر ایمان رکھو۔ عالِم کے صحیح اِقدام کی اتّباع کرو۔ اور اس کی لغزش کو مت ڈھونڈو۔ مال کے لئے نعمت کا شکر ادا کرو۔ اور اس میں سے غُربا کے حقوق ادا کرو۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا؛

ایمان تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے۔

مَعْرِفَت بِالْقَلب ، زبان سے اِقرار ، اور عمل بِالْاَرْکان

حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا؛ انس اچھی طرح سے وضو کرو۔ پُل صراط سے بادل کی تیزی کی طرح گزرو گے۔ سلام کو پھیلاؤ تمہارے گھر کی برکت زیادہ ہوگی ۔ اور چھپ کر صدقہ دو۔ کیونکہ پوشیدہ صدقہ اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو فرمایا ،

ابوذر کثرتِ سوال سے پرہیز کرو۔ کیونکہ وہ حال کی ذلت ہے ، اور فقر کے کھینچ لانے کا سبب ہے اور اس کی وجہ سے قیامت میں لمبا حساب دینا ہوگا۔

ابوذر ؛ تو اکیلی بسر کرے گا اور اکیلا ہو کر مرے گا۔ اور جنت میں اکیلا ہی جائے گا۔ اہلِ عراق کا ایک گروہ تمہارے غسل و تجہیز و تکفین کرے گا۔

ابوذر ؛ ہاتھ پھیلا کر کوئی چیز نہ مانگنا۔ البتہ کچھ مل جائے تو اسے قبول کر لینا۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں بدترین لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں۔ اصحاب نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ!

آپؐ نے فرمایا چغل خوری کرنے والے ، دوستوں میں جدائی ڈالنے والے۔ بے گناہوں میں عیب تلاش کرنے والے۔

حضور اکرم علیہ الصلواۃ والسلام نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں فرمایا۔ اس کے لئے خوشخبری ہے جو اپنے نفس کو حقیر سمجھے ، اپنے بچے ہوئے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور فضول گفتگو سے پرہیز کرے۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ؛

پہلی امت کے تین افراد کہیں سفر میں جا رہے تھے۔ کہ انہیں بارش نے جالیا۔ بارش کی وجہ سے تینوں ساتھیوں نے ایک غار میں پناہ لی۔ غار کے دروازے پر اچانک ایک بڑا پتھر آ گیا۔ جس کی وجہ سے غار کا دہانہ مکمل طور پہ بند ہو گیا۔

ساتھیوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ آج ہمیں سوائے سچائی کے کوئی چیز نجات نہیں دے سکتی۔ ہر شخص کو اپنا سچا واقعہ بیان کر کے اللہ سے دعا مانگنی چاہیئے۔
ایک شخص نے کہا پروردگار! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو چاولوں کی ایک مقدار پر مزدور رکھا۔ وہ مزدوری کر کے اجرت لئے بغیر چلا گیا۔ میں نے اس کے چاولوں کو کاشت کیا۔ کٹائی کے وقت اس کے چاول بیس من کے قریب ہوئے۔ کچھ دنوں کے بعد وہ شخص اپنی اجرت لینے آیا۔ تو میں نے وہ سارے چاول اس کے حوالے کر دیئے۔
پروردگار! اگر میں نے یہ عمل کیا ہے تو ہمارے سامنے سے اس پتھر کو ہٹا دے اس وقت وہ پتھر ان کے سامنے سے تھوڑا سا ہٹ گیا۔
دوسرے شخص نے کہا پروردگار! تو جانتا ہے۔ میرے بوڑھے والدین ہیں میں ہر شب کو انہیں بکریوں کا دودھ پلایا کرتا ہوں۔ ایک رات کچھ دیر ہوگئی۔ جب میں دودھ لے کر ان کے پاس گیا تو دونوں سو چکے تھے۔ میں دودھ لے کر ساری رات کھڑا رہا۔ اور چونکہ ماں باپ کو دودھ پلانے کے بعد میرے بیوی بچے دودھ سے روٹی کھاتے تھے۔ لہذا اس رات میرے بچے بھوک کی وجہ سے بلکتے رہے۔ میں نے انہیں نیند سے بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ اور ساری رات ان کے پاس کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ فجر ہوگئی۔
پروردگار! اگر یہ سچ ہے تو اس چٹان کو ہمارے سامنے سے ہٹا۔ اس کے بعد وہ پتھر کچھ اور سرک گیا۔ انہیں آسمان نظر آنے لگا۔
تیسرے شخص نے کہا پروردگار! تو جانتا ہے کہ میری ایک چچا زاد تھی جس سے میں بہت زیادہ محبت رکھتا تھا اور میں ہمیشہ اسے ورغلانے کی کوشش کرتا تھا۔ تو اس نے کہا کہ اگر مجھے ایک سو دینار دو تو تمہارا کام بن جائے گا۔
میں نے کوششِ بسیار کے بعد ایک سو دینار جمع کر کے اس کے حوالے کیئے۔ اس نے اپنے آپ کو میرے حوالے کر دیا۔ جب میں اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا۔ تو اس نے کہا اللہ سے ڈر۔ اس مہر کو بغیر حق کے نہ توڑ۔
میں بدکاری کیئے بغیر کھڑا ہوگیا۔ اور اپنی رقم کا بھی اس سے مطالبہ نہیں کیا۔

پروردگار! اگر میں نے تیرے خوف کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔ تو ہماری مشکل کو آسان فرما اس وقت وہ چٹان ان کے سامنے سے ہٹ گئی اور تینوں ساتھی بخیریت وہاں سے نکل آئے۔

علمائے عامّہ نے اس حدیث کو ابنِ عُمر سے تھوڑے سے الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے۔ مقصد ایک ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ اللہ کو تین عمل سب سے زیادہ پسند ہیں۔ نماز، اچھائی کرنا، جہاد

# ساتویں فصل

## کلامِ امیرُالمومنینؑ جسے علمائے خاصّہ نے نقل کیا

جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔

لوگوں کی تین قسمیں ہیں۔ عاقل۔ اَحمق۔ فاجر

عاقل کا راستہ اس کا دین ہوتا ہے۔ حِلم اس کی طبیعت ہے۔ اور تدبیر صائب اس کی عادت ہے۔ جب اس سے سوال کیا جائے تو جواب دیتا ہے۔ جب گفتگو کرتا ہے۔ تو صحیح باتیں کرتا ہے۔ بولتا ہے تو سچ بولتا ہے وعدے کرے تو پورا کرتا ہے۔

اَحمق کو اچھی بات سے تنبیہہ کی جائے تو غفلت کرتا ہے۔ کسی نیکی کی جانب بلایا جائے تو اُس سے پیچھے رہتا ہے اسے جَہل پر سوار کیا جائے تو فوراً سوار ہو جاتا ہے جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ دانائی کو حاصل نہیں کرتا اگر کوشش بھی کی جائے تو بھی دانا نہیں بنتا۔

فاجر کو امین بناؤ گے تو خیانت کرے گا۔ اگر اس کے ہم نشین بنو گے تو تمہیں رُسوا کرے گا۔ اگر اس پر بھروسہ کرو گے تو وہ تمہاری خیر خواہی نہیں کرے گا۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا؛

عقل ایک درخت ہے۔ اس کی جڑ تقویٰ ہے۔ اس کی شاخ حیا ہے۔ اس کا ثمر

مَحَارِمِ الٰہی سے بچنا ہے۔

تقویٰ تین چیزوں کی دعوت دیتا ہے۔ دین کی سمجھ، دنیا کا زہد، اور انقطاع الی اللہ

حیا تین چیزوں کی دعوت دیتی ہے۔ یقین، حسنِ خُلق، تواضع

مَحَارِمِ الٰہی سے پرہیز تین چیزوں کی دعوت دیتا ہے۔

صدق لسان، نیکی کی جانب جلدی۔ مُشْتَبَہ چیزوں کا چھوڑنا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا "تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔

بادشاہ کے خلاف جسارت۔ خائن کا امین بننا۔ تجربہ کے لئے زہر کا پینا

فَرج تین وجوہات میں سے ایک کے ذریعے حلال ہوتی ہے۔

نکاح جس میں میراث ہے۔ بلا میراث نکاح۔ ملک یمین کے ذریعہ نکاح [1]

مسلمان کی تکمیل تین اشیاء سے ہوتی ہے۔

دین کی سمجھ، معیشت کی صحیح منصوبہ بندی اور مشکلات پر صبر

حُکماء اور فُقہا جب ایک دوسرے کو خط لکھتے تھے۔ تو تین ہی باتیں لکھتے اس میں چوتھی بات نہیں ہوتی تھی۔

جس کی فکر کا محور آخرت ہو اللہ اسے دنیاوی فکروں سے آزاد رکھے گا۔

جو اپنے باطن کی اصلاح کرے گا۔ اللہ اس کے ظاہر کی اصلاح فرمائے گا۔

جو اپنے اور خدا کے درمیان والے معاملات کو صحیح رکھے گا۔ اللہ اس کے اور لوگوں کے درمیان والے معاملات صحیح رکھے گا۔

تین اشیاء ہلاک کرنے والی ہیں۔ بُخل، خواہشات، خُود پسندی

ایمان کے تین حصے ہیں۔ حیا۔ وَفا۔ سخا

حضرت عثمان کے قتل کے بعد جب امیر المومنینؑ سریر آرائے تختِ سلطنت ہوئے۔

تو آپ کے پاس ایک اعرابی نے آکر عرض کی امیر المومنینؑ!

---

[1] مقصد یہ کہ عقدِ دائمی۔ عقدِ مُتعہ، اور کسی عورت کا کنیزی میں آنا۔

میں تین مرضوں کا مریض ہوں ۔ بیماریٔ نفس ، بیماریٔ فقر، بیماریٔ جہل
امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا ۔ !
اے اعرابی بیماریٔ نفس کے لیئے کسی طبیب سے رجوع کرو ۔
بیماریٔ فقر کے لئے کسی کریم سے رجوع کرو ۔ اور بیماریٔ جہل کے لیئے عالم سے رجوع کرو ۔
اعرابی نے کہا امیر المومنینؑ میرے طبیب میرے کریم اور میرے لیئے عالم آپ ہی ہیں ۔
امیر المومنینؑ نے حکم دیا کہ اسے تین ہزار درہم بیت المال سے عطا کیئے جائیں ۔
اس کے ساتھ فرمایا ایک ہزار درہم اپنی جان کی بیماری پر خرچ کرو ۔ ایک ہزار درہم اپنی غربت کی بیماری پر خرچ کرو ۔ اور ایک ہزار درہم اپنی جہل کی بیماری پر خرچ کرو ۔
ایک شخص نے امیر المومنینؑ کو کھانے کی دعوت دی ۔ آپ نے فرمایا تین شرائط پر قبول کرسکتا ہوں ۔ اس نے پوچھا مولا ! کونسی شرائط ہیں ؟
آپؑ نے فرمایا ہمارے لیئے باہر سے کوئی چیز اندر نہیں لاؤ گے ۔ اور گھر کا ماحضر ہم سے نہیں چھپاؤ گے ۔ اور اپنے عیال پر تنگی نہ کرو گے ۔
اس شخص نے کہا ۔ مولا ! تینوں شرائط منظور رہیں تو آپ نے اس کی دعوت قبول کی ۔
جناب شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے امالی میں ایک طویل حدیث ذکر فرمائی ہے ۔
اِس باب کی مُناسبت کے مدِّنظر وہاں سے ایک حصہ نقل کر رہا ہوں ۔
جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ! سَلُوْنِي قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِي ۔ دُنیا والے میرے جانے سے پہلے مجھ سے پوچھ لو ۔ تو مسجد کے ایک کونے سے ایک بزرگ لاٹھی کے سہارے چلتے ہوئے امیر المومنینؑ کے سامنے آئے ۔ اور دریافت کیا ۔ امیر المومنینؑ ! مجھے ایسا عمل بتائیں جس کے سبب میں جہنّم سے بچ جاؤں ۔ آپؑ نے فرمایا میری بات سُنو اور اچھی طرح سے سمجھو پھر اس پر یقین رکھو ۔
دنیا تین قسم کے لوگوں کی وجہ سے قائم ہے ۔ اِس رہنمائی کرنے والے عالم کی وجہ سے جو خود با عمل ہے
(۲) اس دولت مند کی وجہ سے جو اپنے اہلِ دین میں دولت خرچ کرتا ہے ۔

(۳) صبر کرنے والے غریب۔

جب عالم اپنے علم کو چھپائے گا۔ اور دولتمند کنجوسی اختیار کرے گا۔ اور غریب صبر سے محروم ہو جائے گا۔ تو اس وقت تباہی و بربادی ہوگی۔

عارف لوگ اس وقت سمجھ لیں گے۔ کہ دُنیا واپس کُفر کی طرف پلٹ رہی ہے۔

سائل! مساجد کی کثرت کو دیکھ کر دھوکا نہ کھانا اور ان لوگوں کی جماعت دیکھ کر کہ جن کے بدن اکٹھے ہیں۔ اور جن کے دل جُدا جُدا ہیں۔ دھوکے میں نہ آجانا۔

دُنیا والو! لوگ تین قسم کے ہیں زاہد۔ راغب، صابر

زاہد وہ ہے جو مال دنیا کے حصول پر خوش نہ ہو اور اس کے جانے پر مغموم نہ ہو۔

راغب وہ ہے۔ جو حلال و حرام کے ذریعے سے دنیا کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

صابر وہ ہے جو دل سے تو دُنیا کی تمنّا کرے اور جب اسے دنیا مِل جائے۔ تو اس کے بُرے انجام کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اس سے کنارہ کشی کرے۔

سائل نے کہا امیر المومنینؑ! اس دور میں مُومن کی علامت کیا ہوگی۔

آپؑ نے فرمایا مُومن حُقوقِ الٰہی کو ادا کرے گا۔ اور دین کے مخالفین سے بیزاری اختیار کرے گا۔ سائل نے کہا امیر المومنینؑ! آپ نے سچ کہا ہے۔

اس کے بعد وہ بزرگ ہماری نگاہوں سے غائب ہو گیا۔ ہم نے اسے کافی دیر تک تلاش کیا۔ لیکن اس کو نہ پا سکے۔

اس وقت جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر مسکراتے ہوئے کہا لوگو!

وہ بزرگ تمہیں نہیں ملے گا۔ وہ میرا بھائی خضر علیہ السلام ہے۔

جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا: "تین چیزیں نفس کے نقصان کا موجب ہیں۔

(۱) فقر (۲) خوف (۳) حُزن

"تین چیزیں نفس کو زندگی دیتی ہیں (۱) عُلماء کا کلام (۲) دوستوں کی ملاقات۔

(۳) کم آزمائش سے زمانے کا گذرنا۔

جناب علی علیہ السلام نے فرمایا۔ طالبعلموں کی تین قسمیں ہیں ان کی علیحدہ علیحدہ صفات ہیں۔

پہلا گروہ وہ ہے جو دین کو ریاکاری اور جھگڑے کے لئے پڑھتا ہے۔

دوسرا گروہ مال بٹورنے اور فریب کاری کے لئے پڑھتا ہے۔

تیسرا گروہ دینی علم اور عمل کے لئے پڑھتا ہے۔

پہلا گروہ ایذا دینے والوں اور ریاکاروں کا گروہ ہے۔ عوام کی محفلوں میں بلند پایہ خطیب بنتے ہیں۔ مُسجّع عبارات کو بڑی روانگی سے ادا کرتے ہیں۔ لیکن تقویٰ سے خالی ہیں۔ اللہ ایسے افراد کو گمنام رکھے۔ اور عُلماء کی بزم سے ان کے نام و نشان کو مٹا دے۔

دوسرا گروہ جو مال بٹورنے والوں اور فریب کاروں کا ہے وہ خوشامدی اور اپنے اشکالات شیدائی، اور اپنے جیسے لوگوں کی ہم نشینی کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کے لذیذ کھانوں کے رسیا اور اپنے دین کو تباہ کرنے والے ہیں۔ اللہ ان لوگوں کی ناک کو زمین سے رگڑا اور ان کی آرزوئیں کبھی پوری نہ فرما۔

تیسرا گروہ جو صاحبانِ فقہ و عمل پر مشتمل ہے وہ خوفِ الٰہی اور انکسار کرنے والوں کا گروہ ہے۔ یہ گروہ خوفِ الٰہی کی وجہ سے رونے والے۔ زیادہ تضرّع و زاری کرنے والے، اپنے دور کے شناسا، اس کے علاج کے لئے تیار، اپنے انتہائی لائق بھروسہ بھائیوں سے بھی وحشت محسوس کرنے والے، اپنے لباسِ زُہد میں خشوع کرنے والے اور رات کی تاریکی میں نمازِ شب ادا کرنے والے لوگوں کا ہے۔ انہیں لوگوں کے ذریعے اللہ ارکانِ دین کو مضبوط کرتا ہے۔ اور اللہ انہیں خوفِ آخرت سے امان عنایت فرماتا ہے۔

جناب علی علیہ السلام نے فرمایا؛

جس شخص کے پاس سُنّتِ الٰہی، سُنّتِ انبیاءؑ۔ اور سُنّتِ اولیاء نہیں ہے۔ ایسے شخص کے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ سے پوچھا گیا۔ کہ ان تینوں کی کیا کیا سُنتیں ہیں؟

آپ نے فرمایا راز کو چھپانا سُنّتِ الٰہی ہے۔ مُدارات سے پیش آنا انبیاءؑ کی سُنّت ہے۔ مصائب برداشت کرنا اولیاء کی سُنّت ہے۔

جناب علی علیہ السلام نے فرمایا؛ کہ ہر قسم کی بھلائی تین چیزوں میں سمیٹ دی گئی ہے اور وہ تین چیزیں یہ ہیں۔ نظر، سکوت۔ کلام

جس نظر میں عبرت نہ ہو وہ غلط ہے ۔ جس خاموشی میں فکر نہ ہو وہ غفلت ہے ۔ اور جس کلام میں اللہ کا ذکر نہ ہو وہ لغو ہے ۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : تین اشخاص کے پیشوں میں اللہ کبھی برکت نہیں ڈالتا

(۱) بُردہ فروش (۲) قصّاب (۳) ثمر دار درختوں کے کاٹنے والا ۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ؛ جب تک دوست تین حالتوں میں اپنے دوست کا خیال نہ رکھے وہ اس وقت تک دوست کہلانے کے قابل نہیں ہے ۔

(۱) غربت میں (۲) غیبت میں (۳) مرنے کے بعد

آپؑ نے فرمایا ؛ ہم اہلِ بیتِ رسولؐ ہیں تین کاموں کا حکم دیا گیا ہے ۔

(۱) کھانا کھلانا (۲) مصائب میں لوگوں کی مدد کرنا (۳) جب دُنیا محوِ خواب ہو ۔ اس وقت نماز پڑھنا ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ۔ اللہ کے فرائض ادا کرکے سب سے بڑے عابد بن جاؤ ۔ حرام کردہ اشیاء سے پرہیز کرکے سب سے بڑے زاہد بن جاؤ ۔ اللہ کی تقسیم پہ راضی رہ کر سب سے بڑے دولت مند بن جاؤ ۔

جناب علی علیہ السلام نے فرمایا ؛

کسی پر احسان کرو گے تو اس کے حاکم بن جاؤ گے ۔ کسی سے بے پرواہی کرو گے ۔ اس جیسے بن جاؤ گے ۔ اور کسی سے سوال کرو گے ۔ تو اس کے قیدی بن جاؤ گے ۔

تین چیزیں حافظہ کو تیز کرتی ہیں اور بلغم کو دُور کرتی ہیں ۔

مسواک ۔ روزہ ۔ قرأتِ قرآن

آپؑ نے فرمایا ؛ دُنیا دھوکا دیتی ہے ، نقصان دیتی ہے اور چلی جاتی ہے ۔

حضرت علیؑ نے فرمایا ؛ اے علم کے طلبگار ! ہر چیز اپنی علامت کے ذریعہ پہچانی جاتی ہے ۔ دین کی تین علامتیں ہیں ۔

(۱) اللہ پر ایمان لانا (۲) کُتُبِ الٰہی پر ایمان لانا (۳) انبیاء پر ایمان لانا

اور علم کی تین علامتیں ہیں ۔ (۱) اللہ کی پہچان اور اس کی پسند اور ناپسند کی پہچان ۔

اور عمل کی تین علامتیں ہیں۔ نماز ، زکواۃ ، روزہ

تکلّف کرنے والے کی تین علامتیں ہیں۔ اپنے سے برتر سے جھگڑا کرے گا۔ جن باتوں کا علم نہ ہو وہ باتیں کرے گا۔ (۳) ان اشیاء کے لئے اِقدام کرے گا جنہیں وہ پا نہیں سکتا۔

منافق کی تین علامتیں ہیں۔ (۱) اس کی زبان اس کے دل کی مخالف ہوگی۔ (۲) اس کا فعل قول کے مخالف ہوگا۔ (۳) اس کا ظاہر اس کے باطن کے مخالف ہوگا۔

رِیاکار کی تین علامتیں ہیں۔ (۱) جب اکیلا ہو تو سُستی کرے۔ (۲) کوئی موجود ہو تو نیکی کے لئے بڑی جلدی کرے۔ جس کام کے متعلق اسے معلوم ہو جائے کہ اس کی وجہ سے اس کی تعریف ہو سکتی ہے۔ تو اسے سرانجام دے۔

غافل کی تین علامتیں ہیں۔ سہو۔ لہو۔ نسیان

جناب امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا؛

اللہ کے تین لشکر ہیں جو دن رات متحرّک رہتے ہیں۔ پہلا لشکر وہ ہے جو اصلاب سے ارحام میں منتقل ہوتا ہے دوسرا لشکر وہ ہے جو شکمِ مادر سے نکل کر دھرتی پر قدم رکھ رہا ہے۔ اور تیسرا لشکر دُنیا چھوڑ کر آخرت کا سفر کر رہا ہے۔

تین صفتیں مردوں کے لئے بُری ہیں لیکن عورتوں کے لئے بہتر ہیں۔

تکبّر۔ بُزدلی۔ بُخل

جناب علی علیہ السّلام نے عورتوں کی مذمّت کرتے ہوئے فرمایا۔ عورتوں کا وعدہ فریائی سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ پست عادات سے دُور نہیں ہیں صالح بھی درحقیقت غیر صالح ہے اور بُری عورت تو ویسے ہی رُسوا کنندہ ہے۔ ماسوائے معصوم عورتوں کے مگر وہ مفقود ہیں۔ اگر کوئی معاملہ ان کے حوالے کرو گے تو معاملہ ضائع ہو جائے گا۔ اپنا راز دار بناؤ گے تو راز فاش ہو جائے گا۔ ان سے محبّت کا سُلوک کرو۔ لیکن اپنے راز ان کے حوالے نہ کرو۔ ان سے ہمیشہ مُحتاط رہو۔ ان سے بچ کر اپنی جان کی حفاظت کرو۔ اس لئے کہ وہ آج تیری دوست ہیں اور کل تیری دشمن ہوں گی۔

آپ نے فرمایا؛ عدل کے قیام کے لیئے تین چیزوں سے اعانت حاصل کرو۔

(۱) رعیت کے لئے حُسنِ نیت ۔ خاتمۂ طمع ۔ تقویٰ

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا! عنقریب ایسا وقت آئے گا ۔ جب لوگ حکومت کو ظُلم اور قتل کے ذریعے سے قائم رکھنا چاہیں گے ۔ اور اَمارت کو بُخل کے ذریعے سے قائم رکھنا چاہیں گے ۔ اور دوستی کو اِتّباع خواہشات اور دین سے اخراج کے ذریعے سے قائم رکھنا چاہیں گے ۔ اور جو شخص اس زمانے کو پائے اور غِنا کی حُصول کی قدرت کے باوجود فقر پر صبر کرے ۔ عزّت و عظمت کی قدرت رکھنے کے باوجود ذلّت پر صبر کرے ۔ اور لوگوں کا منظورِ نظر بننے کی صلاحیّت رکھنے کے باوجود لوگوں کے مَبغُوض بننے پر صبر کرے ۔ تو اللہ اس کو پچاس صِدّیقوں کا اَجر عطا فرمائے گا ۔

جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ۔ جو شخص لمبی عمر حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ تین باتوں کا خیال رکھے

(۱) صبح سویرے اُٹھے (۲) قرض کم لے ۔ (۳) عورتوں سے ہمبستری کم کرے ۔

آپؑ نے فرمایا ؛ متوقّع نعمتوں سے زیادہ غیر متوقع نعمتوں کی امید رکھو ۔ اس لئے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام اپنے اہل و عیال کے لئے آگ لینے گئے تھے ۔ مگر اللہ نے ان سے کلام کیا اور نبی بن کر لوٹے ۔

ملکۂ سبا مذاکرات کے لئے گئی تھی ۔ مگر سلیمان پر ایمان لا کر لوٹی ۔

دَورِ فرعون کے جادوگر فرعون کے دربار میں عزّت پانے کے لئے گئے تھے ۔ مُومن بن کر لوٹے ۔

جناب علی علیہ السلام نے حضرت کُمیل بن زِیاد کو وصیّت کرتے ہوئے فرمایا ۔ کُمیل یہ دل بھی ایک طرح کا ظرف ہے ۔ اور بہترین دل وہ ہے جو زیادہ نگہداشت کرنے والا ہو ۔

میں اس وقت تجھ سے جو کہنے والا ہوں اس کو یاد کرلے ۔

لوگوں کی تین قسمیں ہیں ۔ (۱) عالمِ ربّانی (۲) راہِ نجات کا مُتَعَلِّم (۳) پَست اور دَنِی فطرت لوگ ۔ جو ہر آواز لگانے والے کے پیچھے چل پڑتے ہیں ۔ ہر طرف کے رُخ پر مڑ جاتے

ہیں۔ انہوں نے نہ تو نورِ علم کی روشنی حاصل کی اور نہ ہی کسی مضبوط سہارے کی پناہ لی۔
کمیل! علم مال سے بہتر ہے۔ اس لئے کہ تو مال کی حفاظت کرتا ہے اور علم تیری حفاظت کرتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔ علم حاکم ہے اور مال محکومٌ علیہ ہے۔

علم کی وجہ سے زندگی میں اطاعت نصیب ہوتی ہے۔ اور مرنے کے بعد ذکرِ خیر نصیب ہوتا ہے۔
کمیل! مالدار زندہ رہتے ہوئے بھی مردہ ہیں۔ اور اہلِ علم مرنے کے بعد بھی زندہ ہیں۔ جن کے بدن تو مٹی میں گم ہو گئے ہیں۔ لیکن ان کی تصویریں دل میں زندہ ہیں۔

اس کے بعد حضرت نے اپنے سینۂ اقدس کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا دیکھو! یہاں علم کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ کاش! اس کے اٹھانے والے مجھے مل جاتے، ہاں ملا، کوئی تو، یا ایسا جو ذہین تو ہے، مگر ناقابلِ اطمینان ہے۔ اور جو دنیا کے لئے دین کو آلۂ کار بنانے والا ہے۔ اور اللہ کی ان نعمتوں کی وجہ سے اس کے بندوں پر اور اس کی حجّتوں کی وجہ سے اس کے دوستوں پر تفوّق و برتری جتلانے والا ہے۔

یا جو اربابِ حق و دانش کا مطیع تو ہے۔ مگر اس کے دل کے گوشوں میں بصیرت کی روشنی نہیں ہے۔ بس ادھر ذرا سا شبہہ عارض ہوا۔ کہ اس کے دل میں شکوک و شبہات کی چنگاریاں بھڑکنے لگیں۔ تو معلوم ہونا چاہیئے۔ نہ یہ اس قابل ہے۔ اور نہ وہ اس قابل ہے۔ یا ایسا شخص ملتا ہے۔ جو لذّتوں پر مٹا ہوا ہے۔ اور بآسانی خواہشِ نفسانی کی راہ پر کھینچ جانے والا ہے یا ایسا شخص جو جمع آوری اور ذخیرہ اندوزی پر جان دیئے ہوئے ہے۔ یہ دونوں بھی دین کے کسی امر کی رعایت و پاسداری کرنے والے نہیں ہیں۔ ان دونوں سے انتہائی قریبی بہت مشابہ چرنے والے چوپائے رکھتے ہیں۔ اسی طرح تو علم کے خزینہ داروں کے مرنے سے علم ختم ہو جاتا ہے۔ ہاں زمین کبھی ایسے فرد سے خالی نہیں رہتی۔ جو خدا کی حُجّت کو برقرار رکھتا ہے۔ چاہے وہ ظاہر و مشہور ہو۔ یا خائف و پنہاں۔ تاکہ اللہ کی دلیلیں اور نشان مٹنے نہ پائیں۔ اور وہ ہیں کتنے اور کہاں پہ ہیں۔ خدا کی قسم وہ گنتی میں بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ اور اللہ کے نزدیک قدر و منزلت کے لحاظ سے بہت بلند۔

خداوندکریم ان کے ذریعہ سے اپنی حجتوں اور نشانیوں کی حفاظت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ان کو اپنے ایسوں کے سپرد کردیں۔ اور اپنے ایسوں کے دلوں میں اُسے بودیں۔ علم نے انہیں ایک دم حقیقت و بصیرت کے انکشافات تک پہنچا دیا ہے۔ وہ یقین و اعتماد کی رُوح سے گھل مِل گئے ہیں۔ اور ان چیزوں کو جنہیں آرام پسند لوگوں نے دشوار قرار دے رکھا تھا۔ اپنے لئے سہل و آسان سمجھ لیا ہے۔ جن چیزوں سے جاہل بھڑک اٹھتے ہیں۔ اُن سے وہ جی لگا بیٹھے ہیں۔ وہ ایسے جسموں کے ساتھ دنیا میں رہتے ہیں۔ جن کی رُوحیں ملاءِ اعلیٰ سے وابستہ ہیں۔ یہی لوگ تو زمین میں اللہ کے نائب اور اس کے دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔

ہائے ان کی دید کے لئے میرے شوق کی فراوانی

پھر فرمایا: کمیل مجھے جو کچھ کہنا تھا۔ کہہ چکا۔ اب جس وقت چاہو۔ واپس جاؤ۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اَعمالِ عِباد کی تین قسمیں ہیں۔ فرائض۔ فضائل۔ مَعاصی

فرائض امرِالٰہی، رِضائے الٰہی، مَشِیّتِ الٰہی اور علم الٰہی کی وجہ سے سرانجام پاتے ہیں۔

فضائل:۔ اللہ کے امر کا اس سے تعلّق نہیں ہے۔ وہ رضا، قضا، مشیّت و علم کی وجہ سے انجام پاتے ہیں۔

مَعَاصی میں اَمْر، رضا، قضا، مشیّت کا دخل نہیں ہے۔ البتہ اللہ کے علم میں ہوتے ہیں۔ پھر اللہ ان پر سزا دیتا ہے۔

ایک شخص نے امیرالمومنینؑ سے کہا۔ میں آپ سے آپ کے متعلق تین چیزیں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ (۱) آپ کا قد چھوٹا کیوں ہے؟ (۲) آپ کا شکم بڑا کیوں ہے۔ (۳) آپ کے سر پر بال کیوں کم ہیں؟

امیرالمومنینؑ نے فرمایا۔ اللہ نے مجھے نہ تو لمبا قد دیا ہے اور نہ ہی ٹھگنا بنایا ہے۔ بلکہ مجھے مُتَوَسّطُ الْقَالَب بنایا۔ اس قد کا فائدہ یہ ہے کہ چھوٹے قد والے یا بڑے قد والے جس سے جنگ ہو اس کو دو نیم کر لیتا ہوں۔

شکم اس لئے بڑھا کہ جناب رسالتمآب نے مجھے علم کے ایک دروازے کی تعلیم دی اور

دروازے سے پھر ایک ہزار علم کے اور دروازے کھلے۔ یہ تمام علم میرے شکم میں جمع ہوگیا۔ جس کی وجہ سے میرا شکم بڑھ گیا۔

سر پر بال اسی لئے کم ہیں کہ ہمیشہ جنگوں میں خود پہنتا ہوں اور بہادروں سے جنگ کرتا ہوں۔ جبھی میرے سر کے بال کم ہیں۔

# آٹھویں فصل

## جناب صادق علیہ السلام سے مروی احادیث

جناب جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا! تین اشخاص بلا حساب جنت جائیں گے۔
امامِ عادل، راست گو تاجر، اور وہ بوڑھا جس نے اپنی زندگی کو اطاعتِ خدا میں ختم کیا۔
تین اشخاص بلا حساب دوزخ میں جائیں گے۔ ظالم امام۔ جھوٹا تاجر۔ بوڑھا زانی

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا؛
اللہ مومن سے تین اشیاء کا حساب نہیں لے گا۔ وہ طعام جسے وہ کھاتا ہے۔ وہ لباس جسے پہنتا ہے۔ نیک بیوی پر جو خرچ کرے جو اس کی مدد کرے اور اس کی عزت کی نگہبانی کرے۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا؛
قیامت کے دن جب کہ کوئی سایہ میسر نہیں ہوگا تین اشخاص کو اللہ اپنے عرش کے سایہ کے تلے جگہ دے۔

(۱) وہ شخص جو اپنی ذات کے خلاف بھی صحیح فیصلہ کر کے انصاف قائم کرے۔
(۲) وہ شخص جو کسی شخص کو اس وقت تک مُقدّم مُوخّر نہ کرے۔ جب تک کہ اُسے علم نہ ہو۔ کہ اس میں خدا کی رضا ہے۔
(۳) وہ شخص جو اپنے بھائی کی اس عیب کی وجہ سے عیب جوئی نہ کرے جو اس میں موجود ہے یہاں تک کہ اس عیب کو اپنے سے دور کرے۔
اور جب اپنے سے ایک عیب دور کرے گا۔ تو اسے اپنا دوسرا عیب نظر آجائے گا۔

اور جب کوئی اپنی اصلاح میں لگ جائے۔ تو وہ لوگوں کی عیب جوئی سے باز آجاتا ہے۔

زرارہ بن اعین نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا!
مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ تین چیزوں کو سیکھے یہ چیزیں طولِ عمر اور بقاءِ نعمت کا سبب
ہیں۔ میں نے پوچھا حضور وہ کونسی چیزیں ہیں۔ تو آپ نے فرمایا!
۱۔ نماز میں رکوع اور سجود کو لمبا کرنا (۲) جب کسی کو دستر خوان پر بٹھاکر کھانا کھلا رہا
ہو تو اس کے ساتھ زیادہ دیر تک بیٹھے۔
(۳) اور جو لوگ احسان کے لائق ہیں اُن سے احسان کرنا۔

صادق علیہ السلام نے فرمایا! تین شخص بروزِ قیامت خدا کے زیادہ قریب ہونگے
(۱) جس نے غصّہ کے عالم میں قدرت رکھنے کے باوجود اپنے سے کمزور پر ظلم نہ کیا۔
(۲) جس نے اپنے ہر نفع نقصان کے وقت حق کی اتّباع کی۔
(۳) رجل

جب تیرے اندر تین کیفیات پیدا ہوں تو فوراً دعا مانگ لو کیونکہ اس وقت کی دُعا
نامنظور نہیں ہوتی۔ (۱) جب تیری جلد کانپ اُٹھے۔ (۲) اور دل میں خوف آجائے۔
(۳) اور آنکھ سے خوفِ الٰہی کی وجہ سے آنسو جاری ہوں۔

آپؑ نے فرمایا جس میں تین باتیں پائی جائیں اللہ حورِ عین سے اس کا نکاح فرمائے گا۔
غصّہ کو پینا۔ اللہ کی رضا کے لیئے خون آشام تلواروں پر صبر کرنا۔
مالِ حرام کو اللہ کے خوف سے چھوڑ دینا۔

آپؑ نے فرمایا جس شخص میں بُخل، حسد، بُزدلی ہو۔ مومن نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ مومن بخیل
حاسد اور بُزدل کبھی نہیں ہوتا۔

آپؑ نے فرمایا! میں تین اشخاص پر رحم کرتا ہوں۔ اور فی الحقیقت وہ قابلِ رحم ہیں۔
وہ معزّز انسان جسے انقلاب زمانہ نے رُسوا کیا ہو۔
وہ دولتمند جو غربت کا شکار ہوگیا ہو۔
وہ عالم جس کے اہل وعیال اور جاہل اس کی تحقیر کریں۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا ! اللہ ، ظالم ، مالدار ، بوڑھے بدکار اور متکبر غریب سے نفرت کرتا ہے ۔ پھر فرمایا جانتے ہو متکبر غریب کون ہے ؟

میں نے کہا جس کے پاس دولت کی کمی ہو ۔ فرمایا نہیں ۔ بلکہ وہ ہے جو کبھی اللہ کے راہ میں مال خرچ نہیں کرتا ۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا ! جو شخص سچ بولے گا ۔ اس کا عمل پاک ہوگا ۔

جس کی نیّت نیک ہوگی ۔ اللہ اس کے رزق میں اضافہ فرمائے گا ۔

جو اپنے خاندان سے بھلائی کرے گا ۔ اللہ اس کی عمر میں اضافہ فرمائے گا ۔

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ! تین خصلتوں میں اللہ کی ناراضگی ہے ۔

بے وقت نیند ۔ بغیر پسندیدگی کے ہنسنا ۔ بھرے ہوئے پیٹ پر کھانا ۔

آپ نے فرمایا ہدیئے تین طرح کے ہیں ۔ (۱) ہدیۂ مکافات یعنی وہ ہدیہ جو ہدیہ کے مقابلہ میں دیا جائے ۔

(۲) وہ ہدیہ جو برنبائے سازش ہو ۔ (۳) وہ ہدیہ جو خالص اللہ کے لئے ہو ۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا ! تین لوگوں پر سلام نہ کیا جائے ۔

(۱) جو جنازہ کے ساتھ جارہا ہے ۔ جو جمعہ کی طرف جارہا ہے ۔ جو حمّام میں بیٹھا ہے ۔

آپؑ نے فرمایا : تین چیزیں سُنَنِ انبیاءؑ میں سے ہیں ۔

عطر ۔ بال منڈوانا ۔ کثرتِ جماع

احمد بن عمر الحلبی نے حضرت صادق علیہ السلام سے دریافت کیا ۔ کہ انسان کے لئے سب سے بہتر خصلت کونسی ہے تو آپ نے فرمایا !

وہ وقار جو کسی خوف کی وجہ سے نہ ہو ، وہ سخاوت جس میں مکافات کی طلب نہ ہو ۔

متاعِ دنیا کو چھوڑ کر متاعِ آخرت میں مشغول ہونا ۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضورؐ کے پاس نحوست کا ذکر کیا گیا ۔ تو آپ نے فرمایا ! نحوست تین چیزوں میں ہے ۔ عورت ۔ چوپایہ ۔ اور گھر

عورت کی نحوست مہر کی زیادتی اور شوہر کی نافرمانی ہے ۔

چوپایہ کی نحوست بد طبیعت ہونا اور سوار نہ ہونے دینا ہے۔

گھر کی نحوست صحن کی تنگی۔ خراب ہمسائے اور کثرتِ عیوب ہے۔

صادق علیہ السلام نے فرمایا؛ تین شخص حساب سے فارغ ہوتے تک اللہ کی امان میں ہوں گے۔ وہ شخص جس نے زنا کا ارادہ نہیں کیا۔ وہ شخص جس نے اپنے مال میں سود کو نہیں ملایا۔ وہ شخص جس نے ان دونوں کاموں کی کوشش نہیں کی۔

جس شخص کو تین چیزیں نصیب ہوئیں وہ اور تین چیزوں سے محروم نہیں رہے گا۔ جسے دعا ملی اسے قبولیت ملی۔ جسے شکر ملا تو اسے فراوانی ملی۔ جسے توکّل نصیب ہوا اسے مدد نصیب ہوئی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ۝

تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ شکر کے لئے فرمایا؛

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ ۝

اگر تم نے شکر کیا تو میں اضافہ کروں گا۔ توکّل کے لئے فرمایا؛

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ۝

جو اللہ پر توکل کرے اللہ اسے کافی ہوگا۔

انسان کی عقل کا امتحان تین چیزوں سے کیا جاتا ہے۔ ڈاڑھی کی لمبائی۔ نقشِ مہر۔ کنیت

جس میں تین چیزیں ہوں اس کا ایمان کامل ہے۔ جو ظلم پر صبر کرے۔ اپنے غصّہ کو پی لے اور درگذر سے کام لے۔ تو اللہ ایسے شخص کو بلا حساب جنّت میں داخل کریگا۔ اور قبیلہ ربیعہ و مُضر کے افراد کی تعداد میں اس کی شفاعت منظور کرے گا۔

جناب صادقِ آلِ محمد علیہ السلام نے فرمایا؛ جو اپنے گریبان کو خود رفو کرے اپنے جوتے کو اپنے ہاتھ سے گانٹھے اور اپنا سامان خود اٹھائے تو وہ شخص تکبّر سے محفوظ ہوگیا۔

شیطانِ ملعون نے اپنے ماتحت چیلوں سے کہا۔ جب تم کسی کو تین چیزوں کا خوگر پاؤ۔ تو اس سے علیحدہ ہوجاؤ۔ جب دُنیا کے دھندھوں میں دن رات غرق ہوجائے، اپنے گناہ بھول جائے۔ اور اس میں خود پسندی آجائے۔

جناب جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ کہ اللہ نے فرمایا ! میں نے اپنے بندوں پر تین خصوصی احسان کئے ۔

(۱) موت کے بعد جسم میں بدبو پیدا کردی ورنہ کوئی دوست کسی دوست کو دفن نہ کرتا ۔
(۲) مصیبت کے بعد اہلِ عزا کو صبر و سکون دیا ۔ اگر نہ دیتا تو ان کی زندگی کبھی خوشگوار نہ ہوتی ۔ (۳) گندم اور جَو میں کیڑا پیدا کیا ۔ اگر یہ نہ ہوتا ۔ تو ملوک و سلاطین اسے سونے چاندی کی طرح ذخیرہ کرلیتے ۔ اس کے نتیجہ میں لوگ بھوکے مرجاتے ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ! کہ خداوند کریم نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی ! کہ ان تین خصلتوں سے بڑھ کر کوئی خصلت میرا تقرب دلانے والی نہیں ہے ۔

(۱) دنیا میں زُہد (۲) گناہوں سے پرہیز (۳) میرے خوف سے رونا ۔

جناب موسیٰ نے پوچھا ! ربُّ العالمین ! جو ان پر عمل کرے اس کی جزا کیا ہے ؟ تو خدا نے فرمایا ۔ زاہد جنّت میں ہوں گے ۔ گناہوں سے پرہیز کرنے والے سے میں حساب نہیں لوں گا ۔ میرے خوف میں رونے والے اعلیٰ ترین منازل میں ہوں گے ۔ جہاں ان کا کوئی شریک نہیں ہوگا ۔

جناب جعفرِ صادقؑ نے اپنے والد مکرم امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے ۔ آپؑ نے فرمایا ۔ حکومت و ریاست ایسے شخص کو زیب دیتی ہے ۔ جس میں تین خصلتیں ہوں ۔

تقویٰ ۔ جو اسے محرّمات سے روک سکے ۔ حلم ۔ جس کے ذریعے اپنے غصّہ پر قابو پا سکے ۔ رعایا کے ساتھ حُسنِ سُلوک ان کے لئے شفیق والد بنے ۔

جناب جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ؛ جناب یوسف علیہ السلام کے قمیض کے متعلق تین آیات نازل ہوئیں ۔ وہ یہ ہیں ۔ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ

ترجمہ :۔ وہ اس کی قمیض پر جھوٹا خون لگا کر لائے ۔

(۲) اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ ۔

ترجمہ :۔ (گواہ نے کہا) اگر یوسفؑ کی قمیض سامنے سے پھٹی ہوئی ہے تو زلیخا سچّی ہے ۔

(۳) اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا ۔ ترجمہ :۔ میری یہ قمیص لے جاؤ اور

میرے باپ کے چہرے پر ڈالو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا؛ آلِ داؤد علیہ السلام کی حکمت میں یہ بات لکھی ہوئی تھی۔ تین کاموں کے علاوہ آدمی کو سفر نہیں کرنا چاہیئے۔

(۱) آخرت کی زادِ راہ کے حصول کے لیئے۔(۲) اپنی معیشت کی اصلاح کے لیئے۔ (۳) حلال لذّت کے حصول کے لیئے۔

پھر آپ نے فرمایا؛ جو زندگی سے محبّت رکھے گا ذلیل ہو جائے گا۔

جناب جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص کے گھر کے بستروں پر نظر ڈالی۔ فرمایا؛ ایک بستر اس کا اپنا ہے۔ دوسرا بستر گھر والی کا ہے۔ تیسرا بستر مہمان کا ہے۔ اور چوتھا بستر شیطان کا ہے۔

جناب جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا؛ جناب لُقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا؛ بیٹا۔ ہر چیز کی علامت ہوتی ہے۔ اور اسی علامت کی وجہ سے اس کی پہچان ہوتی ہے۔ اسی طرح سے دین کی تین علامتیں ہیں۔ علم۔ ایمان۔ عمل

ایمان کی تین علامتیں ہیں۔ (۱) خدا کی معرفت (۲) اس کی پسند کا علم (۳) اس کی ناپسند کا علم۔

عاقل کی تین علامتیں ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ زکواۃ

تکلّف کرنے والے کی تین علامتیں ہیں۔ اپنے سے بڑے کے ساتھ جھگڑنا جس چیز کا علم نہیں وہ باتیں کرنا۔ جس چیز کا حصول مشکل ہو اس کے لیئے اقدام کرنا۔

ظالم کی تین علامتیں ہیں۔ اپنے سے بلند کی نافرمانی کر کے ظلم کرنا۔ اپنے سے کمتر پر غلبہ پا کر ظلم کرنا۔ ظالموں کا مددگار بننا۔

مُنافق کی تین علامتیں ہیں۔ زبان دِل کی مخالف۔ دل فعل کا مُخالف۔ ظاہر باطِن کا مخالف۔

گناہگار کی تین علامتیں ہیں۔ ظُلم کرنا، جھُوٹ بولنا۔ اپنے کہے ہوئے کے برخلاف عمل کرنا۔

ریاکار کی تین علامتیں ہیں۔ اکیلا ہو سُستی کرے۔ کچھ لوگ ساتھ ہوں۔ تو چُستی دکھائے۔

ہر کام میں اپنی مدح کا طالب ہو۔
حاسد کی تین علامتیں ہیں۔ پس پشت غیبت کرنا۔ موجودگی میں خوشامد کرنا۔
دوسرے کی مصیبت پر خوش ہونا۔
فضول خرچ کی تین نشانیاں ہیں۔ بے مقصد خریداری کرنا۔ اپنی حیثیت سے زیادہ کا لباس پہننا۔ اور اپنی حیثیت سے زیادہ غذا پر خرچ کرنا۔
غافل کی تین علامتیں ہیں۔ لہو۔ سہو۔ نسیان
جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ حمّاد! دن رات علم کی طلب میں کوشاں رہو۔ اگر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا دیکھنا چاہتے ہو اور دنیا و آخرت کی سعادت چاہتے ہو۔ تو لوگوں کے مال و متاع کی لالچ سے دست بردار ہو جاؤ۔
اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو۔ اور اپنے دل میں احساسِ برتری نہ پیدا نہ ہونے دو۔ جیسے اپنے مال کی حفاظت کرتے ہو۔ ویسے ہی اپنی زبان کی حفاظت کرو۔
جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا۔
مومن کے لئے تین چیزوں کی محرومی سے بڑھ کر اور کوئی محرومی نہیں ہے۔ آپ سے پوچھا گیا فرزندِ رسولؐ وہ کون سی چیزیں ہیں۔ جن کی محرومی مومن کے لئے گراں ہے۔
آپ نے فرمایا! غم گساری۔ اپنی ذات کے خلاف حق کا فیصلہ دینا۔ اور اللہ کا زیادہ ذکر کرنا۔ خبردار ذکر سے مراد سُبحانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَر۔ ہی نہیں ہے بلکہ ذکر سے مراد یہ ہے کہ حرام چیز کے حصول کے وقت اللہ کی یاد کی وجہ سے اس سے باز آجائے۔
جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا! اللہ کا ایک فرشتہ روزانہ منادی دیتا ہے اللہ کے بندو! اس کی نافرمانی سے باز آجاؤ۔ اگر بے زبان چوپائے نہ ہوتے۔ شیر خوار معصوم بچے نہ ہوتے۔ اور رکوع کرنے والے بوڑھے نہ ہوتے۔ تو تم پر عذاب کا مینہ برسا دیا جاتا۔
جس کے ذریعہ سے تمہیں پیس دیا جاتا۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا ؛

احسان تین چیزوں سے قائم رہتا ہے ۔ اس نیکی کو چھوٹا سمجھنے سے ، چھپا کر دینے سے ۔ اور بہ جلدی کرنے سے ۔ جب تم اس نیکی کو چھوٹا سمجھو گے تو مُنعَم عَلَیہِ اسے عظیم سمجھے گا ۔ چھپا کر احسان کرو گے تو نیکی کی تکمیل ہوگی ۔ جلدی کرو گے تو اچھائی مزیدار ہوگی ۔

حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ؛

کہ ایک سائل نے درِ مسجد پر حضرت عثمان سے سوال کیا ۔ تو حضرت عثمان نے اُسے پانچ درہم دیئے ۔ سائل نے کہا ۔ اَسخیاء کی جانب میری رہنمائی کرو ۔ حضرت عثمان نے کہا وہ سامنے دیکھو ۔ مسجد کے کونے میں جوانوں کا ایک گروہ بیٹھا ہے ۔ ان کے پاس جاؤ ۔

وہ سائل مسجد کے کونے میں آیا ۔ وہاں جناب امام حسنؑ جناب امام حسینؑ اور حضرت عبداللہؓ بن جعفر طیار تشریف فرما تھے ۔ سائل نے ان بزرگواروں کو سلام کرنے کے بعد ان سے سوال کیا ۔ جناب حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا ۔

تمہیں معلوم ہونا چاہیئے ۔ کہ تین وجوہات کے علاوہ سوال کرنا حرام ہے ۔

خُون کی دِیَت کے لئے ، رُسوا کنندہ قرض کے لئے ، کمر توڑ فقر کے لئے ۔

اب تم بتاؤ کہ تم کیوں سُوال کر رہے ہو ۔ اس نے کہا حضور ان اسباب میں سے ایک سبب کی وجہ سے سوال کرنے پر مجبور ہوا ہوں ۔

جناب حسَن مجتبیٰؑ نے پچاس دینار دینے کا حکم دیا ۔ امام حُسین علیہ السلام نے انچاس دینار دینے کا حکم دیا ۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار نے اڑتالیس دینار دینے کا حکم دیا ۔

سائل رقم وصول کر کے واپس جانے لگا ۔ تو حضرت عثمان نے پوچھا تمہارا کیا بنا ؟

سائل نے کہا ؛ جب میں نے سوال کیا تو بڑے بالوں والے نوجوان نے مجھ سے سوال کرنے کی وجہ پوچھی ۔ اور فرمایا کہ صرف تین وجوہ کی بنا پر مانگنا جائز ہے ۔ میں نے انہیں اپنی وجہ بتلائی انہوں نے مجھے اتنی رقم عطا فرمائی ۔

حضرت عثمان نے کہا ان جوانوں کے مثل کون ہو سکتا ہے ؟ وہ لوگ ہیں ۔ جن کی رضا علم سے ہوئی اور تمام نیکیوں کو ان میں جمع کر دیا گیا ہے ۔

حسین بن حمّاد نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا!
سوال کرنے سے بچو۔ اس لئے کہ سوال دُنیا کی ذِلّت، فقر کا پیش خیمہ اور آخرت کے طویل حِساب کا موجب ہے۔
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا! تین چیزیں موٹا کرتی ہیں۔ ہر دوسرے دن حمّام میں جانا۔ خوشبو سونگھنا۔ نرم لباس پہننا۔
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا! پیاز کھاؤ۔ پیاز مُنہ کی خوشبو کو اچھا کرتا ہے۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ مادّہ منویہ میں اضافہ کر کے جماع کی قوت بڑھاتا ہے۔
جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا!
جو شخص مال حرام کمائے گا اس کا مال تعمیر مٹی اور پانی میں لگوا دیا جائے گا۔
تین چیزیں مُومن کی راحت کا باعث ہیں۔ کشادہ مکان جو اس کی کمزوری اور بد حالی کو لوگوں سے چھپا سکے۔ نیک بیوی جو دُنیا اور آخرت کے کاموں میں اس کی مددگار ہو۔ بیٹی یا بہن جسے شادی کے ذریعے اپنے گھر سے رخصت کرے یا موت کے ذریعے رخصت کرے۔
ولید بن صبیح نے بیان کیا ہے۔ کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں موجود تھا۔ اس وقت آپ کے سامنے کھجوروں سے بھرا ایک بڑا پیالہ رکھا ہوا تھا۔ ایک سائل آیا آپ نے اسے کچھ کھجوریں دیں۔ دوسرا سائل آیا۔ آپ نے اُسے کچھ کھجوریں دیں پھر تیسرا سائل آیا تو آپ نے فرمایا وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْکَ۔
خدا تمہارے رزق کو فراخ کرے۔ یعنی اُسے کچھ نہ دیا۔ پھر فرمایا کہ اگر انسان کے پاس تیس چالیس ہزار روپے کا مال ہو اور سخاوت کرنے لگ جائے۔ تو سارے مال سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ پھر تین کے اس طبقہ میں شامل ہو جائے گا جن کی دُعا منظور نہیں ہوتی۔
میں نے پوچھا! میں قربان جاؤں کون لوگ ہیں جن کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔
آپؑ نے فرمایا! اس شخص کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ جسے اللہ نے مال و دولت عطا کی اور اُس نے سب دولت خرچ کر ڈالی۔ اور بعد میں دعا مانگے کہ اللہ مجھے رزق دے۔ تو اُسے

رب کہتا ہے۔ کیا میں نے تجھے رزق نہیں دیا تھا ؟
دوسرا شخص جس کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ وہ ہے اپنی بیوی کے خلاف بد دُعا کرنے والا۔
اس وقت خدا کہتا ہے۔ کیا میں نے بیوی کے معاملات کی باگ ڈور تیرے ہاتھ میں نہیں دی۔
تیسرا وہ شخص ہے۔ جو کام کاج چھوڑ کر گھر بیٹھ جائے۔ اور خدا سے دُعا کرے
اللہ مجھے دے۔ تو ایسے شخص سے خدا فرماتا ہے کیا میں نے طلب کے رزق کے دروازے
تیرے لئے کشادہ نہیں کئے ؟

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ جب کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کی
طرف نگاہِ کرم فرماتا ہے۔ جب نگاہ کرتا ہے۔ تو تین میں سے اسے ایک تحفہ دیتا ہے
بُخار یا دردِ چشم یا دردِ سر۔

علی بن حمزہ نے اپنے باپ سے روایت کی۔ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام
سے سُنّتی روزوں کے متعلق پوچھا، امام علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر مہینے تین سنتی روزے
رکھنے چاہیئں۔ پہلے دہے میں جمعرات کا روزہ درمیانی دہے میں بدھ کا روزہ اور
آخری دہے میں جمعرات کا روزہ۔ یہ روزے پورے مہینے کی کفایت کرتے ہیں۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا۔
یعنی ایک نیکی کا دس گناہ اجر ملتا ہے۔
اگر کمزوری کی وجہ سے کوئی شخص یہ روزے نہ رکھ سکتا ہو تو اُسے چاہیئے۔ کہ ایک
درہم صدقہ کرے۔

## نویں فصل

## جناب صادق علیہ السلام سے مروی روایات جنہیں خاصّہ و عامّہ نے نقل کیا ہے

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں جب بھی امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں
حاضر ہوتا تھا۔ تو امام علیہ السلام مجھے تکیہ پیش کرتے تھے۔ میری عزّت کرتے تھے۔
اور فرماتے کہ مالک میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

میں ان الفاظ سے بہت خوش ہوتا تھا۔ اور اللہ کا شکر بجا لاتا تھا۔ میں جب بھی آپ کے پاس گیا تین حالتوں میں سے ایک حالت میں پایا۔ یا روزے سے ہوتے۔ یا نوافل میں مصروف ہوتے۔ یا ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتے تھے۔

امام عالی مقامؑ عظیم ترین عبادت گذار تھے۔ اور بہت بڑے زاہد، بہت بڑے مُحدِّث اور کثیرُ الفوائد تھے۔ حدیث بیان کرتے وقت جب قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِؐ کہتے تھے۔ تو ان کا چہرہ زرد ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ آپ کو جاننے والا بھی اس حالت میں آپ کو نہیں پہچان سکتا تھا۔

مجھے آپ کے ساتھ ایک دفعہ حج کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جب میقات پر آپ نے احرام باندھا اور تَلْبِیہ کہنے کا ارادہ کیا۔ تو آپ کی آواز آپ کے حلق میں اٹک جاتی تھی اور خوفِ خدا کی وجہ سے سواری سے گرنے کے قریب ہو گئے۔

میں نے کہا ؛ فرزندِ رسولؐ تَلْبِیہ کہیں۔ آپ کو تَلْبِیہ کہنا ہی پڑے گا۔ فرمایا ؛

ابو عامر کے بیٹے ! میں لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہنے کی جسارت کیسے کروں۔ اس لئے کہ ڈرتا ہوں۔ کہیں خدا مجھے لَا لَبَّیْکَ وَلَا سَعْدَیْکَ نہ کہے۔

سُفیان ثوری نے امام صادق علیہ السلام کی ملاقات کی۔ اور کہا فرزندِ رسولؐ مجھے وصیّت کریں۔ فرمایا سفیان ! جو شخص قبیلے کے تعاون کے بغیر عزّت کا خواہشمند ہو، مال کے بغیر تونگری کا خواہشمند ہو۔ اور اقتدار کے بغیر ہیبت کا خواہشمند ہو۔ تو اسے چاہیئے کہ معصیّت کی ذلّت کو ترک کر کے اطاعت کی عزّت کی طرف منتقل ہو جائے۔

میں نے عرض کی فرزندِ رسولؐ کچھ اور نصیحت فرمائیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ میرے والد علیہ السلامؑ نے مجھے تین چیزوں کا حکم دیا اور تین چیزوں سے منع فرمایا تھا۔ والد علیہ السلام کی نصیحت میں یہ بھی تھا۔

کہ جو شخص بُرے لوگوں کا ہم نشین بنے گا۔ سلامتی نہیں پائے گا۔ جو بُری جگہ جائے گا اس پر تُہمت ضرور لگے گی۔ جو اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرے گا۔ گُنہگار بن جائے گا۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جب بھی کوئی مُومن اپنے کسی قابلِ اعتماد بھائی کے پاس

جمع ہوں گے ، اگر اس وقت اللہ سے کوئی دُعا کریں گے ۔ اللہ منظور فرمائے گا۔ کوئی چیز مانگیں گے تو اللہ عطا فرمائے گا۔ کسی نعمت کے اضافہ کی خواہش کریں گے تو اللہ نعمت میں اضافہ فرمائے گا ۔ اگر چپ رہیں گے تو خدا خود ہی اپنے لُطف وکرم کی ابتداء کرے گا۔

صادق علیہ السلام نے فرمایا ؛

جو شخص تجھ پر تین مرتبہ ناراض ہو جائے اور تیرے بارے میں کوئی بُری بات زبان سے نہ نکالے تو ایسے شخص کو اپنا دوست بناؤ۔

آپؑ نے اپنے ایک بھائی سے فرمایا ؛ لوگوں سے جان پہچان کم رکھو ۔ اور جن سے جان پہچان ہے ۔ ان سے بھی اوپرے ہو جاؤ ۔

اگر بالفرض تمہارے ایک سو دوست ہیں تو ننانوے کو چھوڑ دو۔ اور ایک سے بھی ہوشیار ہو کر رہو۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا ؛ مُومن کے ایمان کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے ۔ دین کی سمجھ ۔ مُصیبت میں صبر ، معیشت میں صحیح منصوبہ بندی ۔

آپؑ نے فرمایا ؛ تین اشخاص کا عمل آسمان کی طرف بلند نہیں ہوتا ۔ آقا سے بھاگ جانے والا غلام ۔ وہ عورت کہ جس کا شوہر اس پہ ناراض ہو ۔ اپنی چادر کو گھسیٹ کر چلنے والا ۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا ؛ تین چیزیں ہر دور میں نایاب رہی ہیں ۔ خالصتاً اللہ کے لئے بھائی چارہ کرنا ۔ نیک بیوی جو اللہ کے دین سے محبّت کرنے والی ہو ۔ فرمانبردار بیٹا ۔ جس شخص کو ان تین میں سے ایک چیز نصیب ہو جائے ۔ تو اُسے دنیا کی اچھائی مل گئی ۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا ؛ جس شخص میں تین باتیں نہ ہوں ۔ اس سے کبھی بھی اچھائی کی امید نہیں رکھنی چاہیئے ۔ (۱) جسے خلوت میں خوفِ خدا نہ ہو ۔ سفید سر ہونے کے باوجود اس میں تقویٰ نہ ہو ۔ عیب سے شرم نہ کرے ۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا ۔ تین آنکھوں کے سوا بروزِ قیامت ہر آنکھ روئے گی ۔ (۱) وہ آنکھ جس نے محارمِ الٰہی سے چشم پوشی کی ۔ (۲) وہ آنکھ جو اطاعتِ الٰہی میں جاگتی رہی ۔ (۳) وہ آنکھ جو تاریکیِ شب میں خوفِ خُدا سے روتی رہی ۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ عارفین کی زندگی تین اُصولوں کے گرد گردش کرتی ہے۔

خوف ۔ رجا (امید) حُبّ

خوف۔علم کی شاخ ہے۔ رجا یقین کی شاخ ہے۔ حُبّ معرفت کی شاخ ہے۔

خوف کا ثبوت (عذاب الٰہی) سے بھاگتا ہے۔ رجا کا ثبوت طلب کرنا ہے۔

حُب کا ثبوت محبوب کو ماسوا پر ترجیح دینا ہے۔

جب علم کسی سینے میں جاگزین ہوتا ہے تو خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے اور جب خوف آجائے تو آدمی بھاگتا ہے اور جب بھاگتا ہے تو نجات پا لیتا ہے۔

جب کسی دل میں نورِ یقین کی چمک ہوتی ہے تو وہ فضیلت کا مشاہدہ کرتا ہے۔ جب مشاہدہ فضیلت ہو جائے۔ تو اُمّید پیدا ہوتی ہے۔ جب حلاوتِ اُمّید پیدا ہوتی ہے۔ تو طلب پیدا ہوتی ہوتی ہے اور جب طلب کی توفیق نصیب ہو جائے۔ تو اپنے گوہر مقصود کو پالیتا ہے۔

جب ضیاءِ معرفت کی دل میں تجلّی ہوتی ہے تو محبّت کی ٹھنڈی ہوا چل پڑتی ہے۔ جب محبّت کی ہوا چلتی ہے۔ تو عاشق اپنے آپ کو محبوب کے سائے میں پاتا ہے۔ تو اسے غیر پر ترجیح دیتا ہے۔ اس وقت اس کے اَوامر کو بجا لاتا ہے۔ اور اس کی نواہی سے پرہیز کرتا ہے۔ اور تمام چیزوں سے زیادہ ان دو چیزوں کو پسند کر لیتا ہے۔ جب عاشق ادائے اَوامر اور اجتنابِ نواہی کرتے ہوئے اپنے محبوب کے ساتھ بساطِ اُنس پر بیٹھ جاتا ہے۔ تو اس وقت رُوح مُناجات و قربت کی منزل کو حاصل کر لیتا ہے۔

ان تینوں اُصولوں کی مثال حرم، مسجد، کعبہ کی طرح ہے۔ جو حرم میں داخل ہوا خلق کے خطرے سے محفوظ گیا۔ جو مسجد میں داخل ہوا وہ اپنے اعضاء کو نافرمانی میں استعمال کرنے سے محفوظ ہو گیا۔ اور جو کعبہ میں داخل ہوا اس کا دل غیر اللہ کے ذکر سے محفوظ ہو گیا۔

مؤمن غور کر جس طرح کی حالت اپنی بوقتِ موت دیکھنا چاہتا ہوں اگر اس وقت تیری وہی کیفیت و حالت ہے تو اللہ کی توفیق پر اس کا شکر ادا کرو۔ اگر خدا نخواستہ دوسری حالت ہے تو عزم صمیم کر کے اس حالت کو ترک کر دو اور زندگی میں تم سے جو کچھ غفلت سرزد ہوئی اس پر پشیمانی کا اظہار کرو اپنے آپ کو گناہوں اور باطن کے عیوب سے پاک کرنے کیلئے اللہ

سے مدد مانگو۔ غفلت کو اپنے دل سے قطع کر دو۔ توبہ کے پانی سے خواہشات کی آگ کو بجھا دو۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

جُمعہ نماز میں شریک نمازی تین طرح کے ہیں۔ پہلا وہ ہے جو جُمعہ میں امام سے پہلے خاموشی اور سکون سے گیا۔ اس کی شرکت اگلے جمعہ تک اس کے گناہوں کا کفّارہ بنے گی۔ اور تین دن اس کی عمر میں اضافہ ہوگا۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِہَا۔ مقصد یہ ہے کہ جو ایک نیکی کرتا ہے اسے دس نیکیوں کا اجر ملتا ہے۔

دوسرا وہ شخص ہے جو شور مچاتا ہُوا اور خوشامد و چاپلوسی کرتا ہوا جُمعہ میں شریک ہُوا۔ جُمعہ سے اس کو فقط یہی شور و غل ہی نصیب ہوگا۔

تیسرا وہ شخص ہے جو امام کے خطبہ میں آکر شریک ہُوا۔ اور نماز میں شریک ہُوا۔ اس شخص نے سُنّت کی خلاف ورزی کی۔ یہ شخص اگر اللہ سے دعا کرے تو اللہ کی مرضی چاہے دُعا منظور کرے یا رد کر دے۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا؛ لوگ اپنے بستروں سے تین حالتوں میں کھڑے ہوتے ہیں
پہلا طبقہ ان لوگوں کا ہے۔ جن کا اَجر ہے اور نقصان نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو بستر سے اُٹھ کر وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

دوسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جو خاصا سو کر اٹھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو سوتے تک خدا کی نافرمانی کرتے رہے۔

تیسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جنہیں نہ فائدہ ہے نہ نقصان ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سوتے ہوئے صُبح کر دی۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا؛ حرامزادہ کی تین نشانیاں ہیں۔
بُرے اخلاق و کردار کا مالک ہونا، زِنا کا دلدادہ ہونا۔ ہم اہلِ بیتؑ سے بُغض رکھنا۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ تقویٰ تین قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) تقویٰ باللہ فِی اللہ۔ یہ شبہات تو درکنار حلال کے ترک کرنے کا نام ہے یہ مقام خاصُ الخاص بندوں کا ملا ہے۔

(۲) تقویٰ مِنَ اللہ۔ یہ حرام تو درکنار شُبہات کے ترک کرنے کا نام ہے یہ خواص کا تقویٰ ہے۔

(۳) تقویٰ مِنْ خَوْفِ النَّار ۔ یہ حرام کو ترک کرنے کا نام ہے۔ یہ عام بندوں کا تقویٰ ہے ۔
تقویٰ کی مثال ایسے سمجھو ۔ جیسے کسی نہر میں پانی بہہ رہا ہو اور تقویٰ کے تینوں طبقات کے
حاملین کو درخت سمجھو ۔ جو اس نہر کے پانی سے اپنی اپنی استعداد کے مطابق سیراب ہو رہے
ہوں ۔ اور جتنی کسی درخت کی صلاحیّت ہے لوگ اتنا ہی اس سے فیض یاب ہوتے ہیں ۔

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا ۔ بیمار تین قسم کے ہیں ۔

(۱) مَرِیضُ النَّفْس (۲) مَرِیضُ الْقَلْب (۳) مَرِیضُ الرُّوح

مُنافق نفس کا مریض ہوتا ہے ۔ اس کی دوا دوزخ ہے ۔

مؤمن قلب کا مریض ہوتا ہے ۔ اس کی دوا معرفتِ ربّ و محبّتِ ربّ ہے ۔

عارف رُوح کا مریض ہوتا ہے ۔ اس کی دوا قُرب ربّانی ہے ۔

مُنافق کی قربت بدبختی کی پستی ہے ۔ اور اس کے مُقدّر میں لعنت ہے ۔

مؤمن کی قُربت درجۂ سلامت میں ہے اور اس کے مُقدّر میں سعادت ہے ۔

عارِف کی قربت درجۂ ولایت ہے اور اس کے مُقدّر میں کرامت ہے ۔

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا ۔ شیعوں کی تین قسمیں ہیں ۔

(۱) ہم سے مَودّت و محبّت رکھنے والا صحیح شیعہ اور وہ ہم سے ہے ۔

(۲) ہمارے ذریعہ زینت حاصل کرنے والا اور جو ہمیں اپنے لئے زینت سمجھے ہم اس کے لئے زینت بنتے ہیں ۔

(۳) ہمارے ذریعے سے لوگوں سے کھانے والا اور جس کے دل میں ہماری محبّت نہ ہو ۔ اور ہمیں کمائی کا ذریعہ بنائے تو وہ فقیر ہو جائے گا ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ؛ ہمارے شیعوں کو تین چیزوں سے آزماؤ ۔

(۱) نماز کے اوقات میں دیکھو کہ یہ اس کی کس طرح نگہبانی کرتے ہیں ۔

(۲) محرمِ اسرار ہونے کے وقت دیکھو ۔ کہ وہ اسے ہمارے دشمنوں سے کیسے چھپاتے ہیں ۔

(۳) مالدار ہونے کے وقت دیکھو ۔ کہ وہ اس کے ذریعہ سے مؤمن بھائیوں کی کیسے خبرگیری کرتے ہیں ۔

ژ

# دسویں فصل

## وہ احادیث جو ائمہؑ طاہرین سے مروی ہیں۔

جناب رضا علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ابو حنیفہؒ ایک دن جناب صادق علیہ السلام کی خدمت سے باہر نکلے تو جناب موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ اور ان سے پوچھا! نوجوان یہ بتاؤ۔ نافرمانی کس سے سرزد ہوتی ہے تو جناب کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ تین حالتوں سے خالی نہیں ہے۔

(۱) یا تو اللہ کی طرف سے ہے اور بندے کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ یعنی بندہ مجبور محض ہے۔ تو اس شکل میں کریم کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ اپنے بندے کو نا کردہ گناہ کی سزا دے۔

(۲) یا یہ کہ معصیت اللہ اور بندے دونوں کی طرف سے ہے۔ اس شکل میں قوی شریک کو کمزور شریک کی سزا کا حق نہیں ہے۔ یعنی گناہ تو دونوں نے مل کر کیا اور سزا صرف کمزور شریک کو ملے اور سزا بھی وہی دے جو اس کا قوی شریک ہے۔

(۳) یا بندے کی طرف سے ہے اور واقعتاً برائی کا صدور بندے کی طرف سے ہے اب اگر اللہ اسے سزا دے گا تو گناہ کی وجہ سے دے گا۔ اگر معاف کر دے تو یہ اس کا کرم و احسان ہے۔

جناب کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ اطاعت کی بنیاد تین چیزوں پر ہے۔

(۱) خوف (۲) امید (۳) محبت

محبت۔ محرمات کو ترک کرنا خوف کی نشانی ہے۔ اطاعت میں رغبت امید کی نشانی ہے۔ شوق و انابت محبت کی نشانی ہے۔

امام جواد علیہ السلام نے فرمایا۔ تین چیزیں محبت کو کھینچتی ہیں۔

رہن سہن میں انصاف برتنا تکالیف میں شریک ہونا۔ اور قلبِ سلیم کی طرف رجوع کرنا۔

جناب باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے مومن کو تین خصلتیں عطا فرمائی ہیں۔

دُنیا میں عزّت ، آخرت کی کامیابی ۔ ظالمین کے دلوں میں اس کا خوف

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :۔

اللہ نے ایک مخصوص جنّت پیدا فرمائی ہے جس میں تین قسم کے لوگوں کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوگا۔

(۱) وہ شخص جس نے اپنے نفس کے خلاف حق کا فیصلہ کیا۔

(۲) وہ شخص جو اپنے ایمانی بھائی کی زیارت کے لئے جائے ۔

(۳) وہ شخص جو ایمانی بھائی کے لئے ایثار و قربانی سے کام لے۔

جناب موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہشام بن الحکم سے فرمایا ۔

ہشّام جو شخص تین چیزوں کو تین چیزوں پر مسلّط کرے تو گویا اس نے اپنے عقل کی منہدم کرنے پر مدد کی ہے ۔ (۱) جو شخص نورِ تفکّر کو لمبی امید سے تاریک کردے ۔

(۲) نوادرِ حکمت کو فضول گفتگو سے مٹادے ۔

(۳) عبرت کے نور کو شہواتِ نفس سے بجھادے ۔ تو ایسے شخص نے گویا اپنی عقل کو منہدم کر دیا ۔ اور جس کی عقل ختم ہو جائے اس کی دین و دنیا تباہ ہو جاتی ہے ۔

طاؤس بیان کرتے ہیں ، میں نے ایک بزرگ کو مسجد الحرام میں میزاب شریف کے نیچے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ۔ وہ نماز میں اور دُعا میں بہت زیادہ گریہ وزاری کر رہے تھے ۔ جب میں قریب گیا تو وہ جناب علی ابن الحسین زین العابدینؑ تھے ۔ میں نے انہیں کہا ، مولا ! میں آپ کو اتنا رونا ہوا دیکھ رہا ہوں ۔ حالانکہ آپ کو تین چیزیں ایسی میسّر ہیں جو خوفِ آخرت سے نجات دے سکتی ہیں ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے فرزند ہیں ۔

دوم یہ کہ حضورؐ کی شفاعت کے حق دار ہیں ۔ سوئم یہ کہ اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے ۔

تو امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ! کہ میں فرزندِ رسولؐ ہونے کی وجہ سے بے خوف نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔

فَلَا اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ جب صُور پھونکا جائے گا ۔ تو ان کے درمیان کوئی رشتہ داری باقی نہیں رہے گی ۔

اپنے جدِ طاہرؐ کی شفاعت کی وجہ سے بے خوف نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے !

وَلَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی :- وہ اس کے لئے شفاعت کریں گے جس کو اللہ چن لے۔

اور اللہ کی رحمت کی وجہ سے میں بے خوف اس لئے نہیں ہو سکتا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ط

یقیناً اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے نزدیک ہے۔

مجھے علم نہیں ہے کہ میں محسن بھی ہوں۔

اور اسی روایت کے مشابہ دوسری وہ روایت بھی ہے۔ جس میں کسی شخص نے جناب جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنی عصمت کی حفاظت کی اللہ نے ان کی اولاد کے لئے جہنم کو حرام قرار دیا۔ تو کیا یہ حدیث ہر فاطمی کے لئے جہنم سے امان کی باعث ہے۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا :- تو احمق ہے۔ اس حدیث سے مراد جناب حسنین کریمین علیہم السلام ہیں۔ کیونکہ وہ اہلِ کِسا میں سے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی جتنے فاطمی ہیں۔ تو جس کا عمل اسے پیچھے کر دے گا تو اس کا نسب اسے آگے نہیں کرے گا۔

جناب محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا :- تین چیزیں موجبِ درجات ہیں تین چیزیں گناہوں کا کفارہ ہیں تین چیزیں ہلاکت سے بچانے والی ہیں۔ اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں۔

باعثِ درجات اشیاء یہ ہیں۔

سلام کا پھیلانا۔ کھانا کھلانا۔ رات کو جب دنیا سوئی ہوئی ہو نماز پڑھنا۔

گناہوں کا کفارہ یہ چیزیں ہیں۔

سردیوں میں پورا پورا وضو کرنا۔ روز و شب نماز کی طرف جانا۔ نماز با جماعت کی پابندی۔

ہلاکت سے بچانے والی اشیاء یہ ہیں۔

خَلوت و جَلوت میں خوفِ خدا کرنا۔ عُسرت و امارت میں اعتدال کو پیشِ نظر رکھنا۔ غصہ اور خوشی میں عدل کی بات کرنا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا :-

انسان ان تین حالات میں محصور رہتا ہے ۔ بلا ۔ قضا ۔ نعمت

بلا کی حالت میں اللہ نے اس پر صبر کو فرض قرار دیا ہے ۔

قضا کی حالت میں خدا نے اس پر تسلیم کو فرض کیا ہے ۔

نعمت کی حالت میں اللہ نے اس پر شکر کو فرض کیا ہے ۔

ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے فرمایا :۔

انبیاؑ اور ان کی اولاد اور ان کے پیروکاروں کو تین چیزوں سے محفوظ کیا گیا ۔

جسمانی بیماری ۔ حاکم کا خوف ۔ غربت

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا :۔ مخلوق کے لئے تین مواقع سب سے زیادہ پریشان کن ہیں ۔ (۱) پیدائش کا وقت (۲) جب انسان شکمِ مادر سے برآمد ہوتا ہے اور ایک نئی دنیا کو دیکھتا ہے ۔ (۲) موت کا وقت ۔ جب انسان اس دنیا سے سفر کرتا ہے ۔ اور نئے عالم کا مشاہدہ کرتا ہے ۔

(۳) جب قبر سے برآمد ہوگا ۔ اور آخرت کے شدائد کو ملاحظہ کرے گا ۔

خداوند تعالیٰ نے جناب یحییٰ علیہ السلام کو ان تینوں مواقع کی سلامتی عطا کی ۔ اور ان کے خوف کو دور فرمایا ہے جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔

وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا

جناب یحییٰ پر سلام ہو جس دن پیدا ہوا ، جب مرے گا اور جب دوبارہ زندہ کیا جائے گا ۔

جناب عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے آپ پر سلام کرتے ہوئے ان تینوں مواقع کی سلامتی کی گواہی دی جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ۔

وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا

مجھ پر سلام ہو جس دن میں پیدا ہوا اور جب مروں گا اور جب دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا ۔

جناب علی رضا علیہ السلام نے فرمایا :۔ جو مجھ غریب الوطن کی زیارت کو آئے گا ۔ تو میں قیامت

کے تین مواقع پر اس کے پاس جاؤں گا۔ اور وہاں کی وحشت ناکیوں سے نجات دلاؤں گا۔

(۱) جب لوگوں کے دائیں یا بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیئے جا رہے ہوں گے۔

(۲) پُل صراط پر اور میزان پر۔

امام علی ابن الحسین زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا۔

تین شخص گناہوں میں برابر کے شریک ہیں۔ (۱) ظُلم کرنے والا۔ (۲) اس کی مدد کرنیوالا (۳) اس کے ظُلم پر خوش ہونے والا۔

اور آپؑ نے فرمایا:۔ کہ جناب خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ کسی کو گُناہ کی وجہ سے شرمندہ نہ کرو۔

اور تین کام اللہ کو بہت محبوب ہیں۔ (۱) دولت کی موجودگی میں اِعتدال قائم رکھنا۔ (۲) طاقت کے ہوتے ہوئے معاف کرنا۔ (۳) اللہ کی مخلوق پر شفقت کرنا۔

دُنیا میں جو کوئی کسی پر شفقت کرے گا۔ تو اللہ بروزِ قیامت اس پر شفقت فرمائے گا۔

اور دانائی کی بُنیاد خوف خدا ہے۔

ابی مالک نے امام زین العابدین علیہ السلام سے عرض کی مولا! مجھے پوری شریعت سے باخبر فرمائیں۔ آپ نے فرمایا پوری شریعت کا خلاصہ ان تین چیزوں میں بند ہے۔

(۱) حق بات کہنا (۲) انصاف کا فیصلہ کرنا (۳) وعدہ نبھانا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔

اس امت میں سے جو لوگ ہم سے محبّت کرتے ہیں۔ میں اُن کی نجات کے لیئے پُر اُمید ہوں۔ سوائے تین آدمیوں کے۔ (۱) ظالِم بادشاہ کا ساتھی۔ (۲) خواہشات کی پیروی کرنے والا۔ (۳) اِعلانیہ فِسق و فُجور کرنے والا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: طوفانِ نوحؑ کے بعد اِبلیسِ ملعون جناب نوح علیہ السلام کے پاس گیا۔ اور کہا کہ آپ نے مجھ پر بڑا احسان کیا ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اس کا بدلہ دوں۔ جناب نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ میں تجھ سے سخت نفرت کرتا ہوں۔ بتاؤ میں نے تم پر کون سا احسان کیا ہے۔؟ ابلیس نے جواب دیا۔ کہ آپ نے قوم کو غرق کروا کے مجھ

کو آرام دلایا ہے۔ اب ان کی اگلی نسل تک میں آرام کروں گا۔

جناب نوح نے فرمایا! بتاؤ میرے احسان کا بدلہ کس طرح سے چکانا چاہتے ہو۔

شیطان نے کہا تین اوقات میں مجھے یاد کرنا۔ میں ان تین اوقات میں موجود ہوتا ہوں۔

(۱) غصّہ کے وقت مجھے یاد کرنا۔ (۲) جب دو اشخاص کے درمیان فیصلہ کرو۔ تو مجھے یاد کرنا (۳) جب کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھے ہو تو اس وقت مجھے یاد کرنا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فرزندِ آدم! میں نے تجھ پر تین احسان کئے۔ (۱) میں نے تیرے وہ گناہ پوشیدہ رکھے اگر تیرے خاندان کو ان کا پتہ چل جاتا۔ تو وہ اسے کبھی نہ چھپاتا۔

(۲) میں نے تجھے کشادہ روزی عطا کر کے تجھ سے قرضِ حسنہ کا مطالبہ کیا۔ لیکن تو نے نہ دیا۔ (۳) موت کے وقت تجھے تہائی مال کی وصیت کرنے کا اختیار دیا۔ لیکن تو نے کسی اچھائی کے لئے وصیت نہ کی۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا۔

تین چیزیں دوسری تین چیزوں سے ملی ہوئی ہیں۔ اللہ نے نماز اور زکوٰۃ کا بیک وقت حکم دیا۔ جس شخص نے نماز پڑھی اور زکوٰۃ نہ دی۔ اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔

(۲) اللہ نے اپنے شکر اور والدین کے شکریہ کا بیک وقت حکم دیا۔

اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ۔ جس نے اللہ کا شکر کیا۔ لیکن والدین کا شکریہ ادا نہیں کیا تو اُس نے درحقیقت اللہ کا شکر ادا ہی نہیں کیا۔

اللہ نے تقویٰ اور صلۂ رحم کا بیک وقت حکم دیا۔ جس نے صلۂ رحمی نہیں کی اس نے اللہ کا تقویٰ بھی نہیں رکھا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن کی خوشی تین چیزوں میں ہے۔

(۱) بیوی سے متمتّع ہونا۔ (۲) بھائیوں سے خوش گپیاں کرنا۔ (۳) نمازِ شب ادا کرنا۔

★

# گیارہویں فصل

## زُہّاد و حُکماء کے کلام میں

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا جانِ پدر! انسان میں تین چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ایک تہائی اللہ کی ہے۔ ایک تہائی اس کے اپنے لئے ہے۔ اور ایک تہائی کیڑے مکوڑوں کے لئے ہے۔

جو چیز اللہ کی ہے وہ ہے انسان کی روح

جو چیز اس کے اپنے لئے ہے وہ ہے اس کا علم

جو چیز کیڑے مکوڑوں کے لئے وہ ہے اس کا بدن۔

بھائیوں کے تین طبقات ہیں۔ ایک طبقہ تو غذا کی طرح اہم ہے۔ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ اور وہ ہیں دینی بھائی۔

اور ایک طبقہ ایسا ہے جس کی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن اکثر اوقات اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ ہیں معاشرت کے بھائی۔

اور ایک طبقہ وہ ہے جن کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی انہیں کوئی پسند کرتا ہے۔ اور وہ ہیں لالچ کے بھائی۔

لوگ تین طرح کے ہیں۔ مکمّل انسان ۔ آدھا انسان ۔ لاشئے

مکمّل انسان وہ ہے۔ جو صاحبِ رائے ہو اور دوسروں کو بھی صحیح مشورہ دے۔

آدھا انسان وہ ہے جو خود تو صاحبِ رائے نہ ہو لیکن بوقتِ احتیاج عقل مندوں سے مشورہ کرے۔ لاشئے وہ ہے۔ جو نہ تو خود صاحبِ رائے ہو اور نہ ہی کسی عقل مند کے پاس مشورہ کے لئے جائے۔

انسان ریاست و امارت کا حقدار تب بنتا ہے۔ جب اس میں تین خصلتیں جمع ہو جائیں۔ (۱) لوگوں پر زیادتی نہ کرے۔ (۲) لوگوں کی زیادتی برداشت کرے۔

ان کے مال کی لالچ کی بجائے اپنا مال اُن پر خرچ کرے۔

اگر کسی شخص کی وفا کا قبل از وقت ملاحظہ کرنا چاہتے ہو تو تین چیزوں کے ذریعے اُسے پرکھو ۔ (۱) بھائیوں سے کتنی محبّت و اُلفت رکھتا ہے۔

(۲) اپنے وطن سے کتنی محبّت رکھتا ہے۔ (۳) اپنے گناہوں پر کتنا روتا ہے۔

تین کام انبیاء کی میراث ہیں۔ (۱) اچھّا طریقہ (۲) گہری خاموشی

(۳) درمیانہ روی سے چلنا۔

تین کام بدبختوں کی میراث ہیں۔ (۱) بُرا طریقہ (۲) مُتکبّرانہ چال (۳) لایعنی گفتگو

اگرچہ کوئی بادشاہ بھی بن جائے تو بھی ان تین چیزوں سے منہ نہیں موڑنا چاہیے۔

(۱) ماں باپ کے احترام کے لئے اپنی نشست سے کھڑا ہونا۔

(۲) اپنی آخرت کی اصلاح کے لیے عالم سے استفادہ کرنا۔ (۳) مہمان کی خدمت کرنا۔

ابنِ عبّاس نے کہا میرے ہمنشین کے مجھ پر تین حق ہیں۔

(۱) اس کے آتے ہی اسے اچھی طرح سے دیکھوں۔ (۲) جب بیٹھے تو اس کے لئے جگہ میں کشادگی کروں۔ (۳) جب بات کرے تو دھیان سے اس کی بات چیت سنوں۔

شیطان نے تین مواقع پر بہت بڑی چیخ ماری۔

پہلا اس وقت جب اس پر لعنت کی گئی۔ دوسرا اس وقت جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ولادت ہوئی۔ تیسرے اس وقت چیخا۔ جب سورت فاتحہ نازل ہوئی۔ اور اس کی ابتدا میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تھی۔

معرفت، حکمت، شُجاعت نفس کی سعادت ہے۔

مال، منصب، حسب بدن کی سعادت ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:۔ جس مرد یا عورت کی تین نابالغ اولادیں اس کی زندگی میں فوت ہو جائیں تو وہ والدین کے دوزخ سے بچنے کا سبب بن جائیں گے۔

جسے اللہ کا خوف ہوگا۔ وہ اپنے دشمنوں سے انتقام لے کر اپنے غصّہ کو ٹھنڈا نہیں کرے گا۔

جسے اللہ کا تقویٰ ہو گا۔ اپنی ہر خواہش پر عمل نہیں کرے گا۔
جسے محاسبہ کا خوف ہو گا۔ اپنی ہر پسندیدہ غذا نہیں کھائے گا۔
معاویہ نے خالد بن معمر سے پوچھا کہ تم علیؑ سے کیوں محبت کرتے ہو۔ تو انہوں نے کہا تین وجُوہ کی بناء پر میں نے علیؑ سے محبت کی۔
غصّہ کے وقت حلیم تھے۔ گفتگو کے وقت سچّے تھے۔ حاکم ہونے کے وقت عادل تھے۔
حسن بصری نے کہا معاویہ نے وہ تین غلط کام کئے ہیں جن میں سے ایک بھی اس کی ہلاکت کے لئے کافی تھا۔ اُمورِ اُمّت کو جبر و استبداد کے ذریعے غصب کیا۔ اپنے بیٹے یزید ملعون کو ولی عہد قرار دیا جو کہ شرابی تھا۔ ریشم پہنتا تھا۔ طنبور کا رسیا تھا۔
زیاد کو اپنا بھائی بنا کر اسے عراق کا حاکم مقرر کیا۔
ایک حکیم نے کہا دنیا کو تین وجوہ کے لئے طلب کیا جاتا ہے۔ دولت، عزّت، راحت جس نے زُہد اختیار کیا اُس نے عزّت پائی۔ جس نے قناعت کی دولت پائی۔ جس نے اس کے پیچھے دوڑ دھوپ کم کی اس نے راحت پائی۔
نوشیروان بادشاہ نے اپنے ملازم کو تین لکھّے ہوئے رقعے دیئے اور کہا کہ جب میں سخت غصّہ میں آجاؤں تو یکے بعد دیگرے وہ رقعے مجھے دینا۔ ایک دن وہ کسی وجہ سے بہت غصّہ میں آیا۔ تو ملازم نے ایک رقعہ اس کے حوالے کیا۔ جس میں لکھا تھا۔
"اپنے غصّہ کو قابو میں رکھ۔ تو خُدا نہیں ہے" پھر دوسرا رقعہ اس کے حوالے کیا۔ اس میں لکھا تھا۔ "اللہ کے بندوں پہ رحم کر اللہ تجھ پر رحم کرے گا"
پھر تیسرا رقعہ اس کے حوالے کیا۔ اس میں لکھا تھا۔
"خُدا کے قانون کے تحت بندگانِ خدا سے سُلوک کرو۔ اسی کے ذریعہ سے ہی تو خُوش نصیبی حاصل کر سکے گا۔
یحییٰ بن معاذ نے کہا، "حرص شیر کی طرح پھاڑ کھانے والی چیز ہے"
اور لوگ تین طرح کے ہیں۔ وہ شخص جس کا شیر کھلا ہُوا ہے۔ یہ شخص دُنیا دار ہے۔
وہ شخص جس کا شیر زنجیروں میں جکڑا ہُوا ہے۔ وہ شخص زاہد ہے۔

جس کا شیر زنجیروں میں جکڑا ہُوا ہے - وہ شخص زاہد ہے - وہ شخص جس نے اس شیر کو ذبح کر دیا ہے - یہ شخص اللہ کا ولی ہے اور صدیق ہے۔

ابنِ عباسؓ نے کہا زُہد کے تین حرف ہیں یعنی ز - ہ - د

ز سے مراد زادِ آخرت ہے - ھا - سے مراد ہدایتِ دین ہے -

دال سے مراد اطاعتِ الٰہی کا دوام ہے -

ایک حکیم نے کہا - تین چیزوں کا تعلّق خدائی خزانے سے ہے - اللہ یہ چیزیں اپنے پیاروں کو دیتا ہے - فقر، مرض، صبر

ابنِ عباسؓ سے پوچھا گیا - بہترین دن - بہترین مہینہ اور بہترین عمل کونسا ہے؟ انہوں نے فرمایا - بہترین دن جُمعہ ہے - بہترین مہینہ، رمضان ہے - اور بہترین عمل نمازِ پنجگانہ کی بر وقت ادائیگی ہے -

اس جواب کی اطلاع جناب امیر المومنین علیہ السلام کو ملی تو آپؑ نے فرمایا - اگر مشرق و مغرب کے علماء و حکماء سے یہی سوال کیا جاتا تو میں کہتا بہترین عمل وہ ہے - جو قبول ہو جائے بہترین مہینہ وہ ہے جس میں تُو توبہ کرے - بہترین دن وہ ہے جب تو حالتِ ایمان میں دنیا سے کُوچ کرے۔

ایک دانا کا قول ہے تین چیزوں میں کوئی عار نہیں ہے - مرض - فقر، موت

جس میں تین چیزیں ہوں - اس کا ایمان مکمّل ہو گا - اپنی زبان کا مالک ہو - حالات زمانہ کو سمجھتا ہو - اس کی اصلاح کا اس کے پاس منصوبہ ہو -

ایک دفعہ جناب جبرئیل امین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے کہا - اگر ہم فرشتوں کو زمین پر عبادت کرنے کا حکم ملتا تو ہم تین کام سرانجام دیتے۔

(۱) مسلمانوں کو پانی پلانا (۲) عیال دار شخص کی مدد کرنا - (۳) گُناہوں کی پردہ پوشی

ایک عالمِ ربّانی نے فرمایا - فقہ کی کتابوں کے تین ابواب سے میں نے تین مسائل حاصل کئے اور وہی تین مسائل مجھے کافی ہو گئے -

نکاح کے باب سے یہ مسئلہ حاصل کیا کہ دو بہنیں بیک وقت نکاح میں نہیں لائی جا سکتیں۔

تو میں نے سوچا کہ دُنیا اور آخرت دو بہنیں ہیں ۔ میں بیک وقت انہیں اکٹھا نہیں رکھ سکتا ۔

طلاق کے باب سے میں نے یہ مسئلہ حاصل کیا کہ جس عورت کو نبی نے طلاق دی ہو ۔ امت کے لئے حلال نہیں ہے ۔ میں نے سوچا کہ دُنیا کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے تین مرتبہ طلاق دی ہے ۔ لہٰذا یہ میرے لئے حلال نہیں ہے ۔

بیع و شراء کے باب سے میں نے یہ مسئلہ حاصل کیا ہے کہ گندم کا تبادلہ گندم سے پورا پورا کیا جائے ۔ زیادہ لینا سُود ہے اور حرام ہے تو میں نے سوچا
کہ میری زندگی کا صاع اور میرے رزق کا صاع برابر ہے زیادہ لینا حرام ہے اور سُود ہے ۔

حضرت امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کی مولا ۔ آپ کے جدِّ اطہرؐ کا فرمان ہے ۔ جب تمہیں کوئی حاجت درپیش ہو تو تین قسم کے لوگوں کے پاس جا کر طلب کرو ۔ قریشی شخص ۔ حاملِ کتابُ اللہ ، با صباحت چہرے والا ، اور اللہ کے فضل سے آپ میں یہ تینوں چیزیں جمع ہیں ۔

حسن علیہ السلام مسند سے اُٹھ کر بیٹھ گئے ۔ اور فرمایا کہ جناب رسول کریمؐ کا فرمان ہے ۔ ہر شخص کے ساتھ اس کی قدر و منزلت کے مطابق سلوک کرو ۔ میں تم سے تین چیزوں کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں ۔ اگر تم نے ان کے درست جواب دیئے تو تجھے تین سو دینار دوں گا ۔

سائل نے کہا مولا پوچھئے ۔ آپ نے فرمایا ۔ انسان کے لئے زینت کیا ہے ؟

سائل نے کہا علم جس کے ساتھ حلم ہو ۔ آپ نے فرمایا اگر یہ چیز اس کے پاس نہ ہو ۔ تو سائل نے کہا کرم جس کے ساتھ تقویٰ ہو ۔

آپ نے فرمایا اگر اس میں یہ چیز بھی نہ ہو ۔ سائل نے کہا فقر جس کے ساتھ صبر ہو ۔

آپ نے فرمایا اگر اس میں یہ چیز بھی نہ ہو ۔ تو سائل نے کہا پھر ایسے شخص پر آسمانی بجلی گرے جو اُسے جلا کر اللہ کی باقی مخلوق کو اس سے نجات دے ۔

امام علیہ السلام نے اس جواب پر تبسّم فرمایا ۔ اور اسے چھ سو دینار عطا کئے ۔

ایک دانا کا قول ہے ۔ جو شخص تین چیزوں کے بغیر دعویٰ کرے تو اس کے ساتھ شیطان مخول کر رہا ہے ۔

۱ ۔ جو حُبِّ دنیا کے ہوتے ہوئے ذکرِ الٰہی کی حلاوت کا دعویٰ کرے ۔

۲ ۔ جو اپنے نفس کو ناراض کئے بغیر اللہ کی رضا کا دعویٰ کرے ۔

(۳) جو لوگوں کی مَدح و ثناء کی خواہش کے باوجود اِخلاص کا دعویٰ کرے ۔

ابراہیم ادہم رح سے پوچھا گیا ۔ کس بناء پر تُو نے زُہد کو حاصل کیا ۔ تو انہوں نے کہا تین وجوہات کی بناء پر میں نے زُہد اختیار کیا ۔

(۱) میں نے قبر کی تنہائی کو دیکھا ۔ جہاں کوئی میرا مُونس نہیں ہے ۔

(۲) میں نے دیکھا کہ راستہ لمبا ہے ۔ میرے پاس زادِ راہ نہیں ہے ۔

(۳) میں نے دیکھا کہ فیصلہ کرنے والا خدائے جَبّار ہے اور میرے پاس کوئی حُجّت نہیں ہے ۔

جناب ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا گیا ۔ کس بناء پر اللہ نے آپ کو اپنا خلیل بنایا ہے ۔ تو آپ نے فرمایا تین وجہ سے اللہ نے مجھے خِلّت کا شرف عطا کیا ہے ۔

(۱) میں نے ہمیشہ اللہ کے اَمر کو غیر اللہ کے اَمر پر پسند کیا ۔

(۲) جس چیز کی ضمانت اللہ نے خود لی ہے میں نے کبھی اس کا اہتمام نہیں کیا ۔

(۳) صبح اور شام کی روٹی بغیر مہمان کے کبھی نہیں کھائی ۔

خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے پاس قلبِ عالِم ، بدن صابِر ، اور قناعت کرنے والا ہاتھ ہے ۔ جس شخص میں تین باتیں نہ ہوں ۔ وہ کبھی صاحبِ فضیلت نہیں بنتا ۔

(۱) حِلم جس کے ذریعہ سے جاہلوں کی جہالت کا توڑ کر سکے ۔

(۲) تقویٰ جو اُسے حرام کاموں سے بچا سکے ۔

(۳) حُسنِ خُلق جس کے ذریعہ لوگوں سے مدارات سے پیش آئے ۔

تین چیزوں کی پہچان تین مواقع پہ ہوتی ہے ۔

(۱) سخی کی پہچان قحط کے دور میں ہوتی ہے ۔ (۲) بہادر کی پہچان جنگ میں ہوتی ہے ۔

(۳) بُردبار کی پہچان غصّہ کے وقت ہوتی ہے ۔

حضرت عبداللہ بن عباس کی خدمت میں ایک شخص آیا اور کہا کہ میں اَمر بِالمعرُوف و نَہی عَنِ المُنکر کی تبلیغ کرنا چاہتا ہوں ۔

ابن عباس نے اُسے فرمایا۔ اگر قرآن کریم کی یہ تین آیات تجھے شرمندہ نہیں کرتیں ۔ تو ضرور تبلیغ کرو۔ اِس نے پوچھا کونسی آیات ؟ تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔

اَتَامُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ ۔

ترجمہ :۔ کیا تم لوگوں کو اچھائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔

کیا یہ آیت تو تمہارے خلاف نہیں جاتی ۔ کہا میں انہیں میں سے ہوں ۔

دوسری آیت ہے ۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ۔

ترجمہ :۔ تم وہ بات کیوں کرتے ہو جو خود نہیں کرتے ۔

کیا یہ آیت تو تمہارے خلاف نہیں ہے ۔ کہا میں تو انہی میں سے ہوں ۔

ابن عباس نے فرمایا قرآن حکیم کی ایک اور آیت ہے ۔

وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ اِلٰی مَآ اَنْھٰکُمْ عَنْہُ ۔

ترجمہ :۔ یعنی جس چیز سے تمہیں روک رہا ہوں ۔ اس پہ خود عمل پیرا نہیں ہونا چاہتا ۔

پوچھا۔ کہیں یہ آیت تو تمہیں شرمندہ نہیں کرتی ۔ اس نے کہا ایسا ہی ہے ۔ تو ابن عباس نے کہا۔ جاؤ پہلے اپنی اصلاح کرو ۔

عاقل کی تین نشانیاں ہیں (۱) تقویٰ خدا (۲) سچ بولنا (۳) بے فائدہ چیزوں کا چھوڑنا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے پوچھا گیا ۔ مومن کی پہچان کیسے ہو گی ۔ آپؐ نے فرمایا! وقار ، نرمی ، راست گوئی سے مومن کی پہچان ہوتی ہے ۔

تین مقامات پر چھوٹوں کو بڑوں کے آگے نہ ہونے دو۔

(۱) جب رات کو سفر کر رہے ہوں ۔ (۲) جب پانی سے گزر رہے ہوں ۔

(۳) جب جنگ کر رہے ہوں ۔

کنجوس دولتمند، گدھوں ، گھوڑوں ، اونٹوں جیسے ہیں ۔ جن پر سونا چاندی لدا ہوتا ہے ۔ وہ گھاس اور جو کھا رہے ہوتے ہیں ۔

اولیائے کاملین کی تین صفات ہیں ۔ (۱) خاموشی اور زبان کی حفاظت، یہ نجات کا دروازہ ہے (۲) بھوک اور یہ اچھائیوں کی کلید ہے (۳) عبادات، دن کے روزے، رات کی عبادت میں اپنے نفس کو تھکانا ۔ صحبتِ خلق ضلال (گمراہی) ہے حق میں مشغول ہونا کمال ہے ۔ اور بغیر عمل کے علم طلب کرنا وبال ہے ۔

تین اشیاء سے منہ موڑنا حکمت ہے ۔ (۱) جاہل کی بدعملی (۲) عاقل کی لغزش ۔ (۳) غافل کی جہالت ۔

جناب عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ۔ جس نے علم حاصل کیا عمل کیا اور اس کی تعلیم دی ۔ ایسا شخص بزمِ ملکوت میں عظیم شمار ہوتا ہے ۔

جناب عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ۔ میں تم سے بالکل سچ کہتا ہوں ۔ کہ جس طرح سے مریض کو غذا دی جاتی ہے مگر مرض کی وجہ سے وہ اس سے لطف اندوز نہیں ہوتا ۔ بعینہٖ اسی طرح سے دنیادار شخص بھی اللہ کے ذکر سے لطف اندوز نہیں ہوتا ۔ لوگو — ! میں تم سے بالکل سچ کہتا ہوں کہ جس طرح سے جانور پر سواری نہ کی جائے تو وہ جانور سرکش بن جاتا ہے ۔ بعینہٖ اسی طرح اگر موت کی یاد اور عبادت کی تکلیف سے دل کو نرم نہ کرو گے تو وہ سخت ہوتا جائے گا

دیکھو — ! میں تم سے بالکل سچ کہتا ہوں ۔ جب تک کوئی مشک پھٹ نہ جائے ۔ اس میں کسی بھی وقت شہد ڈالا جا سکتا ہے ۔ بعینہٖ اسی طرح سے دل کو اگر خواہشات نہ پھاڑ دیں لالچ اُسے خراب نہ کرے، نعمات کی وجہ سے اس میں سختی نہ آئی ہو تو وہ کسی بھی وقت حکمت کے ظرف قرار دیئے جا سکتے ہیں ۔

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جا رہے تھے ۔ راستے میں بارش آ گئی ۔ آپ نے بارش سے بچنے کے لئے کوئی پناہ ڈھونڈنی شروع کی ۔ دور سے آپ کو ایک خیمہ نظر آیا ۔ جب خیمہ کے قریب پہنچے اور اندر نگاہ دوڑائی ۔ تو اس میں ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی ۔ آپ وہاں سے بھی چلے گئے ۔ نزدیک ہی پہاڑ تھا ۔ آپ نے ایک کھوہ میں جا کر پناہ حاصل کی ۔ اس کھوہ میں اس وقت ایک شیر بھی موجود تھا ۔ آپ نے اپنا ہاتھ شیر پر رکھا ۔ اور کہا ربّ العالمین ہر چیز کی ایک پناہ گاہ ہوتی ہے ۔ تُو نے تو آج تک میری پناہ گاہ ہی نہیں بنائی ۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی ۔ تیری پناہ میرے

مُستقرِ رحمت میں ہے۔ میں قیامت کے دن ایک سو حُوروں سے تیرا نکاح کروں گا۔ اور تیرے نکاح کے ولیمہ پر چار ہزار برس تک میں شرکا کو کھانا کھلاؤں گا۔ ایک دن پوری دنیا کی عمر کے برابر ہوگا۔ میرے حکم سے اس وقت ایک مُنادی نِدا کرکے کہے گا۔ دُنیا میں زُہد کرنے والو! کہاں ہو۔ آؤ آج زاہد عیسٰی بن مریمؑ کا نکاح ہو رہا ہے۔

ایک دانا کا قول ہے۔ اس کی ملاقات کو مت جاؤ جو تمہیں بوجھ تصوّر کرے۔ جو تمہیں جھوٹا سمجھے اس سے بات نہ کرو۔ اور جو تمہاری بات نہیں سُننا چاہتا اسے مخاطب نہ کرو۔

میں (مُصنّفِ کتاب) کہتا ہوں: تین واقعات بڑے عجیب ہیں جنہیں اللہ نے یکے بعد دیگرے سورۃ بنی اسرائیل، کہف اور مریم میں ذکر کیا ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مسجد الحرام سے مسجد اقصٰی کے معراج کا قصّہ ہے جو کہ بظاہر عجیب ہے۔

سورۃ کہف میں اصحابِ کہف کا قصّہ ہے نیز یہ کہ اصحابِ کہف غار میں تین سو نو برس تک بند رہے۔ یہ قصّہ بھی بظاہر عجیب ہے۔

سورۃ مریم میں جناب عیسٰی علیہ السلام کی ولادت کا قصّہ ہے۔ بغیر باپ کے لڑکا ہونا بھی ایک عجیب چیز ہے۔

ایک دانا کا قول ہے: تین چیزوں کے متعلق مت سوچو۔

(۱) غربت کے متعلق مت سوچو ورنہ پریشانی بڑھ جائے گی۔

(۲) دُنیا میں لمبی بقا کے لئے نہ سوچو ورنہ دل میں مال کی جمع آوری کی خواہش پیدا ہوگی۔

(۳) جس ظالم نے تم پر ظُلم کیا ہے، اس کے ظُلم کے متعلق زیادہ نہ سوچو۔ اس سے تمہارا دل سخت ہوگا۔ اور غُصّہ بڑھتا رہے گا۔

حضرت ابوذر غفاری نے فرمایا دُنیا کی تین گھڑیاں ہیں۔

ایک گھڑی تو گذار بیٹھا۔ دوسری گھڑی تو اس وقت گزار رہا ہے۔ اور تیسری گھڑی کے متعلق کوئی علم نہیں ہے۔ کہ نصیب ہوگی یا نہیں۔ اور جو گھڑی گذر گئی ہے۔ تو اس کا

مالک نہیں ہے۔ بس موجودہ گھڑی کو غنیمت سمجھ اور نیک عمل کر۔

ایک دانا کا قول ہے کہ حیات تین قسم کی ہے۔ (۱) حیات (۲) ضِعفُ الحیات (۳) خیرٌ مِّنَ الحیاتِ (۱) حیات، راحت اور حسن زندگی راحت ہے۔

(۲) ضِعفُ الحیات :- مدح وحسن ثنا ضِعفُ الحیات ہے۔

خیرٌ مِّنَ الحیات :- رضائے الٰہی اور جنت کا حصول خیر مِنَ الحیات ہے۔

موت بھی تین طرح کی ہے۔ موت۔ ضِعفُ الموت۔ شرٌ مِنَ الموت

موت :- فقر و فاقہ موت ہے۔ ضِعفُ الموت :- مذمت اور بدنامی ضعفُ الموت ہے۔

شرٌ مِّنَ الموت :- اللہ کی ناراضگی شرٌ مِنَ الموت ہے۔

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو فرمایا: بیٹا! جب معدہ بھرا ہوگا۔ فکر سو جائے گی۔ حکمت گُنگ ہو جائے گی۔ اور اعضاء عبادت نہیں کریں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جس شخص کو تین چیزیں مل گیئں۔ تو اُسے دونوں جہانوں کی سعادت حاصل ہو گئی۔ (۱) قضا پر راضی رہنا (۲) آزمائش پر صبر کرنا (۳) آسائش میں دُعا

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔ صبر تین قسم کے ہیں۔

(۱) مُصیبت کے وقت صبر (۲) اِطاعت پر صبر (۳) مَعصیت سے صبر

(۱) جو مُصیبت پر حُسنِ عزا کے ساتھ صبر کرے گا۔ اللہ اس کے لئے چھ سو درجات لکھائے گا۔ ایک درجہ سے دوسرے درجہ کا فاصلہ زمین و آسمان جتنا ہوگا۔

(۲) جو اطاعت پر صبر کرے گا۔ اللہ اس کے لئے چھ سو درجات لکھائے گا۔ ایک درجہ سے دوسرے درجہ کا فاصلہ تحت الثریٰ سے عرش تک ہوگا۔

(۳) جو مَعصیت سے صبر کرے گا۔ اللہ اس کے لئے سات سو درجات لکھائے گا۔ ایک درجہ سے دوسرے درجہ کا فاصلہ تحت الثریٰ سے مُنتہائے عرش تک ہوگا۔

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے فرمایا۔ نیکیاں تین ہیں۔

## گفتگو ۔ نظر ۔ خاموشی

جس کی گفتگو میں ذکرِ خدا نہ ہو وہ لغو ہے۔ جس نظر میں عبرت نہ ہو وہ سہو ہے۔
جس خاموشی میں فکر نہ ہو وہ لغو ہے

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزوں کو کبھی کم نہ سمجھو۔ یہ کم بھی ہوں تو بھی زیادہ ہیں۔ تنگ، فقر، مرض

خالد بن صفوان نے کہا تین چیزوں کا علاج کوئی نہیں ہے۔
(۱) فقر جس کے ساتھ سستی شامل ہو۔ (۲) جھگڑا جس میں حسد شامل ہو جائے۔
(۳) مرض جس کے ساتھ بڑھاپا شامل ہو جائے۔

ایک دانا کا قول ہے۔ زندگی کا لطف تین چیزوں میں ہے۔
(۱) کھلا مکان (۲) نوکروں کی کثرت (۳) خاندان کی موافقت

تین چیزوں کی مدارات ضروری ہے۔ سلطان، مریض، عورت

تین چیزوں میں راحت نہیں ہے۔ (۱) سرکش گھوڑا (۲) آقا کا مخالف غلام
(۳) شوہر کی نافرمان بیوی۔

ایک دانا کا قول یہ ہے۔ لوگ تین قسم کے لوگوں کے لئے دولت جمع کر رہے ہیں۔ اور وہ تینوں اس کے دشمن ہیں۔ (۱) اپنی بیوی کے ہونے والے شوہر کے لئے۔
(۲) اپنی بہو کے لئے۔ (۳) اپنے داماد کے لئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو دنیا کا خواہشمند ہو۔ اسے تجارت کرنی چاہیئے۔ جو آخرت کا خواہش مند ہو اسے زہد اختیار کرنا چاہیئے۔ اور جو دنیا و آخرت کا خواہش مند ہو اسے علم حاصل کرنا چاہیئے۔

تین چیزیں تین چیزوں میں مخفی رکھی گئی ہیں۔
(۱) اللہ کی رحمت کو اطاعت میں مخفی رکھا گیا ہے۔ لہذا کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو۔ ہو سکتا ہے۔ اس نیکی کی وجہ سے تمہیں اللہ کی رحمت مل جائے۔
(۲) اللہ کا عتاب معصیت میں مخفی رکھا گیا ہے۔ لہذا کسی بھی نافرمانی کو معمولی نہ سمجھو۔

ہوسکتا ہے کہ اس معمولی غلطی کی وجہ سے تم پر خدا کا عذاب آجائے۔

(۳) اللہ کے نیک بندے عام مخلوق میں مخفی ہیں۔ لہذا کسی شخص کو حقیر نہ سمجھو۔ عین ممکن ہے کہ جسے تم حقیر سمجھ رہے ہو وہ اللہ کا ولی ہو۔

محمد بن ادریس الشافعی سے پوچھا گیا۔ جناب علی علیہ السلام کے متعلق تم کیا کہتے ہو۔ امام شافعی نے کہا۔ میں ایسے انسان کے متعلق کیا کہہ سکتا ہوں جس میں تین متضاد صفات جمع ہیں۔ حالانکہ یہ صفات بنی آدم میں اکثر اکھٹے نہیں پائے جاتے۔

سخاوت فقر کے ساتھ، شجاعت۔ دانائی کے ساتھ، عمل علم کے ساتھ۔

# چوتھا باب

مواعظ رباعیات[ل] میں ہے اور یہ نو فصول پر مشتمل ہے۔

## پہلی فصل

### اُن احادیثِ نبویّہ کے بیان میں جنہیں عُلمائے خاصّہ نے نقل کیا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ۔

میں بروزِ قیامت چار اشخاص کی شفاعت کروں گا ۔ اگرچہ تمام اہلِ زمین کے گناہوں کے برابر بھی انہوں نے گناہ کیئے ہوں ۔

(۱) میری اہلِ بیتؑ کی مدد کرنے والا (۲) مجبوری کے وقت ان کی حاجات پوری کرنے والا ۔ (۳) دل و زبان سے ان سے محبت کرنے والا ۔

(۴) اپنے ہاتھ سے ان کا دفاع کرنے والا ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا ۔

یا علیؑ ! ۔ جو شخص اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا ۔ اللہ اس کو مُنہ کے بل دوزخ میں گرائیگا

حضرت علیؑ نے دریافت کیا ۔ حضور کس چیز میں اطاعت ؟

حضور اکرمؐ نے فرمایا ۔ جو بیوی کو عام شادی ، غمی میں شریک ہونے اور باریک لباس پہننے کی اجازت دے گا ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ۔ یا علیؑ چار افراد کی دُعا نامنظور نہیں ہوتی ۔ (۱) عادِل حکمران (۲) باپ کی بیٹے کے لئے دُعا ۔

(۳) اپنے بھائی کے لئے پس پُشت دُعا ۔ (۴) مظلوم کی بددُعا ۔

---

ل :۔ رباعیات سے مراد ہے جس میں چار چیزوں کا ذکر پایا جائے ۔

خُداوندِ کریم مظلوم سے فرماتا ہے ۔ مجھے اپنے عزّت وجلال کی قسم میں تیری ضرور مدد کروں گا ۔ اگرچہ کہ ایک عرصہ کے بعد ہی ہو ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ۔ ایمان کی چار بُنیادیں ہیں ۔

(۱) اپنے ربّ کی پہچان (۲) ربّ کے احسانات کی پہچان (۳) اپنے ربّ کی رضا کے سبب بننے والے اعمال کی پہچان ۔ (۴) یہ جاننا کہ کونسی اشیاء تجھے دین سے نکال سکتی ہیں ۔

کُفر کی بنیادیں چار ہیں ۔ (۱) خواہشاتِ دنیا کی رغبت

(۲) دُنیا کو چھوڑ کر رہبانیت اختیار کرنا ۔ (۳) قضائے الٰہی پر ناراض ہونا ۔

(۴) غضب ۔

کوئی شخص اس وقت تک مُومِن نہیں بن سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے ۔

(۱) اللہ کی وحدانیت پہ ایمان لائے (۲) میری نبوّت پر ایمان لائے ۔

(۳) بَعث بَعدَالموت پر ایمان لائے (۴) تقدیر پر ایمان لائے ۔

ابن عباس رضؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ! آپ بہت جلد بوڑھے ہو گئے ۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا مجھے سورت ہُود ، سورت الواقعہ ، سورۃ مرسلات ، اور عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ نے قبل از وقت بوڑھا کر دیا ہے ۔

ابواُسامہ رضؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت کی ہے ۔ کہ آپؐ نے فرمایا مجھے چار چیزوں کے ذریعے فضیلت دے کر ممتاز کیا گیا ہے ۔

(۱) تمام زمین کو میرے لئے سجدہ گاہ اور طہارت کا ذریعہ بنایا گیا ہے ۔ میرے جس اُمّتی کو نماز کے لئے پانی میسّر نہ ہو وہ زمین سے تیمّم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے ۔

(۲) دو ماہ کی مسافت تک مجھے رُعب دے کر میری مدد کی گئی ہے ۔

(۳) مالِ غنیمت میری اُمّت کے لئے حلال کیا گیا ہے ۔

(۴) مجھے تمام لوگوں کے لئے مبعوث کیا گیا ہے ۔

ابواُمامہ رضؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت کی ہے ۔ آپؐ نے فرمایا چار افراد کی طرف خدا نگاہِ کرم نہیں فرمائے گا ۔

(۱) وَالِدَیْنْ کا نافرمان (۲) اِحسان جتلانے والا۔ (۳) تقدیرِ الٰہی کا مُنکر

(۴) شراب کا رَسیا

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں اور فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے؟

ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسُول بہتر جانتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا اہلِ جنّت کی عورتوں میں چار عورتیں افضل ہیں۔

(۱) خدیجہ بنتِ خُوَیلد رضی اللہ عنہٗ

(۲) فاطمہ بنتِ محمّد صلوٰاتُ اللہِ علیہا وعلیٰ ابیہا

(۳) مریم بنتِ عمران سلامُ اللہ علیہا۔ (۴) آسیہ بنتِ مُزاحم، فرعون کی بیوی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ چار چیزیں کمر توڑنے والی ہیں۔ یعنی سخت مصیبت کا سبب ہیں۔

(۱) وہ حاکم جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہو اور اس کی اطاعت کی جائے۔

(۲) وہ بیوی جس کا شوہر اس کا خیال رکھتا ہو۔ مگر وہ اس سے خیانت کرے۔

(۳) وہ فقر جس کا مداوا نہ ہو۔

(۴) بُرا ہمسایہ جو کسی شریف آدمی کے نزدیک رہائش رکھتا ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیّت کرتے ہوئے فرمایا۔ یا علیؑ! ۔ اللہ نے اہلِ زمین کے مردوں پر نگاہ ڈالی تمام دنیا میں سے مجھے پسند کیا۔ پھر اہلِ ارض پر دوبارہ نگاہ ڈالی تو تجھے پسند کیا۔

پھر اہلِ ارض پر سہ بار نگاہ ڈالی تو تیری نسل کے ائمہ کو پسند کیا۔

پھر چوتھی مرتبہ اہلِ ارض کی عورتوں پر نگاہ ڈالی تمام دنیا میں تیری زوجہ فاطمہؑ کو پسند کیا

حضرت علی علیہ السلام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت کی ہے۔

کہ آپؐ نے فرمایا ۔ یا علیؑ چار مقامات پر میں نے تیرے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا ہُوا دیکھ کر بہت خوش ہُوا۔

(۱) شبِ معراج بیت المقدس کی ایک چٹان پر لکھا ہوا دیکھا:

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَیَّدْتُہٗ بِوَزِیْرِہٖ وَنَصَرْتُہٗ بِوَزِیْرِہٖ

ترجمہ:- اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے محمدؐ اللہ کا رسول ہے اس کی تائید و نصرت میں نے اس کے وزیر سے کرائی۔ میں نے جبرئیل سے کہا میرا وزیر کون ہے؟ جبرائیل نے کہا علیؑ تمہارا وزیر ہے۔

(۲) جب میں سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی پر پہنچا تو میں نے وہاں لکھا ہوا دیکھا۔

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا وَحْدِیْ مُحَمَّدٌ صَفْوَتِیْ مِنْ خَلْقِیْ اَیَّدْتُہٗ بِوَزِیْرِہٖ وَنَصَرْتُہٗ بِوَزِیْرِہٖ

ترجمہ:- میں وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ محمدؐ میری مخلوق میں سے برگزیدہ ہے میں نے اس کی تائید و نصرت اس کے وزیر کے ذریعہ سے کرائی۔ میں نے جبریل سے پوچھا میرا وزیر کون ہے جبریل نے کہا آپ کا وزیر علی ابن ابی طالبؑ ہے۔

(۳) جب میں سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی سے آگے عرشِ ربُّ العالمین پر پہنچا۔ تو میں نے قوایم عرش پہ لکھا دیکھا۔

اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا وَحْدِیْ مُحَمَّدٌ حَبِیْبِیْ اَیَّدْتُہٗ بِوَزِیْرِہٖ وَنَصَرْتُہٗ بِوَزِیْرِہٖ

ترجمہ:- میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے میں اکیلا ہوں محمدؐ میرا حبیب ہے۔ میں نے اس کی تائید و نصرت اس کے وزیر سے کرائی ہے۔

پھر جب میں نے اپنی نگاہ کو اٹھا کر باطنِ عرش پر ڈالی تو وہاں بھی لکھا ہوا تھا۔

اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ اَیَّدْتُہٗ بِوَزِیْرِہٖ وَنَصَرْتُہٗ بِوَزِیْرِہٖ

ترجمہ:- میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمدؐ میرا بندہ اور میرا رسول ہے۔ میں نے اس کی تائید و نصرت اس کے وزیر کے ذریعہ سے کرائی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا چار چیزوں سے نفرت نہ کرو۔ اس لئے یہ چار چیزیں چار چیزوں سے بچاتی ہیں۔

(۱) زُکام سے نفرت نہ کرو یہ جُذام سے امان دلاتا ہے۔

(۲) پھوڑے پھُنسیوں سے نفرت نہ کرو یہ بَرَص سے امان دلاتی ہیں۔

(۳) آشوبِ چشم سے نفرت نہ کرو یہ اندھا ہونے سے امان دلاتی ہے۔

(۴) کھانسی سے نفرت نہ کرو یہ فالج سے امان دلاتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس میں چار چیزیں ہوں گی وہ اللہ کے نور میں ہوگا۔ (۱) جس کا خاتمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ہو۔

(۲) جو مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے۔

(۳) جو اچھائی کے حصول پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہے۔

(۴) جو گناہ کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت فرمائی۔

کہ آپؐ نے شعبان کے آخری جُمعہ میں لوگوں کو خُطبہ دیا۔

حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ لوگو وہ مہینہ تم پہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ جس کی ایک رات شبِ قدر ہے اور وہ ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ وہ مہینہ، ماہِ رمضان ہے۔ اللہ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں۔ اور اس کی رات کی نوافل کو مُستحب بنایا ہے اس مہینہ کی ایک رات کی نوافل کا ثواب باقی مہینوں کی ستّر راتوں کی نوافل کے برابر ہے جو اس مہینہ میں اپنی خوشی سے کوئی اچھائی کا کام کرے تو گویا اس نے فرائضِ الٰہی میں سے کوئی فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اور جو شخص اس ماہ میں خدا کا ایک فرض کرے تو گویا اس نے دوسرے مہینے میں ستّر فرائض کی ادائیگی کی ہے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے۔ اس ماہ اللہ مُومن کے رزق میں اضافہ کرتا ہے۔ جو شخص کسی مُومن روزہ دار کا روزہ اِفطار کرائے تو خدا کے نزدیک ایسا ہی ہے جیسا کہ اُس نے غلام آزاد کیا ہو۔ اور اللہ اس کے سابقہ گُناہ معاف کر دے گا۔

صحابہ کرام نے عرض کی حضور سب لوگوں کو افطار کرانے کی جُراٴت نہیں ہے۔

آپؐ نے فرمایا اللہ بڑا کریم ہے یہ تمام ثواب اس کو بھی عطا فرمائے گا۔ جو افطاری کے لئے دودھ کے ایک گھونٹ سے زیادہ کی قدرت نہیں رکھتا۔ تو وہ روزہ دار کا روزہ اسی سے ہی افطار کرا دے۔

یا میٹھے پانی کا ایک گھونٹ یا کچھ کھجوریں ہی روزہ دار کو کھلا کر افطار کرا دے۔ تو بھی اس ثواب کا حق دار بن جائے گا۔

اور اس ماہ میں جو اپنے مملوک سے تھوڑا کام لے تو اللہ بروزِ قیامت اس کے حساب میں تخفیف فرمائے گا۔

یہ اللہ کا مہینہ ہے اس ماہ کی ابتداء رحمت درمیانی حصّہ مغفرت آخری حصّہ قبولیّت اور جہنّم سے آزادی کا ہے۔ چار خصلتوں کے سوا تمہیں نجات نہیں مل سکے گی۔ دو کے ذریعے سے اللہ کو راضی کرو گے اور دو کے بغیر تمہارا گذارہ نہیں ہو سکے گا۔ جو دو چیزیں اللہ کو راضی کرنے کا ذریعہ ہیں وہ ہے کلمہ شہادتین۔

اور جن دو کے بغیر تمہارا گذارہ نہیں ہو سکتا وہ ہیں اللہ سے اپنی حاجات طلب کرو۔ دوزخ سے نجات اور جنّت کے حصول کی دعا مانگو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سَنَد سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت کی ہے کہ حضورؐ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں اگر تم نے اس پر عمل کیا تو شیطان تم سے اتنا ہی دور ہو جائے گا۔ جتنا کہ مشرق سے مغرب سے دور ہے۔ اصحاب نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ، آپؐ نے فرمایا۔

(۱) روزہ شیطان کے چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے۔

(۲) صَدَقہ شیطان کی کمر کو توڑ دیتا ہے۔

(۳) حُبّ فِی اللہ اور نیک عمل میں شرکت اس کی نسل کو ختم کر دیتی ہے۔

(۴) اِستِغفار اس کی رگِ گردن کو کاٹ دیتی ہے۔

ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ میری اُمّت کا جو مرد چار چیزوں سے بچے گا

اللہ اس کو جنّت عطا فرمائے گا۔

(۱) دُنیا میں داخل ہونے سے (۲) اِتّباعِ خواہشات (۳) خواہشاتِ شکم

(۴) خواہشاتِ فرج

اور میری امّت کی جو عورت چار چیزوں کا خیال رکھے گی اللہ اس کو جنّت عطا کرے گا۔

(۱) اپنی عصمت کی حفاظت (۲) شوہر کی اِطاعت (۳) نماز پنجگانہ کی ادائیگی

(۴) ماہِ رمضان کے روزوں کی ادائیگی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر چیز میں سے چار کا انتخاب کیا۔ ملائکہ سے جبرائیل، میکائیل، اِسرافیل، عزرائیل کو چُنا۔

انبیاءؑ میں سے چار نبیوں کو صاحبِ سیف بنا کر بھیجا۔

جنابِ ابراہیمؑ۔ جناب داؤدؑ۔ جناب موسیٰؑ اور مجھے۔ اور گھروں میں سے چار گھروں کو پسند کیا۔ آدمؑ کا گھر، نوحؑ کا گھر، آلِ ابراہیمؑ کا گھر، آلِ عمران کا گھر

شہروں میں سے چار شہروں کو پسند فرمایا۔

فرمایا۔ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ

مدینہ تین (انجیر) کا شہر ہے۔ بیت المقدّس زیتون کا شہر ہے۔ کُوفہ طُورِ سینین کا گھر ہے مکّہ بلدِ امین ہے۔

عورتوں میں سے چار عورتوں کا انتخاب فرمایا۔

مریمؑ، آسیہ، خدیجہ۔ فاطمہ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْہِنّ

حج میں چار مناسک کا انتخاب فرمایا۔ نحر۔ تلبیہ۔ احرام۔ طواف

دنوں میں سے چار دنوں کا انتخاب فرمایا۔

جُمعہ کا دن۔ ترویہ کا دن، عرفہ کا دن، قربانی کا دن

مہینوں میں سے چار مہینوں کا انتخاب فرمایا۔ رجب۔ شوّال۔ ذیقعد۔ ذی الحجہ

جنابِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔

چار چیزیں دل کو مردہ بناتی ہیں۔ (۱) گناہ پہ گناہ کرنا (۲) عورتوں سے زیادہ ہم کلام ہونا،

(۳) احمق کے ساتھ مُباحثہ کرنا اور اس کا انجام کبھی بھی اچھا نہیں ہوتا۔

(۴) مُردوں کے ساتھ ہم نشین ہونا۔ صحابہؓ نے دریافت کیا۔ حضور مُردہ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ فضول خرچ دولت مند۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا یا علیؑ! چار افراد کو بہت جلد سزا مل جاتی ہے۔

(۱) وہ شخص جس پر تُو نے احسان کیا اور اس نے احسان کے بدلے میں تجھ سے برائی کی۔

(۲) وہ شخص جس پر تُو نے ظلم نہیں کیا اور وہ تجھ پر ناحق ظلم کرے۔

(۳) وہ شخص جس کے ساتھ معاہدہ کیا۔ تُو نے تو معاہدہ پورا کیا لیکن اس نے غدّاری کی۔

(۴) وہ شخص جس کے ساتھ رشتہ داروں نے صلۂ رحمی کی مگر اس نے قطع رحمی کی۔

یا علیؑ! جس شخص پر تنگ دلی سوار ہو جائے اس سے راحت چلی جاتی ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ چار شخص ایسے ہیں جن کی بدبُو سے اہلِ جہنّم کو اذیّت محسوس ہوگی۔ دوزخ میں انہیں آبِ حمیم پلایا جائے گا۔ اور وہ ہلاکت و تباہی کے لئے ندا دیں گے۔

ایک مجرم کو انگاروں کے تابوت میں بند کیا جائے گا۔

دوسرا مجرم اپنی انتڑیاں گھسیٹ کر چل رہا ہوگا۔

تیسرے مجرم کے مُنہ سے خُون اور پیپ جاری ہوگی۔

چوتھا مجرم اپنا گوشت کھا رہا ہوگا۔ اہلِ نار اُس جہنمی سے پوچھیں گے؟ جو انگاروں کے تابوت میں ہوگا کہ بتاؤ تمہارا کون سا جرم ہے؟ جس کی وجہ سے تمہیں اتنی سزا ملی ہے تو وہ بتائے گا۔

میں لوگوں سے قرض لیتا تھا لیکن ادا نہیں کرتا تھا۔

پھر اس سے سوال کریں گے جو اپنی انتڑیوں کو گھسیٹ رہا ہوگا۔ کہ تم نے کونسا جرم کیا ہے۔ جس کی یہ سزا تجھے ملی ہے۔ تو وہ بتائے گا۔

کہ میں پیشاب کے وقت اپنے لباس اور جسم کی پاکیزگی کا خیال نہیں رکھتا تھا۔

پھر اُس سے سوال کریں گے۔ جس کے مُنہ سے خون اور پیپ جاری ہوگی۔ کہ تم نے کون سا جُرم کیا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ سزا جھیل رہا ہے۔

وہ کہے گا کہ میں لوگوں کی بُری باتیں سن کر انہیں یاد کر لیتا تھا اور ہر محفل میں لوگوں کو بُری باتیں سُناتا تھا۔

چوتھے مُجرم سے جو اپنا گوشت کھا رہا ہوگا۔ اس سے اُس کا جُرم پُوچھا جائے گا۔ تو وہ بتائے گا۔ کہ میں لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔ اور چُغلی خوری کرتا تھا۔

حضورِ اکرمؐ نے فرمایا۔ میری اُمّت کو چار کام کرنے چاہیئں۔

(۱) توبہ کرنے والے سے محبّت کریں (۲) کمزور پر رحم کریں۔ (۳) نیکو کار کی مدد کریں۔ (۴) گناہگار کے لیئے اِستغفار کریں۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ چار کام انبیاءؑ کی سُنّت ہیں۔

(۱) عِطر لگانا (۲) عورتوں سے نکاح کرنا (۳) مِسواک کرنا (۴) مہندی لگانا۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ بدبختی کی علامات یہ ہیں۔

(۱) آنکھ کا خُشک ہونا۔ (۲) دل کا سخت ہونا (۳) طلبِ رزق کے لیئے شِدّتِ حرص (۴) گناہوں پر اصرار۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام کو فرمایا:

چار خصلتیں بدبختی کی علامات ہیں۔

(۱) آنکھ کی خشکی (۲) دل کی سختی (۳) لمبی آرزوئیں (۴) حُبِ بقاء

یا علیؑ چار چیزوں کی قیمت میں جھگڑا نہ کرو۔

(۱) قربانی کے جانور کی خریداری پر۔ (۲) کفن کی خریداری (۳) غلام کی خریداری (۴) مکے کے کرایہ طے کرنے پر جھگڑا نہ کرو۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ بیمار کو چار چیزیں ملتی ہیں۔

(۱) اس سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے (۲) اللہ ایک فرشتے کو حکم دیتا ہے۔ کہ جو کام اپنی صحت میں کرتا تھا وہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا رہے۔

(۳) مرض کو ہر عضو میں داخل کرے (۴) اس کے گناہوں سے اُسے باہر نکالے۔
اگر مرض کے دوران اس کی وفات ہو جائے تو مغفور ہو کر مرتا ہے۔ اگر تندرست ہو جائے
تو گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔

حضور اکرم علیہ السلام نے فرمایا۔ دھوپ کے چار اثر ہیں۔

(۱) رنگ کو تبدیل کرتی ہے۔ فضا کو آلودہ کرتی ہے۔ لباس کو پرانا کرتی ہے۔
بیماری کا سبب بنتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ قیامت کے دن جب تک بندہ
ان چار سوالات کے جوابات نہ دے دے۔ اس وقت تک وہ اپنے قدم نہیں اٹھائیگا۔

(۱) عُمر کے متعلق سوال ہوگا۔ اسے کہاں فنا کیا؟
(۲) جوانی کے متعلق سوال ہوگا۔ کہ کیسے گزاری۔
(۳) مال کے متعلق سوال ہوگا۔ کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا۔
(۴) محبتِ اہلِ بیتؑ کے متعلق پوچھا جائے گا۔

حفظ ابن مردویہ نے انسؓ سے روایت کی ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم
نے فرمایا! جنّت میری اُمّت کے چار افراد کی مُشتاق ہے۔ میں نے یہی بات حضرت ابوبکرؓ
کو بتائی کہ جنّت چار افراد کی مشتاق ہے۔

تم حضور اکرمؐ سے دریافت کرو کہ وہ چار کون سے ہیں؟

حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں حضور سے نہیں پوچھوں گا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ میں ان میں
شامل نہ ہوں۔ پھر بنو تمیم مجھے طعنہ دیں گے۔

اس کے بعد میں حضرت عُمر کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے۔ جنّت
چار افراد کی مشتاق ہے۔ آپ حضورؐ سے دریافت کریں۔ کہ وہ چار اشخاص کون سے ہیں؟

حضرت عُمر نے کہا میں دریافت نہیں کروں گا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ میں ان میں شامل نہ ہوں
پھر بنی عدی مجھے طعنے دیں گے۔

بعد ازاں میں حضرت عثمان کے پاس گیا۔ اور اُن سے بھی یہی بات کی۔

اس پر حضرت عثمان نے کہا میں بھی حضور اکرمؐ سے دریافت نہیں کروں گا - ممکن ہے میرا نام ان خوش نصیبوں میں نہ ہو - پھر بنو اُمیّہ مجھے طعنہ دیں گے -

میں حضرت علی علیہ السلام کے پاس گیا - اور ان سے یہی بات کی -

حضرت علیؑ نے فرمایا - میں حضور اکرمؐ سے ضرور پوچھوں گا - کہ وہ چار کون سے ہیں - اگر میں ان میں شامل ہُوا تو اللہ کا شکر ادا کروں گا - ورنہ ان سے محبّت رکھوں گا - اور دُعا مانگوں گا - کہ اللہ مجھے ان میں سے قرار دے -

میں حضرت علیؑ کے ساتھ مل کر حضور کی خدمت میں حاضر ہُوا - جب ہم آئے تو حضور اکرمؐ کا سر مبارک دِحْیَہ کلبی کے زانو پر تھا - جب دِحیہ کلبی نے حضرت علیؑ کو دیکھا - تو اُن کی تعظیم کی اور کہا آیئے - آپ مجھ سے زیادہ حقدار ہیں اپنے فرزندِ عمّؐ کا سر اپنی گود میں رکھیں - حضرت علیؑ نے حضور کے سرِ مُبارک کو اپنی گود میں رکھا -

اسی اثناء میں حضور کریمؐ بیدار ہو گئے - اور فرمایا علیؑ کسی حاجت کی وجہ سے آئے ہو - عرض کیا حضورؐ جب میں آیا تو آپؐ کا سر مبارک دِحیہ کلبی کی گود میں تھا - مجھے دیکھ کر انہوں نے میری تعظیم کی اور کہا امیر المومنین ؛

اپنے فرزندِ عم کا سر تم اپنی گود میں لو اس لئے کہ تم میری بہ نسبت زیادہ حقدار ہو - حضورؐ نے فرمایا - یا علیؑ تم نے اس کو پہچانا - عرض کی ہاں آقا وہ دِحیہ کلبی تھا - فرمایا یا علیؑ وہ جبرئیل امین تھا - حضرت علیؑ نے کہا حضور انسؓ نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے فرمایا - کہ جنّت چار اشخاص کی مُشتاق ہے - آپ بیان فرمائیں - وہ چار کون ہیں -

حضور پاکؐ نے علیؑ کی جانب اشارہ کر کے فرمایا - یا علیؑ بخُدا ان میں سے پہلا تو ہے پھر حضرت علیؑ نے پوچھا حضور باقی تین کون ہیں - آپؐ نے فرمایا وہ ہیں مقدادؓ، سلمانؓ، ابوذرؓ -

حضرت زید بن علی بن الحسینؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سَند سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں اپنے حاسدوں کے حَسَد کی شکایت کی - حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا - یا علیؑ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو - کہ

جنت میں سب سے پہلے چار لوگ جائیں گے۔
میں اور تو ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہوگی۔ اور ہمارے شیعہ ہمارے دائیں بائیں ہوں گے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ چار قسم کے لوگ قبر سے نکلتے ہی بغیر حساب کے دوزخ میں داخل کیئے جائیں گے۔ (۱) صُبح کو سونے والے۔ (۲) نمازِ عشاء کو ترک کرنے والے۔ (۳) زکواۃ نہ دینے والے (۴) بُرائیوں پر اصرار کرنے والے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!
چار چیزیں تھوڑی بھی ہوں تو بھی زیادہ ہیں۔
(۱) فقر (۲) مرض (۳) دُشمنی (۴) آگ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! دُنیا چار قسم کے لوگوں کی وجہ سے قائم ہے
(۱) اپنے علم کو استعمال کرنے والے عالم کی وجہ سے
(۲) اس جاہل کی وجہ سے جو علم حاصل کرتے سے شرم محسوس نہیں کرتا۔
(۳) اس سخی کی وجہ سے جو احسان نہیں جتلاتا۔
(۴) اس غریب کی وجہ سے جو اپنی آخرت کو دُنیا کے بدلے نہیں بیچتا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔!
بدخُلقی نحوست ہے۔ عورت کی اطاعت ندامت ہے۔ نیک خوئی خُوبی ہے صدقہ بُری موت کو روکتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔! لوگوں کی چار قسمیں ہیں۔
(۱) سخی (۲) کریم (۳) بخیل (۴) لئیم
۱ :۔ سخی وہ ہے۔ جو خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے
۲ :۔ کریم وہ ہے جو خود بھوکا رہے اور دوسروں کو کھلائے۔
۳ :۔ بخیل وہ ہے جو خود کھائے لیکن دوسروں کو نہ کھلائے۔
۴ :۔ لئیم وہ ہے۔ جو نہ تو خود کھائے نہ دوسروں کو کھلائے۔

عبداللہ بن مسعودؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت کی ہے۔
آپ نے فرمایا ۔! جس شخص میں چار باتیں ہوں ۔ وہ مُنافق ہے ۔ اگر ایک ہو تو بھی نِفاق کی خصلت ہے یہاں تک کہ اسے ترک کر دے ۔

(۱) جب بولے تو جھُوٹ بولے (۲) وعدے کرے تو وعدہ خِلافی کرے ۔
(۳) امین بنایا جائے تو خیانت کرے (۴) جب کسی سے جھگڑا کرے تو گالیاں نکالے ۔

# دُوسری فصل

## عُلمائے عامّہ کی بیان کردہ اَحادیثِ نبوِیّہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ۔ اللہ کو یہ چار جملے بہت پسند ہیں ۔
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۔
نیز فرمایا ۔! ان کے آگے پیچھے کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا !
سب سے پہلے بہترین جملہ جو میں نے اور انبیائے سابقینؑ نے کہا ہے ۔ وہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ جب بندہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو اس کے ساتھ تصدیق، تعظیم حلاوت اور حُرمت ہونی چاہیئے ۔
جو شخص زبان سے یہ جُملہ کہے لیکن اس کے ساتھ تصدیق نہ ہو ۔ تو وہ مُنافق ہے ۔ اگر اس کے ساتھ حرُمت نہ ہو تو وہ فاسق ہے ۔ جب تک یہ چاروں شرائط بیک وقت جمع نہ ہو ۔ اس وقت بندہ ذاکر نہیں کہلا سکتا ۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ۔ اللہ نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں رکھا ہُوا ہے ۔ (۱) علم کی برکت کو اُستاد کی تعظیم میں رکھا ۔
(۲) ایمان کی بقاء کو اللہ کی تعظیم میں رکھا ۔
(۳) زندگی کی لذّت کو والدینؑ کے ساتھ اچھّائی میں رکھا ۔

(۴) دوزخ سے نجات کو ایذاءِ خلق کے ترک میں رکھا۔

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔!

چار قسم کے لوگوں سے اللہ سخت نفرت کرتا ہے۔

(۱) قسمیں کھا کر سودا بیچنے والا تاجر (۲) مُتکبّر فقیہ (۳) بوڑھا زانی

(۴) ظالم حکمران۔

حضور اکرم ؐ نے فرمایا۔: جو شخص چار باتوں پر عمل کرے گا اور اللہ اس کے لیئے جنّت کی ایک نہر جاری فرمائے گا۔

(۱) جس نے روزہ رکھا (۲) جس نے مریض کی عیادت کی۔

(۳) جنازے کی مُشایعت کی (۴) مسکین کو صدقہ دیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ چار باتوں کے ہوتے ہوئے بھی کوئی ہلاک ہو تو بدنصیب ہی ہے۔

جب بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اگرچہ ابھی تک اس پر عمل نہ بھی کیا ہو تو بھی حسنِ نیّت کی وجہ سے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ جب نیکی کا عمل کرلیتا ہے تو دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ بُرائی کا ارادہ کرنے پر بُرائی لکھی نہیں جاتی۔ بُرائی کرنے کے بعد بھی سات گھنٹے تک کی اس کو مُہلت دی جاتی ہے۔ نیکیاں لکھنے والا فرشتہ بُرائیاں لکھنے والے فرشتے سے کہتا ہے۔ جلدی نہ کرو۔ ممکن ہے کہ یہ شخص اس کے بعد کوئی ایسی نیکی کرے جو گناہوں کو مٹا ڈالے۔ اگر غلط کام کے بعد انسان اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ ۔۔ کہے تو اس کے نامۂ اعمال میں گناہ نہیں لکھا۔ اگر سات گھنٹے گذر جائیں اس کے بعد کوئی نیکی کرے اور استغفار نہ کرے۔ تو اس وقت نیکیاں لکھنے والا فرشتہ بُرائیاں لکھنے والے فرشتے سے کہتا ہے کہ اس بدبخت کی اب بُرائی لکھو۔

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔!

ریاکاری سے بچو! کیونکہ ریا شِرکِ اَصغَر ہے۔ اور ریاکار کو قیامت میں کافر،

فاجر، فاسِق، خاسِر کے ناموں سے پُکارا جائے گا۔ اور اسے کہا جائے گا۔ اپنے عمل کا بدلہ اس سے طلب کر، جس کے دکھاوے کے لئے تو نے عمل کیا تھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا چار چیزیں باعثِ سعادت ہیں۔

(۱) نیک بیوی (۲) نیک اولاد (۳) نیک دوست (۴) اپنے شہر میں روزگار

چار چیزیں بدبختی کا باعِث ہیں۔

(۱) پچھلے گناہوں کو فراموش کرنا حالانکہ وہ اللہ کے پاس محفوظ ہیں۔

(۲) پچھلی نیکیوں کو یاد رکھنا جن کے بارے میں یہ علم ہی نہیں آیا۔ قبول بھی ہوئیں یا نہیں۔

(۳) دُنیاداری کے لحاظ سے اپنے سے بلند کو دیکھنا۔

(۴) دینداری کے لئے اپنے سے پَسْت کو دیکھنا۔

حُضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ۔!

چار چیزیں روزے کو فاسد کر دیتی ہیں۔ اور نیک اعمال کو اکارت کر دیتی ہیں۔

(۱) غیبت (۲) جھُوٹ (۳) چغل خوری (۴) اجنبی عورت کو نگاہِ بد سے دیکھنا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ۔!

غِیبت کی چار قسمیں ہیں۔ ایک غیبت کُفر تک پہنچاتی ہے۔ دوسری غیبت نِفاق تک پہنچاتی ہے۔ تیسری غیبت مَعْصِیَت تک پہنچاتی ہے۔

چوتھی غیبت مَباح ہے۔

(۱) وہ غیبت جو باعثِ کُفر ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مُسلمان کی غیبت کرے۔ جب اس سے کہا جائے کہ غیبت کیوں کر رہے ہو تو جواب دے یہ غیبت نہیں ہے۔

(۲) وہ غیبت جو نفاق تک لے جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مسلمان کا نام لئے بغیر غیبت کرے اور سُننے والے اس کو پہچانتے ہوں۔

(۳) وہ غیبت جو باعث معصیت ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کی غیبت کرے۔ جب اسے اپنی غیبت کا علم ہو تو غیبت کرنے والے کو بُرا بھلا کہے۔

(۴) وہ غیبت جو مَباح ہے۔ وہ ہے ظالِم، فاسِق فاجِر حُکمران کی غیبت۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔!

جب طعام میں چار چیزیں جمع ہو جائیں تو اُس میں برکت ہوتی ہے۔

(۱) جب طعام حلال سے تیار کیا جائے (۲) اس کے کھانے والے زیادہ ہوں۔

(۳) ابتداء میں بسم اللہ پڑھی جائے۔ (۴) آخر میں اَلحمدُ للہ پڑھا جائے۔

جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو خُدا سے چار چیزوں سے بچنے کے لئے پناہ مانگو۔

(۱) عذابِ جہنم (۲) عذابِ قبر۔ (۳) عذابِ زندگانی و موت (۴) فتنۂ دجّال

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔!

رُوئے زمین پر چار گھر قابلِ احترام ہیں۔ (۱) کعبۃُ اللہ شریف (۲) بیتُ المقدّس

(۳) جس گھر میں قرآن پاک کی تلاوت ہو۔ (۴) مساجد

افضل ترین مسجد مسجدِ نبوی ہے اس کے بعد مسجدِ کُوفہ ہے۔

خُدا کے نزدیک سب سے زیادہ با عزّت انبیاءؑ ہیں۔ پھر اولیاء ہیں۔ پھر توبہ گزار پشیمان ہونے والے مُومن ہیں۔

انبیاء کرامؑ کے بعد عورتوں میں سے زیادہ با عزّت وہ صاحبِ ایمان عورتیں ہیں جو اپنے شوہروں کی فرمانبرداری کریں۔ اور اپنے گھر میں بیٹھی رہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دُعا میں چار چیزوں سے پناہ طلب کرتے تھے۔

(۱) بے فائدہ علم (۲) بے خشُوع قلب

(۳) کبھی نہ سیر ہونے والا نفس (۴) نامنظور ہونے والی دُعا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔!

جو شخص اپنی مُونچھوں کو بڑھائے گا۔ اسے چار مواقع پر عذاب کیا جائے گا۔

(۱) اسے میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔ (۲) میرے حوض کا پانی نصیب نہیں ہوگا۔

(۳) اُسے قبر میں عذاب دیا جائے گا۔ (۴) مُنکر و نکیر غضبناک ہیئت میں اس کے پاس جائیں گے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ :

مومن جب تک ان چار چیزوں کو نہ چھوڑے اُس وقت تک اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکے گا۔ (۱) بُخل (۲) کذب (۳) اللہ پر سُوءِ ظن رکھنا (۴) تکبّر

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ۔!

چار چیزیں عمر میں اضافے کا سبب ہیں۔ (۱) کنواری لڑکی سے نکاح کرنا۔ (۲) گرم پانی سے نہانا (۳) بائیں پہلو کے بل سونا (۴) صبح سویرے سیب کھانا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ۔!

چار جواہر کو چار بری چیزیں ختم کر دیتی ہیں۔

(۱) غضب جوہرِ عقل کو ختم کر دیتا ہے (۲) حسد، جوہرِ دین کو ختم کر دیتا ہے۔

(۳) طمع جوہرِ حیاء کو ختم کر دیتا ہے

(۴) غیبت، عمل صالح کے جوہر کو ختم کر دیتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ جس شخص میں چار چیزیں ہوں گی۔ قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہے گا۔

(۱) جب اُسے کچھ ملے تو اَلحمدُ لِلّٰہ کہے (۲) جب گناہ ہو جائے تو اَستغفرُ اللہ کہے۔

(۳) مصیبت آئے تو اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون کہے۔

(۴) کسی چیز کی حاجت درپیش ہو تو اپنے اللہ سے مانگے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ۔!

نماز کی ادائیگی کے لحاظ سے میری اُمّت کے چار گروہ ہیں۔

(۱) ایک طبقہ نماز تو پڑھتا ہے لیکن وہ اپنی نماز سے غافل ہیں۔ اللہ نے جہنم میں ایک مخصوص جگہ بنائی ہے جس کا نام وَیل ہے۔ اور یہ نمازی اسی وادیٔ وَیل میں داخل ہوں گے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ٥

یعنی وَیل ہے ہلاکت ہے۔ ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں کو بھولے ہوئے ہیں۔

(۲) ایک طبقہ وہ ہے۔ جو کبھی نماز پڑھ لیتا ہے اور کبھی نماز نہیں پڑھتے۔ اور اللہ نے ان

کے لئے جہنم میں ایک وادی بنائی ہے ۔ جس کا نام غیؔ ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا :۔ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝

یعنی ان کے بعد وہ گروہ جانشین ہوا ۔جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کی پیروی کی عنقریب یہ غیؔ یعنی گمراہی کو پالیں گے ۔

(۳) میری اُمّت کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو بالکل نماز نہیں پڑھتا ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دوزخ میں ایک مخصوص وادی تیار فرمائی ہے ۔جس کا نام سَقَر ہے ۔ یہ طبقہ اسی سَقَر میں جائے گا ۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا :۔

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝

ترجمہ :۔ (اہلِ جنّت مجرموں سے پوچھیں گے تمہیں سَقَر میں کونسی چیز لائی ہے ۔تو وہ کہیں گے ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے ۔

(۴) ایک طبقہ ہمیشہ باخشوع نماز ادا کرتا ہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝

ترجمہ :۔ بالتحقیق نجات پائی ۔ اُن ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا :۔

جس شخص کو چار چیزیں ملیں تو اُسے دُنیا اور آخرت کی اچھائی ملی ۔

(۱) شکر گزار دل (۲) ذکر کرنے والی زبان (۳) صبر کرنے والا بدن (۴) نیک بیوی

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا :۔

اللہ اپنے بندوں پر بندوں کے ذریعے سے احتجاج فرمائے گا ۔

(۱) اغنیاء سے حضرت سلیمان علیہ السّلام کے ذریعہ سے احتجاج کرے گا ۔

(۲) غُرباء سے حضرت عیسیٰؑ کے ذریعے احتجاج فرمائے گا ۔

(۳) غلاموں سے حضرت یوسفؑ کے ذریعے احتجاج فرمائے گا۔
(۴) بیماروں سے حضرت ایوبؑ علیہ السلام کے ذریعے احتجاج فرمائے گا۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا :۔
چار چیزیں چار واسطے بنائی گئی ہیں۔
(۱) مال خرچ کرنے کے لیئے بنایا گیا ہے۔ روکنے کے لئے نہیں بنایا گیا۔
(۲) علم کی تخلیق عمل کرنے کے لیئے ہوئی۔ جھگڑے کے لیئے نہیں ہوئی۔
(۳) بندے کی تخلیق بندگی کے لیئے ہوئی نافرمانی کے لیئے نہیں ہوئی۔
(۴) دنیا کی تخلیق عبرت کے حصول کے لیئے ہوئی۔ آبادی و تعمیر کے لیئے نہیں ہوئی۔
ابو کبشہ انماری کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:۔ لوگو! ۔ میں تین چیزوں کے لیئے قسم کھاتا ہوں۔ اور تمہیں ایک بات کہنا چاہتا ہوں میری طرف سے اُسے یاد رکھنا۔
جن تین چیزوں کی قسم اٹھا کر تم سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں۔
(۱) صدقہ کی وجہ سے بندے کا مال کبھی کم نہیں ہوتا۔
(۲) جب کسی پہ ظلم ہو اور وہ صبر کرے تو اللہ اُسے عزت دیتا ہے۔
(۳) جو شخص اپنے لیئے بھیک کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ اس کے لیئے فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔
جو بات میں تم سے کہنا چاہتا ہوں اسے یاد رکھنا وہ بات یہ ہے۔ کہ اس دنیا میں چار قسم کے لوگ ہیں۔ (۱) جسے اللہ نے مال اور علم دیا۔ وہ اللہ سے ڈرتا ہے صلہ رحمی کرتا ہے اور خالصتاً اللہ کے لیئے عمل کرتا ہے۔ یہ شخص افضل ترین عمل میں ہے۔
(۲) جسے اللہ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا۔ لیکن اس کی نیت درست ہے۔ اور کہتا ہے اگر خدا مجھے مال دیتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا۔ اس کا اجر بھی پہلے شخص کے برابر ہے۔
(۳) جسے مال دیا علم نہیں دیا۔ وہ شخص اپنے مال کی وجہ سے غلط کام کرتا ہے۔ اس میں نہ تو خوف

خدا ہے اور نہ ہی صلۂ رحمی ہے یہ شخص بدترین منزل میں ہے۔

(۴) وہ شخص جسے نہ تو علم ملا اور نہ ہی مال ملا مگر وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح فسق و فجور کرتا۔

یہ شخص اور وہ شخص عذاب میں برابر کے شریک ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔ مومن کے پاس قوی جانور، کشادہ گھر، خوبصورت لباس، اور روشن سورج ہونا چاہیئے۔

لوگوں نے کہا۔ یا رسول اللہؐ، یہ تو ہمارے پاس نہیں ہے۔

آپؐ نے فرمایا :۔ قوی جانور سے مراد مومن کی عقل ہے۔ کشادہ گھر سے مراد مومن کا صبر ہے۔ خوبصورت لباس سے مراد مومن کا حیاء ہے۔

سراجِ منیر سے مراد مومن کا علم ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔ تربوز چار طرح کا ہوتا ہے۔

میٹھا ۔ کڑوا ۔ بے مزہ ۔ کھٹا

میٹھا تربوز گوشت پیدا کرتا ہے۔ کڑوا تربوز بلغم دور کرتا ہے۔

بے مزہ تربوز حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ اور کھٹا تربوز صفرا کو ختم کرتا ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

چار چیزیں ایسی ہیں جب بھی کسی گھر میں داخل ہوئیں اس کے گھر سے برکت دور ہو گئی اور آخر کار وہ گھر تباہ ہوا۔

(۱) خیانت (۲) چوری (۳) شراب نوشی (۴) زنا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذرؓ سے فرمایا :۔

ابوذر چار چیزیں صرف مومن ہی کو نصیب ہوتی ہیں۔

(۱) ۔ خاموشی اور وہ عبادت کی بنیاد ہے۔ (۲) خدا کے لئے خاکساری

(۳) ۔ ہر حال میں اللہ کی یاد (۴) قِلتِ مال

حضور اکرمؐ نے فرمایا :۔ مائیں چار ہیں۔

(۱) دوائیوں کی ماں (۲) آداب کی ماں (۳) عبادات کی ماں (۴) خواہشات کی ماں[1]

(۱) دوائیوں کی ماں کم کھانا ہے۔

(۲) آداب کی ماں کم بولنا ہے۔

(۳) تمام آداب کی ماں گناہوں کی کمی ہے۔

(۴) تمام آرزوؤں کی ماں صبر ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔ چار اشخاص پر اللہ نے عرش کے اوپر سے لعنت کی اور ملائکہ نے آمین کہی ہے۔

(۱) وہ شخص جس کی گمراہی کا اندیشہ ہو لیکن وہ اولاد کے جھنجھٹ سے محفوظ رہنے کے لئے شادی نہ کرے۔

(۲) وہ مرد جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے حالانکہ خدا نے اسے مرد بنایا ہے۔

(۳) وہ عورت جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے حالانکہ خدا نے اسے عورت بنایا ہے۔

(۴) لوگوں کو غلط راستے پر لگانے والا جو کسی سے مذاق کرتے ہوئے کہے۔ کہ آؤ۔ میں تمہیں کچھ دوں۔ لیکن جب وہ آجائے تو کہے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ اندھے سے کہے کہ جانور سے بچنا جب کہ وہاں پر کوئی جانور ہی نہ ہو۔

کوئی مسافر کسی کا مکان تلاش کر رہا ہو۔ اور وہ اسے غلط مکان کی رہنمائی کرے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔

جو شخص چار چیزیں پاکر خوش ہوگا۔ تو وہ چار مقامات پر غمگین ہوگا۔

(۱) جو لمبی بقا کی وجہ سے خوش ہوگا۔ وہ بوقت موت غمگین ہوگا۔

(۲) جو گھر کی کشادگی کی وجہ سے خوش ہوگا۔ قبر کی تنگی کی وجہ سے غمگین ہوگا۔

(۳) جو حرام کھا کر خوش ہوگا۔ حساب کے وقت غمگین ہوگا۔

(۴) جو نافرمانی کر کے خوش ہوگا۔ عذاب کے وقت غمگین ہوگا۔

---

[1] یہاں ماں بمعنی جڑ کے ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے قبض بیماریوں کی ماں ہے۔ یعنی جڑ ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :-

اگر تیرے اندر چار اوصاف موجود ہیں تو دنیا کے نہ ہونے کا کوئی غم نہ کر -

(۱) امانت کی حفاظت (۲) راست گوئی (۳) حُسنِ اَخلاق (۴) عِفّت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :- دُنیا میں چار چیزیں مسافر ہیں -

(۱) ظالم کے شکم میں قُرآن (۲) وہ مسجد جہاں کوئی نماز نہ پڑھے -

(۳) وہ مُصحف جس کی کوئی تلاوت نہ کرے - (۴) بُری قوم میں نیک شخص

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :-

چار اشخاص کے جسم کو مٹّی نہیں کھائے گی -

(۱) انبیاءؑ (۲) شُہداء (۳) عُلماء - (۴) حامِلینِ قرآن

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :-

جو شخص زیادہ استغفار کرے گا اُسے چار فائدے حاصل ہوں گے -

(۱) اللہ تعالیٰ اُسے ہر پریشانی سے نجات دے گا -

(۲) ہر تنگ مقام سے اسے نکالے گا (۳) ہر خوف میں اسے امن دے گا -

(۴) جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو گا ، وہاں سے اسے رزق عطا کرے گا -

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :-

میری اُمّت کے خواص کی مدد کے بغیر عوام کی اصلاح نہیں ہو سکتی - آپ سے پوچھا گیا کہ خواص کون ہیں - آپ نے فرمایا چار طبقے خواص کے ہیں -

بادشاہ - عُلماء - عابد - تاجر

بادشاہ مخلوق کے چرواہے ہیں - اور جب چرواہا ہی بھیڑیا بن جائے - تو بکریوں کی حفاظت کون کرے گا -

عُلماء مخلوق کے لیئے بمنزلہ طبیب کے ہیں - جب طبیب ہی خود بیمار ہو - تو مریض کا علاج کون کرے گا -

عابد - مخلوق کے رہنما ہیں اور جب رہنما ہی گمراہ ہو جائیں تو رہ نوَرد کو راستہ کون بتائیگا -

تاجر مخلوق میں اللہ کے امین ہیں۔ اور جب امین ہی خائن بن جائے۔ تو دوسروں پر اعتماد کون کرے گا۔

# تیسری فصل

## کلامِ امیرالمومنینؑ جسے عُلمائے خاصہ نے نقل کیا ہے

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔ دین چار لوگوں کے ذریعہ سے قائم ہے۔

۱۔ بولنے والا اور اپنے علم پر عمل کرنے والا عالم

۲۔ وہ دولت مند جو بُخل نہ کرے۔ اور دیندار وں پر سخاوت کرے۔

۳۔ وہ فقیر جو اپنی آخرت کو دُنیا کے عِوض نہ بیچے۔

۴۔ وہ جاہل جو حصول علم سے عار نہ کرے

جس دَور میں عالم اپنے علم کو چھپا دے۔ دولتمند کنجوس بن جائے۔ فقیر آخرت کو دُنیا کے عوض فروخت کرنے لگے۔ اور جاہل طلب علم کو اپنے لئے عار تصوّر کرے۔ تو اس وقت دُنیا اُلٹے قدموں سے کُفر کی طرف پھر آئے گی۔ خبردار۔! مساجد کی کثرت، اور لوگوں کی جماعت جس میں جسم تو اکٹھے ہوں۔ لیکن دل علیحدہ ہوں کو دیکھ کر کہیں دھوکا نہ کھانا۔

آپ سے پوچھا گیا۔ مولا! تو اس دور میں زندگی کیسے بسر کی جائے۔

فرمایا۔: ظاہر میں ان کے ساتھ شریک رہو۔ لیکن باطن میں ان سے علیحدہ ہو جاؤ۔ انسان کو وہی چیز نصیب ہو گی جو وہ کر کے گیا۔ اور انسان اس کے ساتھ محشور ہو گا۔ جس سے محبّت کرتا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ سے کشائش کا انتظار کرو۔

جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں پوشیدہ رکھا۔

۱۔ اپنی رضا کو اطاعت میں پوشیدہ رکھا۔ لہذا کسی چھوٹی سی نیکی کو حقیر نہ سمجھو۔ ہو سکتا

ہے۔ اسی میں اللہ کی رضا مُضمر ہو۔ اور تجھے علم نہ ہو

۲۔ اپنی ناراضگی کو اپنی نافرمانی میں مُضمر رکھا۔ لہذا کسی گناہ کو کبھی چھوٹا تصوّر نہ کرو۔ ہوسکتا ہے کہ اسی گناہ کی وجہ سے اللہ تجھ سے ناراض ہو جائے۔ اور تو بے خبر رہے۔

۳۔ قبولیت کو دُعا میں پوشیدہ رکھا لہذا دُعا کو کبھی حقیر نہ سمجھو۔ ہوسکتا ہے کہ وہ مقبول ہو جائے اور تجھے علم نہ ہو۔

۴۔ اپنے اولیاء کو اپنے بندوں میں مخفی رکھا لہذا اللہ کے کسی بندے کو اپنی بے علمی کی وجہ سے حقیر نہ تصوّر کرنا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اللہ کا ولی ہو۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا دُعا کی چار شرطیں ہیں۔

(۱) نیّت کا حاضر ہونا۔ (۲) اِخلاصِ باطن

(۳) جو چیز مانگی جارہی ہے اس کی پہچان (۴) سوال کرنے میں انصاف[۱]

اصبغ بن نباتہ حضرت علی علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپؑ نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السّلام کو وحی فرمائی۔

مُوسیٰ ۔ ! میں تمہیں چار چیزوں کی وصیت کرتا ہوں۔

ا۔ جب تک تجھے اپنے گناہوں کے بخشے جانے کا یقین نہ ہو اس وقت تک کسی دوسرے کے عیب میں مشغول نہ ہونا۔

۲۔ جب تک میرے رزق کے خزانوں کے ختم ہونے کا تجھے یقین نہ ہو۔ اُس وقت تک رزق کے لئے پریشان نہ ہونا۔

۳۔ جب تک تجھے میری سلطنت کے زوال کے یقین نہ ہو اُس وقت تک میرے علاوہ کسی سے اُمید نہ رکھنا۔

---

[۱] ممکن ہے کہ انصاف سے مُراد یہ ہو کہ اس کا سوال خود اس کے خلاف نہ ہو۔ یا وہ سوال غیر لازم ہو یا غیر جائز ہو۔ وَاللّٰہُ اَعْلَم

۴ - جب تک تجھے شیطان کے مرنے کا یقین نہ ہو جائے اس وقت تک اس کے مکر سے بے خوف نہ ہونا -

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جناب علی علیہ السلام نے ہمیں خطبہ دیا - حمد وثنا کے بعد فرمایا -!

لوگو! - تمہارے اس منبر کے سامنے اس وقت نبی کریمؐ کے چار اصحاب موجود ہیں انس بن مالک - براء بن عازب - اشعث بن قیس کندی - خالد بن یزید البجلی -

پھر آپؑ انس بن مالک کی طرف متوجہ ہوئے - اور فرمایا - انس اگر تو نے غدیر خم پر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ کا اعلان سنا ہے - تو اٹھ کر گواہی دے - اگر تو نے جان بوجھ کر گواہی نہ دی تو خدا تجھے برص میں مبتلا کرے گا - جسے تیرا عمامہ نہیں چھپا سکے گا -

اے اشعث بن قیس کندی اگر تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے متعلق مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ کا اعلان سنا ہے - تو گواہی دے اگر تو نے جان بوجھ کر گواہی نہ دی - تو خدا تیری موت سے پہلے تیری دو عزیز چیزیں سلب کرے گا -

پھر فرمایا خالد بن یزید! اگر تو نے رسول اللہؐ سے مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ کا اعلان سنا ہے - تو گواہی دے -

اگر تو نے جان بوجھ کر گواہی نہ دی تو خدا تجھے جاہلیت کی موت مارے گا -

بعد ازاں فرمایا - براء بن عازب کندی! تو نے رسول اللہؐ سے مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ کی اگر حدیث سنی ہے تو گواہی دو ورنہ خدا تجھے وہاں موت دے گا - جہاں سے تو نے ہجرت کی تھی -

جناب جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کو دیکھا کہ اس کے چہرے پر برص کے داغ تھے - جو عمامہ سے نہیں چھپ سکتے تھے - اور میں نے اشعث بن قیس کندی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ دونوں آنکھوں سے اندھا ہو چکا تھا اور کہتا تھا کہ اللہ کا شکر ہے کہ علی علیہ السلام نے مجھے دنیا میں ہی اندھا ہونے کی بد دعا کی تھی - اور میرے لئے آخرت

کے عذاب کی بددعا نہ کی جس کی وجہ سے یہیں داخل عذاب ہونا۔

خالد بن یزید کی جب موت ہوئی۔ اور اس کے خاندان والوں نے اس کے گھر میں اس کے لئے لحد تیار کی تو اس وقت کندہ قبیلہ کے لوگ گھوڑے اور اونٹ لے کر آ گئے۔ اور اس کے دروازے پر پے کئے گئے ہیں۔ چنانچہ وہ طریقۂ جاہلیت کے مطابق دفن ہوا

براء بن عازب کو معاویہ نے یمن کا والی بنایا۔ اس کی وہیں موت واقع ہوئی۔ اور اس نے ہجرت بھی یمن سے کی تھی۔

اس طرح سے حضرت علی علیہ السلام کی بددعا پوری ہوئی۔ کہ خدا تجھے اس جگہ موت دے گا جہاں سے تو نے ہجرت کی تھی۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔! ایمان کے چار رکن ہیں۔

(۱) رضا بقضاء اللہ (۲) توکل علی اللہ (۳) معاملات کو اللہ کے سپرد کرنا۔

(۴) اَمرِ الٰہی کے سامنے جھکنا۔

جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:۔

چار باتیں بہت ہی مشکل ہیں۔ (۱) غُصّہ کے وقت معاف کرنا۔

(۲) عسرت میں سخاوت کرنا (۳) خَلوَت کے لمحات میں پاک دامن رہنا۔

(۴) جس سے خوف ہو یا جس سے امید وابستہ ہو۔ اس کے سامنے سچّی بات کرنا۔

ابن مسیب بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت علی علیہ السلام گھر سے نکلے۔ راستے میں جناب سلمان سے ملاقات ہوئی۔ آپؑ نے فرمایا۔!

سلمان کیسے ہو؟

انہوں نے عرض کیا مولا۔! چار غموں میں مبتلا ہوں۔

(۱) عیال کا غم وہ مجھ سے روٹی مانگتے ہیں اور دوسری فرمائش پوری کرانا چاہتے ہیں۔

(۲) اللہ مجھ سے اِطاعت کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۳) شیطان مجھے بُرائی کا حکم دیتا ہے۔

(۴) مَلَکُ الموْت میری رُوح کو طلب کر رہا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ۔! اے ابا عبداللہ ، ہر خصلت کے بدلے تیرے لئے درجات ہیں

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ۔ مُومن کی چار علامتیں ہیں۔

۱ ۔اس کا کھانا مریضوں کی طرح ہوتا ہے ۔

۲ ۔اس کی نیند ڈوبنے والے کی طرح ہوتی ہے ۔

۳ ۔اس کا گریہ بپسر مُردہ ماں کی طرح ہوتا ہے ۔

۴ ۔اس کا بیٹھنا گھات لگانے والے کی طرح ہوتا ہے ۔

حضرت علی علیہ السلام سے علم کے متعلق پوچھا گیا ۔آپؑ نے فرمایا:۔

چار باتیں ہی علم کا نچوڑ ہیں :۔

(۱) اللہ کی اتنی مقدار میں عبادت کر جتنی مقدار میں تجھے خدا کی ضرورت ہے ۔

(۲) اس کی نافرمانی اتنی کر جتنا تو آگ پر صبر کر سکے ۔

(۳) دُنیا کے لئے اتنا عمل کر جتنا تو نے دنیا میں رہنا ہے ۔

(۴) آخرت کے لئے اتنا عمل کر جتنا تو نے وہاں ٹھہرنا ہے ۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا علم چار طرح کے ہیں ۔

(۱) نفع دینے والا علم (۲) شفاعت کے لائق بنانے والا علم

(۳) بلندی دینے والا علم (۴) بہشت کرنے والا علم

(۱) نفع دینے والا علم شریعت کا علم ہے ۔

(۲) شفاعت کے لائق بنانے والا علم قرآن کا علم ہے ۔

(۳) بلندی دلانے والا علم نحو کا علم ہے ۔

(۴) بہشتی کا سبب بننے والا علم نجُوم کا علم ہے ۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا :۔

چار چیزوں کی قدر و منزلت کو چار لوگ ہی سمجھتے ہیں ۔

(۱) جوانی کی قدر و منزلت کو بوڑھا جانتا ہے ۔

(۲) سلامتی کی قدر و قیمت کو مصیبت زدہ شخص جانتا ہے ۔

(۳) صحّت کی قیمت بیمار جانتا ہے۔

(۴) زندگی کی قدر و قیمت مُردہ جانتے ہیں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے جناب حسن علیہ السلام کو فرمایا:۔

جو شخص اپنی غذا تلاش کر رہا ہو اُسے کبھی ملامت نہ کرنا۔

اس لیئے کہ جس کے پاس روزی نہیں ہوگی۔ اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی۔ بیٹا فقیر کو معاشرے میں حقیر جانا جاتا ہے۔ کوئی شخص اس کی بات نہیں سُنتا اور کوئی شخص اس کے مقام کو نہیں پہچانتا۔ فقیر آدمی اگر سچّا ہو بھی تو لوگ اُسے جھوٹا کہتے ہیں۔ فقیر انسان زاہد بھی ہو تو بھی لوگ اسے جاہل کہتے ہیں۔

بیٹا جو شخص غُربت میں مبتلا ہوا وہ چار چیزوں میں مبتلا ہوا۔

(۱) یقین میں کمزوری (۲) عقل میں کمی (۳) دین میں ریاء و نفاق

(۴) چہرے میں قلّتِ حیا۔ ہم فقر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

امیر المومنین نے جناب حسن علیہ السلام سے فرمایا:۔

بیٹا! جب تمہیں کوئی سختی درپیش ہو تو اپنے کچھ بھائیوں سے اس کا ذکر کرو۔ کیونکہ اس ذریعے سے چار خصلتوں میں سے تجھے ایک چیز ضرور مل جائے گی۔ یا تو کفایت ملے گی۔ یعنی بھائی تیرے معاملے کو سلجھا دیں گے۔

یا تو معونت یعنی تیری کچھ نہ کچھ امداد کریں گے۔

یا پھر نیک مشورہ دیں گے یا پھر مقبول ہونے والی دُعا سے تیری مدد کریں گے۔

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا:۔ حسنؑ مجھ سے چار چیزیں یاد رکھ لو۔ اور دوسری چار چیزیں بھی یاد رکھ لو۔

حسن علیہ السلام نے عرض کیا بابا جان کونسی چیزیں؟ تو آپؑ نے فرمایا

(۱) سب سے بڑی دولت عقل ہے۔

(۲) سب سے بڑی غریبی حماقت ہے۔

(۳) سب سے بڑی تنہائی خود پسندی ہے۔

(۴) سب سے بڑا حسب حُسنِ خُلق ہے۔

جناب حسن علیہ السلام نے کہا بابا جان یہ تو چار چیزیں ہوئیں۔ دوسری چار چیزیں کونسی ہیں؟

تو آپؑ نے فرمایا:۔

بیٹا! احمق کی دوستی سے بچو وہ تمہیں نفع دینے کی خواہش میں نقصان پہنچائیگا۔

جھوٹے شخص کی دوستی سے بچو اس لئے کہ وہ بعید کو قریب کر کے دکھائے گا۔ اور قریب کو بعید کر کے دکھائے گا۔

بخیل کی دوستی سے بچو! اس لئے کہ وہ سخت احتیاج کے موقعہ پر تمہیں محروم رکھے گا۔

بدکار کی صحبت سے بچو! اس لئے کہ وہ تمہیں ایک لقمہ کے عوض بیچ ڈالیگا۔

جناب علی علیہ السلام نے حسن علیہ السلام کو فرمایا:۔

بیٹا! کیا میں تمہیں ایسی چار چیزوں کی تعلیم نہ کروں۔ اگر تم نے ان پر عمل کر لیا۔ تو ہر طبیب سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔

حسن علیہ السلام نے عرض کیا۔ جی ہاں بابا جان آپ نے فرمایا:۔

جب بھوک لگی ہو تو دستر خوان پر بیٹھو۔

ابھی تھوڑی سی خواہش باقی ہو کہ دستر خوان سے کھڑے ہو جاؤ۔

خوب چبا کر کھاؤ اور کھانے کے بعد بیت الخلاء کی عادت ڈالو۔

جب تم ان باتوں کی پابندی کرو گے تو ہر طبیب سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔

بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص جناب امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی امیرالمومنین میں آپ سے چار مسائل دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا چالیس مسائل پوچھو۔ کہا یہ بتائیں۔ کہ واجب کیا ہے اور اس سے بڑا واجب کیا ہے؟

قریب کیا ہے اور اس سے زیادہ قریب کیا ہے؟

عجیب کیا ہے؟ اور اس سے زیادہ عجیب کیا ہے؟

مشکل کیا ہے؟ اور اس سے زیادہ مشکل کیا ہے؟

آپ نے فرمایا واجب ، اللہ کی اطاعت ہے اور اس سے زیادہ واجب گناہوں کو چھوڑنا ہے۔ قریب قیامت ہے اور اس سے زیادہ قریب موت ہے عجیب چیز دنیا ہے۔ لیکن دُنیا کی محبّت اس سے بھی زیادہ عجیب ہے۔

مشکل چیز قبر ہے لیکن بغیر زاد کے جانا اس سے زیادہ مشکل ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔

انسان کی قدر و قیمت اس کی ہمّت کے بقدر ہوتی ہے۔ انسان میں سچائی اس کی مردانگی کے بقدر ہوتی ہے۔ انسان کی شجاعت اس کی غیرت کے بقدر ہوتی ہے اور انسان کی پاکدامنی اس کی غیرت کے بقدر ہوتی ہے۔

مسجدِ کوفہ میں ایک شامی نے جناب علی علیہ السلام سے پوچھا۔

کہ مجھے بتائیں سونے کے کتنے طریقے ہیں ؟ آپؑ نے فرمایا سونے کے چار طریقے ہیں۔ (۱) انبیاءِ کرامؑ پُشت کے بل سیدھے سوتے ہیں۔ ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کا دل بیدار رہ کر وحیِ الٰہی کا منتظر رہتا ہے۔

(۲) مُومن دائیں کروٹ کے بَل بیتُ اللہ کی طرف مُنہ کر کے سوتا ہے۔

(۳) بادشاہ اور شہزادے بائیں کروٹ کے بل سوتے ہیں تاکہ ان کی غذا بآسانی ھضم ہو جائے۔

(۴) شیطان اور اس کے بھائی مُنہ کے بَل اُلٹے سوتے ہیں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص مجھے ایک بات کی ضمانت دے میں اس کے لئے چار باتوں کی ضمانت دیتا ہوں۔

جو شخص مجھے صِلہءِ رحم کی ضمانت دے میں اس کی اہل کی محبّت ، کثرتِ مال ، طُولِ عُمر ، جنّت کے داخلہ کی ضمانت دیتا ہوں۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا :-

عالِم بن یا مُتعَلِّم بن یا اس کی بات کو غور سے سُننے والا بن یا اُس سے محبّت کرنے والا بن - پانچواں شخص نہ بننا ورنہ ہلاک ہو جائیگا۔

اسی طرح کی دوسری روایت میں آپ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا۔ ہو سکے تو عالم بن۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو مُتعَلِّم بن، یہ نہ ہو سکے تو ان سے محبّت کر، یہ بھی نہ ہو سکے۔ تو ان سے دشمنی نہ رکھ۔

آپ سے منقول ہے کہ دل چار ہیں۔

صَدر۔ قَلب۔ فُؤاد۔ لُبّ

صَدر، اسلام کا مقام ہے فَشَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ٥

کیا اللہ نے جس کے سینہ کو اسلام کے لئے کشادہ کیا۔

قَلب، ایمان کا مقام ہے۔

كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ ٥

ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا۔ فُؤاد معرفت کا مقام ہے۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ٥

اُس نے جو کچھ دیکھا فؤاد نے اُسے نہیں جھٹلایا۔

لُبّ۔ ذِکر کا مقام ہے۔ وَلِیَذَّکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ٥

تاکہ عقلمند نصیحت حاصل کریں۔

جناب امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا:۔ میں نے توراۃ۔ زبور۔ انجیل اور قُرآن کو پڑھا ہے اور ہر کتاب سے ایک ایک نکتہ حاصل کیا ہے۔

میں نے توریت سے یہ نکتہ حاصل کیا۔ جو خاموش رہا نجات پائی۔ اور انجیل سے یہ نکتہ حاصل کیا۔ جس نے قناعت کی سیر ہُوا۔

اور زبُور سے میں نے یہ نکتہ حاصل کیا ہے کہ جس نے خواہشات کو چھوڑا آفات سے بچا۔

اور قرآن مجید سے میں نے یہ نکتہ پایا:۔

مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

جو اللہ پر توکّل کرے تو اللہ اس کے لئے کافی ہے۔

جناب امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا:۔ ریاکار کی چار علامتیں ہیں۔

تنہا ہو تو سُستی کرے گا۔ لوگوں کی موجودگی میں چُستی کا ثبوت دے گا۔ اس کی تعریف کی جائے۔ تو زیادہ عمل کرے گا۔ اگر اس کی تعریف و توصیف نہ کی جائے تو عمل کم کرے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے پاس چار راہب آپ کے امتحان کی غرض سے آئے۔ اور طے کیا کہ امیر المومنینؑ سے ایک سوال ہی کریں گے۔

اگر جناب نے ایک ہی جواب سب کو دیا تو سمجھیں گے۔ کہ علیؑ ناقص العلم ہے چنانچہ ایک راہب آیا۔ اور پوچھا کہ مال کا جمع کرنا بہتر ہے۔ یا علم کا جمع کرنا بہتر ہے۔؟

آپؑ نے فرمایا :۔ علم کا حاصل کرنا۔ کیونکہ خرچ کرنے سے مال کم ہوتا ہے اور علم بڑھتا ہے۔ بعد میں دوسرا راہب آیا۔ اس نے بھی یہی سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا علم بہتر ہے کیونکہ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تُو مال کی حفاظت کرتا ہے۔

تیسرا شخص آیا اُس نے بھی وہی سوال دُہرایا۔ آپؑ نے فرمایا علم بہتر ہے کیونکہ جس نے علم حاصل کیا۔ اس میں تواضع بڑھی اور جس نے مال جمع کیا اس میں تکبّر بڑھا۔ آخر میں چوتھا شخص آیا اور اُس نے بھی وہی سوال دُہرایا۔ آپؑ نے فرمایا علم بہتر ہے جس نے علم جمع کیا اس کے دوست بڑھتے ہیں اور جس نے مال جمع کیا اس کے دشمن بڑھتے ہیں۔

حضرت کُمیل بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے مولا اور سردار جناب امیر المومنینؑ سے پوچھا۔ کہ مولا مجھے نفس کی معرفت کرائیں۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کُمیل! تم کس نفس کی معرفت حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو میں نے کہا کہ مولا کیا نفس ایک نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا کُمیل نفس چار قسم کے ہیں۔

(۱) نامیہ نباتیہ (۲) حسّیۃ الحیوانیہ (۳) ناطقہ القدسیہ (۴) ملکۃُ الالٰہیہ

۱ ان میں سے ہر نفس کے پانچ قویٰ ہیں۔ (۱) ماسکہ (۲) جاذبہ (۳) ھاضمہ (۴) دافعہ (۵) مُربّیہ۔ اور اس کے دو خواص ہیں۔ کمی اور بیشی

یہ نفس جگر سے نشو و نما پاتا ہے اور یہ نفس نفوس حیوانی کے زیادہ مشابہ ہے۔

(۲) نفس حسّیۃ الحیوانیہ کے پانچ قویٰ ہیں۔ کان، آنکھ، ناک، زبان اور لمس

اور اس کے دو خواص ہیں۔ رضا اور غضب

اور یہ نفس بھی جگر سے نشو و نما پاتا ہے۔ یہ درندوں کے نفوس سے زیادہ مشابہ ہے۔

نفسِ ناطقہ قدسیہ کے پانچ قویٰ ہیں۔ فکر۔ ذکر۔ علم۔ حلم۔ فطانت

اس کے دو خواص ہیں۔ پاکیزگی اور حکمت

یہ نفس کسی چیز سے نشو و نما حاصل نہیں کرتا۔ یہ نفس نفوسِ ملائکہ سے مشابہت رکھتا ہے

4۔ نفس ملکۃُ الالٰہیۃ اس کے پانچ قویٰ ہیں۔

بقا در فنا، نعمت در شقا، عزت در ذلت، غربت در ثروت، صبر در آزمائش

اس نفس ملکوتی کے دو خواص ہیں۔ حلم اور کرم

اس کا مبدأ اللہ کی طرف سے ہے اور اس کا رجوع بھی اللہ کی طرف ہے۔ اس کا مبدأ منْ

جانبِ اللہ ہونے کا ثبوت فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا

یعنی ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔ یوں ہے

اور اس کے رجوع الی اللہ کا ثبوت

ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝

اپنے رب کے پاس راضی اور مرضی ہوکر واپس آجاؤ۔ یوں ہے۔ اور عقل کو درمیان میں اس لئے واسطہ قرار دیا تاکہ خیر و شر کو معقول قیاس سے حل کیا جا سکے۔

حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے: ۔ بدن کا تقویٰ چار چیزیں ہیں۔

(۱) بغیر جماع کے نہانا (۲) خوشبو سونگھنا (۳) گوشت کھانا (۴) کھدر پہننا۔

چار چیزیں نگاہ کا تقویٰ ہیں۔

(۱) بہتے پانی کو دیکھنا (۲) خوبصورت چہرہ دیکھنا (۳) شرفاء کی محفل میں بیٹھنا۔

(۴) سوتے وقت سرمہ لگانا۔

چار چیزیں نظر کو کمزور کرتی ہیں۔ (۱) بوڑھی عورت سے مقاربت۔ (۲) مصلوب کی طرف دیکھنا (۳) چشمۂ آفتاب کی طرف دیکھنا (۴) بھرے ہوئے پیٹ پر کچھ کھانا۔

★

# چوتھی فصل

## جناب صادق علیہ السّلام کے فرامین جنہیں علمائے خاصّہ نے نقل کیا ہے

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔ جسے چار چیزیں عطا ہوئیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہے گا۔ (۱) جسے دُعا ملی وہ قبولیّت سے محروم نہیں رہے گا۔
(۲) جسے اِستغفار ملی وہ توبہ سے محروم نہیں رہے گا۔ (۳) جسے شکر ملا وہ اضافہ سے محروم نہیں رہے گا۔
(۴) جسے صبر ملا وہ اجر سے محروم نہیں رہے گا۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔
چار چیزیں تمام مخلوقات سے زیادہ سُننے والی ہیں۔
(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم (۲) حُورِ عین (۳) جنّت (۴) جہنّم
جب بھی کوئی بندہ حضور علیہ السلام پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود فوراً ان کو پہنچا دی جاتی ہیں اور حضور اُسے سُنتے ہیں۔
(۲) جب بھی کوئی بندہ خدا سے دُعا مانگ کر کہتا ہے کہ اللہ حُورِعین سے میری شادی کرا نا۔ تو اس وقت وہ کہتی ہیں۔ یا اللہ۔! تیرا فلاں بندہ ہم سے عقد کی خواہشگاری رکھتا ہے لہٰذا ہمارا نکاح اُس سے فرما۔
(۳) جب بھی کوئی بندہ اللہ سے جنّت کا سوال کرتا ہے تو جنّت کہتی ہے مالکُ الملک! تیرا فلاں بندہ مجھ میں داخل ہونے کا خواہشمند ہے۔ لہٰذا اُسے اہلِ جنّت میں سے بنا۔
(۴) جب بھی کوئی بندہ اللہ سے جہنّم کے بچنے کی درخواست کرتا ہے۔ تو اس وقت جہنّم کہتی ہے میرے اللہ تیرا فلاں بندہ تجھ سے دُعا کر رہا ہے کہ تو اُسے مجھ سے بچا۔ لہٰذا اللہ۔! اسے میرا ایندھن نہ بنانا۔

جناب صادق علیہ السّلام نے فرمایا: جس شخص میں تین چیزیں ہوں۔ وہ اپنی ان خصائل کی وجہ سے لوگوں

سے چار مزید باتیں حاصل کرے گا۔

(۱) جب گفتگو میں جھوٹ نہ بولے (۲) معاشرت میں ان پر ظلم نہ کرے

(۳) وعدے کرکے وعدہ خلافی نہ کرے تو لازمی طور پر لوگوں میں اس کی عدالت مشہور ہوگی۔

(۱) اس کی مودّت ظاہر ہوگی (۳) لوگوں پر اس کی غیبت حرام ہوگی۔

(۴) اور اس سے بھائی چارہ فرض ہوگا۔

امام صادق علیہ السلام فرمایا:۔

چار چیزیں جنّت کے خزانوں میں سے ہیں۔ (۱) مصیبت کا چھپانا (۲) درد کا چھپانا

(۳) صدقہ کا چھپانا (۴) حاجت کا چھپانا۔

اہلِ جنّت کی چار نشانیاں ہیں (۱) مسکراتا چہرہ (۲) صاف ستھری زبان

(۳) رحم کرنے والا دل (۴) عطا کرنے والا ہاتھ۔

امام عالی مقام علیہ السلام فرمایا:۔ چار چیزیں چار چیزوں میں جائز نہیں ہیں۔

خیانت۔ مال کا چھپالینا۔ چوری۔ سُود، یہ ان چیزوں کے لئے جائز نہیں ہیں۔

حج۔ عُمرہ۔ نکاح۔ صدقہ۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔ جس شخص کو اس بات کی پرواہ نہ ہو کہ وہ لوگوں کے متعلق کیا کہہ رہا ہے۔ اور لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں وہ شیطان کا شریک ہے۔

جس کو اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ لوگ اسے بدکار سمجھیں گے۔ وہ شخص شیطان کا شریک ہے۔

جو شخص مالِ حرام جمع کرنے اور زنا کا شوق رکھتا ہے وہ شیطان کا شریک ہے۔

اور جو شخص بغیر کسی زیادتی کے اپنے مُومن بھائی کی غیبت کرے وہ بھی شیطان کا شریک ہے۔

جناب صادقِ آلِ محمدؐ نے فرمایا:۔

حرام زادے کی چار نشانیاں ہیں۔ (۱) اہلِ بیتؑ سے دشمنی رکھنا ہے۔

(۲) زنا کا شوق رکھنا (۳) دین کو حقیر سمجھنا (۴) اور لوگوں سے خراب برتاؤ رکھنا۔

بھائیوں سے خراب برتاؤ صرف وہی رکھے گا جو اپنے باپ کے بستر پہ پیدا نہ ہُوا ہو یا جس کا نطفہ حالتِ حیض میں ٹھہرا ہُوا ہو۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔

چار چیزیں چار چیزوں سے کبھی سیر نہیں ہوتیں ۔ (۱) زمین بارش سے (۲) آنکھ دیکھنے سے (۳) عورت مرد سے (۴) عالم علم سے

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔ جو شخص مجھے چار باتوں کی ضمانت دے میں اس کے لئے جنت کے چار مکانوں کی ضمانت دیتا ہوں ۔

(۱) جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے فقر سے نہ ڈرے (۲) اپنی جان سے لوگوں کو انصاف مہیا کرے ۔ (۳) تمام لوگوں پر سلام کرے (۴) جھگڑا چھوڑ دے ۔ اگرچہ حق پر بھی ہو ۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔

اللہ ! ہمارے شیعوں کو ان باتوں میں کبھی مبتلا نہیں کرے گا ۔

(۱) حرام زادے نہیں ہوں گے ۔ (۲) ہاتھ پھیلا کر سوال نہیں کریں گے ۔

(۳) ان سے لواطت نہیں کی جائے گی ۔ (۴) وہ سبز گوں اور نیلگوں نہیں ہوں گے ۔

حضرت صادقِ آلِ محمدؐ نے فرمایا :۔

کہ جناب امیر المومنینؑ مغموم ہوئے پھر فرمایا کہ پتا نہیں یہ غم کہاں سے آ گیا ۔ حالانکہ میں دروازے کی ڈیوڑھی پر نہیں بیٹھا ۔ بکریوں کے ریوڑ کے درمیان نہیں گذرا ۔ کھڑے ہو کر شلوار نہیں پہنی ، ہاتھ اور منہ کو اپنے دامن سے بھی نہیں پونچھا ۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔ مومن میں چار باتیں نہیں ہونگی ۔

(۱) پاگل نہیں ہو گا ۔ (۲) لوگوں کے دروازوں پر بھیک نہیں مانگے گا ۔

(۳) زنا زادہ نہیں ہو گا (۴) اس سے لواطت نہیں کی جائیگی

اللہ تعالیٰ نے مومن کو ان باتوں سے آزمایا ہے ۔

اس کی بات قبول نہیں کی جاتی ۔ اس کی بات کی تصدیق نہیں کی جاتی ۔ اپنے دشمن سے اپنا حق وصول نہیں کرتا ۔ اپنے غصہ کو ٹھنڈا نہیں کر پائے گا ۔ کیونکہ ہر مومن پابند ہوتا ہے ۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔ سماعہ ! مومن ہمیشہ چار باتوں میں مبتلا ہو گا ۔

(۱) تکلیف دینے والا ہمسایہ ، گمراہ کرنے والا شیطان تعاقب کرنے والا منافق ، حسد

کرنے والا مومن ۔

فُضیل بن عیاض جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ۔ کہ میں نے آپؑ سے پوچھا جہاد فرض ہے یا سُنّت ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔

جہاد چار طرح کا ہوتا ہے ۔ دو قسم کے جہاد فرض ہیں اور تیسرا جہاد سُنّت ہے ۔ مگر وہ فرض کے ساتھ قائم ہو سکتا ہے ۔ اور چوتھا جہاد سُنّت ہے ۔

(۱) اپنے نفس سے جہاد کرنا اور گناہوں سے باز رہنا ۔ جہادِ اکبر ہے اور یہ جہاد فرض ہے ۔

(۲) اپنے نزدیکی کفّار سے جنگ کرنا فرض ہے ۔

(۳) وہ جہاد جو سُنّت ہے مگر فرض کے ساتھ قائم ہو سکتا ہے وہ ہے دشمنوں سے جہاد کرنا ۔ اور یہ فریضہ تمام روایت پر ہے ۔ اگر لوگ اس جہاد کو چھوڑ دیں گے ۔ تو وہ عذابِ الہٰی کے مستحق ٹھہریں گے ۔ مگر یہ جہاد اُس وقت ہی تحقیق پذیر ہوگا ۔ جب امام اُمّت کو جہاد میں لائے ۔

(۴) وہ جہاد جو سُنّت ہے وہ دین کی کسی مُردہ سنّت کو زندہ کرنا ۔ جو شخص پوری کوشش کر کے دینی سُنّت کو زندہ رکھے گا اللہ اُسے اجرِ عظیم عنایت فرمائیگا۔

حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ۔

چار اشخاص کی نماز قبول نہیں ہو گی ۔ (۱) ظالم حاکم

(۲) وہ مرد جو کسی قوم کی امامت کرے اور وہ اِس سے نفرت کریں ۔

(۳) بلا ضرورت اپنے آقاؤں سے بھاگنے والا غلام

(۴) وہ عورت جو شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے ۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا: ۔ جب چار چیزیں عام ہو جائیں تو چار چیزیں ظاہر ہوں گی ۔

(۱) جب زِنا عام ہو جائے ۔ تو زلزلے ظاہر ہوں گے ۔

(۲) جب زکواۃ روک لی جائے گی تو جانور مرنے لگیں گے ۔

(۳) جب حُکّام غلط فیصلے کرنے لگیں گے تو بارش روک لی جائے گی ۔

(۴) جب مسلمان ذِمّیوں کے حقُوق کا تحفّظ نہ کریں گے تو مُشرک مسلمانوں پر غالب آجائیں گے

محمد بن ابی عمر نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ۔ آپ نے فرمایا: ۔

قاضی چار قسم کے ہیں ۔

(۱) وہ قاضی جس نے حق کا فیصلہ کیا لیکن اسے اس کے صحیح ہونے کا علم نہیں ہے تو یہ قاضی جہنّم میں جائے گا ۔

(۲) وہ قاضی جس نے غلط فیصلہ کیا اور اُسے اس فیصلہ کے غلط ہونے کا علم نہیں ہے ۔ تو یہ قاضی جہنّم میں ہوگا ۔

(۳) وہ قاضی جس نے غلط فیصلہ کیا لیکن اسے اپنے غلط فیصلہ ہونے کا علم ہے ۔ یہ قاضی جہنّم میں جائے گا۔

(۴) وہ قاضی جس نے درست فیصلہ کیا اور اسے اپنے فیصلہ کی درستگی کا علم ہے ۔ تو یہ قاضی جنّت میں جائے گا ۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا ۔ صبر، نیکی، حِلم، حُسنِ خُلق انبیائے کرامؑ کے اوصاف میں سے ہیں ۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔ چار اشیا طبیعتوں کی تربیت و تغذیہ کرتی ہیں ۔

سورانی انار[1]، پکی ہوئی کھجور، بنفشہ، کاسنی

جناب صادقِ آلِ محمدؐ نے فرمایا :۔ چار مقامات پر نماز پوری پڑھنی چاہیئے ۔

(۱) اللہ کے حرم میں (۲) رسولِ کریمؐ کے حرم میں (۳) امیرالمومنینؑ کے حرم میں

(۴) امام حُسینؑ کے حرم میں ۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔ چار سورتوں میں سجدہ فرض ہے ۔

(۱) سورۂ عَلَق (۲) سورۂ النجم (۳) تنزیل سجدہ (۴) حٰم سجدہ

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔ اِبلیسِ ملعُون نے چار مرتبہ چیخ ماری ۔

(۱) جب اس پر لعنت کی گئی (۲) جب زمین پر بھیجا گیا ۔

(۳) جب محمد مصطفےٰؐ مبعوث برسالت ہوئے ۔ (۴) جب سورت فاتحہ نازل ہوئی ۔

---

[1] عراق کی مخصوص انار ہیں ۔

اور خوشی کی وجہ سے ابلیس نے دو مرتبہ خرّاٹے لئے۔

(۱) جب جناب آدمؑ نے شجرہ ممنوعہ سے پھل کھایا۔ (۲) جب جناب آدمؑ کو جنّت سے نکالا گیا۔

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ چار چیزیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ (۱) زمین شور میں بیج ڈالنا۔ (۲) چاند کی روشنی میں چراغ جلانا (۳) بھرے ہوئے پیٹ پر کھانا (۴) نااہل کے ساتھ نیکی کرنا۔

مفضل بن عمر نے جناب صادقِ آلِ محمدؐ سے دریافت کیا۔ کہ مسلمانوں کی کتنی عیدیں ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ چار۔ مفضل نے کہا۔ عیدین اور جمعہ کو تو میں جانتا ہوں چوتھی عید کونسی ہے۔

آپ نے فرمایا چوتھی۔ عیدان تمام عیدوں سے افضل و اکرم ہے۔ وہ ہے عیدِ غدیر۔ جس دن حضورِ اکرمؐ نے اٹھارہ ذی الحج کو اپنے بھائیؑ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا۔

میں نے پوچھا ہمیں اُس دن کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا:۔ اس دن اللہ کی حمد و شکر بجالانی چاہیئے اور اس دن روزہ رکھنا چاہیئے۔

اُممِ سابقہ میں بھی یہی دستور تھا کہ جس دن کسی وصی کا اعلان کیا جاتا تھا۔ تو وہ امت اس دن کو عید کا دن قرار دیتی تھی۔

عیدِ غدیر کے دن کا روزہ ساٹھ مہینوں کے روزوں کے برابر ہے۔ جناب ابو عبداللہ نے قرآن مجید کی آیت مجیدہ:۔ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ......

ترجمہ:۔ تو اچھا تو چار پرندے لے ان کو اپنے سے مانوس کرلے۔ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ایک ایک پہاڑ پر رکھ دے۔ پھر ان کو پکار۔ وہ تیرے پاس دوڑتے چلے آئیں گے۔ خوب جان لے کہ اللہ نہایت با اقتدار اور حکیم ہے۔" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ نے ہُدہُد، صرد، مور، کوّا کو پکڑ کر انہیں ذبح کیا۔ ان کے سروں کو علیحدہ علیحدہ کیا۔ پھر ان کے گوشت کو قیمہ کرکے ایک دوسرے سے ملا دیا۔ پھر اس گوشت کے دس اجزا بنائے اور اپنے پاس پانی اور دانہ رکھا۔ پھر ایک پرندے کی چونچ ہاتھ میں پکڑ کر اسے بلاتے تو اس کے ذرّات جہاں بھی تھے وہاں سے اُڑ اُڑ کر جمع ہونے لگے۔ اور اپنی چونچ کے ساتھ پیوست ہونے لگے۔

جناب ابراہیم علیہ السلام کے دیکھتے دیکھتے وہ دوبارہ مکمل پرندے بن گئے۔ جناب ابراہیمؑ نے جب ان کی چونچ کو چھوڑا۔ تو انھوں نے سامنے پڑے ہوئے دانے چُگنے شروع کر دیئے۔

اور پانی پینے لگے۔

پھر حضرت ابراہیمؑ سے ان پرندوں نے کہا تونے ہمیں زندہ کیا۔ اللہ تمہیں زندہ رکھے۔ آپ نے فرمایا میں نے نہیں بلکہ اللہ نے تمہیں زندہ کیا ہے۔ اور وہی زندگی اور موت پر قادر ہے۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ تو اس کی ظاہری تفسیر ہے اور اس کی باطنی تفسیر یہ ہے کہ چار ایسے اشخاص کو منتخب کرو جو کلامِ الٰہی کے متحمل ہو سکیں پھر اپنا علم ان کے حوالے کر کے انہیں اپنی جانب سے اہلِ زمین پر حجت بنا کر روانہ کرو۔

اور جب تم انہیں بلانا چاہو۔ تو اسمِ اعظم کے ذریعے انہیں صدا کرو۔ تو وہ دوڑے ہوئے تمہارے پاس آجائیں گے۔

ابن بابویہ رحمتہ اللہ کی روایت کے مطابق وہ پرندے مور، گدھ، مرغ، بطخ تھے۔

اس واقعہ کی ابتداء اس طرح سے ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے ایک بندے کی ملاقات کا حکم دیا۔ جناب ابراہیم علیہ السلام نے اس عبدِ خدا سے ملاقات کی۔ باتوں باتوں میں اس شخص نے کہا کہ اللہ۔! اپنے ایک بندے کو خلیل بنائے گا اور اس کی علامت یہ ہوگی کہ اس کی درخواست پر مردوں کو زندہ کرے گا۔

جناب ابراہیم علیہ السلام کے ذہن میں آیا کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ اسی لئے آتے ہی اللہ تعالیٰ سے مردہ زندہ کرنے کی دعا مانگی۔ جب خدا نے فرمایا:۔ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ۔ کیا تمہیں یقین نہیں ہے۔؟

عرض کیا وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ۔ تاکہ دل کو اطمینان ہو جائے۔ یعنی خلیل ہونے کا اطمینان ہو جائے۔ اس دفعہ تو ابراہیم علیہ السلام نے مردہ کو زندہ کرنے کی درخواست کی۔

لیکن اس کے بدلے میں اللہ نے حضرت ابراہیمؑ سے زندہ کو مارنے کا مطالبہ کیا یعنی بیٹے اسماعیلؑ کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ خداوند تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چار پرندے، مور، گدھ، مرغ، بطخ کے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ مور دنیاوی زینت کی علامت ہے۔ گدھ لمبی آرزو کی علامت ہے۔ مرغ شہوت کی علامت ہے۔ اور بطخ حرص

کی علامت ہے۔ خداوند تعالیٰ نے ان جانوروں کے ذبح کرنے کا حکم کر کے باطنی طور پر حضرت ابراہیمؑ کو یہ حکم دیا کہ اگر مُردہ دل کو زندہ کرنا چاہتے ہو۔ تو ان چار چیزوں کو دل سے نکال باہر کرو۔ اور ان چار عادتوں کو ذبح کر ڈالو۔ کیونکہ جب تک دل میں ان چار عادتوں میں سے ایک چیز موجود ہے تو اس دل کو اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ کتابُ اللہ چار چیزوں پر مشتمل ہے۔

عبارات۔ اِشارات۔ لطائف۔ حقائق۔

عبارات عوام کے لئے ہے، اِشارات خواص کے لئے ہیں، لطائفِ قرآن اَولیاء کے لئے ہے۔ اور حقائق انبیاءؑ کے لئے ہیں۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جناب آدمؑ کو وحی فرمائی کہ میں چار باتوں میں مکمل دانائی تیرے لئے جمع کروں گا۔ ان میں سے ایک کا تعلق صرف مجھ سے ہے۔ اور ایک کا تعلق صرف تجھ سے ہے۔ اور ایک کا تعلق تجھ سے اور مجھ سے برابر ہے اور ایک کا تعلق تجھ سے اور لوگوں سے ہے۔ جو چیز صرف میرے لئے ہے وہ یہ ہے۔ کہ تو فقط میری عبادت کر اور کسی کو میرا شریک نہ بنا۔ جس چیز کا تعلق تجھ سے ہے وہ یہ ہے کہ میں تیرے عمل کی جزا تجھے اس وقت دوں گا۔ جب تجھے اس کی شدید ضرورت ہو گی۔

وہ چیز جو تیرے اور میرے درمیان مُشترک ہے۔ دُعا مانگنا تمہارے ذمّہ ہے اور قبول فرمانا میرے ذمّہ ہے۔

وہ چیز جس کا تعلّق تجھ سے اور باقی مخلوق سے ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

صفوان جمال نے جناب صادق علیہ السلام سے وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا

یعنی دیوار شہر کے دو یتیموں کی تھی اس میں ان کا خزانہ چھپا ہوا تھا۔

کی تفسیر دریافت کی تو آپ نے فرمایا دیوار کے نیچے سونا چاندی مدفون نہیں تھا۔ بلکہ ایک تختی تھی۔ جس پر چار باتیں درج تھیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَمَنْ اَیْقَنَ بِالْمَوْتِ لَمْ یَضْحَکْ سِنَّہٗ۔

یعنی میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ جس کو موت کا یقین ہو گا۔ وہ پوری زندگی نہیں ہنسے گا۔

(۲) مَنْ اَیْقَنَ بِالْحِسَابِ لَمْ یَفْرَحْ قَلْبُہٗ۔

جسے حساب کا یقین ہوگا۔ اس کا دل خوش نہیں ہو گا۔

(۳) مَنْ اَیْقَنَ بِالْقَدْرِ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ۔

جسے قدر کا یقین ہو گا۔ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا۔

(۴) مَنْ یَرَی النَّشْاَۃَ الْاُوْلٰی کَیْفَ یُنْکِرُ النَّشْاَۃَ الْاٰخِرَۃَ۔

جو پہلی تخلیق کو دیکھ رہا ہے وہ دوسری تخلیق کا انکار کیسے کر سکتا ہے

جناب صادق علیہ السّلام نے فرمایا :۔ چار اشخاص جنّت میں نہیں جائیں گے۔

(۱) کاہن (۲) مُنافِق (۳) شراب کا رسیا (۴) چغل خور

صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔ اس دُنیا میں چار چیزیں مت تلاش کرو۔ یہ چیزیں تمہیں نہیں ملیں گی۔ (۱) عالِم با عمل کی تلاش نہ کرو ورنہ بغیر عالِم کے رہ جاؤ گے۔

(۲) عمل بلا ریا کی تلاش نہ کرو ورنہ بغیر عمل کے رہ جاؤ گے۔

(۳) بے شبہہ طعام کی تلاش نہ کرو۔ ورنہ بغیر طعام کے رہ جاؤ گے۔

(۴) بے عیب دوست کی تلاش نہ کرو ورنہ بغیر دوست کے رہ جاؤ گے۔

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔ چار اشخاص کی دُعا قبول نہیں ہو گی۔

(۱) جو شخص گھر میں بیٹھا رہے اور دُعا مانگے اللہ مجھے رزق دے۔ تو خدا فرماتا ہے۔ کیا میں نے رزق کی طلب کا حکم نہیں دیا ہے۔

(۲) جو شخص اپنی بیوی کے خلاف بد دُعا کرے تو خُدا فرماتا ہے۔ کیا میں نے تجھے طلاق کا حق نہیں دیا ہے۔

(۳) جس شخص نے اپنا مال اللوں تللوں میں اُڑا دیا ہو اور دُعا مانگے اللہ مجھے رزق دے تو خدا فرماتا ہے کیا میں نے اعتدال کا حکم نہیں دیا ہے۔

(۴) جس شخص نے بغیر گواہوں اور لکھائی کے کسی کو قرض دیا اور مقروض کے انکاری ہونے پر بددُعا کرے تو خدا کہتا ہے کیا میں نے تجھے قرض لکھنے اور گواہ رکھنے کا حکم نہیں دیا ہے ولید بن جبیع کی روایت کے مطابق اس شخص کی بددُعا بھی منظور نہیں ہوتی جو اپنے ہمسائے کے خلاف کرے۔ اِس وقت خدا فرماتا ہے کیا میں تجھے اس سے دور رہنے کا اختیار نہیں دیا ہے۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا:- چار مقامات پر دُعا منظور ہوتی ہے۔

(۱) وِتر میں (۲) فجر کی نماز کے بعد (۳) ظُہر کے بعد (۴) مغرب کے بعد

امام علیہ السلام نماز مغرب کے بعد سجدہ کرتے تھے اور سجدے میں دُعا مانگتے تھے۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اِعرابی طور پر دل چار طرح کے ہیں۔ یعنی دل کے چار اعراب ہیں۔ رَفع۔ فَتح۔ خَفض۔ وَقف

ذکر الٰہی میں دل حالتِ رَفع میں ہوتا ہے۔ مقامِ رضا میں دل فَتح کی حالت میں ہوتا ہے۔ غیر اللہ میں مشغول ہونے کی حالت میں دل خَفض کی حالت میں ہوتا ہے۔ اور خدا سے غفلت کی شکل میں دل وَقف کی حالت میں ہوتا ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے جب عبد اپنے خدا کا ذکر اخلاص و تعظیم سے کرتا ہے تو اس کے آگے سے حجابات اُٹھنے شروع ہو جاتے ہیں۔

اور جب دل قضائے الٰہی پر راضی نہ ہو تو کسی طرح سے خوش و شادمانی اور سکون ملتا ہے۔

اور جب بندہ غیر کے ذکر میں مشغول ہو اور اس کے بعد اللہ کا ذکر کرے تو اس وقت تمہیں دل ویران سا محسوس ہوگا جس میں کوئی مونس و مددگار نہیں ہے۔ اور جب دل غفلت کی حالت میں ڈوب جائے تو محسوس کرو گے کہ دل محجوب ہو گیا ہے۔ اور سخت بن چکا ہے۔ نورِ تعظیم سے علیحدہ ہونے کے بعد تاریکیوں میں کھو چکا ہے۔ رَفع کی تین علامتیں ہیں۔ اللہ پر توکّل، صِدق، یقین

خَفض کی تین علامتیں ہیں۔ خودپسندی، ریاکاری، حرص

وَقف کی تین علامتیں ہیں:۔ (۱) اطاعت کی مٹھاس کا زائل ہونا۔ (۲) معصیت کی کڑواہٹ کا خوش مزہ لگنا (۳) حلال علم کا حرام سے آلودہ ہونا۔

صادق علیہ السلام نے فرمایا مومن کو حقیقی راحت تو خدا کے سامنے حاضر ہونے پر نصیب ہوگی لیکن اس دنیا میں چار چیزیں اس کے لئے باعث راحت ہیں۔

(۱) خاموشی جس میں اپنے نفس و قلب پر غور کرکے اپنے اور خدا کے درمیان معاملات پر فکر کرے۔

(۲) خلوت :۔ جس میں ظاہری و باطنی آفات سے محفوظ رہے۔

(۳) بھوک :۔ جس کے ذریعے خواہشات اور وسوسوں کو مار سکے۔

(۴) بیداری :۔ جس سے اپنے دل کو منور کرے، طبع کو صفائی دے، روح کو پاکیزگی دے۔

ایک دفعہ مشہور عباسی حکمران منصور دوانیقی نے آپؑ کی طرف پیغام بھیجا کہ جیسے اور لوگ ہمارے پاس آتے ہیں۔ ویسے آپ ہمارے کیوں نہیں آتے۔

امام علیہ السلام نے جواب میں کہلا بھیجا۔ ہمارے پاس کوئی مالِ دنیا تو ہے نہیں کہ ہم اس کے سلب ہونے کے اندیشہ سے تیرے پاس آئیں۔ اور تیرے پاس آخرت ہی نہیں ہے۔ جسے لینے کے لئے تیرے پاس آنے کی ضرورت محسوس ہو۔ تمہیں کوئی ایسی نعمت میسر نہیں ہوئی۔ جس کی تجھے مبارک دینے آئیں۔ اور اس حکومت کو تو اللہ کی ناراضگی نہیں خیال کرتا۔ کہ جس کی تعزیت کے لئے ہم تیرے پاس آئیں۔

اس کے بعد منصور نے آپ کو پیغام بھیجا۔ کہ آپ ہمیں نصیحت کرنے آیئے۔ آپ نے کہلا بھیجا جسے دنیا کی ضرورت ہوگی۔ وہ تجھے نصیحت نہیں کرے گا۔ اور جسے آخرت کی ضرورت ہوگی وہ تمہارے پاس نہیں بیٹھے گا۔

جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔ اس فانی دنیا سے انسان چار چیزوں کا خواہشمند ہے۔ ثروت، آرام، کم جستجو، عزت۔

ثروت :۔ قناعت میں رکھی گئی ہے جو اسے کثرتِ مال میں تلاش کرے گا اسے نہیں پائے گا۔

آرام :۔ کو سبکساری میں رکھا گیا ہے جو اسے بھاری بھرکم سامنے میں تلاش کرے گا۔ اسے نہیں پائے گا۔

کم جستجو کو تھوڑا کام کرنے میں رکھا گیا ہے۔ جو اسے کثرتِ عمل میں تلاش کرے گا۔ اسے نہیں پائے گا۔

عزت کو خالق کی اطاعت میں رکھا گیا ہے جو اسے مخلوق کی اطاعت میں تلاش کریگا اسے نہیں پائیگا۔
جناب صادقِ آلِ محمدؐ نے فرمایا۔ مجھے تعجب ہے۔ اس کا جو شخص چار چیزوں سے خوفزدہ
ہو کر چار چیزوں کا سہارا نہیں لیتا۔

۱:۔ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو کسی پریشانی سے ڈر کر حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيْلُ کا سہارا نہیں لیتا۔ حالانکہ اللہ نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ

ترجمہ:۔ سو یہ لوگ اللہ کے انعام اور فضل کے ساتھ واپس آئے۔ کہ
کوئی ذرا سی ناگواری پیش نہ آئی۔

۲:۔ مجھے اس پر تعجب ہے جو غمزدہ ہے وہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔

ترجمہ:۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی سب نقائص سے پاک ہے
بیشک میں ہی قصور وار ہوں) کا سہارا کیوں نہیں لیتا اس لئے کہ
میں نے اس دعا کے متعلق اللہ تعالیٰ سے یہ سنا۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ۔

ترجمہ:۔ سو ہم نے ان کی (پکار) سن لی اور انہیں غم سے نجات دے
دی اور ہم ایمان والوں کو ایسی ہی نجات دیا کرتے ہیں۔

۳:۔ مجھے اس پر تعجب ہے جس کے خلاف سازش کی جائے وہ

وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔

ترجمہ:۔ میں اپنا معاملہ تو اللہ کے سپرد کئے ہوئے ہوں۔ بیشک اللہ
بندوں کا خوب نگراں ہے) کا سہارا کیوں نہیں لیتا حالانکہ میں نے اس کے
متعلق اللہ تعالیٰ سے سنا ہے: فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا:
پھر اللہ نے اس کو ان لوگوں کی (مضر) تدبیروں سے محفوظ رکھا۔

۴:۔ مجھے اس پر تعجب ہے جو دنیا اور دنیا کی زینت کا طلبگار ہے وہ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ

اِلَّا بِاللہِ:۔ ترجمہ:۔ اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ کسی میں کوئی قوت نہیں بجز اللہ کے ) کا سہارا کیوں نہیں لیتا۔

اس لئے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے متعلق سنا ہے فَعَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِکَ ؀

ترجمہ:۔ تو عجب نہیں میرا پروردگار مجھے تیرے باغ سے بہتر دے دے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ تقویٰ سے بہتر کوئی زاد نہیں ہے۔ خاموشی سے زیادہ کوئی چیز حسین نہیں ہے۔ جہالت سے بڑا کوئی دشمن نہیں ہے اور جھوٹ سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں ہے۔

سفیان ثوریؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات کی اور ان سے عرض کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمائیں تو انہوں نے مجھے فرمایا سفیان! جھوٹے شخص کو جوانمردی نصیب نہیں ہوتی اور حاسد کو راحت نہیں ملتی اور بد اخلاق کو سرداری نہیں ملتی۔

میں نے عرض کی فرزندِ رسولؐ! کچھ اور وصیت فرمائیں۔ فرمایا اللہ کی تقسیم پر راضی رہو تو غنی بن جاؤ گے۔ ہمسائے کے حقوق ادا کرو تو مسلم بن جاؤ گے۔ بدکار کے ساتھی نہ بننا۔ ورنہ وہ تمہیں اپنی بدکاری کی تعلیم دے گا۔ اور اپنے معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ کرنا جو خدا سے ڈرنے والے ہوں۔

# پانچویں فصل

## ائمہ اطہارؑ سے علمائے خاصہ کی بیان کردہ روایات

امام محمد باقر علیہ السلام نے جناب علی زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ آپؑ نے فرمایا: جس شخص میں چار چیزیں موجود ہوں اس کا اسلام مکمل ہوتا ہے اور اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

وہ شخص اس حال میں اللہ کے سامنے حاضر ہوگا اللہ اس سے راضی ہوگا۔

۱ ۔ جو لوگوں کے حقوق پورے ادا کرے ۔ ۲۔ لوگوں سے سچ بولے
۳ ۔ ہر اس کام سے پرہیز کرے جسے خدا برا قرار دیتا ہے اور جسے مخلوق برا سمجھتی ہے ۔
۴ ۔ اپنے اہلِ خانہ سے حسنِ سلوک سے پیش آئے ۔

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص نے یہ چار کام کئے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیگا: (۱) جس نے یتیم کو پناہ دی ۔ (۲) کمزور پر رحم کیا ۔
(۳) والدین کے ساتھ مہربانی کی (۴) غلاموں کے ساتھ شفقت کی ۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا چار چیزیں عمل میں مددگار ثابت ہوتی ہیں ۔
صحت ، دولت ، علم ، توفیق

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے ۔

سر کے اگلے حصہ میں سفید بال باعث برکت ہیں ۔ دونوں اطراف کے سفید بال سخاوت کی علامت ہیں ، گیسوؤں میں سفید بالوں کا آنا بہادری کی علامت ہے ۔ سر کے پچھلے حصہ میں سفید بال ہونا نحوست ہے ۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا چار نمازوں کے پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے ۔ انہیں آدمی جب چاہے پڑھ سکتا ہے ۔
(۱) قضا نماز کو تو جب چاہے پڑھ سکتا ہے ۔
(۲) طوافِ فریضہ کی دو رکعت نماز (۳) سورج گرہن کی نماز (نمازِ آیات)
(۴) نمازِ جنازہ ۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا حضرت نوح علیہ السلام کے بعد صرف چار انبیاءؑ کو اللہ نے دنیاوی سلطنت عطا فرمائی ۔
(۱) ذوالقرنین ان کا اصل نام عیاش تھا (۲) حضرت داؤد علیہ السلام
(۳) حضرت سلیمان علیہ السلام (۴) حضرت یوسف علیہ السلام
حضرت ذوالقرنین نے مشرق سے مغرب تک حکومت فرمائی ۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی حکومت شام سے بلاد اصطخر تک تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت بھی وہی تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی حکومت مصر اور اس کے اطراف تک تھی۔

چار انبیاء ؑ نے چار جملے فرمائے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جس نے بُرے ساتھی سے قطع تعلق کیا تو گویا اس نے توراۃ پر عمل کیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا۔

جس نے اپنے نفس کو اتباعِ خواہشات سے روکا تو گویا اس نے زبور پر عمل کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جو اللہ کی تقسیم پر راضی ہوا تو گویا اس نے انجیل پر عمل کیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی۔ گویا اس نے قرآن مجید پر عمل کیا۔

# چھٹی فصل

## عُلماء وحُکماء کے کلام میں

حامد نے کہا ہم نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں طلب کیا۔ لیکن وہ نہ مل سکیں۔ دراصل وہ چار چیزیں دوسری چیزوں میں مضمر تھیں۔

(۱) ہم نے تونگری کو مال میں طلب کیا لیکن اسے قناعت میں پایا۔

(۲) ہم نے بلند منصب کو حسب میں تلاش کیا لیکن اسے تقویٰ میں پایا۔

(۳) ہم نے راحت کو کثرتِ مال میں تلاش کیا۔ لیکن اسے قلتِ مال میں پایا۔

(۴) ہم نے نعمت کو لباس وطعام میں تلاش کیا لیکن اُسے تندرست جسم میں پایا۔

حاتم نے کہا جو آدمی چار چیزوں کو چار چیزوں تک مؤخر رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (۱) نیند کو قبر تک مؤخر رکھے (۲) فخر کو میزانِ انصاف تک مؤخر کرے۔ (۳) راحت کو پُل صراط سے گذرنے تک مؤخر رکھے۔ (۴) خواہش کو جنت تک مؤخر رکھے۔

ایک دانا کا قول ہے۔ چار چیزیں کرم کی نشانیاں ہیں۔

(۱) بخشش کرنا (۲) لوگوں کو اذیت نہ دینا (۳) جلدی عطا کرنا۔

(۴) عقوبت میں تاخیر کرنا۔

چار چیزیں چار چیزوں تک پہنچاتی ہیں (۱) عقل ریاست تک پہنچاتا ہے۔
(۲) رائے سیاست تک پہنچاتی ہے (۳) علم حکومت تک پہنچاتا ہے۔
(۴) حلم وقار تک پہنچاتا ہے۔

چار افراد چار چیزوں کے ذریعے پہچانے جاتے ہیں۔
(۱) کاتب کتابت کے ذریعے سے (۲) عالم جواب کے ذریعہ سے
(۳) دانا اپنے افعال کے ذریعے سے (۴) حلیم برداشت کے ذریعہ سے

چار چیزیں خوش نصیبی کی دلیل ہیں۔ (۱) علم کی محبّت (۲) حسنِ حلم
(۳) جواب کی درستگی (۴) اصابتِ رائے کی کثرت

چار باتیں پختہ ذہن کی دلیل ہیں۔ (۱) غصّہ کے گھونٹ پی جانا۔
(۲) فرصت کے لمحات کو غنیمت شمار کرنا (۳) مختلف آراء کے ذریعہ مدد چاہنا۔
(۴) دشمنوں کو ڈھیل دینا۔

چار چیزیں چار اشیاء تک پہنچاتی ہیں۔ (۱) صبر محبوب تک پہنچاتا ہے۔
(۲) محنت مقصود تک پہنچاتی ہے (۳) زہد تقویٰ تک پہنچاتا ہے
(۴) قناعت دولت تک پہنچاتی ہے۔

چار خصلتیں ایسی ہیں اگر ان پہ کاربند ہو جاؤ تو بہت سی پریشانیوں سے بچ جاؤ گے۔ اور وہ خصائلِ محمودہ یہ ہیں۔ خُلق، قناعت، راست گوئی۔ امانت کی ادائیگی۔

ایک عارف باللہ کا فرمان ہے۔ چار چیزوں کو چار چیزوں سے صاف کرو۔
(۱) اپنے چہرے کو آنسوؤں سے صاف کرو (۲) اپنی زبان کو ذکرِ خالق سے صاف کرو۔
(۳) اپنے دلوں کو خوفِ خدا سے صاف کرو۔ (۴) گناہوں کو توبہ سے صاف کرو۔

ایک عالم نے کہا:۔ علم کے ثمر چار ہیں۔
ایک اس کے اور اس کے خدا کے درمیان ہے وہ ہے تقویٰ۔ دوسرے ثمر کا تعلّق اس کے اور لوگوں کے درمیان ہے وہ ہے شفقت۔ تیسرے ثمر کا تعلّق اس کے اس کے اور اس

کے نفس کے درمیان ہے وہ ہے صبر۔

چوتھے ثمر کا تعلق اس کے اور دنیا کے درمیان ہے وہ ہے زہد۔

ایک عالم کا فرمان ہے :۔ لوگ چار قسم کے ہیں۔

۱:۔ وہ شخص جو جانتا ہے لیکن اسے اپنے جاننے کا علم نہیں ہے۔

۲:۔ وہ شخص جو نہیں جانتا اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ نہیں جانتا یہ راہنمائی کا متلاشی ہے۔ اس کی راہنمائی کرو۔

۳:۔ وہ شخص جو نہیں جانتا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ نہیں جانتا وہ جاہل ہے اسے چھوڑ دو۔

۴:۔ وہ شخص جو جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ جانتا ہے۔ ایسا شخص عالم ہے اس کی اتباع کرو۔

بقراط کا قول ہے :۔ چار اشیاء بہت بڑی آزمائش ہیں۔ (۱) کثرتِ اولاد (۲) مال کی کمی (۳) برا ہمسایہ (۴) خائن بیوی

چار چیزیں ضائع ہونے والی ہیں۔ (۱) بیوفا سے محبت (۲) ناشکرے پر احسان

(۳) جو ادب سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اُسے ادب سکھانا۔

(۴) جو شخص راز کی حفاظت نہ کر سکے اسے رازدار بنانا۔

جو شخص چار چیزوں کو چار چیزوں کے بغیر تلاش کرتا ہے۔ وہ محال چیز کو طلب کرتا ہے۔

(۱) جو ریا کے عمل سے جزا، کا طالب ہو (۲) جو سختی کے ذریعہ لوگوں کی محبت کا طالب ہو

(۳) جو دغا کے بغیر بھائیوں کی وفا کا طالب ہو۔

(۴) جو راحتِ بدنی کے ساتھ علم کا طالب ہو۔

حکمائے ہند کا مقولہ ہے :۔ چار اشخاص چار چیزوں سے سیر نہیں ہو سکتے۔

(۱) عاقل ادب سے (۲) عالم کتاب سے (۳) خاندانی اپنے اعلیٰ نسب سے

(۴) جاہل کھیل کود سے۔

حکمائے فارس کا مقولہ ہے :۔ چار اشخاص چار چیزوں سے سیر نہیں ہو سکتے۔

(۱) بہادر مقابلہ سے (۲) سخی عطا سے (۳) پرہیزگار دعا سے (۴) محسن ثنائے سے

حکمائے اسلام کا شعار چار باتیں رہی ہیں ۔ تقویٰ ، حیا ، شکر ، صبر

حضرت لقمان علیہ السلام نے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ۔

بیٹا ! قیامت میں تمہیں چار باتوں کا جواب دینا ہے ۔ ابھی سے اس جواب کی تیاری کرو ۔

(۱) جوانی کے متعلق سوال ہوگا کہ اسے کن کاموں میں آلودہ کیا ۔

(۲) عمر کے متعلق سوال ہوگا کہ کہاں گذاری (۳) مال کے متعلق پوچھا جائیگا ۔ کہ کہاں سے حاصل کیا ۔ اور کہاں خرچ کیا ۔ (۴) علم کے متعلق پوچھا جائیگا کہ اس کے ذریعے کتنے لوگوں کی راہنمائی کی ۔

نیز فرمایا :۔ بیٹا میں نے بہت سے انبیاءؑ کی خدمت کی ہے اور ان سے میں نے یہ چار جملے حاصل کئے ہیں ۔ تم بھی ان پر عمل کرو ۔

(۱) جب تو نماز میں ہو تو اپنے دل کی حفاظت کر ۔

(۲) جب تو دستر خوان پر ہو تو اپنے ہاتھ کی حفاظت کر ۔

(۳) جب دوسرے کے گھر میں ہو تو اپنی آنکھ کی حفاظت کر ۔

(۴) جب تو لوگوں کے درمیان ہو تو اپنی زبان کی حفاظت کر ۔

عجیب اتفاق یہ ہے کہ دُنیا کے چار مشہور دانا چار امراض کی وجہ سے مرے ہیں ۔

افلاطون التہابِ صدر کی وجہ سے مرا ۔ ارسطو سِل کی بیماری کی وجہ سے فوت ہُوا

بُقراط فالج سے مرا ۔ جالینوس تکلیفِ شکم کی وجہ سے مرا ۔

ابو علی ثقفی نے کہا عاقل کے لئے ضروری ہے کہ چار چیزوں کا خیال رکھے ۔

امانت ، سچائی ، نیک بھائی ۔ راز

ابن جمہور سے پوچھا گیا ۔ کہ تم نے اپنی غربت کا دور کس طرح سے گذارا ۔ اس نے کہا ۔ میں نے چار چیزوں پر بھروسہ کیا ۔ مجھے میری تکلیف کم محسوس ہوئی ۔

(۱) اپنے آپ سے کہتا تھا قضا و قدر نے واقع ہونا ہی ہے ۔

(۲) اپنے دل سے کہتا تھا کہ میں اس میں صبر کے سوا اور کر بھی کیا سکتا ہوں ۔

(۳) اپنے آپ سے کہتا کہ غربت اس حد تک بڑھ سکتی ہے ۔

(۴) اپنے آپ کو تسلی دے کر کہتا تھا کہ ممکن ہے جلد ہی آسانی پیدا ہو جائے۔

ہلال بن سعد کہہ رہا تھا کہ اللہ کے بندو! تمہاری تمام تر خطاؤں اور لغزشوں کے باوجود چار چیزیں تمہیں پھر بھی حاصل ہیں۔

(۱) اللہ کا رزق تمہیں مل رہا ہے۔ (۲) اللہ کی رحمت تم سے علیحدہ نہیں ہوئی۔

(۳) خدائی پردہ پوشی تمہیں چھپائے ہوئے ہے۔ (۴) اس کا عذاب تم پر جلد نہیں آیا۔

لوگو! تم آج بول رہے ہو۔ خدا تمہاری باتیں سن رہا ہے۔ اور جب خدا بولے گا۔ تو تم خاموش ہو گے۔ اس دن تمہیں بولنے کی جرأت نہیں ہوگی۔

# آٹھویں فصل

کہا گیا کہ جب دانائی آسمان سے زمین کی طرف اترتی ہے۔ تو اس دل میں داخل نہیں ہوتی جس میں چار قسم کے تفکرات ہوں۔ (۱) دنیا کی طرف جھکاؤ۔ (۲) کل کی فکر

(۳) فضول اشیاء کی محبت (۴) بھائی سے حسد

عرب و عجم کے حکماء کا چار کلمات پر مکمل اتفاق ہے۔

(۱) اپنے دل پہ ناقابلِ برداشت بوجھ نہ لادو۔ (۲) مال کی وجہ سے دھوکہ نہ کھانا۔

(۳) عورت پر بھروسہ نہ کرنا (۴) وہ عمل نہ کرنا جس سے تجھے فائدہ نہ پہنچے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ خداوندِ کریم نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی۔

دانا و عاقل شخص چار حالتوں سے باہر نہیں ہوتا۔

(۱) یا تو اپنے ربّ سے معروفِ مناجات ہوتا ہے۔

(۲) یا اپنے نفس کے محاسبہ میں مشغول ہوتا ہے

(۳) یا اپنے ان بھائیوں کے پاس چل کر جاتا ہے جو اس کو اس کی خامیوں سے باخبر رکھتے ہیں

(۴) یا اپنے نفس کو حلال لذات سے متمتع کرنے میں مشغول ہوتا ہے۔

دل چار چیزوں سے مُنوّر ہوتا ہے ۔ (۱) بھوکا شکم (۲) نیک ساتھی
(۳) سابقہ گناہوں کو یاد رکھنا (۴) چھوٹی امید

سچائی کی چار قسمیں ہیں :۔ واجب ۔ حرام ۔ مکروہ ۔ حَسَن

گواہی دینا واجب ہے ۔ وہ سچائی جو حرام ہے ، چغل خوری کی سچائی ہے ۔ وہ سچائی جو مکروہ ہے کسی کے سامنے اس کی توصیف کرنا ہے ۔ وہ سچائی جو حَسَن ہے کسی کے پسِ پشت اس کے اوصافِ حمیدہ کا اظہار ہے ۔

چار اشیاء بُری ہیں لیکن چار اشخاص میں بہت زیادہ بُری ہیں ۔

(۱) بُخل بذات خود بُری عادت ہے ۔ لیکن اہلِ ثروت میں بہت ہی بُرا ہے ۔
(۲) فحش گوئی بُری عادت ہے ۔ لیکن عورتوں کے لئے بہت زیادہ بُرا ہے ۔
(۳) غصّہ بری عادت ہے ۔ لیکن عُلماء کے لئے بہت زیادہ بُرا ہے ۔
(۴) جھوٹ بری عادت ہے لیکن قاضیوں کے لئے بہت زیادہ بُرا ہے ۔

عاقل کو چار باتوں پر عمل کرنا چاہیئے ۔

(۱) جاہل کی جہالت کا توڑ اپنے حِلم کے ذریعہ سے کرے ۔
(۲) اپنے نفس کو باطل سے روکے ۔ (۳) مال کو جائز مَصرَف میں خرچ کرے
(۴) دوست دشمن کی پہچان کرے ۔

بیت المقدّس کے ایک پہاڑ کی چٹان پر چار جملے تحریر تھے ۔

(۱) ہر نافرمان اکیلا رہ جائے گا ۔ (۲) ہر اطاعت گزار کو اچھی رفاقت نصیب ہوگی
(۳) ہر قناعت پسند کو غلبہ ملے گا ۔ (۴) ہر لالچی رُسوا ہو گا ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس زندان کے دروازے پر جہاں آپ نے کافی عرصہ قید گذاری تھی جملے لکھوائے ۔

یہ شر پسندوں کا گھر ہے ۔ یہ زندہ لوگوں کی قبر ہے ۔ یہ دشمنوں کو خوش کرنے کا مقام ہے یہ صدیقین کی تجربہ گاہ ہے ۔

ایک دانا کی کتاب میں یہ چار الفاظ آبِ زر سے لکھے ہوئے تھے ۔

رزق تقسیم کر دیا گیا ہے ۔ حریص محروم ہے ۔ بخیل لائقِ مذمّت ہے ۔ حاسد غمگین رہے گا ۔ بیان کیا گیا ہے کہ حدیث کے حفّاظ کا ایک گروہ ابراہیم بن ادہم کے پاس احادیث سننے کے لئے گیا ۔ تو اس نے کہا مجھے چار فکر لاحق ہیں ۔ جن کے سبب میں روایتِ حدیث سے قاصر ہوں ۔ انہوں نے پوچھا وہ کون سے فکر ہیں ۔ ؟

کہا ۔! پہلا فکر اس بات کا ہے کہ روزِ میثاق اللہ نے فرما دیا تھا کہ یہ جنّتی ہیں ۔ اور یہ جہنّمی ہیں ۔ مجھے علم نہیں کہ میں اُس وقت کس گروہ میں تھا ۔

دوسری فکر اس بات کی ہے ۔ جب میری تصویر کشی کے وقت فرشتے نے خدا سے پوچھا ہو گا ۔ کہ اللہ اسے نیک بخت لکھوں یا بد بخت لکھوں ۔ تو مجھے علم نہیں ہے کہ خدا نے میرے متعلق اسے کیا کہا تھا ۔

تیسری فکر اس بات کی ہے ۔ کہ جب مَلکُ الموت میری رُوح قبض کرنے آئے گا اور خدا اسے پوچھے گا کہ خدایا اس کا خاتمہ کفر پر کروں یا ایمان پر ۔ تو خدا جانے اس وقت میرے متعلق اسے کیا حکم ملتا ہے ۔

چوتھی فکر اس بات کی ہے کہ جب بروزِ قیامت حکم ہو گا وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ( ترجمہ ) مجرمو آج تم علیحدہ ہو جاؤ )

مجھے یہی فکر کھائے جا رہی ہے کہ اس وقت میں کس گروہ میں شامل ہوں گا ۔

حدیثِ قُدسی میں ہے ۔ میں نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں رکھا لوگ انہیں اور جگہ تلاش کر رہے ہیں ۔ بھلا وہ انہیں کیسے پا سکیں گے ۔

(۱) میں نے علم کو بھوک اور پردیس میں رکھا لوگ اسی شکم سیری اور وطن میں تلاش کرتے پھر رہے ہیں وہ اسے کبھی حاصل نہیں کر سکیں گے ۔

(۲) میں نے عزّت کو اپنی اطاعت میں رکھا ۔ لوگ سلاطین کی خدمت کر کے اسے تلاش کر رہے ہیں لہٰذا وہ کبھی عزّت کو نہیں پا سکیں گے ۔

(۳) میں نے تونگری کو قناعت میں رکھا ۔ لوگ کثرتِ مال میں اسے تلاش کر رہے ہیں ۔ لہٰذا وہ اسے کبھی نہیں پا سکیں گے ۔

میں نے راحت کو جنّت میں رکھا ۔ لوگ اِسے دنیا میں ڈھونڈ رہے ہیں ۔ وہ اِسے کبھی بھی پا نہ سکیں گے ۔

# نویں فصل

## حکمائے فارس کے اقوالِ زرّین

چار چیزیں چار چیزوں سے ہی ممکن ہیں ۔ (۱) سلطنت عدل سے ممکن ہے ۔
(۲) دشمن کی ہلاکت محبّت سے ہی ممکن ہے ۔ (۳) محبّت میں اضافہ تواضع سے ممکن ہے ۔
(۴) منزلِ مقصود تک رسائی صبر سے ہی ممکن ہے ۔

چار چیزوں سے بچو ۔ !
(۱) جو تمہاری حاجت پوری نہ کرے اس سے حاجت طلب کرنے سے بچو ۔
(۲) نااہل پر احسان کرنے سے بچو (۳) جلد بازی سے بچو ۔ (۴) فسق و فجور سے بچو ۔

چار چیزوں سے کبھی دھوکا نہیں کھانا چاہیئے ۔ (۱) بادشاہ کے تقرّب سے
(۲) بچوں کے زہد سے (۳) حاسد کی خیر خواہی سے (۴) عورتوں کی محبّت سے

چار باتوں کا جو ارتکاب کرے گا ٹھوکر کھائے گا ۔
(۱) جو اپنے آپ کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھے گا ۔
(۲) جو لوگوں کے عیوب بیان کرے گا یا اپنے مخالف پہ لگی ہوئی تہمت سُن کر لطف اندوز ہو گا ۔
(۳) جو اپنے مال میں بُخل کرے گا (۴) جو گھٹیا لوگوں سے کوئی توقع رکھے گا ۔

چار چیزیں خوش نصیبی کی دلیل ہیں ۔ (۱) اپنے اقرار و عہد کو نبھانا ۔
(۲) ہر حالت میں تواضع سے رہنا (۳) رزقِ حلال کی تلاش کرنا ۔
(۴) شُرفاء کا احترام کرنا ۔

چار چیزیں بد بختی کی دلیل ہیں ۔ (۱) جاہلوں کی صُحبت (۲) فاسق و فاجر لوگوں سے اُلفت ۔
(۳) یاوہ گوئی کو غور سے سُننا (۴) عورتوں کے کہنے پر عمل کرنا ۔

چار چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ (۱) معاملات میں جلد بازی سے
(۲) غیظ و غضب سے (۳) بخل و امساک سے (۴) خود پسندی و تکبر سے

چار چیزیں فقر کا سبب بنتی ہیں۔ (۱) غیبت (۲) حسد (۳) بے حیائی۔
(۴) تکبر و رعونت

چار چیزیں موجبِ ترقی و اقبال ہیں (۱) دوستوں سے مشورہ کرنا۔
(۲) دشمنوں سے مدارات سے پیش آنا (۳) ہوا و ہوس کا ترک کرنا
(۴) قضا کے وقت تحمل سے کام لینا۔

چار چیزوں کو بدلا نہیں جا سکتا :۔ (۱) قضا و قدر کو نہیں بدلا جا سکتا۔
(۲) حق کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ (۳) بری عادت کو اچھی عادت میں بدلا نہیں جا سکتا۔
(۴) تمام خلق کو راضی نہیں کیا جا سکتا۔

چار چیزوں کا نتیجہ چار شکلوں میں برآمد ہوتا ہے۔
(۱) غصہ کا نتیجہ پشیمانی کی صورت میں ظہور پذیر ہوتا ہے (۲) جھگڑے کا نتیجہ شرمندگی کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔ (۳) برے کلام کا نتیجہ عداوت کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔
(۴) سستی کا نتیجہ محرومی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

چار چیزوں کی تکمیل چار چیزوں سے ہوتی ہے۔ (۱) علم کی تکمیل عقل سے ہوتی ہے
(۲) اطاعت کی تکمیل زہد سے ہوتی ہے (۳) عمل کی تکمیل نیت سے ہوتی ہے۔
(۴) نعمت کی تکمیل شکر سے ہوتی ہے۔

چار چیزیں چار چیزوں کا موجب بنتی ہیں۔ (۱) خاموشی راحت کا سبب بنتی ہے۔
(۲) فضول گوئی ملامت کا موجب بنتی ہے (۳) سخاوت بلندی کا موجب ہے۔
(۴) شکر اضافۂ رزق کا موجب ہے۔

چار چیزیں آدمی کو کمزور کر دیتی ہیں۔ اور اس کی طاقت کو ختم کر دیتی ہیں۔
(۱) دشمنوں کی کثرت (۲) قرض کی کثرت (۳) گناہوں کی کثرت (۴) اولاد کی کثرت

چار چیزیں چار چیزوں پر ہنستی ہیں۔ (۱) تقدیر تدبیر پہ ہنستی ہے۔

(۲) موت آرزو پہ ہنستی ہے ۔ (۳) قضا احتیاط پہ ہنستی ہے ۔

(۴) رزق حریص پہ ہنستا ہے ۔

چار چیزیں عمر کو کم کردیتی ہیں اور یہ من جملہ مُہلِکات کے ہیں ۔

۱:۔ کثرتِ جماع ۲:۔ گرم پانی میں زیادہ دیر نہانا ۔

۳:۔ دھوپ میں خشک کردہ گوشت بکثرت کھانا ۔ ۴:۔ پیٹ میں غبار کا داخل کرنا ۔

چار چیزیں دونوں جہانوں کی خوش نصیبی کا سبب ہیں ۔

۱:۔ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت ۲:۔ وَالِدَیْن کی اِطاعت ۳:۔ عُلماء کی خدمت

۴:۔ اللہ کی مخلوق پر شفقت ۔

چار چیزوں کے لئے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے ۔

۱:۔ حَسَب کے لئے ادب کا ہونا ضروری ہے ۔

۲:۔ خوشی کے لئے امن کا ہونا ضروری ہے

۳۔ قرابت کے لئے مَوَدَّت کا ہونا ضروری ہے ۔

۴۔ عقل کے لئے تجربہ ضروری ہے ۔

# پانچواں باب

## فصل اوّل

### احادیثِ نبویہ جنہیں علمائے اہلسنت نے نقل کیا ہے

---

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ پانچ چیزیں میزان میں کتنا ہی زیادہ وزنی ہیں۔

کسی مسلمان کے نیک فرزند کی وفات ہو جائے تو وہ صبر کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا:۔ اسلام کی بنیادیں پانچ ہیں

(۱) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۲:۔ نماز کو قائم کرنا۔

(۳) زکواۃ کی ادائیگی۔ (۴) حج (۵) ماہِ رمضان کے روزے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا۔

جو شخص پانچ چیزوں پر عمل کرے یا ان میں سے ایک بات پر بھی عمل کرے اس کے لئے جنّت واجب ہو جائیگی:۔ (۱) جو کسی پیاسے پرندے کو پانی پلائے۔

(۲) سخت بھوکے شخص کو کھانا کھلانا۔ (۳) ننگی جلد کو کپڑا پہنائے۔

(۴) جو تھکے ہوئے قدموں کو آرام دے (۵) تنگی میں مُبتلا غلام کو آزاد کرائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا۔

توریت کے پانچ جملے آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

(۱) پورے مکان میں ایک غصبی اینٹ مکان کی ویرانی کی ضمانت ہے۔

(۲) ظُلم کر کے غلبہ پانے والا درا صل مغلوب ہے۔

(۳) وہ شخص جو گناہ کر کے کامیابی حاصل کرے کامیاب نہیں ہے۔

(۴) اللہ کے حق کی کم از کم اتنی قدر تو کرو کہ اس کے رزق کے ذریعے اس کی نافرمانی نہ کرو۔

(۵) کسی سے سوال کرنے سے پیشتر بہ ضرور دیکھو کہ کس کے سامنے اپنی آبرو رہن رکھ رہے ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کلمات کے متعلق دریافت کیا۔ جن کے ذریعے جناب آدمؑ کی توبہ مقبول ہوئی تھی۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا :۔ جناب آدمؑ نے محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے حق کا واسطہ دیا تھا۔ جس کی بدولت ان کی توبہ قبول ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔ پانچ چیزیں برص کا سبب ہیں۔

(۱) جمعہ کے روز نورہ لگانا (۲) جو پانی دھوپ کی وجہ سے گرم ہو چکا ہو۔ اس سے وضو کرنا یا غسل کرنا۔ (۳) حالتِ جنابت میں کھانا۔

(۴) ایامِ خاص میں مقاربت (۵) بھرے پیٹ پر کھانا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں پانچ اوصاف کو آخرین نفس تک نہیں چھوڑوں گا

(۱) زمین پر بیٹھ کر غلاموں کے ساتھ کھانا کھانا (۲) گدھے پر کسی کو اپنا ردیف بنانا۔

(۳) اپنے ہاتھ سے بکری کا دودھ دوہنا (۴) اون کا کھردرا لباس پہننا۔ بچوں پر سلام کرنا تاکہ میرے بعد یہ سُنّت بن جائے۔

حضرت علی علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ خرید و فروخت کرنے والے کو پانچ چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

(۱) سُود (۲) قسم (۳) عیب چھپانا۔ (۴) بیچتے وقت اپنے مال کی تعریف (۵) بوقت خرید دوسرے کے مال کا شکوہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔ پانچ قسم کے لوگوں سے ہر حال میں پرہیز کیا جائے۔

(۱) جذامی (۲) مبروص (۳) مجنون (۴) وَلَدُ الزِّنَا (۵) گنوار

جناب موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ حضورؐ! میرے بیٹے نے لکھنا سیکھ لیا

ہے۔ اب آپ فرمائیں اسے اب کس کے حوالے کروں؟

آپ نے فرمایا ہر کام میں ڈالو مگر پانچ اشخاص کے حوالے نہ کرنا۔

(۱) کفن فروش کے حوالے نہ کرنا (۲) سُنار کے حوالے نہ کرنا (۳) قصّاب کے حوالے نہ کرنا (۴) گندم فروش کے حوالے نہ کرنا (۵) بُردہ فروش کے حوالے نہ کرنا۔

اس لئے کہ کفن فروش میری امّت کی موت کی خواہش کرتا ہے حالانکہ پوری روئے زمین سے میری امّت کا ایک بچہ مجھے زیادہ پیارا ہے۔

زرگر دھوکہ دہی سے پرہیز نہیں کرتا۔

قصّاب کے دل میں رحم دلی ختم ہو جاتی ہے۔

گندم فروش ذخیرہ اندوزی کرتا ہے۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ذخیرہ اندوز بن کر حاضر ہونے سے چور بن کر حاضر ہونا زیادہ اچھا ہے۔

بُردہ فروشوں کے متعلق مجھے جبرئیل امین نے کہا کہ آپ کی امّت کے بدترین افراد بردہ فروش ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

مجھے پانچ چیزیں ایسی ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں۔ (۱) میرے لئے پوری روئے زمین کو سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی بنایا گیا ہے۔ (۲) رُعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے (۳) میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کیا گیا ہے۔ (۴) مجھے جَوَامِعُ الْکَلِم ملے ہیں۔

(۵) مجھے مقامِ شفاعت ملا ہے۔

عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں:۔ کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا۔ کہ اللہ نے مجھے پانچ چیزیں عطا کی ہیں۔ اور علیؑ کو بھی پانچ چیزیں عطا کی ہیں۔

(۱) مجھے جَوَامِعُ الْکَلِم عطا کئے علیؑ کو جَوَامِعُ الکلم عطا کئے۔

(۲) مجھے نبوّت عطا کی اور علیؑ کو وصایت عطا کی۔

(۳) مجھے کوثر ملی سَلسَبِیل علیؑ کو ملی۔ (۴) مجھے وحی ملی علیؑ کو الہام ملا۔

(۵) مجھے معراج پہ بلایا۔ علیؑ کے لیے حجابات اٹھا دیئے گئے۔ وہ تمام مقام کو اپنے بستر سے ہی مُشاہدہ کرتے رہے۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

لوگو ۔! پروردگارِ عالم سے پورا پورا حیا کرو ۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا ۔ یا رسول اللہ ۔! ہم کیا کریں ؟ فرمایا ! ۔ اپنی نگاہوں میں ہر وقت موت کو موجود رکھو ۔ اپنے ذہن و دماغ کو برُے تصورات سے جُدا رکھو ۔ اپنے شکم رزقِ حرام سے علیحدہ رکھو ۔

قبر اور اس کی وحشت کو یاد رکھو ۔ جو آخرت کی زینت کا طالب ہو اُسے چاہیئے ۔ کہ دنیاوی آرائشوں کو چھوڑ دے ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

جو مجھے پانچ چیزوں سے اخلاص کی ضمانت دے دیں اس کی جنّت کی ضمانت دیتا ہوں ۔ اللہ سے اِخلاص ۔ رسُولؐ سے اِخلاص ۔ کتابُ اللہ سے اِخلاص ۔ دین سے اِخلاص اور مسلمانوں کی جماعت سے اِخلاص ۔

ابوسعید خدریؓ نے رسول کریمؐ سے روایت کی ہے ۔ کہ اللہ نے مجھے علیؑ کے متعلق پانچ چیزیں عطا کی ہیں ۔ (۱) علیؑ ہی میری تجہیز و تکفین و تدفین کرے گا ۔

(۲) علیؑ ہی میرے قرض ادا کرے گا ۔

(۳) حشر کے مؤقف میں علیؑ میرا آسرا ہو گا ۔

(۴) میرے حوضِ کوثر سے مُنافقین کو علیؑ دُور کرے گا ۔

(۵) علیؑ ہمیشہ میرے دین پر ثابت قدم رہے گا ۔

جناب رسالتمآب نے پانچ اشیاء کے مارنے سے روکا ۔

بندر ، صوام[1] ، ہُدہُد ، شہد کی مکھی ، چیونٹی

اور پانچ چیزوں کے مارنے کا حکم دیا ہے ۔ کوّا ، ہداۃ[2] ، سانپ ، بچھو ، باؤلا کتا ۔

شیخ صدوقؒ نے فرمایا کہ یہ حکم اجازت کے اظہار کے لئے فرض و وجوب کے لئے نہیں ہے ۔

---

۱ مٹیالے رنگ اور لمبی گردن کا ایک پرندہ ہے جو عموماً کھجور کے درختوں پر رہتا ہے ۔

۲ یہ بھی ایک مخصوص پرندہ ہے ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا :-

پانچ اشخاص کی دُعا قبول نہیں ہوتی ۔ (۱) جو اپنی بد خُلق بیوی کے خلاف بد دُعا کرے ۔

(۲) جس شخص کا غلام تین مرتبہ بھاگ گیا ہو اور وہ اُسے فروخت کرنے کی بجائے اس کے خلاف بد دُعا کرے ۔

(۳) جو شخص گرتی ہوئی دیوار دیکھ کر بھی اس کے پاس سے گذرے ۔

(۴) جس نے بغیر گواہوں کے قرض دے دیا ۔ مقروض کے مکر جانے کے بعد اس کے خلاف بد دُعا کرے ۔

(۵) جو شخص گھر میں ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر اللہ سے رزق کا سوال کرے ۔

پانچ باتیں تقاضائے فطرت ہیں :- ناخن تراشنا ۔ مونچھیں تراشنا ۔ بغل کے بال صاف کرانا ۔ زیر ناف بال صاف کرانا ۔ ختنہ کرانا

حضور اکرمؐ نے فرمایا یا علیؑ :- حضرت عبد المطّلب نے پانچ قانون جاری کئے تھے جنہیں اللہ نے اسلام میں بھی باقی رکھا ۔

(۱) باپ کی بیوی کو بیٹے پر حرام کیا ۔ اللہ نے اسی قانون کو جاری رکھتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا :- وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ ٥

جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے ان عورتوں سے نکاح مت کرو ۔

(۲) عبد المطّلب کو ایک خزانہ دستیاب ہوا تو انہوں نے اس میں سے پانچواں حصّہ نکال کر خیرات کر دیا ۔ اللہ نے اس قانون کو جاری رکھتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا :-
وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ الآیۃ

جان لو جو تمہیں غنیمت ملے اس میں پانچواں حصّہ اللہ کا ہے ۔

(۳) زمزم کا کنواں کھدوا کر اس کا نام سِقَايَةُ الْحَجِّ رکھا ۔

اللہ تعالیٰ نے اس نام کو بحال رکھتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا :- أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ٥

کیا تم نے حجّاج کی سقایت اور مسجدِ حرام کی تولیت کو اس جیسا قرار دیا ہے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لایا۔

(۴) قتل کا خون بہا سو اونٹ مقرر فرمایا اور اللہ نے اسی چیز کو اسلام میں بھی باقی رکھا۔

(۵) طواف بیت اللہ کے لیئے قریش کے پاس کوئی تعداد مقرر نہ تھی، حضرت عبدالمطّلب نے سات چکر مقرر فرمائے۔ اسلام نے بھی اسی کو بحال رکھا۔

یا علیؑ عبدالمطّلب جوئے کے تیروں سے تقسیم نہیں کرتے تھے۔

اور وہ بتوں کی عبادت نہیں کرتے تھے اور بتوں کے تقرب کے لیئے ذبح ہونے والے جانوروں کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں دینِ ابراہیمؑ پر ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:۔

دعوت پانچ چیزوں میں دی جانی چاہیئے۔ شادی کے وقت۔ بچّے کی پیدائش پر۔ ختنہ پر۔ حج سے واپسی پر۔ مکان خریدنے پر۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا:۔ یا علیؑ ——— ! میں نے تیرے لیئے اللہ سے پانچ دعائیں کیں اور وہ اللہ نے منظور فرمائیں۔

(۱) میں تمام لوگوں سے پہلے جب اپنی قبر سے برآمد ہو کر اپنے سر کو جھاڑتا ہُوا آؤں تو علیؑ میرے ساتھ ہو۔ اللہ نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔

(۲) جب اعمالِ عباد کا وزن ہو رہا ہو تو میزان پر علیؑ میرے ساتھ ہو۔ اللہ نے میری یہ دُعا قبول فرمائی۔

(۳) میرے لِوَاءُ الحَمد کے اٹھانے والا علیؑ ہو۔ میری یہ دُعا قبول ہوئی۔

(۴) میں نے اپنے ربّ سے سُوال کیا کہ حوضِ کوثر سے میری اُمّت علیؑ کے ہاتھ سے سیراب ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔

(۵) میں نے اللہ سے دُعا مانگی کہ علیؑ کو میری اُمّت کے لیئے جنّت کا رہبر مقرر فرما۔ اللہ نے میری یہ دُعا بھی قبول فرمائی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ روزِ جُمعہ دنوں کا سردار ہے۔ اور یہ دن

عید الفطر اور عید قربانی کے دنوں سے افضل ہے۔ اس دن کی پانچ خصوصیات ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے اسی دن جناب آدمؑ کی تخلیق فرمائی۔

(۲) آدم علیہ السلام اسی دن ہی زمین پر وارد ہوئے۔

(۳) اسی دن جناب آدمؑ کی وفات ہوئی۔

(۴) اسی دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں مؤمن کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ جب تک حرام چیز کا سوال نہ کرے۔

(۵) اسی دن تمام ملائکہ مقرّبین، زمین و آسمان، ہوا، پہاڑ، بحر و بر قیامت کے قائم ہونے کی وجہ سے خوفزدہ رہتے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے اسناد سے روایت فرمائی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے پوچھا گیا۔ کہ اللہ کا بہترین بندہ کون ہے؟

تو آپ نے فرمایا جس میں یہ پانچ خصوصیات ہوں وہ بہترین بندہ ہے۔

نیکی کرنے پر خوشی محسوس کرے، بُرائی سرزد ہونے پر استغفار کرے۔ اسے کچھ عطا ہو تو شکر بجالائے۔ آزمائش میں صبر کرے۔ غصّہ کے وقت معاف کردے۔

جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا:- ماہِ رمضان میں اللہ نے میری امّت کو وہ پانچ چیزیں عنایت فرمائیں ہیں جو پہلے انبیاءؑ کی امتّوں کو نصیب نہیں ہوئیں۔

(۱) اس مہینہ کی چاند رات کو اللہ میری اُمّت کی طرف نظر شفقت ڈالتا ہے۔ اور اللہ جس پر خصوصی نظر ڈال دے تو اسے عذاب نہیں دیتا۔

(۲) روزے کی وجہ سے منہ سے نکلنے والی ناگوار بُو اللہ کو مسک کی خوشبُو سے زیادہ پسند ہے۔

(۳) ملائکہ دن رات اِن کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

(۴) اللہ اپنی جنّت کو حکم دیتا ہے کہ تو روزہ داروں کے لئے استغفار کر اور اپنے آپ کو ان کے لئے سجا۔ کیونکہ ممکن ہے ان سے دنیا کی تکالیف و مصائب ہٹا کر انہیں جنّت کی طرف فوراً بلالیا جائے۔

(۵) جب اس مہینہ کی آخری رات آتی ہے تو اللہ سب روزہ داروں کو معاف کر دیتا ہے۔

ایک شخص نے پوچھا حضور کیا لَیْلَۃُ الْقَدْر میں فرمایا کیا نہیں دیکھتے کہ جب مزدور کا کام مکمّل ہو جائے تو اُسے اجرت مل جاتی ہے۔

ایک شامی شخص سے منقول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔

پانچ اشخاص اللہ کی بدترین مخلوق ہیں۔ - (۱) شیطان (۲) قابیل فرزندِ آدم علیہ السلام (۳) فرعون ذِی الْاَوْتَاد[۱] (۴) بنی اسرائیل کا وہ شخص جس نے انہیں دین سے ہٹایا۔

(۵) میری اُمت میں سے وہ شخص جس کی کفر کی بیعت بابِ لُد[۲] کے پاس کی جائے گی۔

کچھ عرصہ بعد جب میں معاویہ کو بابِ لُد پر بیعت لیتے دیکھا۔ تو مجھے حضور اکرمؐ کا وہ فرمان یاد آ گیا۔ تو میں اسے چھوڑ کر حضرت علیؑ کے لشکر میں شامل ہو گیا۔

حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور مجھے وہ ایسا عمل بتائیں کہ جس کے کرنے پر میں جنّت کا حق دار بن جاؤں۔

آپ نے فرمایا ــــ!

معاذ تم نے ایک عظیم چیز کے متعلق سوال کیا ہے۔ البتہ جس کے لئے اللہ آسان بنا دے۔ تو آسان ہے۔ (۱) اللہ کی عبادت کرو۔ اور اس کا کوئی شریک نہ بناؤ۔

(۲) نماز قائم کرو۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرو۔ (۴) رمضان کے روزے رکھو۔

(۵) استطاعت ہو تو حج کرو۔

---

[۱] اَوْتَاد جمع ہے اس کی واحد وَتَد ہے۔ جس کا معنی میخ ہے۔ فرعون اپنے مخالفین کو میخوں کے ذریعے اذیّت دیتا تھا۔ اسی لئے اس کو ذِی الْاَوْتَاد کہا جاتا ہے۔

[۲] شام میں ایک جگہ کا نام ہے۔ اور اسی نام کی ایک جگہ فلسطین میں بھی ہے۔

# فصل دوم

## عُلمائے عامّہ کی بیان کردہ روایات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص پانچ اشخاص کی تحقیر کرے گا وہ پانچ قسم کے نقصان اٹھائے گا۔

۱:۔ جو عُلماء کی اِہانت کرے، دین میں نقصان اٹھائے گا۔

۲:۔ جو حُکّام کی اِہانت کرے، دُنیا کا نقصان اٹھائے گا۔

۳:۔ جو ہمسایوں کی اِہانت کرے، فوائد کا نقصان اٹھائے گا۔

۴:۔ جو اَقرِباء کی اِہانت کرے، اپنی جوانمردی کا نقصان کرے گا۔

۵:۔ جو اپنے بیوی بچوں کی اِہانت کرے، خوشگوار زندگی میں نقصان پائے گا۔

نیز فرمایا اللہ جب بھی کسی کو یہ پانچ چیزیں دیتا ہے تو اِس کے ساتھ مزید پانچ چیزیں بھی عطا کرتا ہے۔

۱:۔ جسے شُکر ملا، اُسے نعمات کا اضافہ بھی ملا۔

۲:۔ جسے دُعا کا سلیقہ ملا۔ اُسے قبولیت بھی ملی۔

۳:۔ جسے اِستغفار ملا۔ اُسے مَغفرت بھی ملی۔

۴:۔ جسے صَدَقہ ملا، اُسے نِعمُ البَدَل بھی ملا۔

۵:۔ جسے ایمان ملا، اُسے جنّت بھی ملی۔

نیز فرمایا۔ پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھو۔

(۱) بڑھاپے سے پہلے جوانی کو غنیمت سمجھو (۲) غُربت سے پہلے دولت کو غنیمت سمجھو۔

(۳) مصروفیّت سے پہلے فراغت کو غنیمت سمجھو۔

(۴) بیماری سے پہلے تندرستی کو غنیمت سمجھو۔ (۵) مرنے سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا پانچ چیزیں پانچ چیزوں کے بدلے میں ہوتی ہیں۔

صحابہ کرام نے عرض کی کونسی پانچ چیزیں پانچ چیزوں کے بدلے میں ہیں یارسول اللہ؟

تو آپؐ نے فرمایا:۔ جب بھی کسی قوم نے بدعہدی کی اللہ نے ان پر ان کے دشمن کو مسلط کیا۔

۲:۔ جب بھی کسی قوم نے خدائی قوانین کے تحت فیصلہ کرنا چھوڑا، اللہ نے اِن پر فقر مسلط کیا۔

۳:۔ جس قوم میں زِنا عام ہوُا اس میں اچانک موت بڑھ جاتی ہے۔

۴:۔ جب کسی قوم میں کم تولنا عام ہوا تو وہاں روئیدگی روک دی گئی اور انہیں قحط میں مبتلا کیا گیا۔

۵:۔ جب بھی کسی قوم نے زکواۃ دینی بند کی تو ان سے بارش روک لی گئی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔

جو شخص پانچ کام کرے تو وہ لازماً دوسرے پانچ کام بھی کرے گا۔ اور جو شخص وہ پانچ کام کرے گا جہنّم میں جائے گا۔

۱:۔ جو شخص جوشیدہ آبِ انگور پیئے تو وہ لازماً شراب بھی پیئے گا۔ اور شرابی جہنّم میں جائے گا۔

۲:۔ جو شخص عورتوں سے نشست وبرخاست رکھّے گا تو وہ لازمی طور پر زنا بھی کرے گا۔ اور زانی جہنّم میں جائے گا۔

۳:۔ جو شخص فاخرہ لباس پہنے گا۔ لازمی طور پہ تکبُّر کرے گا۔ اور مُتکبّر جہنّم میں جائیگا۔

۴:۔ جو شخص بِساطِ سلطانی پر بیٹھے گا۔ تو بادشاہ کی خواہشات کو مدِّ نظر رکھ کر گفتگو کرے گا اور خواہشات کا پیروکار جہنّم میں جائیگا۔

۵۔ جو شخص فِقہ کا علم رکھے بغیر خرید و فروخت کرے گا۔ تو وہ لازمی طور پر سُود میں پڑ جائے گا۔ اور سُود خور کا مَقام جہنّم ہے۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا:۔

جو عالم تمہیں پانچ چیزوں سے نکال کر پانچ چیزوں کی رہنمائی کرے اس عالم کے ساتھ نشست و برخاست رکھو۔

۱: شک سے نکال کر یقین کی منزل میں منزل میں داخل کرے۔

۲:۔ ریا سے نکال کر اخلاص کی دعوت دے۔ (۳) دُنیاوی لالچ سے نکال کر زُہد کی

کی طرف بلائے۔ (۴) تکبّر سے نکال کر عجز و انکساری کی دعوت دے۔

(۵) عداوت سے نکال کر محبت کی دعوت دے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ عنقریب میری اُمّت پر ایک ایسا وقت آئے گا۔ جب وہ پانچ چیزوں سے محبت رکھیں گے اور پانچ چیزوں کو فراموش کر دیں گے۔

۱ : دُنیا سے محبت رکھیں گے اور آخرت کو فراموش کر دیں گے۔

۲ : مال سے محبّت کریں گے اور حساب کو فراموش کر دیں گے۔

۳ : عورتوں سے محبّت کریں گے اور حُوروں کو فراموش کر دیں گے۔

۴ : عالی شان محلّات سے محبّت کریں گے قبروں کو فراموش کر دیں گے۔

۵ : اپنے نفس سے محبّت کریں گے اور اپنے رب کو فراموش کر دیں گے۔

یہ لوگ مجھ سے بیزار ہیں اور میں ان سے بیزار ہوں۔

نیز آپ نے فرمایا لوگو ـــــ : میں تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔

جماعت ، سمع ، طاعت ، ہجرت ، جہاد فی سبیل اللہ

جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھر بھی جدا ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا جُوا اتار پھینکا۔ یہاں تک کہ دوبارہ جماعت میں آ جائے۔

اور جس نے جاہلیت کے دَور کی دعوت دی تو وہ ان لوگوں میں سے ہے۔ جو دوزخ میں چھلانگ لگاتے ہیں۔ وہ شخص اگرچہ نمازی اور روزہ دار بھی ہو۔ اور اپنے آپ کو مسلمان بھی تصوّر کرتا ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں۔

مُحمّدؐ ، احمدؐ ، ماحیؐ ، حاشرؐ ، عاقبؐ

# تیسری فصل

## ایسی احادیثِ نبویہ جنہیں خاصّہ و عامّہ نے نقل کیا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا :- یا علیؑ ! پانچ چیزیں دل کو مُردہ بنادیتی ہیں ۔ زیادہ کھانا ۔ زیادہ سونا ۔ زیادہ ہنسنا ، دل کی زیادہ پریشانیاں ۔ حرام خوری ایمان کو بھگا دیتی ہے ۔

یا علیؑ ۔! پانچ چیزیں دل کو سخت بنادیتی ہیں ۔ اور جب دل سخت ہو جائے تو انسان کافر بن جاتا ہے ۔ (۱) گناہ پر گناہ کرنا (۲) بھرے ہوئے پیٹ پر کھانا ۔ (۳) لوگوں پر ظلم کرنا (۴) نمازمیں تاخیر کرنا (۵) بائیں ہاتھ سے کھانا پینا ۔

پانچ چیزیں باعثِ نسیان ہیں ۔ (۱) چوہے کا جھوٹا پانی پینا ۔ (۲) قبلہ رُو ہو کر پیشاب کرنا (۳) ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا ۔ (۴) راکھ پر پیشاب کرنا ۔ (۵) جُوؤں کو زمین پر زندہ چھوڑ دینا ۔ اور حرام میں زندگی بسر کرنا ۔

پانچ چیزیں دل کو روشن کرتی ہیں ۔ (۱) سُورتِ اِخلاص کو بکثرت پڑھنا ۔ (۲) کم کھانا (۳) عُلماء کی ہمنشینی (۴) نمازِ شب کی ادائیگی ۔ (۵) مسجد کی طرف چل کر جانا ۔

یا علیؑ ۔! پانچ چیزیں دل کو جِلا بخشتی ہیں ۔ اور دل کی سختی کو ختم کر دیتی ہیں ۔ (۱) عُلماء کی ہمنشینی (۲) یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرنا ۔ (۳) صبح کے وقت بکثرت اِستِغفار (۴) زیادہ بیدار رہنا ۔ (۵) روزہ

یا علیؑ ۔! پانچ چیزیں نگاہ کو تیز کرتی ہیں ۔ (۱) خانۂ کعبہ کو دیکھنا (۲) قُرآن مجید کو دیکھنا (۳) وَالدین کو دیکھنا ۔ (۴) عالِم کے چہرے کو دیکھنا ۔ (۵) بہتے ہوئے پانی کو دیکھنا ۔ یا علیؑ ۔! پانچ چیزیں جلدی بوڑھا کر دیتی ہیں ۔ (۱) قرض کی زیادتی ۔

۲ : زیادہ خوشبو لگانا ۳ : خوشبودار بخور کا زیادہ جلانا ۴ : بلغم کی زیادتی

۵ : جماع کی زیادتی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص شراب کا ایک گھونٹ پیتا ہے اسے پانچ سزائیں ملتی ہیں۔ (۱) دل کی سختی (۲) جبرائیل و میکائیل و اسرافیل سمیت تمام فرشتے اس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔

(۳) تمام انبیاءؑ اس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ (۴) اس سے اللہ بیزار ہو جاتا ہے۔

(۵) اسے دوزخ داخل کرتا ہے۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:۔ جو شخص پانچ چیزوں میں خیانت کرے گا تو اللہ اس سے بیزار ہو گا۔ اللہ پاک اس شخص کو اپنی رحمت سے دور کر دے گا۔ اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ (۱) جو شخص اپنے وضو میں خیانت کرے گا۔ اور رسول پاکؐ کے فرمان کے مطابق وضو نہیں کرے گا۔

(۲) جس نے اپنی نماز میں خیانت کی اور حضور کریمؐ کے طریقے کے مطابق نماز ادا نہ کی۔

(۳) جس نے اپنے روزے میں خیانت کی اور حضورؐ کے فرمان کے مطابق روزہ نہ رکھا۔

(۴) جس نے اپنی حج میں خیانت کی اور حضورؐ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق حج نہ کیا۔

(۵) جس نے اپنی زکواۃ میں خیانت کی اور حضورؐ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق زکواۃ ادا نہ کی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ جو شخص پانچ مقامات پر ہنسا تو گویا اُس نے پچیس مرتبہ زنا کیا۔ (۱) قبرستان میں ہنسنا (۲) جنازے کے پیچھے ہنسنا۔

(۳) عُلماء کی مجلس میں ہنسنا (۴) تلاوتِ قرآن کے وقت ہنسنا (۵) مسجد میں ہنسنا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ اشخاص پہ ملائکہ کی بزم میں فخر و مباہات کرتا ہے۔ (۱) مجاہدین (۲) فُقراء (۳) نوجوان جو خدا کے لئے اپنی پیشانی خاک آلود کرتے ہیں۔ (۴) وہ غنی جو غریب کو عطیات دے کر احسان نہیں جتلاتا۔

(۵) وہ شخص جو خلوت کے لمحات میں خوفِ خدا کی وجہ سے روتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا :۔ پانچ چیزیں پانچ افراد میں بہت اچھی لگتی ہیں۔ عِلم ۔ عَدل ۔ سخاوت ، صَبر ، حیا

عِلم :۔ عُلماء میں اچھا لگتا ہے عَدل :۔ سلاطین میں اچھا لگتا ہے ۔

سخاوت :۔ اَغنیاء میں اچھی لگتی ہے ۔ صَبر :۔ فُقراء میں اچھا لگتا ہے ۔

حَیا :۔ عورتوں میں اچھی لگتی ہے ۔

عالِم :۔ بغیر عمل کے اس گھر کی مانند ہے ۔ جس کی چھت نہ ہو ۔

سُلطان :۔ بغیر عَدل کے وہ نہر ہے جس میں پانی نہ ہو ۔

غنی بغیر سخاوت کے وہ درخت ہے جس میں ثمر نہ ہو ۔

فقیر بغیر صَبر کے وہ قندیل ہے جس میں روشنی نہ ہو ۔

عورت بغیر حَیا کے وہ کھانا ہے جس میں نمک نہ ہو ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا :۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں ۔ (۱) سلام کا جواب دینا (۲) مریض کی عیادت کرنا ۔ (۳) جنازے میں مُشایعت کرنا (۴) دعوت کا قبول کرنا (۵) چھینکنے والے کو یَرحمُکَ اللہ کہنا ۔

حضرت ابوذر غِفاری رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :۔ کوئی ہے جو مجھ سے یہ کلِمات حاصل کرکے ان پر عمل کرے یا عمل کرنے والے کو اس کی تعلیم دے ؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ؐ ! میں حاضر ہوں ۔ آپؐ نے میرے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا ۔ (۱) حرام کردہ اشیاء سے بچ جاؤ تو سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے ۔

(۲) اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ تو سب سے بڑے غنی بن جاؤ گے ۔

(۳) اپنے ہمسائے کے ساتھ بھلائی کرو ، مُومن بن جاؤ گے ۔

(۴) لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کرو ۔ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو ۔ تو مسلمان بن جاؤ گے ۔

(۵) زیادہ نہ ہنسو ۔ زیادہ ہنسنا دِل کو مُردہ بنا دیتا ہے ۔

یہی حدیث صحیح بُخاری میں ابنِ عباس سے مروی ہے ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا :۔ میں پانچ وُجوہ سے بچّوں سے محبّت

کرتا ہوں۔ (۱) یہ روتے ہیں (۲) اپنے آپ کو مٹی میں غلطان کرتے ہیں۔ (۳) لڑنے کے بعد کینہ نہیں رکھتے (۴) کل کے لئے کچھ پس انداز نہیں کرتے۔ (۵) ننھے سے گھروندے بنا کر انہیں توڑ دیتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔ دُنیا میں پانچ چیزیں بڑی سخت ہیں۔

(۱) قرض اگرچہ ایک درہم ہی ہے۔ (۲) جُدائی اگرچہ ایک مانوس بلی سے ہی کیوں نہ ہو۔

(۳) سوال کرنا اگرچہ رائی کے برابر بھی ہو۔ (۴) سفر اگرچہ ایک میل ہی ہو۔

(۵) بیٹی اگرچہ ایک ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔ کیا میں تمہیں سب سے بڑے سُست، سب سے بڑے چور، سب سے بڑے بخیل۔ سب سے بڑے ظالم، سب سے بڑے عاجز شخص کے متعلق نہ بتا دوں؟

صحابہ کرام نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہؐ! آپؐ نے فرمایا سب سے بڑا بخیل وہ شخص ہے۔ جو کسی مسلمان کے پاس سے گزرتا ہے۔ اور سلام نہیں کرتا۔

اور سب سے بڑا سُست وہ شخص ہے جو تندرست اور با فراغت ہے مگر اپنی زبان اور ہونٹوں سے اللہ کا ذکر نہیں کرتا۔ اور سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز کے ارکان و واجبات میں چوری کرتا ہے۔ نماز کو اتنی جلدی ختم کرتا ہے۔ جس طرح سے بوسیدہ کپڑا اتار پھینکا جاتا ہے۔ یہ نماز اس کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔

سب سے بڑا وہ ظالم ہے۔ جس کے سامنے میرا نام لیا جائے۔ اور مجھ پر درُود نہ بھیجے۔

اور سب سے بڑا عاجز وہ ہے جو دُعا نہیں مانگتا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے زندگی کو نیک علم کی طلب میں صرف نہیں کیا تو اس کی زندگی ضائع ہوگئی۔

اور جس نے علم کو نیک عمل میں صرف نہیں کیا۔ اس کا علم ضائع ہوگیا۔ اور جس نے عمل کو اخلاص کے ساتھ مضبوط نہیں کیا۔ اس کا عمل ضائع ہوگیا۔

اور جس نے اِستقامت کے ساتھ اِخلاص کو قائم نہیں رکھا۔ اس کا اِخلاص ضائع ہوگیا

اور جس کا خاتمہ بالخیر نہیں ہوا۔ اس کی استقامت ضائع ہو گئی۔ کیونکہ تمام اعمال کا دار و مدار انجام پر ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ یاد رکھو قبر روزانہ پانچ جملوں سے تمہیں ندا دے کر کہتی ہے۔ ابنِ آدم! اس وقت تو میری پشت پر چل رہا ہے۔ اور میرے پیٹ میں تیرا اصل ٹھکانہ ہے۔ آج تو میری پشت پر خوش ہو رہا ہے میرے پیٹ میں تو غمگین ہو گا۔ آج میری پشت پر رہ کر تو حرام کھا رہا ہے کل میرے پیٹ میں تجھے کیڑے کھائیں گے۔

میری پشت پر گناہ کر رہا ہے، میرے پیٹ میں تجھے عذاب دیا جائیگا۔

تو آج میری پشت پر ہنس رہا ہے کل کو میرے پیٹ میں تو روئے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

قبر روزانہ پانچ کلمات کے ساتھ ندا دیتی ہے۔

۱:۔ میں تنہائی کا گھر ہوں میری طرف اپنا ساتھی لے کر آؤ۔

۲:۔ میں سانپوں کا گھر ہوں میری طرف تریاق لے کر آؤ۔

۳:۔ میں تاریکی کا گھر ہوں۔ میری طرف چراغ لے کر آؤ۔

۴:۔ میں مٹی کا گھر ہوں۔ میری طرف بستر لے کر آؤ۔

۵:۔ میں غربت کا گھر ہوں میری طرف خزانہ لے کر آؤ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک کسی شخص میں پانچ عادات نہ پائی جائیں۔ اس وقت تک وہ کامل الایمان نہیں ہو سکتا۔ (۱) اللہ پر توکل کرنا۔

(۲) امرِ الٰہی کے آگے جھک جانا۔ (۳) خدا کی بھیجی ہوئی آزمائش پر صبر کرنا۔

(۴) اللہ کی قضا پر راضی رہنا (۵) اللہ کی مخلوق پر شفقت کرنا۔

جس میں پانچ عادات آجائیں گی اس کا ایمان مکمل ہو جائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے جبرائیلِ امین سے صدقہ کے متعلق دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا صدقہ پانچ قسم کا ہے۔

(۱) جس کا ثواب دس گناہ ہے ۲۔ جس کا ثواب ستر گنا ہے۔ ۳۔ جس کا ثواب سات سو

گنا ہے (۴) جس کا ثواب ستر ہزار گنا ہے (۵) جس کا ثواب ایک لاکھ گنا ہے۔

میں نے جبرائیل امین سے اس کی وضاحت دریافت کی تو انہوں نے فرمایا۔

جس کا ثواب دس گنا ہے۔ تو وہ ایسا صدقہ ہے جو تم ایسے شخص کو دو کہ جس کے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں درست ہوں۔

اور جس کا ثواب ستر گنا ہے وہ کسی اپاہج کو صدقہ دینا ہے۔

اور جس کا ثواب سات سو گنا ہے وہ اپنے والدین کو صدقہ دینا ہے۔

اور جس کا ثواب ستر ہزار گنا ہے۔ وہ اپنے مُردہ عزیزوں کے ایصال ثواب کی نیت سے صدقہ کرنا ہے۔ اور جس کا ثواب ایک لاکھ گنا ہے وہ طالبِ علم کو صدقہ دینا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا:۔

جو شخص پانچ مقامات پر دنیاوی باتیں کرے گا۔ تو اس کے ستر سال کے نیک اعمال ضائع ہو جائینگے۔

(۱) مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا (۲) جو قرآن پاک کی قرأت کے وقت دنیاوی باتیں کرے گا۔

(۳) جنازے کی مشایعت کے وقت دنیاوی باتیں کرنا۔

(۴) جو قبرستان میں دنیاوی باتیں کرے (۵) جو اذان کے وقت دنیاوی باتیں کرے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا:۔

قیامت کے دن ایک جانور برآمد ہوگا جس کا نام جرلیش ہوگا۔ اس کا سر ساتویں آسمان تک اور اس کی دُم ساتویں زمین تک ہوگی۔ اور اس کا مُنہ مشرق و مغرب کی مسافت کے بقدر ہوگا۔

اور وہ بڑی ڈراؤنی آواز سے پکارے گا میرے اہل کہاں ہیں۔؟ میرے اہل کہاں ہیں؟

جبرائیل امین فرمائیں گے۔ تو کسے ڈھونڈ رہا ہے۔؟ تو وہ کہے گا۔ اُمتِ محمدؐ کے پانچ افراد کی مجھے تلاش ہے۔ (۱) تارکُ الصّلوٰۃ (بے نماز)

(۲) زکوٰۃ نہ دینے والا (۳) شرابی (۴) وَالِدین کا نافرمان

(۵) وہ اشخاص جو مساجد میں بیٹھ کر دنیاوی باتیں کرتے تھے۔

اِس کے بعد وہ ان پانچوں قسم کے لوگوں کو محشر سے اٹھالے گا۔ جس طرح سے پرندہ دانے کو اٹھاتا ہے۔ بعد ازاں وہ جہنّم میں چلا جائے گا۔

اور ایک روایت کے بموجب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

قیامت کے دن دوزخ سے ایک بچھو برآمد ہوگا۔ جس کی دُم زیرِ زمین تک اور اُس کے سینگ عرش سے بلندی تک اور اس کا مُنہ مشرق و مغرب کے درمیان پھیلا ہوگا۔ اور وہ بلند آواز سے مُنادی کریگا۔ اللہ اور اس کے رسُول سے جنگ کرنے والے کہاں ہیں؟ اُس سے کہا جائے گا۔ تو کسے تلاش کرتا پھر رہا ہے؟ وہ کہے گا میں پانچ اشخاص کی تلاش میں ہوں۔

(۱) بے نماز ۲- زکواۃ نہ دینے والا ۳- شرابی ۴- سُود خور

(۵) مَسَاجد میں بیٹھ کر دُنیا دی باتیں کرنے والا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :- مؤمن کی پانچ نشانیاں ہیں۔

۱- تنہائی کے لمحات میں خوفِ خدا رکھنا (۲) غربت میں صدقہ دینا۔

۳- مصیبت پر صبر کرنا (۴) خوفِ خُدا کے وقت ثابت قدم رہنا۔

۵- غُصّہ کے وقت بُردباری اختیار کرنا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

قرآن کریم میں پانچ موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ حلال، حرام، مُحکم، مُتشابہ، اَمثال حلال کو حلال جانو۔ اور حرام کو حرام جانو۔ مُحکم پر عمل کرو۔ مُتشابہ پر ایمان رکھو۔ امثالِ قرآنی سے عبرت حاصل کرو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے ایک آدمی کی مہمانی کی۔ تو گویا اُس نے حضرت آدمؑ کی مہمانی کی۔ اور جس نے دو افراد کی مہمانی کی تو گویا اس نے حضرت آدمؑ و حضرت حواؑ کی مہمانی کی۔ جس نے تین اشخاص کی مہمانی کی تو گویا اس نے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل کی مہمانی۔ اور جس نے چار اشخاص کی مہمانی کی تو گویا اُس نے تورات، زبور، انجیل، قرآن کی تلاوت کی جس نے پانچ اشخاص کی مہمانی کی تو گویا اُس نے نمازِ پنجگانہ کو باجماعت ادا کیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

مال جمع کرنے میں پانچ چیزیں ہیں۔ (۱) جمع کرنے کی مشقّت۔ (۲) مال کی اصلاح کی مصروفیت کی وجہ سے ذکرِ الٰہی سے محرومی (۳) ہر وقت چور، ڈاکو کا دھڑکا۔

(۴) اپنے لئے لفظ بخیل کا احتمال (۵) اس کی وجہ سے نیک بندوں سے جدائی۔

اور مال کی جدائی میں بھی پانچ چیزیں ہیں (۱) ترکِ طلب کی وجہ سے نفس کی راحت (۲) ذکرِ الٰہی کے لئے فراغت (۳) چور۔ ڈاکو سے اطمینان (۴) اپنے لئے سخی کے لقب کا اعزاز۔ (۵) نیک بندوں کی ہم نشینی۔

مروی ہے پانچ اشیاء حافظہ کو تیز کرتی ہیں۔

میٹھی اشیاء کا کھانا۔ جانور کے گردن کے نزدیک کا گوشت کھانا۔ مسور کی دال کھانا۔ ٹھنڈی روٹی کھانا۔ آیتُ الکرسی کی تلاوت کرنا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:۔

رزق کے متعلق لوگوں کے پانچ نظریات ہیں:۔

۱:۔ جو سمجھتا ہے کہ رزق کمائی کے ذریعہ سے ملتا ہے اللہ کی طرف سے مقرر نہیں ہے ایسا شخص کافر ہے۔

۲:۔ جو سمجھتا ہے کہ رزق کا تعلق محنت اور خدا دونوں سے ہے ایسا شخص مُشرک ہے۔

۳:۔ جو سمجھتا ہے کہ رزق خدا کی جانب سے ہے اور محنت حصُول رزق کا سبب ہے۔ محنت کرنے میں مُتذبذب ہے کہ آیا اسے رزق ملے گا یا نہیں تو ایسا شخص مُنافق ہے۔

۴:۔ جو سمجھتا ہے کہ رزق اللہ کی طرف سے ہے اور محنت اس کا سبب ہے۔ محنت کی وجہ سے خدا کی نافرمانی کرتا ہے ایسا شخص فاسق ہے۔

۵:۔ جو رزق کو منجانب اللہ سمجھتا ہے، محنت کو حصُول رزق کا ذریعہ سمجھ کر پوری جدّوجُہد کرتا ہے مگر خدا کے فرائض بھی صحیح سرانجام دیتا ہے۔ ایسا شخص خالص مُومن ہے اور اس کے رزق میں حرام کا کوئی شائبہ نہیں ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے علم کو تکبُّر کے لئے پڑھا۔ جاہل بن کر مرے گا۔ جس نے مُناظرہ کے لئے پڑھا فاسق بن کر مرے گا۔

اور جس نے زبانی جمع خرچ کی نیّت سے پڑھا مُنافق بن کر مرے گا۔

اور جس نے کثرتِ مال کی نیّت سے علم پڑھا زندیق بن کر مرے گا۔

اور جس نے عمل کی غرض سے علم سیکھا عارف بن کر مرے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :۔ نے فرمایا !

آخرت کے لئے پانچ چیزیں مصیبت کا سبب ہیں۔

(۱) نماز کا قضا کرنا (۲) عالِم کی مَوت (۳) سائل کو خالی ہاتھ واپس لوٹانا۔

(۴) والدین کی مخالفت (۵) زکواۃ کی عدم ادائیگی۔

پانچ چیزیں دُنیا کی مصیبت کا سبب ہیں۔ (۱) دوست کی موت (۲) مال کا ہاتھ سے نکل جانا۔ (۳) دشمنوں کی شماتت (۴) کام نہ کرنا (۵) بُری عورت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

جب تم میں سے کوئی شخص فجر کی نماز ترک کرتا ہے تو آسمان سے ایک مُنادی اُسے یَا خَاسِرُ (اے خسارہ اُٹھانے والا) کے نام سے پکارتا ہے۔

جب کوئی شخص ظہر کی نماز چھوڑتا ہے تو مُنادی اسے یَا غَادِرُ (اے عہد شکن) کے نام سے پکارتا ہے۔

جب کوئی شخص عصر کی نماز چھوڑتا ہے تو مُنادی اسے یَا فَاجِرُ (اے فجور کرنے والے) کے نام سے پکارتا ہے۔

جب کوئی شخص مغرب کی نماز چھوڑتا ہے۔ تو مُنادی اُسے یَا کَافِرُ کے نام سے پکارتا ہے۔۔

اور جب کوئی شخص عشاء کی نماز چھوڑتا ہے تو مُنادی اسے نِدا کرتا ہے۔کیا تیرا رب نہیں ہے۔

نیز فرمایا :۔ قیامت کے روز جب کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اس عالَم میں پانچ اشخاص کو اللہ تعالیٰ عرش کے سایہ میں جگہ دے گا۔ نمازی ۔ زکواۃ ادا کرنے والے، روزہ دار ۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے۔ بیت اللہ کا حج کرنے والے۔

★

# چوتھی فصل

## کلامِ امیرُ المؤمنین علیہ السلام

آپؑ نے فرمایا :- اگر پانچ باتیں نہ ہوتیں تو تمام لوگ نیک بن جاتے۔

(۱) جہالت پہ قناعت کرنا (۲) دُنیا کا حرص (۳) زائد چیز دینے میں بُخل۔

(۴) عمل میں ریاکاری (۵) اپنی رائے پر خوش ہونا۔

آپؑ نے فرمایا :- میں نے تمام دوستوں کو دیکھا ہے لیکن زبان کی حفاظت سے بہتر ساتھی میں نے نہیں دیکھا۔ میں نے تمام قسم کے لباس دیکھے ہیں۔ لیکن تقویٰ کے لباس سے بہتر کوئی لباس نہیں دیکھا۔ میں نے تمام قسم کے مال دیکھے ہیں لیکن قناعت سے بہتر مال کوئی نہیں دیکھا۔ میں نے تمام قسم کی نیکیاں دیکھی ہیں لیکن رحم دلی اور شفقت سے بہتر کوئی نیکی نہیں دیکھی۔ میں نے تمام قسم کے کھانے دیکھے ہیں لیکن صبر سے بہتر کسی کھانے کو لذیذ نہیں پایا

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا :-

توراۃ کے آخر میں پانچ جملے لکھے ہوئے ہیں اور میں ہر صبح ان کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔

۱ :- جو عالم اپنے علم پر عمل نہیں کرتا، وہ اور شیطان دونوں برابر ہیں۔

۲ :- جو بادشاہ اپنی رعایا سے عدل نہیں کرتا وہ اور فرعون دونوں برابر ہیں۔

۳ :- جو غریب کسی دولت مند کی دولت کی لالچ کی وجہ سے اس کی خوشامد کرتا ہے۔ وہ اور کُتّا دونوں برابر ہیں۔

۴ :- جو دولتمند اپنی دولت سے بوجہ کنجوسی فائدہ نہیں اٹھاتا وہ اور مزدور دونوں برابر ہیں۔

۵ :- جو عورت بلا ضرورت گھر سے نکلتی ہے وہ اور لونڈی دونوں برابر ہیں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا :- مجھ سے پانچ باتیں یاد کرلو۔

اگر تم سواریوں پر بیٹھ کر ایسے جواہر تلاش کرو گے تو ان کے حصول سے پہلے سواریوں کو کمزور کر دو گے۔

۱:۔ بندے کو اپنے رب کے علاوہ کسی سے امید وابستہ نہیں کرنی چاہیئے۔
۲:۔ اپنے گناہ کے علاوہ کسی سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔
۳:۔ جاہل جس چیز کو نہیں جانتا اس کے پوچھنے سے اسے شرم نہیں کرنی چاہیئے۔
۴:۔ اور جب عالم سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جسے وہ نہ جانتا ہو تو اللہ اعلم کہنے سے اُسے شرم نہیں کرنی چاہیئے۔
۵:۔ ایمان میں صبر کا وہی مقام ہے جو بدن میں سر کا مقام ہے۔

جس شخص میں صبر نہیں ہے۔ اس میں ایمان نہیں ہے۔

آپؑ سے عبودیت کے متعلق سُوال کیا گیا۔ آپؑ نے فرمایا عبودیت پانچ چیزوں کا نام ہے۔ (۱) شکم کو خالی رکھنا (۲) قرآن مجید کا پڑھنا (۳) رات کی عبادت کے لئے کھڑا ہونا (۴) صبح کے وقت تَضرُّع و زاری (۵) خوفِ خُدا میں رونا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہمیں پانچ خصوصیات کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے۔ فصاحت، زیبائی، سخاوت، باطل کے سامنے سر بلند رہنا۔ لوگوں کے دلوں میں محبّت۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا علم حاصل نہیں ہوتا مگر پانچ باتوں سے
(۱) زیادہ پوچھنا (۲) زیادہ محنت (۳) پاکیزہ افعال (۴) لوگوں کی خدمت (۵) اللہ کی مدد۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا!۔ جہنّم میں ایک چکّی چل رہی ہے۔ کیا تم لوگ مجھ سے نہ پوچھو گے کہ اس میں کس کو پیسا جا رہا ہے؟ لوگوں نے کہا امیر المومنین بیان فرمائیں اس میں کون لوگ پیسے جائیں گے۔ آپؑ نے فرمایا۔
(۱) بدکار عُلماء (۲) فاسق قُرّاء (۳) ظالم و جابر لوگ (۴) خائن وُزراء اور محلوں کے چھوٹے نقیب۔

جہنّم میں ایک شہر ہے جس کا نام حصینہ ہے کیا تم لوگ مجھ سے دریافت نہیں کرو گے کہ اس میں کون ہیں؟ لوگوں نے کہا امیر المومنین بتایئے؟ تو آپؑ نے فرمایا۔ اس میں

عہد شکن لوگ ہیں۔

جناب جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے بیان کیا۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے عُمّال کو لکھا۔ اپنی قلموں کو باریک بناؤ اور سطریں نزدیک رکھو۔ فضول باتیں لکھنے سے پرہیز کرو۔ معانی و مطالب کو صحیح صحیح بیان کرو۔ زیادہ لکھنے سے گریز کرو۔ اس لئے کہ مسلمانوں کا بیت المال اس فضول خرچی کا متحمّل نہیں ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: قاضی کے لئے ان پانچ چیزوں کے ظاہر پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(۱) نکاح (۲) میراث (۳) ذباع (۴) شہادات (۵) حقوقِ ولایت

جب گواہ ظاہری طور پر قابلِ وُثوق ہوں۔ تو ان کی شہادت قبول کرے اور ان کے باطن کے متعلق سوال نہ کرے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: - سابقین پانچ ہیں۔

۱: میں عرب کا سابق ہوں، مُسلمِ اوّل ہوں۔

۲: سلمانؓ، فارس کا سابق ہے ۳: صُہیبؓ روم کا سابق ہے۔

۴: بلالؓ، حبش کا سابق ہے ۵: خبّابؓ، نبط کا سابق ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک شامی نے امیر المومنینؑ سے قرآن مجید کی آیت

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ۝

(جس دن انسان اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا) کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا قابیل اپنے بھائی ہابیل سے بھاگے گا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ سے بھاگیں گے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے ابّا سے بھاگیں گے۔ حضرت لُوط علیہ السلام اپنی بیوی سے بھاگیں گے۔ اور حضرت نُوح علیہ السلام اپنے بیٹے کنعان سے بھاگیں گے۔

شیخ صدوق رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ جناب موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ سے اس لئے بھاگیں گے کہ مبادا وہ ان کا حق ادا نہ کر سکے ہوں۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام آذر سے جو اُن کا مُربّی تھا۔ ان سے بھاگیں گے اور یاد رکھنا

چاہیئے۔ کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا صُلبی والد نہیں ہے آپ کا صُلبی والد (تارخ) ہے آزر آپ کا چچا ہے۔ عربی میں چچا کو بھی لفظ اَبّ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ایک اور شامی نے جامع کوفہ میں آپ سے پوچھا مجھے بتائیے کہ عربی زبان بولنے والے پانچ انبیاءؑ کون سے تھے؟ آپ نے فرمایا وہ حضرات یہ ہیں۔

(۱) حضرت ہُود علیہ السلام (۲) حضرت صالح علیہ السلام (۳) حضرت شُعَیب علیہ السلام

(۴) حضرت اسماعیل علیہ السلام (۵) حضرت مُحمّد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے۔ لوگوں کے معاملات کی پچیس اقسام ہیں۔

پانچ کا تعلق قضا و قدر سے ہے۔ پانچ کا تعلق محنت و کوشش سے ہے۔

پانچ کا تعلق عادت سے ہے۔ پانچ کا تعلق جبلّت سے ہے۔ اور پانچ کا تعلق وراثت سے ہے۔ جن اُمُور کا تعلق قضا و قدر سے ہے۔ یہ ہیں۔ عُمر، رزق، موت، اولاد۔ شاہی

اور جن کا تعلق محنت سے ہے وہ یہ ہیں۔ علم۔ کتابت، شہ سواری، جنّت، جہنّم

جن کا تعلق عادت سے ہے وہ یہ ہیں۔ کھانا۔ سونا، چلنا، نکاح، غوطہ خوری

جن کا تعلق جبلّت سے ہے وہ یہ ہیں۔ مردانگی، امانت، سخاوت، سچّائی، صلۂ رحمی

جن کا تعلق وراثت سے ہے وہ یہ ہیں۔ شکل، جسم، ہیئت، ذہن، عادات

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔

جس نے اپنے دن کو ان کاموں کے بغیر گذارا اس نے اپنے دن کی نافرمانی کی (یعنی ضائع کیا)

(۱) کسی حق کو نہ بجا لایا (۲) کسی فرض کو سرانجام نہ دیا (۳) کوئی قابلِ تعریف کام نہ کیا۔

(۴) کسی اچھائی کی بنیاد نہ رکھی (۵) کوئی علم حاصل نہ کیا۔

# پانچویں فصل

## حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی روایات

امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیت یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ

(اے اولادِ آدم ہر نماز کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو)

کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا اس میں کنگھی کرنا بھی شامل ہے۔ کیونکہ کنگھی کرنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے بالوں میں حسن پیدا ہوتا ہے، حاجات پوری ہوتی ہیں، مادہ منویہ زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور بلغم ختم ہوجاتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داڑھی کو نیچے سے چالیس مرتبہ اوپر سے سات مرتبہ کنگھی کیا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ ایسا کرنے سے ذہن قوی اور بلغم دور ہوتا ہے۔

جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا پانچ چیزیں اشخاص سے ناممکن ہیں۔

۱:۔ حاسد سے خیر خواہی ناممکن ہے۔ ۲:۔ دشمن سے شفقت ناممکن ہے۔

۳:۔ فاسق سے احترام ناممکن ہے۔ ۴:۔ عورت سے وفا ناممکن ہے۔

۵:۔ غریب کی ہیبت ناممکن ہے۔

نیز فرمایا پانچ باتیں جیسا کہ میں کہہ رہا ہوں ویسی ہی ہیں:۔

۱:۔ بخیل کو راحت نہیں ملے گی۔ ۲:۔ حاسد کو لذت نہیں ملے گی۔

۳:۔ تنگدل شخص کو وفا نہیں ملے گی۔ ۴:۔ جھوٹے کو مردانگی نہیں ملے گی۔

۵:۔ احمق کو سرداری نہیں ملے گی۔

صادقِ آلِ محمد علیہ السلام نے فرمایا:۔ اس دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے اشخاص پانچ ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام۔ حضرت فاطمۃ الزہرا، حضرت امام علی بن الحسین زین العابدین صلوٰتُ اللہِ

عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن۔

جناب آدم علیہ السّلام جنّت کے چھوڑنے کی وجہ سے اتنا روئے کہ رُخساروں پر آنسوؤں کی ندیاں بن گئیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام، جناب یوسف علیہ السلام کی جُدائی پر اتنا روئے کہ نگاہ ختم ہوئی۔ یہاں تک کہ بیٹے آپ کو کہتے تھے کہ اباجان آپ یوسفؑ کو یاد کرتے ہوئے مرجائیں گے۔

جناب یوسف علیہ السلام اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کے لئے اتنا روئے۔ کہ باقی قیدی تنگ آگئے۔ اور حضرت یوسفؑ سے کہا کہ یوسفؑ تم یا دن میں روؤ یا رات کو روؤ۔ تاکہ ہم آرام کر سکیں۔ حضرت یوسفؑ نے ان کا کہا مان کر رونے کا ایک وقت مقرر کر لیا۔

حضرت فَاطِمَةُ الزَّہرا صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَيْہَا اپنے والد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غم میں اتنا روئیں کہ اہلِ مدینہ تنگ آگئے اور بی بی سے کہا کہ سیّدہ آپ کے اس سخت گریہ سے ہم تنگ آچکے ہیں۔ اس کے بعد جنابِ سیّدہ قبورِ شُہدا کی طرف چلی جاتیں اور وہاں سے رو رو کر واپس آتیں۔

جناب علی بن الحُسین زین العابدین علیہ السلام پورے چوبیس برس تک روتے رہے۔ آپ کے سامنے جب بھی غذا یا پانی رکھا جاتا تو آپ واقعاتِ کربلا کو یاد کر کے روتے۔ آپ کے غلام نے کہا۔ فرزندِ رسُولؐ! آپ رونا کم کریں۔ ورنہ مجھے خدشہ ہے کہ آپ اس غم کی وجہ سے جان بحق ہو جائیں گے۔

آپؑ نے فرمایا میں اپنے غم و اندوہ کی شکایت اللہ ہی سے کرتا ہوں۔ میں جب بھی اولادِ زہراؑ کو یاد کرتا ہوں تو گریہ آجاتا ہے۔

جناب صادقِ آلِ محمدؑ نے فرمایا۔ کہ ہم نے امیرالمومنینؑ کی کتاب میں لکھا دیکھا۔ کہ گُناہانِ کبیرہ پانچ ہیں۔

(۱) شرک کرنا (۲) وَالِدَیْن کی نافرمانی (۳) سُود خوری

(۴) جہاد سے فرار (۵) ہجرت کے بعد واپس جاکر اسی جگہ جاکر آباد ہونا۔

عُبَید بن زرارہ نے آپؑ سے گُناہِ کبیرہ کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا

پانچ ہیں اور ان کے ارتکاب کرنے والے کو قرآن حکیم میں دوزخ کی بشارت دی گئی ہے۔

۱:۔ یتیم کا مال کھانا۔ قرآن مجید میں ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۚ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝

تحقیق جو لوگ ازراہ ظلم یتیموں کا مال کھاتے ہیں۔ وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھا رہے ہیں اور وہ عنقریب دوزخ کے شعلوں کو تاپیں گے۔

سود کھانا:۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایا ہے۔ اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔

جہاد سے فرار کرنا:۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝

اے ایمان والو جب تمہارا سامنا ہو جائے کفّاروں کے لشکر کا تو ان سے پُشت مت پھیرنا۔ جو کوئی اُن سے اپنی پُشت اس روز پھیرے گا۔ سوائے اس کے کہ پینترا بدل رہا ہو۔ لڑائی کے لئے یا اپنی جماعت کی طرف پناہ لے رہا ہو۔ تو وہ اللہ کے غضب میں آجائے گا اور اس کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ اور برا ٹھکانہ ہے۔

بے خبر پاک عورتوں پر تُہمت لگانا:۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

جو لوگ تہمت لگاتے ہیں ان بیویوں کو جو پاک دامن ہیں بے خبر ہیں۔ ایمان والی ہیں اُن پر لعنت ہے دُنیا اور آخرت میں اور ان کے لیے بڑا سخت عذاب ہے۔

جان بوجھ کر مُومن کو قتل کرنا:۔ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝

جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ پڑا رہے گا۔ اور اللہ اس پر غضب ناک ہوگا۔ اور اس پر لعنت کریگا اور اس کے لئے عذابِ عظیم تیار رکھے گا۔

جناب صادقِ آلِ محمدؐ نے فرمایا:۔ دوستی کی کچھ حدود ہیں۔ جس میں یہ حدود کچھ کم ہوں، تو اسے مکمل دوست نہ سمجھو اور جس میں کوئی صفت نہ ہو اسے دوست ہی نہ سمجھو۔

۱:۔ اس کا ظاہر و باطن تمہارے لئے ایک ہو۔

۲:۔ تمہارے دکھ پر مغموم ہو اور تمہاری خوشی پر خوش ہو۔

۳:۔ مال و جاہ کی وجہ سے اس میں تبدیلی واقع نہ ہو۔

۴:۔ حتی المقدور تمہاری مدد کرے (۵) تمہیں مصائب کے حوالے نہ کرے۔

حضرت صادقِ آل محمدؐ نے فرمایا:۔

جس شخص میں پانچ چیزیں نہ ہوں اس سے کوئی شخص بھی فائدہ حاصل نہیں کر سکے گا۔

(۱) وفا (۲) حسنِ تدبیر (۳) حیاء (۴) حسنِ خلق

(۵) یہ پانچویں خصلت جو کہ سب کی جامع ہے وہ ہے حریت۔

جناب جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔

پانچ خصلتیں ایسی ہیں جس میں بھی ان میں سے کوئی خصلت کم ہو گی وہ ہمیشہ پریشان حال رہے گا۔ (۱) تندرستی (۲) امن (۳) وسعتِ رزق (۴) موافقت کرنے والا ہمنشین۔ راوی نے اس لفظ کی وضاحت دریافت کی تو آپ نے فرمایا۔ اس سے مراد نیک بیوی، نیک اولاد، نیک دوست ہے۔

اور پانچویں خصلت جو ان سب کی جامع ہے وہ ہے آرام و راحت کی زندگی۔

جناب جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگوں میں پانچ چیزیں بہت کم تقسیم کی جاتی ہیں۔

(۱) یقین (۲) خشوع و خضوع (۳) صبر (۴) شکر

اور پانچویں خصلت جو ان سب کی جامع ہے وہ عقل ہے۔

امام علیہ السلام سے منقول ہے کہ ابلیس کہتا ہے کہ پانچ اشخاص میرے قابو میں

نہیں ہیں ورنہ دوسرے لوگ تو میری مٹھی میں بند ہیں۔

۱:۔ جو سچی نیت سے اللہ پر بھروسہ کرے اور تمام معاملات کو خدا کے سپرد کر دے۔

۲:۔ جو دن رات میں زیادہ تر تسبیحِ الٰہی کرے۔

۳:۔ جو اپنے مؤمن بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

۴:۔ جو مصیبت کے وقت جزع فزع نہ کرے۔

۵:۔ جو اللہ کی تقسیم پر راضی رہ کر اپنے رزق کے لئے اہتمام نہ کرے۔

جناب جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔

پانچ لوگوں کو زکواۃ نہیں دی جا سکتی۔ ۱:۔ باپ اپنی اولاد کو زکواۃ نہیں دے سکتا۔

۲:۔ اولاد اپنے والدین کو زکواۃ نہیں دے سکتی۔

۳:۔ شوہر بیوی کو زکواۃ نہیں دے سکتا۔ (۵) آقا اپنے غلام کو زکواۃ نہیں دے سکتا۔

اس لئے ان کا نان و نفقہ واجب ہے۔

امام عالی مقامؑ نے فرمایا:۔ جنت کے پانچ میوے اس دنیا میں ہیں۔

(۱) ترش و شیریں انار (۲) سیب (۳) بہی (۴) انار (۵) مشانی کھجور[۱]

ابواسامہ نے جناب جعفر صادقؑ آلِ محمدؐ سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ پانچ چیزوں کے علم پر اللہ نے کسی کو مطلع نہیں فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝

بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ برساتا ہے وہی جانتا ہے کہ رحم میں کیا ہے۔ اور کوئی بھی نہیں جان سکتا کہ وہ کل کیا عمل کریگا اور نہ کوئی جان سکتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی علم

---

[۱] یہ کھجوروں کی ایک اعلیٰ جنس ہے۔

والا اور خبر رکھنے والا ہے۔"

جناب صادقِ آلِ محمدؐ نے فرمایا ؛ کہ جناب زین العابدین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔
مُسلم کے دین کے کمال کو پانچ چیزوں سے پرکھا جاتا ہے۔

(۱) لایعنی کلام کو ترک کرنا (۲) جھگڑا کم کرنا (۳) بُردباری اختیار کرنا
(۴) صبر کرنا (۵) حُسنِ خُلق۔

فضل بن عمرو سے روایت ہے کہ جناب صادقِ آلِ محمدؐ نے فرمایا :۔ جعفرؑ کا (یعنی میرا) شیعہ وہ ہے جو اپنے شکم کو حرام سے باز رکھے اپنے فرج کو فعلِ حرام سے محفوظ رکھے۔ عملِ صالح کے لئے سخت محنت کرے اپنے خالق کے لئے عمل کرے۔ اس کے عذاب سے ڈرے اور اس کے ثواب کی امید رکھے۔ جب تو ایسے لوگوں کو دیکھے تو وہی لوگ جعفرؑ کے شیعہ ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا پانچ اشخاص کو نیند نہیں آتی۔

۱ :۔ کسی فعل کرنے کا ارادہ رکھنے والا (۲) زیادہ دولت والا شخص جس کا کوئی امین نہ ہو۔
۳ :۔ دُنیادی اغراض کے لئے لوگوں میں جھوٹ اور بُہتان لگانے والا۔
۴ :۔ ایسا مقروض جس نے بہت سا قرض دینا ہو۔ لیکن اس کے پاس مال نہ ہو۔
۵ :۔ جس مُحِبّ کو محبوب کی جُدائی کا اندیشہ ہو۔

جناب صادقِ آلِ محمدؐ نے فرمایا قائمِ آلِ محمدؐ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے پانچ واقعات نمودار ہوں گے۔

(۱) یمانی کا خروج (۲) سُفیانی کا شام سے خروج (۳) آسمان سے ندا بلند ہوگی۔
(۴) سُفیانی کے لشکر کا زمین میں دھنس جانا۔
(۵) نفسِ زکیہ کا کعبہ شریف کے سامنے قتل ہونا۔

# چھٹی فصل

## باقی ائمہ طاہرینؑ سے مروی روایات

ابو حمزہ ثمالی نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔
اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ (۱) نماز کا ادا کرنا (۲) زکواۃ دینا
(۳) بیت اللہ کا حج کرنا (۴) ماہِ رمضان کے روزے رکھنا۔
(۵) ہم اہلِ بیتؑ سے محبت کرنا۔ پہلے چار فرائض ہیں تو رخصت ہے۔ لیکن ولایت کے فریضہ میں کسی کے لئے کوئی رخصت نہیں ہے۔

جس شخص کے پاس مال نہ ہو اس پر زکواۃ فرض نہیں ہے اور جو شخص استطاعت نہیں رکھتا اس پر حج فرض نہیں ہے۔ بیمار کو نماز بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے اور بیماری کے دنوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ لیکن ہماری ولایت تندرست و بیمار پر فرض ہے۔ دولت مند اور غریب دونوں پر برابر فرض ہے۔

ابو بکر حضرمی نے کہا کہ ایک دفعہ جناب محمد باقر علیہ السلام نے مجھے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ نمازِ جنازہ میں پانچ تکبیریں کیوں فرض قرار دی گئی ہیں؟
میں نے عرض کیا مولا نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا نمازیں پانچ ہیں۔ ہر نماز سے جنازہ میں ایک تکبیر لی گئی ہے۔

حضرت جناب جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب آدم علیہ السلام نے آخری وقت ایک میوہ کھانے کی فرمائش کی جناب شیثؑ میوہ ڈھونڈنے کیلئے گئے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت شیثؑ کو فرمایا۔ ہبۃ اللہ! کہاں جا رہے ہو۔ انھوں نے کہا کہ ابّو نے میوہ کی فرمائش کی اور میں میوہ ڈھونڈ رہا ہوں۔
جبرائیل نے کہا آپ واپس آجائیں۔ آپ کے والد کا انتقال ہوگیا ہے۔

جب حضرت شیث ؑ واپس آئے۔ تو جناب آدم ؑ کی اس وقت وفات ہو چکی تھی۔ ملائکہ نے انہیں غسل میت دے کر کفن پہنایا۔ جنازہ رکھ دیا گیا۔

جبرائیل نے حضرت شیث ؑ سے کہا کہ آگے بڑھیں اور اپنے والد کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ فرشتے آپ کے پیچھے پڑھیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت شیث ؑ کو وحی فرمائی کہ اپنے والد کا پانچ تکبیر نماز جنازہ پڑھیں۔ اور ان کی مغفرت کے لئے دعا مانگیں بعد ازاں انہیں دفن کر دیں۔

پھر فرمایا کہ مُردوں کے ساتھ ہمیشہ ایسے ہی کیا کرو۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضور ؐ کے پاس کچھ واجب القتل کافر قیدی بنا کر پیش کئے گئے ہیں۔ آپ نے ایک کے سوا باقی کو قتل کرا دیا۔ اُس شخص نے حضور اکرم ؐ سے سوال کیا۔ کہ آپ نے مجھے قتل کیوں نہیں کیا؟

تو آپ نے فرمایا! مجھے جبرائیل نے اللہ کی طرف سے بتایا ہے کہ تمہارے اندر پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسُول ؐ پسند کرتے ہیں:۔

(۱) اپنے اہلِ پردہ کے لئے سخت غیرت (۲) سخاوت (۳) حُسنِ خُلق (۴) راست گوئی (۵) دلیری۔

جب اس شخص نے یہ بات سُنی تو مسلمان ہو گیا۔ اور اچھا مُسلمان ثابت ہُوا۔ ایک غزوہ میں حضور ؐ کے ہمرکاب ہو کر سخت جنگ کی۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

اسماعیل بن بزیع حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ پانچ چیزوں کے سوا مال جمع نہیں ہو سکتا۔ (۱) شدید بخل (۲) لمبی امید۔ (۳) غالب آنے والا حرص۔ (۴) قطع رحمی (۵) آخرت پر دُنیا کو ترجیح دینا۔

ابو صلت عبد اللہ بن صالح بن علی کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سُنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی۔ جب صبح سویرے اُٹھے جو چیز تیرے سامنے آئے تو کھا۔ دوسری چیز کو چھپا۔ تیسری کو قبول کر۔ چوتھے کو مایوس نہ کر پانچویں سے بھاگ۔

جب صبح ہوئی اور نبی چلے تو سب سے پہلے ان کے سامنے ایک سیاہ پہاڑ آیا۔ اللہ کے

نبی نے ٹھہر کر سوچنا شروع کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ کہ تو نے اسے کھانا ہے۔ لیکن میں پہاڑ کو کیسے کھاؤں گا۔ دل میں سوچ کر کہا کہ اللہ نے مجھے اسی چیز کا حکم دیا ہوگا۔ جس کے کرنے کی مجھ میں طاقت ہوگی۔ پھر اس پہاڑ کو کھانے کے ارادے سے چل پڑے۔ جوں جوں اس پہاڑ کے نزدیک ہوتے گئے۔ وہ سمٹ کر چھوٹا ہوتا ہوگیا۔

جب اس کے بالکل قریب پہنچے تو وہ صرف ایک لقمہ جتنا رہ گیا تھا۔ اسے اٹھا کر کھالیا۔ اور اسے بہترین مزیدار لقمہ پایا۔ پھر نبی آگے بڑھے دیکھا کہ سونے کا بھرا ہوا ایک تھال پڑا ہے۔ تو نبی نے کہا اللہ نے مجھے اس کے چھپانے کا حکم دیا ہے ایک جگہ گڑھا کھود کر اس گڑھے میں اُسے چھپا کر چل پڑے۔ واپس مڑ کر دیکھا تو تھال پھر باہر پڑا تھا۔

نبی نے دل میں کہا میں نے اپنا فریضہ ادا کر دیا ہے۔ آگے روانہ ہوئے تو دیکھا ایک پرندہ باز کے خوف سے ان کے پاس آرہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے خدا نے کہا کہ تیسرے کو قبول کرنا۔ لہذا انہوں نے اپنی آستین کو کھول کر پرندے کو اس میں جگہ دے دی۔ باز نے کہا کہ آپ نے میرے شکار کو مجھ سے چھپالیا ہے حالانکہ میں کئی دنوں سے اس کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ نبی نے کہا کہ اللہ نے حکم دیا تھا کہ چوتھے کو مایوس نہ کرنا۔ اپنی ران سے گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر اس کی طرف پھینک دیا۔

آگے بڑھے تو ایک بدبودار مردار کو دیکھا کہ جس میں کیڑے پڑے ہوئے تھے۔ نبی نے کہا مجھے اللہ نے حکم فرمایا تھا کہ اس سے آگے بھاگ جانا چنانچہ نبی اس سے بھاگ گئے۔

جب رات ہوئی تو نبی نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اس سے کہہ رہا ہے کہ تو نے میرے احکام پر عمل کیا۔ لیکن اس کا مطلب سمجھے ہو؟ عرض کی نہیں؟

فرمان ہوا وہ سیاہ پہاڑ جسے تم نے کھایا تھا وہ انسان کا غصہ ہے کیونکہ انسان کو جب غصہ آتا ہے تو اپنی تمام نزاکتیں فراموش کر دیتا ہے اور بڑے سے بڑا اقدام کر بیٹھتا ہے۔ حالانکہ صبر سے کام لیا جائے تو وہ ایک لقمہ سے زیادہ نہیں ہوتا۔

سونے کا طشت جسے تم نے چھپایا تھا وہ انسان کی نیکی ہے انسان اپنی نیکی کو جتنا پوشیدہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اتنا ہی ظاہر کرے گا۔

جس پرندے کو تم نے پناہ دی وہ ایسا شخص ہے۔ جو تمہیں نصیحت کرنے آیا ہو تمہارے لئے ضروری ہے کہ اس کی نصیحت قبول کرو۔ باز وہ حاجت مند ہے جو تیرے پاس اپنی حاجت لے کر آیا اسے مایوس نہ کرو۔ جس بدبودار گوشت کو دیکھا وہ غیبت ہے اس سے بھاگ کر علیحدہ ہو جاؤ۔

طاؤس یمانی کہتے ہیں میں نے جناب علی بن الحسین زین العابدین علیہ السلام سے سُنا، آپ نے فرمایا۔ مومن کی پانچ نشانیاں ہیں۔ میں نے دریافت کیا۔ مولا وہ کونسی ہیں؟ تو فرمایا (۱) تنہائی کے لمحات میں خوفِ خدا رکھنا (۲) غربت میں صدقہ دینا۔ (۳) مصیبت پہ صبر کرنا (۴) غصہ کے وقت بردباری اختیار کرنا (۵) میدان میں ثابت قدم رہنا۔

نیز آپؑ نے فرمایا پانچ باتیں جب مومن میں اکٹھی ہو جائیں تو اللہ اس کو جنت میں بھیجے گا۔ (۱) دل میں نُور (۲) اسلام کی سمجھ (۳) دین میں تقویٰ (۴) لوگوں سے محبت کا برتاؤ۔ (۵) چہرے کا نورؔ۔

حسن بن جہم نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا۔ سر میں پانچ چیزیں مسنون ہیں اور باقی بدن میں بھی پانچ چیزیں مسنون ہیں۔ سر کی مسنون چیزیں یہ ہیں۔ (۱) مسواک (۲) مونچھیں کٹوانا (۳) مانگ نکالنا۔ (۴) کُلی کرنا۔ (۵) ناک میں پانی ڈالنا۔

باقی جسم کے لئے پانچ اور چیزیں مسنون ہیں:۔ (۱) ختنہ کرانا (۲) زیرِ ناف بال صاف کرانا۔ (۳) بغلوں کی صفائی کرنا (۴) ناخن تراشنا (۵) استنجا کرنا۔

حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا نماز کا اعادہ پانچ امُور کی وجہ سے کیا جائیگا۔ (۱) وضوُ کی وجہ سے (۲) وقت کی وجہ سے (۳) قبلہ کی وجہ سے (۴) رکُوع کی وجہ سے۔ (۵) سجدے کی وجہ سے۔ پھر آپ نے فرمایا قرأت سُنّت ہے اور تشہّد سُنّت ہے۔ اور سُنّت کبھی فرض کو نہیں توڑ سکتی۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا پانچ افراد سے بہر صُورت اجتناب کیا جائے۔ جُذامی۔ مبروص۔ پاگل۔ حرامزادہ۔ صحرانشین بدُّو۔

ابو حمزہ ثمالی نے جناب علی بن الحسین زین العابدینؑ سے پوچھا کہ مولا آپ نے فرمایا تھا

کہ بندے کو چاہیئے کہ پانچ قسم کی تمجید کرے۔ وہ تمجیدی جملے کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تم سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہو گے۔ تو تم نے اللہ کو مشرکین کے نظریات سے بلند مانا۔ اور جب تم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کہو گے تو یہ کلمۂ اخلاص ہے اور جو بندہ بھی یہ تمجید کرے گا تو اللہ اُس کو دوزخ سے آزاد کرے گا سوائے متکبّرین اور جبّارین کے۔ اور جس نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا تو اس نے اپنے تمام امور کو اللہ کے سپرد کر دیا۔

اور جس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو اُس نے اللہ کی ہر نعمت کا شکر ادا کیا۔

امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا:۔ اُولُوالعَزم رسول پانچ ہیں۔

(۱) حضرت نوح علیہ السّلام (۲) حضرت ابراہیم علیہ السّلام (۳) حضرت موسیٰ علیہ السّلام

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام (۵) حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

جناب امام زین العابدین علیہ السّلام نے فرمایا اچھی گفتگو سے مال میں اضافہ، رزق میں ترقّی، خاندان میں محبّت، عُمر کی درازی۔ اور جنّت میں داخل ہونے کا استحقاق ملتا ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا مُومن پانچ چیزوں سے خالی نہیں ہوتا۔

مِسواک۔ کنگھی۔ مُصلّیٰ۔ چونتیس دانوں کی تسبیح، عقیق کی انگشتری۔

امام حسن عسکری علیہ السّلام نے فرمایا مُومن کی پانچ علامتیں ہیں۔

(۱) اکیاون رکعت نماز ادا کرنا[ا] (۲) امام حسین علیہ السّلام کے چہلم کی زیارت۔

(۳) دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا (۴) خاک پر سجدہ کرنا۔

(۵) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو نماز میں بلند آواز سے پڑھنا۔

ایک شخص امام حسن مجتبیٰ علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ مولا! میں انتہائی

---

ا تفصیل یہ ہے فرض رکعتیں سترہ ہیں۔ صبح کی دو سُنّتیں، ظہر کی آٹھ، عصر کی آٹھ۔ مغرب کی چار اور عشاء کی دو رکعتیں جو بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں۔ وہ ایک رکعت شمار ہوتی ہے۔ اور نماز شب کی گیارہ رکعت

گنہگار شخص ہوں مجھے نصیحت فرمائیں ۔ آپ نے فرمایا پانچ باتوں پر عمل کرو۔ پھر جیسے تمہارا دل چاہے گناہ کرتے پھرو۔

۱ :۔ اللہ کا رزق کھانا چھوڑ دو پھر جیسے دل چاہے گناہ کرتے پھرو۔

۲ :۔ ایسی جگہ تلاش کرو جہاں تمہیں خداوند نہ دیکھ سکے وہاں دل کھول کر گناہ کرو ۔

۳ :۔ اللہ کی حُدودِ سلطنت سے نکل جاؤ پھر جیسے چاہو گناہ کرو ۔

۴ :۔ جب دوزخ کا داروغہ مالک تمہیں دوزخ میں بھیجے تو جہنّم میں نہ جاؤ۔ پھر بڑی خوشی سے گناہ کرو۔

۵ :۔ جب مَلَکُ الْمَوْت تمہاری رُوح قبض کرنے آئے تو اسے اپنے سے دُور کرو۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے جابر بن یزید جعفی کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا ۔

اگر دنیا دالے تمہارے ساتھ پانچ قسم کے سلوک کریں تو اسے اپنے حق میں غنیمت تصوّر کرو ا ۔ جب تم کسی محفل میں جاؤ تو کوئی تمہیں نہ پہچانے ۔

۲ ۔ اگر تم ان سے غائب رہو تو انہیں تمہاری تلاش نہ ہو۔

۳ ۔ اگر تم کوئی بات کرو تو تمہاری بات قبول نہ کی جائے ۔

۴ ۔ اگر تم ہو موجود ہو تو تم سے مشورہ نہ لیا جائے ۔

۵ ۔ اگر تم کہیں رشتہ کا پیغام دو تو وہاں تمہارا نکاح نہ کرایا جائے ۔

میں تمہیں پانچ باتوں کی وصیت کرتا ہوں ۔ اگر تم پر لوگ ظلم کریں ۔ لیکن تم کسی پر ظلم نہ کرو۔ اگر لوگ تم سے خیانت کریں تو تم ان سے خیانت نہ کرو۔

اگر تمہاری تکذیب ہو تو ناراض نہ ہونا ۔ اگر تمہاری تعریف کی جائے تو خوش نہ ہونا۔ اگر تمہاری مذمت کی جائے تو گھبرا نہ جانا ۔ اس وقت اپنا محاسبہ کر کے دیکھو۔ اگر تمہارے اندر کچھ خامیاں ہیں تو ان کی اصلاح کرو ۔ کیونکہ لوگوں کی نگاہوں میں گرنے سے اللہ کا نگاہ سے گرنا زیادہ سخت ہے ۔

اگر تمہارے اندر خامی نہیں ہوگی ۔ تو اس مذمت کی وجہ سے مفت میں ثواب حاصل کرو گے ۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا میرے والد علیہ السلام نے مجھے وصیت کی تھی کہ پانچ اشخاص کو دوست نہ بنانا - اور انہیں اپنا ہمسفر بھی نہ بنانا۔

۱ :- فاسق کو دوست نہ بنانا وہ تمہیں ایک لقمہ یا اس سے بھی کم کے عوض میں فروخت کر ڈالے گا - میں نے دریافت کیا کہ لقمہ سے کم کیا ہے ؟

تو انہوں نے فرمایا وہ تمہیں ایک لقمہ کے لالچ میں فروخت کر دے گا مگر وہ اس لقمہ سے بھی محروم رہے گا۔

۲ :- بخیل کو دوست نہ بنانا - وہ سخت ضرورت کے وقت بھی تمہیں اپنے مال سے محروم رکھے گا۔

۳ :- جھوٹے شخص کو دوست نہ بنانا کیونکہ وہ سراب کی طرح ہے - قریب کو بعید اور بعید کو قریب بتائے گا۔

۴ :- احمق کو دوست نہ بنانا وہ اگر تمہیں فائدہ بھی پہنچانا چاہے تو اپنی حماقت کی وجہ سے تمہیں نقصان پہنچائے گا۔

۵ :- قاطعِ رحم کو دوست نہ بنانا کیونکہ میں نے کتاب اللہ میں اُسے تین مقامات پر ملعون پایا۔

# ساتویں فصل

## کلامِ شبِ معراج (حدیثِ قدسی)

خداوندِ عالم نے اپنے حبیبؐ کو فرمایا احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم - !

جانتے ہو کہ بندہ کب عابد بنتا ہے ؟ عرض کیا نہیں میرے پروردگار - ارشاد ہوا جب اس میں پانچ خصلتیں جمع ہو جائیں تب عابد بنتا ہے۔

(۱) تقویٰ جو اسے حرام افعال سے باز رکھے (۲) خاموشی جو اسے لایعنی باتوں سے روکے۔

(۳) خوف جو روزانہ اس کے مزید رونے کا سبب بنے۔

(۴) حیا جو خلوت میں اسے برائی سے روکے۔

(۵) ضرورت کے مطابق کھانا اور دُنیا سے بُغض رکھنا اور نیک لوگوں سے محبت کرنا۔

جس میں یا پنج خصلتیں ہوں گی اسے نقصان پہنچائیں گے۔

عہد شکنی، بغاوت، مکر، دھوکا، ظُلم

عہد شکنی کے متعلق قرآن کریم میں ہے:۔ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ

جو وعدہ شکنی کرے گا وہ اپنی جان کے خلاف ہی وعدہ شکنی کرے گا۔

بغاوت کے متعلق قرآن کریم میں ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ

اے لوگو! تمہاری بغاوت تمہارے اپنی جانوں کے ہی خلاف ہے۔

مکر کے متعلق قرآن کریم میں ہے:۔ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ

بری تدبیر اپنے بنانے والے کے سوا اور کسی کا احاطہ نہیں کرتی۔

دھوکا کے متعلق قرآن کریم میں ہے۔ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ

وہ اللہ اور مومنین کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ درحقیقت وہ خود ہی کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

ظُلم کے متعلق آیت ہے:۔ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۔ نحل: ۳۳

اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ لیکن وہ اپنی جانوں پر خود ہی ظلم کرتے تھے۔

کتاب ابتلاءُ الاخیار میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شیطان کو دیکھا کہ وہ پانچ لدے ہوئے گدھوں کو ہانک رہا تھا۔ آپؑ نے سامان کے متعلق اس سے پوچھا۔ اُس نے کہا تجارت کا مال ہے۔ اس کے گاہک ڈھونڈ رہا ہوں۔

آپ نے فرمایا کس چیز کی تجارت۔ اُس نے کہا۔ اس گدھے پر ظلم کو لادا ہُوا ہے۔

جناب عیسیٰ نے پوچھا اسے کون خریدے گا۔ شیطان نے کہا اس کے خریدار بادشاہ ہیں۔ دوسرے گدھے پر تکبّر کو لادا ہُوا تھا۔ جناب عیسیٰؑ نے پوچھا۔ اسے کون خریدے گا ابلیس نے کہا۔ دہقان اسے خریدیں گے۔ تیسرے گدھے پر حسد بار کیا گیا تھا۔ جناب عیسیٰؑ نے پوچھا۔ اسے کون خریدے گا۔ ابلیس نے کہا علماء خریدیں گے۔

پوتھے گدھے پر خباثت کو لادا گیا تھا۔ جناب عیسیٰ ؑ نے پوچھا! اسے کون خریدے گا۔؟ ابلیس نے کہا تاجر اسے خریدیں گے اور پانچویں گدھے پر مکر بار کیا گیا تھا۔ جناب عیسیٰ ؑ نے پوچھا اسے کون خریدے گا۔ ابلیس نے کہا اسے عورتیں خریدیں گی۔

# آٹھویں فصل

## کلامِ عُلماء و زُھّاد و حُکماء

بعض علماء نے کہا ہے کہ متّقی کی پانچ علامتیں ہیں۔

۱:۔ صرف ان لوگوں کو دوست بناتا ہے جو دیندار اور با عفّت اور رزق حرام سے پرہیز کرنے والے ہوتے ہیں۔ (۲) جب اسے زیادہ متاعِ دنیا حاصل ہو تو اسے اپنے لئے وبال تصوّر کرتا ہے۔ (۳) جب اسے دین کی ایک چھوٹی سی چیز بھی مل جائے تو اسے غنیمت جانتا ہے۔

۴:۔ حرام کے اشتباہ کے خوف سے اپنے شکم کو حلال سے بھی پوری طرح نہیں بھرتا ہے۔

۵:۔ ہمیشہ یہی سمجھتا ہے کہ باقی لوگ نجات پا گئے اور وہ ہلاک ہو گیا۔

بعض عُلماء نے کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پانچ چیزوں سے مخصوص کر کے انہیں چُن لیا۔ (۱) اپنی قدرتِ کاملہ سے انہیں اچھی صورت دی۔

۲:۔ انہیں تمام ناموں کی تعلیم دی (۳) فرشتوں کو ان کے سجدے کا حکم دیا۔

۴:۔ انہیں اپنی جنّت میں رہائش دی (۵) انہیں اَبُوالبَشَر بنایا۔

جناب نوُح علیہ السلام کو پانچ چیزوں سے مخصوص کر کے ان کا انتخاب کیا۔

(۱) اللہ نے انہیں دوسرا اَبُواَلبَشَر بنایا۔ کیونکہ طوفان میں تمام لوگ ہلاک ہو گئے۔ اور طوفان کے بعد انسانوں کی تمام نسل ان کی اولاد سے چلی۔

(۲) انہیں لمبی عمر عطا ہوئی۔ اور وہ شخص خوش نصیب ہے جو لمبی عمر پائے اور اس عمر کو اطاعت میں صرف کرے۔

۳ :۔ کفار کے بارے میں اللہ نے ان کی بد دعا کو قبول فرمایا۔

۴ :۔ انہیں کشتی پر سوار کیا ۵ :۔ آپ کے ذریعہ سے پچھلی شریعتوں میں نسخ واقع ہوا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی پانچ چیزوں سے مخصوص کر کے ان کا انتخاب فرمایا۔

۱ :۔ انہیں اَبُوالْاَنْبِیاء بنایا گیا۔ کیونکہ ایک روایت کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اللہ نے ان کی پشت سے ایک ہزار افراد کو نبی بنایا۔

۲ :۔ اللہ نے انہیں خلیل بنایا ۳ :۔ نارِ نمرود سے انہیں نجات دی۔

۴ :۔ لوگوں کا انہیں امام بنایا ۵ :۔ چند کلمات سے ان کا امتحان لیا گیا جن میں وہ کامیاب ہوئے۔

ایک دانا کا قول ہے پانچ چیزیں پانچ اشخاص میں بہت ہی بری ہیں۔

۱ :۔ بوڑھے میں عشق بازی بری ہے ۲ :۔ بادشاہ میں غصہ برا ہے۔

۳ :۔ خاندانی افراد میں جھوٹ برا ہے ۴ :۔ دولتمندوں میں بخل برا ہے۔

۵ :۔ علماء میں حرص برا ہے۔

ایک عالم کا قول ہے۔ تفکّر کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱ :۔ آیاتِ الٰہی میں غور و فکر، اس سے عقیدۂ توحید مضبوط ہوتا ہے اور یقین پیدا ہوتا ہے۔

۲ :۔ نعماتِ الٰہی میں غور و فکر، اس سے شکر و محبّت پیدا ہوتی ہے۔

۳ :۔ وعیدِ[1] الٰہی میں غور و فکر، اس سے دل میں خوف پیدا ہوتا ہے۔

۴ :۔ وعدۂ[2] الٰہی میں غور و فکر، اس سے دل میں رغبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۵ :۔ اپنے نفس کی کوتاہیوں میں غور و فکر، اس سے دل میں حیا کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

ایک دانا کا قول ہے۔ جسے علم کی ضرورت ہے اسے پانچ کام کرنے چاہیئں۔

۱ :۔ ظاہر و باطن میں خدا کا خوف ۲۔ آیتُ الکرسی کا وِرد

۳ :۔ ہمیشہ باوضو رہنا ۴۔ نمازِ شب اگرچہ دو رکعتیں ہی کیوں نہ ہوں۔

---

[1] وعید یعنی اللہ نے برے افعال پر جو عذاب کی دھمکی دی ہے۔

[2] وعدہ یعنی اطاعت پر اللہ نے جس جزا کا اعلان کیا ہے۔

۵ :- زندہ رہنے کے لئے کھانا نہ کہ کھانے کے لئے زندہ رہنا۔

ایک عارف کا قول ہے آج جس کے پاس مال ہے اس میں پانچ خصائل ہیں۔

لمبی آرزوئیں - حرصِ غالب - شدید بخل - تقویٰ کی کمی - آخرت کا بھلا دینا۔

حاتم اصم نے کہا ہے کہ جلدبازی شیطان کی طرف سے ہے۔ مگر پانچ چیزوں میں جلدی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ان میں جلدی کرنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّت ہے۔

۱ :- جب مہمان آئے تو اسے جلدی کھانا کھلانا چاہیئے۔

۲ :- جب کوئی شخص فوت ہو جائے تو تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا چاہیئے۔

۳ :- بیٹی جب جوان ہو جائے تو اس کی جلد شادی کر دینی چاہیئے۔

۴ :- قرض جلدی ادا کرنا چاہیئے (۵) جب گناہ سرزد ہو جائے تو جلدی توبہ کرنی چاہیئے۔

محمد وُوری نے کہا کہ ابلیس پانچ وجوہات کے سبب بدنصیب بنا۔

۱ :- اپنے گناہ کا اِقرار نہیں کیا ۲ :- اُس پہ نادِم نہیں ہُوا ۳ :- توبہ کا ارادہ نہیں کیا

۴ :- اپنے آپ کو ملامت نہیں کی ۵ :- ربّ کی رحمت سے مایوس ہو گیا۔

جناب آدم علیہ السلام پانچ وجوہات کے سبب خوش نصیب بنے۔

۱ :- اپنے ترکِ اَولیٰ کا اقرار کیا ۲ :- اس پر اظہارِ ندامت کیا۔

۳ :- اپنے نفس کو قصور وار ٹھہرایا ۴ :- جلدی سے بارگاہِ اَحدیّت میں توبہ کی۔

۵ :- اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہیں ہوئے۔

ابوزید کا قول ہے کہ انسان کی بیداری کی پانچ علامتیں ہیں۔

۱ :- جب اپنے نفس کا مُحاسبہ کرتا ہے تو اپنے آپ کو قصور وار ٹھہراتا ہے۔

۲ :- جب اپنے ربّ کو یاد کرتا ہے تو اِستغفار بجالاتا ہے۔

۳ :- جب دنیا پہ نظر ڈالتا ہے تو اس کا نگاہِ عبرت سے مشاہدہ کرتا ہے۔

۴ :- جب آخرت پہ نظر ڈالتا ہے تو بشارت طلب ہوتا ہے۔

۵ :- جب اپنے مولا پہ نظر ڈالتا ہے۔ تو فخر کرتا ہے۔

شفیق بلخی رح کہتے ہیں۔ تمہیں پانچ باتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔

۱ :۔ تمہیں اپنی احتیاج کے بقدر اللہ کی عبادت کرنی چاہیئے ۔

۲ :۔ دُنیاوی متاع اتنا ہی جمع کرو جتنا تم نے اس دُنیا میں رہنا ہے ۔

۳ :۔ خدا کی اتنی نافرمانی کرو جتنا اس کا عذاب برداشت کر سکتے ہو ۔

۴ :۔ اُخروی زادِ راہ اتنا اکٹھا کرو جتنا تم نے قبر میں رہنا ہے ۔

۵ :۔ جنّت کے لئے اتنے عمل کر کے جاؤ جتنی دیر تم نے وہاں رہنا ہے ۔

شفیق بلخی کہتے ہیں ۔ فقراء نے پانچ چیزوں کو اختیار کیا ۔

راحتِ نفس ۔ فراغتِ قلب ، عبادتِ ربّ ۔ تخفیفِ حساب ۔ بلندئ درجات

اُمراء نے بھی پانچ چیزوں کو اختیار کیا ۔

نفس کو تھکانا ۔ قلب کو دنیا میں مشغول رکھنا ۔ دنیا کی اطاعت و عبودیت ، حساب کی سختی پست درجہ ۔

شفیق بلخیؒ کہتے ہیں ۔ میں نے پانچ چیزوں کے متعلق سات سو علماء سے سوال کیا ۔ ان سب نے ان سب کا ایک ہی جواب دیا ۔ میں نے عُلماء سے پوچھا عقلمند کون ہے ؟

تو سات سو علماء نے جواب دیا عقلمند وہ ہے جو دُنیا سے پیار نہ کرے ۔

پھر میں نے پوچھا محتاط کون ہے ؟ عُلماء نے جواب دیا ۔ جو دنیا کے دھوکے میں نہ آئے

میں نے عُلماء سے پوچھا غنی کون ہے ؟ علماء نے جواب دیا ۔ جو اللہ کی تقسیم پر راضی ہو ۔

میں نے پوچھا فقیر کون ہے ؟ عُلماء نے فرمایا جس کے دل میں دُنیا کے اضافہ کی خواہش ہو ۔

میں نے پوچھا ، بخیل کون ہے ؟ علماء نے فرمایا ۔ !

جو اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں اللہ کا حق ادا نہ کرے ۔

ایک عارف کا فرمان ہے پانچ چیزوں کے علاوہ باقی چیزیں زائد ہیں ۔

۱ :۔ روٹی جس سے شکم پُر ہو سکے ۲ :۔ پانی جس سے سیراب ہو سکے ۔

۳ :۔ کپڑا جس سے جسم ڈھانپا جا سکے ۴ :۔ گھر جس میں رہائش رکھ سکے ۔

۵ :۔ علم جس سے عمل ممکن ہو سکے ۔

ایک عارف کا بیان ہے ۔ اہلِ جنّت کی پانچ نشانیاں ہیں ۔

اچھا چہرہ ، اچھا خلق ، صلہ رحمی ، صاف ستھری زبان ، حرام سے پرہیز
اہلِ دوزخ کی بھی پانچ نشانیاں ہیں ۔ بداخلاقی ۔ سخت دل ۔ گناہوں کا ارتکاب
تند و تیز زبان ۔ خراب چہرہ ۔

انطاکیؒ کہتے ہیں کہ پانچ کام دل کی دوا ہیں ۔ (۱) صالحین کی صحبت ۔
(۲) تلاوت قرآن ، (۳) دل کو خواہشات دنیا سے خالی رکھنا ، نمازِ شب ۔
(۵) عالمِ صحت میں خدا سے لو لگانا ۔

ایک حکیم کا قول ہے ۔ جس میں خوف خدا نہ ہو گا ۔ زبان کی لغزش سے محفوظ نہیں رہ سکے گا ۔ جو خدا کے حضور پیش ہونے سے نہیں ڈرے گا ، وہ حرام اور شبہات سے محفوظ نہیں رہ سکے گا ۔

جو خلق سے ناامید نہ ہو گا ۔ وہ طمع سے محفوظ نہیں رہ سکے گا ۔

جو اپنے عمل کا سختی سے پابند نہیں ہو گا ، وہ ریا سے محفوظ نہیں رہ سکے گا ۔

جو اپنے دل کے اخلاص کے لئے اللہ سے مدد نہیں مانگے گا ۔ وہ حسد سے محفوظ نہیں رہ سکے گا ۔

اہلِ دانش نے بڑی غور سے اشیاء کا مشاہدہ کیا تو انہیں دنیا کی پانچ مصیبتیں بہت بڑی نظر آئیں ۔ سفر میں بیماری ۔ بڑھاپے میں غربت ۔ جوانی کی موت ۔ بینا رہنے کے بعد نابینا ہونا ۔ شہرت کے بعد گمنامی

حکمائے ہند و روم و فارس کا اس بات پر اتفاق ہے ۔ تمام بیماریاں پانچ اشیاء سے پیدا ہوتی ہے ۔ زیادہ سونا ۔ زیادہ مباشرت کرنا ۔ دن میں زیادہ سونا ۔ رات کو کم سونا ۔ آدھی رات کو پانی پینا ۔

# نویں فصل

نوشیروان بادشاہ کے خزانے میں زبرجد کی ایک تختی ملی تھی۔ جس میں پانچ سطریں تحریر تھیں

۱:۔ جس کے اولاد نہیں ہے اُس کی آنکھ کی ٹھنڈک نہیں ہے۔

۲:۔ جس کا بھائی نہیں ہے، اُس کا مددگار نہیں ہے۔

۳:۔ جس کے بیوی نہ ہو۔ اُس کی زندگی میں کوئی لُطف نہیں ہے۔

۴:۔ جس کے پاس مال نہیں ہے۔ اس کے پاس منصب نہیں ہے۔

۵:۔ جس کے پاس یہ چاروں چیزیں نہ ہوں تو اس میں غُصّہ نہیں ہو گا۔

نوشیروان کا قول ہے۔ جو شخص ان پانچ آفات سے بچ گیا تو اس کی تدبیر کبھی بیکار ثابت نہیں ہو گی۔ حرص۔ امید۔ خُودپسندی۔ خواہشات کی پیروی۔ سُستی حرص حیاء کو سلب کر دیتی ہے۔ خُودپسندی بُغض و عداوت کو کھینچ لاتی ہے۔ خواہشات کی پیروی رسوائی کا سبب بنتی ہے۔ سُستی ندامت کا سبب بنتی ہے۔ لمبی اُمّیدیں موت کو فراموش کر دیتی ہیں۔

یحیٰی بن معاذ کا قول ہے۔ جو شخص زیادہ کھائے گا اس کا گوشت بڑھے گا۔ اور جس کا گوشت بڑھے گا اس کی خواہشات بڑھیں گی۔ اور جس کی خواہشات بڑھیں گی اس کے گناہ زیادہ ہوں گے۔ اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے۔ اس کا دل سخت ہو جائے گا۔ اور جس کا دل سخت ہو جائیگا وہ دُنیا کی زیب و زینت اور آفات میں ڈوب جائے گا۔

عقل مند وں کا قول ہے۔ قناعت میں جسم کی راحت ہے۔ کثرتِ تجربات میں عقل کا اضافہ ہے۔ چُغل خور سے قریب و دور سب نفرت کرتے ہیں۔

جو عورتوں سے مشورہ کرے گا۔ اس کی رائے فاسد ہو جائے گی۔

جس نے بُردباری کی، وہ سردار بنا۔

کتاب الریاض الزاہرہ والانوار الباہرہ میں ہے۔ جناب آدم علیہ السلام نے

اپنے بیٹے شیث ہبتہ اللہ کو پانچ چیزوں کی وصیت فرمائی اور حکم دیا کہ تم بھی وصیت اپنی اولاد کو بھی کرنا۔

۱ :۔ اپنی اولاد سے کہنا کہ دنیا پر کبھی بھروسہ کرنا۔ حالانکہ میں نے جنت جو ہمیشہ رہنے والی ہے پر بھروسہ کیا تھا۔ اللہ نے مجھے وہاں سے باہر نکال دیا۔

۲ :۔ اپنی اولاد سے کہنا کہ اپنی بیویوں کی خواہشات پر عمل نہ کریں۔ کیونکہ میں نے اپنی بیوی کا کہنا مان کر شجر کا ثمر کھالیا تھا جس کے سبب مجھے ندامت اٹھانا پڑی۔

۳ :۔ ہر کام شروع کرنے سے پہلے اس کے انجام پر نظر رکھو۔ اس لئے کہ اگر میں بھی شجر ممنوعہ کے نزدیک جانے سے پہلے اس کے انجام پر نظر رکھتا تو مجھے یہ مصیبتیں نہ جھیلنا پڑتیں۔

۴ :۔ جب تمہارا دل کسی کام کے کرنے کے لئے زیادہ مچل رہا ہو تو اس کام سے پرہیز کرو۔ کیونکہ جنت میں میرا دل بھی شجرہ ممنوعہ کے نزدیک جانے سے پہلے اسی طرح سے مچلا تھا۔ جس کے سبب مجھے پشیمانی اٹھانا پڑی۔

۵ :۔ اپنے کام کی ابتداء سے پہلے کسی مخلص سے مشورہ ضرور کرنا۔ کیونکہ اگر میں اُس وقت ملائکہ سے مشورہ کر لیتا تو میں یہ نقصان ہرگز نہ اٹھاتا۔

جاننا چاہیئے کہ صدقہ دینے والوں کو پانچ کرامتیں نصیب ہوتی ہیں۔
حاجات کا برآنا، سختیوں سے چھٹکارا، رزق میں اضافہ، اور بُری موت سے بچاؤ، خطاؤں کا مٹایا جانا، طُول عمر اور رزق کا جاری رہنا۔

فضیلتِ صدقات کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔ کہ آپؐ نے ابلیسِ ملعون کو فرمایا کہ ملعُون تو صدقہ سے کیوں روکتا ہے۔؟ اس نے جواب دیا۔ کہ جب کوئی صدقہ دیتا ہے تو مجھے ایسی تکلیف ہوتی ہے جیسے کہ میرے سر کو آری سے چیرا جا رہا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ملعون آخر تجھے اتنی تکلیف کیوں ہوتی ہے؟ اُس نے کہا کیونکہ صدقہ سے پانچ چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔

۱ :۔ مال میں اضافہ ہوتا ہے ۲۔ بیمار کے لئے باعث شفا بنتا ہے۔
۳ :۔ اِس سے بلائیں دور ہوتی ہیں ۴۔ صدقات دینے والے افراد بجلی کی طرح پُل صراط

سے گزریں گے ۔

۵ :۔ بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ۔ خدا تیرے عذاب میں اضافہ کرے ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :۔ صدقہ جب اپنے مالک کے ہاتھ سے نکلتا ہے تو صدقہ اس وقت پانچ جملے کہتا ہے ۔

۱ :۔ میں فانی مال تھا تو نے مجھے بقا دے دی ۔ ۲ :۔ میں دشمن تھا اب تو نے مجھے دوست بنا دیا ۔

۳ :۔ آج سے پہلے تو میری حفاظت کرتا تھا اب میں تیری حفاظت کروں گا ۔

۴ :۔ میں حقیر تھا تو نے مجھے عظیم بنا دیا ۵ :۔ پہلے میں تیرے ہاتھ میں تھا اب میں خدا کے ہاتھ میں ہوں ۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ صدقہ کی پانچ قسمیں ہیں ۔ (۱) مال کا صدقہ (۲) جاہ و منصب کا صدقہ ۔ اور وہ نیک سفارش ہے ۔ رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ۔ بہترین صدقہ زبان کا صدقہ ہے ۔ پوچھا گیا یا رسول اللہؐ زبان کا صدقہ کیا ہے ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :۔ سفارش کر کے بے گناہ قیدی کو رہائی دلانا اور اسی زبان کے ذریعے سے لوگوں کے خون کی حفاظت کرنا ۔ اسی کے ذریعے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانا ۔ اور اس سے تکلیف کو دور کرنا ۔ اپنے منصب کی وجہ سے کسی ایمانی بھائی کو فائدہ پہنچانا منصب کی بقا کا سبب ہے ۔

۳ :۔ عقل کا صدقہ :۔ کسی کو نیک مشورہ دینا عقل کا صدقہ ہے ۔

۴ :۔ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ۔ اپنے بھائی کو عمدہ رائے دے کر اور طالب ہدایت کو راہنمائی فراہم کر کے اپنی عقل کا صدقہ دو ۔

۵ :۔ زبان کا صدقہ :۔ فتنہ کی آگ کو ٹھنڈا کرنا اور باہمی صلح کرانا ۔ زبان کا صدقہ ہے ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :۔ لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۝

ان کی زیادہ سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں ۔ سوائے اس کے جس نے صدقہ کا حکم دیا یا لوگوں میں اصلاح کا حکم دیا ۔

علم کا صدقہ :- مستحق اور اہل لوگوں کو علم سکھانا علم کا صدقہ ہے ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا :- علم حاصل کرکے لوگوں کو تعلیم دینا صدقہ ہے ۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :- بے علم افراد کو تعلیم دینا علم کی زکواۃ ہے ۔ ہر شریعت میں ان پانچ اُصولوں کو مدنظر رکھا گیا ہے ۔

۱ :- قِصاص کے ذریعہ ، جان کا تحفّظ ۲ :- مُرتَدّ کے قتل کرنے سے ، دین کا تحفّظ

۳ :- چور کے ہاتھ قلم کرنے سے ، مال کا تحفّظ ۴ :- شراب نوشی پر حد جاری کرکے ، عقل کا تحفّظ ۵ :- زانی پر حد شرعی جاری کرکے ، نسب کا تحفّظ

مذہبِ امامیہ کے اُصُول پانچ ہیں :- توحید ، عَدل ، نبوّت ، امامت ، قیامت

قَواعِدِ دین پانچ ہیں - معبود کی معرفت - موجود چیز پر قناعت ، حُدود پر ترک جانا - وعدہ وفائی گم شدہ چیز پر صبر کرنا ۔

ایک شاعر نے یہ شعر اچھا کہا ہے ۔

لِی خَمسَةٌ اُطفِیْ بِهَا حَرَّ الوَبَاءِ الحَاطِمَه
اَلمُصطَفیٰ وَالمُرتَضیٰ وَابنَاهُمَا وَالفَاطِمَه

مروی ہے کہ جس کو جنّت کی ضرورت ہے وہ ان پانچ باتوں پر عمل پیرا ہو جائے ۔

۱ :- خوفِ خدا کرتے ہوئے نافرمانی سے بچ جائے - کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۱ ۵

۱ - بہرنوع جو اپنے رب کے مقام سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے باز رکھا - پس جنّت ہی اس کا ٹھکانہ ہے ۔

۲ - مالِ دنیا میں سے قُوتِ لَایَمُوت اور معمولی چادر پر راضی ہو جائے ۔ اور دنیا کی آرائشوں کو ترک کر دے - کیونکہ عارفین کا فرمان ہے دُنیاوی آرائشوں کو ترک کرنا ، جنّت کی قیمت ہے ۔

۳ - اطاعت و عبادات پر حریص بن جائے اور ہر اس عمل کو شوق سے سرانجام دے ۔ جس میں خدا کی خوشنودی ہو ۔

۴:۔ اہل علم وعمل کے ساتھ نشست وبرخاست رکھے اور فقراء سے محبت کرے۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے۔

انسان اسی کے ساتھ محشور ہوگا۔ جس سے محبت کرتا تھا۔

۵:۔ متواتر خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ سے جنّت کا سوال کرے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اللہ سے تین مرتبہ جنّت کا سوال کرتا ہے، تو جنّت کہتی ہے۔

ربّ العالمین اس کو میرا سکونتی بنا دے اور مجھے اس تک پہنچا دے۔

مروی ہے کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کی یا رسول اللہؐ! مجھے ایسا عمل بتایئے جس کی بدولت میں جنّت میں چلا جاؤں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔ فریضہ نمازیں ادا کرو۔ ماہِ رمضان کے روزے رکھو ۳۔ جنابت کا غسل کرو۔ علیؑ کی ولا رکھو۔ علیؑ کی اولاد کی ولا رکھو۔

اگر تم نے ان باتوں پر عمل کیا تو جنّت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔ مجھے اس ذاتِ برتر کی قسم جس نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

اگر تو ہزار سال نمازیں پڑھے، ہزار سال روزے رکھے، ہزار مرتبہ حج کرے۔ ہزار مرتبہ جہاد کرے، ہزاروں غلاموں کو آزاد کرے۔ چاروں آسمانی کتابوں کی تلاوت کرے۔ تمام انبیاء کرامؑ سے شرف صحابیت حاصل کرے۔ اور جملہ انبیاءؑ کے پیچھے نمازیں پڑھے ہر نبی کے ہمرکاب ہو کر ہزار مرتبہ جہاد کرے۔ اور ہر نبی کے ساتھ ہزار مرتبہ حج وعمرہ کرے، اس کے باوجود اگر تیرے دل میں علیؑ اور اس کی معصوم اولاد کی ولا نہیں ہے،

تو جہاں اور لوگ دوزخ میں جا رہے ہوں گے۔ تو بھی انہیں کے ساتھ دوزخ میں جائیگا۔

اور جو یہاں موجود ہیں ان کا فرض ہے غائب کو یہ پیغام سنا دیں۔

یاد رکھو میں علیؑ کے متعلق وہی کہتا ہوں۔ جو مجھے جبرائیل کہتا ہے۔ اور جبرائیل وہی کہتا ہے جس کا اللہ حکم دیتا ہے۔ جبرائیل نے اس دنیا میں سوائے علیؑ کے اور کسی کو بھائی نہیں بنایا۔ اب جس کی مرضی ہو، علیؑ سے محبت رکھے اور جس کی مرضی ہو علیؑ سے دشمنی رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ یہ قرار دیا ہے کہ علیؑ کے دشمن کو دوزخ سے نہیں نکالے گا۔ اور علیؑ کے دوست کو جنّت سے نہیں نکالے گا۔

# چھٹا باب

اس باب میں چھ کے عدد پر جو
احادیث وارد ہیں بیان کی گئی ہیں

— یہ باب دس فصول پر مشتمل ہے —

## فصل اوّل

### اَحَادیثِ نبویہؐ بزبان علمائے خاصہ رِضوانُ اللّٰہ عَلَیہِم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :- اے گروہِ مُسلمین ! زِنا سے بچو - زِنا میں چھ خصلتیں ہیں تین دنیا میں ملیں گی اور تین آخرت میں ملیں گی -دُنیاوی نقصانات یہ ہیں -

۱ :- چہرے کی شادابی اور حسن کو ختم کر دیتا ہے - ۲ - فقر کا مُوجب ہے -
۳ :- عمر کو کم کر دیتا ہے - اُخروی نقصانات یہ ہیں - (۱) رب تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے -
(۲) اس کا حساب بُرے طریقے سے لیا جائے گا - ۳ - اسے ہمیشہ جہنّم میں رکھا جائیگا -

پھر آپ نے یہ آیتِ کریمہ پڑھی - سَوَّلَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُوْنَ ٥

ان کے دلوں نے ان کے لئے ایک بات بنا دی ان پر اللہ ناراض ہوگیا - اور وہ ہمیشہ عذاب میں ہوں گے -

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :- نہیں صدقہ دینا ضروری ہے صدقہ کے چھ فوائد ہیں تین فوائد کا تعلق دنیا سے ہے - اور تین کا تعلق آخرت سے ہے -
دُنیاوی فوائد یہ ہیں ۱ - عمر لمبی ہوتی ہے ۲ رزق وسیع ہوتا ہے ۳ - شہر آباد رہتے ہیں
اُخروی فوائد یہ ہیں - خطاؤں کی پردہ پوشی کی جائے گی - قیامت کے دن صدقہ دینے والا اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا - انسان اور جہنم کے درمیان پردہ بن جائے گا -

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔ تم میری چھ باتوں پر عمل کرو ۔ میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں (۱) گفتگو کے دوران جھوٹ نہ بولو ۔ ۲ ۔ وعدہ خلافی نہ کرو ۔ ۳ ۔ امانت میں خیانت نہ کرو ۴ ۔ نگاہوں کو جھکا لو ۵ ۔ شرمگاہوں کی حفاظت کرو ۔ ۶ ۔ اپنے ہاتھ اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو ۔

ابو اُمامہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔
میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں ہے ۔ لہذا اپنے ربّ کی عبادت کرو ۔ نماز پنجگانہ ادا کرو ۔ ایک ماہ کے روزے رکھو ۔ بیتُ اللہ کا حج کرو ۔ اپنے اموال کی زکواۃ خوش ہو کر ادا کرو ۔ اور اپنے صاحبانِ امر کی اطاعت کرو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے ۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔
میں جنت میں داخل ہوا تو جنت کے دروازے پر سونے سے لکھا ہوا دیکھا ۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللّٰہِ ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ ، فَاطِمَۃُ اَمَۃُ اللّٰہِ اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ صَفْوَۃُ اللّٰہِ ۔ عَلٰی مُبْغِضِہِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ ۝

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ، محمدؐ اللہ کا حبیب ہے ، علیؑ اللہ کا ولی ہے فاطمہؑ اللہ کی کنیز ہے حسنؑ و حسینؑ اللہ کے چنے ہوئے ہیں ۔ اُن کے دشمن پر اللہ کی لعنت ہے ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چھ کام جوانمردی کے ہیں تین کا تعلق حضر سے ہے ۔ اور تین کا تعلق سفر سے ہے ۔ حضر کے تین کام یہ ہیں ۔ کتابُ اللہ کی تلاوت ۔ خدا کی مسجدوں کو آباد رکھنا ۔ اور دینی بھائیوں کو اپنا بھائی قرار دینا ۔
جن تین کاموں کا تعلق سفر سے ہے وہ یہ ہیں ۔ اپنے ہمسفر دوستوں کو اپنے زاد میں شریک کرنا خوش اخلاقی ، ایسا مذاق جس میں گناہوں کی آمیزش نہ ہو ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ نے چھ چیزوں کو میرے لئے اور میرے اولیائ اور ان کے پیروکاروں کے لئے ناپسند ٹھہرایا ہے ۔

۱:- نماز میں خوامخواہ ہاتھ پاؤں ہلاتے رہنا ۲:- روزے میں مباشرت کرنا۔
۳:- صدقہ کے بعد احسان جتلانا ۴:- حالتِ جنابت میں مسجد میں جانا۔
۵:- گھروں میں تانک جھانک کرنا ۶:- قبرستان میں ہنسنا

مروی ہے کہ حضور اکرمؐ روزانہ چھ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے۔
شک، شرک، ناجائز حمیّت، غضب، سرکشی، حسد

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنی سند سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا:- چھ چیزوں کی وجہ سے خدا کی نافرمانی کی ابتداء ہوئی۔
محبّتِ دنیا، محبّتِ امارت وریاست، محبتِ طعام، محبّتِ نساء۔ نیند کی محبّت، راحت کی محبّت۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:- سوار پر سواری کے چھ حق ہیں۔
(۱) جب سواری سے اترے تو سب سے پہلے جانور کے چارہ کی فکر کرے۔
(۲) جب پانی کے قریب سے گذرے تو اسے پانی پلائے۔
(۳) جانور کے چہرے پر چابک وغیرہ نہ مارے کیونکہ جانور اپنے منہ سے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔
(۴) سوائے جہاد فی سبیل اللہ کے اس کی پشت پر کھڑا نہ ہو۔
(۵) جانور کی طاقت سے زیادہ اس پر باربرداری نہ کرے۔
(۶) جانور کی طاقت سے زیادہ اسے چلنے پر مجبور نہ کرے۔

حضرت علی علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ایک مرتبہ ایک جگہ سے گزر رہے تھے۔ کہ بہت سے لوگوں کو ایک جگہ کھڑا ہوا دیکھا۔ آپؐ نے ان کے قریب جا کر فرمایا تم لوگ کس وجہ سے اکٹھے کھڑے ہوئے ہو۔
انہوں نے کہا حضورؐ! یہ دیوانہ ہے اسے مرگی کا دورہ ہوا ہے ہم اسی لیئے اکٹھے ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا یہ شخص پورا پاگل نہیں ہے یہ تو بیمار ہے۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں مکمّل طور پر پاگل شخص کے متعلق نہ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہؐ!
آپؐ نے فرمایا۔ مکمّل احمق وہ ہے جو متکبّرانہ چال چلے اور اپنے دائیں بائیں پہلو

پہ نظر ڈالے۔ اپنے شانوں کے ذریعے اپنے پہلوؤں کو حرکت دے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اس سے جنّت کی خواہش رکھے۔ اور جس کی برائی سے لوگ محفوظ نہ ہوں۔ اور اس کی بھلائی کی امید نہ کی جاتی ہو۔ ایسا شخص مکمّل احمق ہے اور یہ شخص تو بیمار ہے۔

امام زین العابدین علیہ السلام نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تمام انبیاءؑ نے چھ اشخاص پر لعنت کی ہے۔

۱:۔ کتابِ الٰہی میں تحریف کرنے والا ۲:۔ تقدیرِ الٰہی کی تکذیب کرنے والا

۳:۔ میرے طریقے کو چھوڑنے والا ۴:۔ میری اولاد کی حُرمت پامال کرنے والا۔

۵:۔ ذلیل لوگوں کو عزّت دلانے اور صاحبانِ عزّت کو ذلیل کرنے کے لئے جبری طور پر تسلّط جمانے والا۔

۶:۔ بیتُ المال میں خیانت کر کے اپنی مرضی سے استعمال کرنے والا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا:۔ پرہیز گار عالِم کو حضرت عیسیٰؑ کے اَجر جتنا اَجر دیا جائے گا۔ سخی دولت مند کو حضرت ابراہیمؑ کے اجر جتنا اجر دیا جائے گا۔

صبر کرنے والے غریب کو حضرت ایوبؑ کے اجر جتنا اجر دیا جائے گا۔

عادِل حاکم کو حضرت سلیمانؑ ابن داؤدؑ کے اَجر جتنا اجر دیا جائے گا۔

توبہ کرنے والے جوان کو حضرت یحییٰؑ بن زکریّاؑ کے اجر جتنا اَجر دیا جائے گا۔

محروم اور باکردار عورت کو جناب مریمؑ کے اَجر جتنا اجر دیا جائے گا۔

# دوسری فصل

## احادیثِ نبویّہ بزبان عُلمائے عامّہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ چھ افراد چھ چیزوں کی وجہ سے جہنّم میں جائیں گے

(۱) بادشاہ ظُلم کی وجہ سے (۲) عرب عصبیت کی وجہ سے۔

(۳) دہقان جھوٹ کی وجہ سے (۴) تاجر خیانت کی وجہ سے

(۵) دیہاتی، جہالت کی وجہ سے (۶) عُلماء حَسَد کی وجہ سے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔

★ ۱۔ جب تو اس سے ملاقات کرے تو اس پر سلام کر۔

۲۔ جب وہ تجھے دعوت دے تو قبول کر۔

۳۔ جب تجھ سے خیر خواہی کا طالب ہو تو اس کی خیر خواہی کر۔

۴۔ جب وہ چھینکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو اُسے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہہ۔

۵۔ جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کر۔

۶۔ جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کی مُشایعت کر۔

★ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:۔ چھ چیزیں چھ مقامات پر پردیسی ہیں۔

۱۔ وہ مسجد جس میں اہلِ محلّہ نماز نہ پڑھیں ۲۔ وہ قرآن جس کی تلاوت نہ کی جائے۔

۳۔ فاسق کے سینے میں قرآن ۴۔ وہ مسلمان عورت جو فاسق ظالم بداَخلاق سے بیاہی گئی ہو۔ ۵۔ وہ مسلمان مرد جس کی بیوی بداَخلاق اور بدکردار ہو۔

۶۔ وہ عالم جس کے علاقہ والے اس کی بات نہ سُنیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف بروزِ قیامت نظرِ کرم نہیں فرمائے گا۔

ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہُوا۔ یا رَسُولَ اللّٰہ! مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جس پر عمل پیرا ہونے سے اللہ مجھ سے محبّت کرے۔ اور لوگ بھی مجھ سے محبّت کریں۔ میرے مال میں نشو و نما ہو۔ میرا بدن صحّت مند رہے۔ میری عُمر لمبی ہو جائے۔ اور بروزِ قیامت آپ کے ساتھ محشور ہو سکوں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا چھ چیزیں ہیں۔

(۱) اگر تو اللہ کا محبوب بننا چاہتا ہے تو اپنے اندر اللہ کا تقویٰ پیدا کر۔

(۲) اگر تو چاہتا ہے کہ لوگ تجھ سے محبّت کریں تو جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اپنے آپ کو اس سے علیحدہ کرے۔

(۳) اگر چاہتا ہے کہ تیرا مال نشو و نما پائے تو زیادہ سے زیادہ صدقہ دے۔

(۴) اگر تو جسمانی تندرستی چاہتا ہے تو بکثرت روزے رکھ۔

۵ - اگر طولانی زندگی چاہتا ہے تو صلہ رحمی کر۔

۶ - اگر بروزِ قیامت میرے ساتھ محشور ہونا چاہتا ہے تو اللہ کے حضور زیادہ سے زیادہ سجدے کر۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: - جب اللہ تعالیٰ نے جنّت کو خلق فرمایا۔ تو جنّت نے تین مرتبہ کہا طُوْبیٰ لِلْمُتَّقِیْنَ - یعنی مُتّقین کے لئے خوشخبری ہے۔

ملائکہ اور حاملینِ عرش نے یہ کلام سُن کر تین مرتبہ طُوْبیٰ لِلْمُتَّقِیْنَ کہا۔ یعنی مُومنین کے لئے خوشخبری ہے۔ اِس کے بعد آپؐ نے فرمایا: -

"جس میں چھ باتیں موجود ہوں وہ ان میں سے ہے۔ ۱ - جو سچ بولے ۲ - وعدہ پورا کرے

۳ - امانت ادا کرے ۴ - والدین سے نیکی کرے ۵ - رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔

۶ - گناہوں سے استغفار کرے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ شہید کی چھ خصُوصیات ہیں۔

۱ - زمین پر گرتے ہی اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲ - جنّت میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے ۳ - عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

۴ - روزِ محشر کی ہولناکیوں سے محفوظ رہے گا۔

۵ - اس کے سر پہ وقار کا تاج رکھا جائیگا۔ جس کا ایک یاقوت دُنیا وَمَا فِیْھَا سے بہتر ہوگا۔

۶ - ستّر حوُرانِ جنّت سے اس کا نکاح کیا جائیگا اور اپنے خاندان کے ستّر افراد کے لئے اُسے شفاعت کا حق دیا جائے گا۔

# تیسری فصل

## چند احادیثِ قُدسیہ

---

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: - میرے بندو چھ چیزیں تمہاری طرف سے ہیں اور چھ چیزیں میری طرف سے ہیں: - توبہ کرنا تمہارا کام ہے اور معاف فرمانا میرا کام ہے۔

۱ - اطاعت تمہاری ہوگی۔ جنّت ہماری ہوگی۔

۳ ۔ شکر تمہاری طرف سے ہوگا ۔ رزق ہماری طرف سے ہوگا ۔

۴ ۔ رضا تمہاری جانب سے ہوگی ۔ اور قضا میری جانب سے ہوگی ۔

۵ ۔ صبر تمہاری طرف سے ہوگا ۔ آزمائش میری طرف سے ہوگی ۔

۶ ۔ دُعا تمہاری طرف سے ہوگی اور قبولیّت میری طرف سے ہوگی ۔

خُداوندِ قدّوس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے فرمایا ! لوگ چھ وجہ سے فخر کرتے ہیں ۔ ۱ ۔ خوبصورت چہرے کی وجہ سے ۲ ۔ فصاحت کی وجہ سے ۔ ۳ ۔ مال کی وجہ سے ۴ حسب ونسب کی وجہ سے ۵ ۔ قوّت کی وجہ سے ۶ ۔ حکومت کی وجہ سے ۔

۱ جو شخص اپنے چہرے کی زیبائی کی وجہ سے فخر کرتا ہے تو ان کے چہروں کو آگ جلائیگی اور وہ جہنّم میں قید رہیں گے ۔

۲ جو مال واولاد پر فخر کرتا ہے اسے قرآن کی یہ آیت سُنائیں ۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ؛۔ اس دن مال اور اولاد فائدہ نہیں دیں گے ۔ ۳ ۔ جو قوّت وطاقت پر فخر کرتا ہے ۔ اسے قرآن کی یہ آیت سُنائیں ۔

عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝

اس دوزخ پر سخت طاقتور فرشتے مقرّر ہوں گے جو اللہ کے فرمان کی نافرمانی نہیں کرتے اور انہیں جو حکم دیا جاتا ہے اسے بجا لاتے ہیں ۔

۴ ۔ اور جو شخص اپنے حسب ونسب پر فخر کرتا ہے اسے یہ آیت سُنائیں ۔

فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝

جب صُور پھونکا جائے گا تو ان کے درمیان نسب کے رشتے باقی نہیں رہیں گے ۔ اور نہ ہی ایک دوسرے سے سوال کریں گے ۔

۵ ۔ جو اپنی حکومت کی وجہ سے فخر کرتا ہے اُسے یہ آیت سُنائیں ۔

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

آج کس کی حکومت ہے ۔ خدائے قہّار وواحد کی ۔

# چوتھی فصل

## حضور کریمؐ کی حضرت علیؑ کو وصیتیں

کتاب روضۃ المذنبین میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

یا علی! تم چھ لاکھ بکریاں پسند کرتے ہو یا چھ لاکھ دینار پسند کرتے ہو یا چھ لاکھ باتیں پسند کرتے ہو۔؟ حضرت علیؑ نے عرض کی یا رسول اللہ میں چھ لاکھ باتیں پسند کرتا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا! یا علیؑ میں چھ لاکھ باتوں کا نچوڑ چھ باتوں میں پیش کرتا ہوں۔

یا علیؑ! جب لوگوں کو دیکھو کہ وہ نوافل میں مصروف ہیں تو تم فرائض کی تکمیل میں مصروف ہو جاؤ۔

یا علیؑ! جب لوگوں کو دیکھو کہ وہ دنیاوی کاموں میں مصروف ہیں تو تم اخروی کاموں میں مشغول ہو جاؤ۔

یا علیؑ! جب لوگوں کو دیکھو کہ دوسروں کے عیب نکالنے میں مصروف ہیں تو تم اپنے نفس کی اصلاح میں لگ جاؤ۔

یا علیؑ: جب لوگوں کو دیکھو کہ وہ دنیاوی زیب و زینت کے حصول میں مصروف ہیں۔ تو تم آخرت کی زینت کے لئے مصروف ہو جاؤ۔

یا علیؑ! جب لوگوں کو کثرت عمل میں مصروف پاؤ تو تم اخلاص عمل کا نمونہ بن جاؤ۔

ع از علیؑ آموز اخلاصِ عمل اقبالؔ

یا علیؑ! جب لوگوں کو مخلوق کی قربت کے حصول میں بے چین پاؤ تو تم خدا کے تقرب کے حصول میں مشغول ہو جاؤ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

یا علیؑ! میں تمہیں چند باتوں کی وصیت کرتا ہوں انہیں یاد رکھنا۔ پھر دعا کر کے فرمایا! اللہ! علیؑ کی اس سلسلہ میں مدد کرنا۔

پہلی بات ہے سچ بولنا ۔ یا علیؑ تمہارے مُنہ سے کبھی جھوٹ نہیں نکلنا چاہیئے۔
دوسری بات ہے تقویٰ ۔ یا علیؑ کبھی خیانت کی جسارت نہ کرنا۔
تیسری بات ہے خوفِ خدا گویا کہ تم خُدا کو دیکھ رہے ہو۔
چوتھی بات یہ ہے ۔ خوف خدا میں زیادہ رونا اس کے بدلے میں اللہ تمہارے لئے جنّت میں ایک ہزار گھر بنائے گا۔
پانچویں بات ہے ۔ دین کے لئے اپنی جان و مال کو قُربان کر دینا۔
چھٹی بات ہے ۔ نماز ، روزہ ، صدقہ میں میرے طریقے پر عمل پیرا رہنا۔
نماز پچاس رکعتیں ہیں ۔ ہر ماہ کے پہلے عشرے کی جمعرات دوسرے عشرے کے بدھ اور آخری عشرے کے جمعرات کے دن روزہ رکھنا۔
صدقہ :- اپنی پوری کوشش و توانائی کے بقدر صدقہ کرو یہاں تک کہ دل میں آئے کہ میں نے اِسراف کیا ہے حالانکہ تم نے اسراف نہیں کیا۔
نمازِ شب کی کم از کم تین رکعت تمہیں پڑھنی چاہیئں دو رکعت نماز شفع اور ایک وتر۔
نماز ظہر کا خیال رکھو ۔ نماز ظہر کا خیال رکھو ۔ نماز ظہر کا خیال رکھو۔
ہر حال میں قرآن مجید کی تلاوت کرو ۔ نماز میں رَفعِ یَدَین کرو ۔ ہر وُضو کے وقت مسواک کرنا۔ مَحاسِنِ اَخلاق پہ عمل پیرا رہنا ۔ بُرے اعمال سے پرہیز کرنا ۔ اگر ان باتوں پر عمل نہ کیا تو اپنے سوا کسی کو ملامت نہیں کرو گے۔

# پانچویں فصل

## اَحادیثِ نبویہ جنہیں خاصّہ و عامّہ نے نقل کیا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا :-
جس شخص کا دن کسی حق کے فیصلے ، فرض کی ادائیگی ، علم کے حصول ، نیکی کی بنیاد رکھنے ، اچھائی حاصل کرنے ، بزرگی کی بنیاد رکھے بغیر ڈوب گیا ۔ تو اس نے اپنی جان پر ظلم کیا ۔ اور خدا کی طرف

سے سزا کا حقدار بنا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو ہر روز اپنا رزق کھاتا ہے پھر بھی تو غمگین ہوتا ہے۔ تیری زندگی سے روزانہ ایک دن کم ہو رہا ہے پھر بھی تو خوش ہوتا ہے۔ تیری ضرورت کے مطابق میں نے تجھے دیا۔ لیکن تو اتنا رزق چاہتا ہے جس سے تو سرکش ہو جائے۔ کم رزق پر تو قناعت نہیں کرتا۔ اور زیادہ رزق سے تو سیر نہیں ہوتا۔

# چھٹی فصل

## کلام امیر المومنین علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:۔ جس میں چھ خصلتیں ہوں تو وہ جنت کی راہوں پر چلے گا۔ اور جہنم سے بچنے کی پوری کوشش کرے گا۔

۱:۔ جس نے اللہ کی معرفت حاصل کر کے اس کی اطاعت کی۔

۲:۔ جس نے شیطان کو پہچان کر اس کی نافرمانی کی۔

۳:۔ حق کو پہچان کر اس کی پیروی کی ۴:۔ باطل کو پہچان کر اس سے جدا ہو گیا۔

۵:۔ دنیا کو پہچان کر اس سے علیحدہ ہو گیا۔ ۶:۔ آخرت کو پہچان کر اس کا خواہشمند بنا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔ جسم کی چھ حالتیں ہیں۔

تندرستی۔ بیماری، موت، حیات، نیند۔ بیداری

اور اسی طرح سے روح کی بھی چھ حالتیں ہیں۔ روح کی حیات علم ہے، روح کی موت اس کی جہالت ہے، روح کی مرض شک ہے، روح کی صحت یقین ہے، روح کی نیند غفلت ہے، روح کی بیداری اس کی نگہبانی ہے۔

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:۔ کہ مسجد کوفہ میں ایک شامی نے امیر المومنین ؑ سے کچھ مسائل دریافت کیئے۔ ان مسائل میں یہ مسئلہ بھی پوچھا۔ اُن چھ انبیاء ؑ کے نام بتائیں جن کے دو دو نام ہیں۔ آپؑ نے فرمایا۔ ۱۔ یوشع بن نون ہی ذوالکفل ہیں ۲۔ یعقوب ؑ ہی اسرائیل ہیں۔

۳ - حضرت خضرؑ کا دوسرا نام تعلیقا ہے ۴ - حضرت یونسؑ کا دوسرا نام ذوالنونؑ

۵ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوسرا نام مسیحؑ ہے -

۶ - حضرت محمدؐ کا دوسرا نام احمدؐ ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک اور شامی نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے دریافت کیا - کہ آپؑ ان چھ چیزوں کے نام بتایئں جو نہ صُلبِ پدر میں ہیں اور نہ ہی ماں کے پیٹ میں ہیں -

آپؑ نے فرمایا وہ یہ ہیں - ۱ - جناب آدم علیہ السلام ۲ - جناب حوّاؑ

۳ - حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بجائے ذبح ہونے والا دُنبہ - ۴ - حضرت موسیٰؑ کا عصا

۵ - حضرت صالحؑ کی ناقہ ۶ - جس چمگادڑ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنایا تھا - اور اس نے اللہ کے حکم سے پرواز کی تھی -

جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا :- اللہ چھ قسم کے لوگوں کو چھ وجوہات کی بناء پر عذاب دیگا -

۱ - عرب کو عصبیّت کی وجہ سے ۲ - دہقانوں کو تکبّر کی وجہ سے

۳ - حکّام کو ظلم کی وجہ سے ۴ - فقہاء کو حسد کی وجہ سے ۵ - تجّار کو خیانت کی وجہ سے

۶ - دیہاتیوں کو جہالت کی وجہ سے -

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے - آپ نے فرمایا - مُردار کی رقم ، کُتّے کی رقم ، شراب کی رقم ، زنا کی رقم فیصلہ میں رشوت کی رقم - اور کاہن کی اُجرت حرام ہے -

اصبغ بن نباتہ حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کرتے ہیں - آپ نے فرمایا چھ قسم کے لوگوں پر سلام نہیں کرنا چاہیئے - اور چھ قسم کے لوگوں کی نماز کی امامت نہیں کرنی چاہیئے - اور اس امت میں چھ کام قوم لُوط کے ہیں -

جن پر سلام نہیں کرنا چاہیئے وہ یہ ہیں ۱ - یہوُد ۲ - نصاریٰ ۳ - چوپڑ اور شطرنج کھیلنے والے ۴ - شراب نوش - بربط وطنبور بجانے والے -

۵ - ایک دوسرے کی ماں کو گالیاں دے کر خوش ہونے والے -

۶ - باطِل کے حامی شعراء -

جن چھ افراد کو نماز کی امامت نہیں کرنی چاہیئے۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) حرامزادہ ۲۔ مُرتد ۳۔ ہجرت کرنے کے بعد دوبارہ بلادِ کفار میں رہائش اختیار کرنے والا ۴۔ شرابی ۵۔ جس پہ حدِّ شرعی جاری ہوئی ہو۔ ۶۔ جس کا ختنہ نہ ہُوا ہو۔

قومِ لُوط کے چھ عمل ہیں۔ غلیل بازی۔ محفل میں پادنا۔ ابروؤں کے بال ترانشنا۔ قبا یا قمیض کو زمین پر گھسیٹ کر چلنا۔ رہزنی۔ لواطت۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت طلحہؓ۔ حضرت زبیرؓ۔ حضرت سعد۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور بہت سے صحابہ کرام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو تلاش کرتے ہوئے حضرت ام سلمہؓ کے دروازے پر آئے۔ میں اُس وقت دروازے پر کھڑا ہُوا تھا۔ انہوں نے مجھ سے حضور اکرمؐ کے متعلق پوچھا۔ میں نے کہا حضور اکرمؐ ابھی باہر آنے ہی والے ہیں۔ تھوڑی دیر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر سے باہر برآمد ہوئے۔ میری پُشت پر ہاتھ مار کر فرمایا اے فرزندِ ابو طالبؑ تم میرے بعد چھ باتوں کے ذریعہ قریش سے احتجاج کرو گے۔ اور یہ صفات قریش میں سے کسی کو حاصل نہیں ہیں۔

(۱) تم اوّل المسلمین ہو (۲) تم ہی سب سے زیادہ معرفتِ خدا رکھنے والے ہو۔

(۳) تم ہی سب سے زیادہ عہدِ الٰہی کو نبھانے والے ہو۔

(۴) تم ہی سب سے زیادہ رعایا پر شفقت کرنے والے ہو۔

(۵) سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے تم ہو۔

(۶) خدا کے نزدیک سب سے افضل تم ہی ہو۔

نوف سے کی روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضرت امیر المومنینؑ کے پاس گذاری۔ آپؑ ساری رات نماز پڑھتے رہے اور تھوڑی دیر بعد باہر جا کر آسمان کی طرف نگاہ کرتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے۔ رات کے کچھ حصّہ کے گزرنے کے بعد میرے پاس سے گزرے اور فرمایا نوف! خبردار ظالم حکمرانوں کا عُشر وصول کرنے والا نہ بننا۔ شاعر نہ بننا۔ پولیس والا نہ بننا۔ محلّہ کا سرکاری مُخبر نہ بننا۔ طنبورہ نواز نہ بننا، طبلہ بجانے والا نہ بننا۔ اس لئے کہ ایک رات کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ کہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں ان

مذکورہ افراد کے علاوہ کسی اور کی دُعا رَد نہیں ہوتی۔

امیرالمومنین علیہ السلام کا فرمان ہے۔ انسان کا کمال چھ باتوں سے ہے۔ دو چھوٹی سی چیزیں، دو بڑی سی چیزیں، دو بقایا چیزیں۔

دو چیزیں اس کا قلب و زبان ہیں۔ اس لیے کہ جب انسان جنگ کرتا ہے۔ تو دل کے ذریعہ سے جنگ کرتا ہے۔ اور جب بولتا ہے تو زبان کے ذریعہ سے بولتا ہے۔

دو بڑی چیزیں وہ اس کا عقل اور ایمان ہیں۔ دو بقایا چیزیں اس کا مال اور خوبصورتی ہیں۔

جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے کریم کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا کریم وہ ہے جب تم اسے بلاؤ تو لبیک کہے۔ جب تم اس کی نافرمانی کرو۔ تو بھی تم پر احسان کرے۔

اگر تو اس کی طرف پُشت کرو تو تمہیں پکارے۔

اگر اس کے پاس جاؤ تو تمہیں اپنا مقرّب بنائے۔ اگر اس پر توکّل کرو تو تمہاری مدد کرے۔

امیرالمومنینؑ نے فرمایا۔ چھ چیزیں اچھی ہیں۔ لیکن چھ افراد میں بہت ہی اچھی لگتی ہیں۔

(۱) عَدل۔ بذاتِ خود اچھی چیز ہے۔ لیکن بادشاہوں میں بہت اچھّا ہے۔

(۲) صَبر۔ بذاتِ خود اچھی چیز ہے۔ لیکن فقراء میں بہت ہی اچھّا ہے۔

(۳) تقویٰ۔ بذاتِ خود اچھی چیز ہے۔ لیکن علماء میں بہت زیادہ اچھّا ہے۔

(۴) توبہ۔ بذاتِ خود اچھی چیز ہے۔ لیکن جوانوں میں بہت ہی اچھّی ہے۔

(۵) حَیاء۔ بذاتِ خود اچھی چیز ہے۔ لیکن عورتوں میں بہت اچھّا ہے۔

(۶) سخاوت بذاتِ خود اچھی چیز ہے۔ لیکن اغنیاء میں بہت اچھّی ہے۔

حاکم بغیر عدل کے وہ بادل ہے۔ جس میں بارش نہ ہو۔

فقیر بغیر صبر کے وہ چراغ ہے۔ جس کی روشنی نہ ہو۔

عالِم بغیر تقویٰ کے وہ درخت ہے۔ جس میں ثمر نہ ہو۔

غنی، بغیر سخاوت کے وہ مکان ہے جس کی چھت نہ ہو۔

نوجوان بغیر توبہ کے وہ نہر ہے۔ جس میں پانی نہ ہو۔

عورت بغیر حَیا کے وہ طعام ہے جس میں نمک نہ ہو۔

امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا۔ جس شخص میں پانچ اوصاف ہوں، اس کی دوستی کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

(۱) جو تمہیں کوئی بات سنائے تو جھوٹ ہو۔

(۲) اگر تم اسے کوئی بات سناؤ تو تمہیں جھٹلائے۔

(۳) اگر تم اس کے پاس امانت رکھو تو وہ خیانت کرے۔

(۴) اگر وہ تمہارے پاس امانت رکھے تو تم پر خیانت کا الزام لگائے۔

(۵) اگر تم اس پر احسان کرو۔ تو تمہاری ناشکری کرے۔

(۶) اگر وہ تم پر کوئی احسان کرے تو بعد میں احسان جتلائے۔

# ساتویں فصل

## امام صادق علیہ السّلام کی بیان کردہ احادیث

زکریا بن مالک جعفی نے صادق علیہ السّلام سے:۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۵ جان لو تمہیں غنیمت حاصل ہو، تو اس میں پانچواں حصہ اللہ کا ہے۔ اور رسولؐ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کا ہے) کی آیت مبارکہ کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپؑ نے فرمایا۔ رسولِ مقبولؐ کے خُمس کا حصّہ آپ کے اقرباء کا ہے۔ اور ذِوی القُربیٰ کا خُمس بھی اقرباءِ رسولؐ کا ہے۔ اور یتامیٰ کا حصہ بھی اہلِ بیتؑ کے یتیموں کا ہے۔ یہ چار حصّے اہلِ بیتؑ کے ہیں۔

مساکین اور مسافر کے متعلق جیسا کہ تجھے علم ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ اور صدقہ ہمارے لئے حلال نہیں ہے۔ لہذا وہ حصّہ مساکینِ اُمّت اور مسافرینِ اُمّت کو ملے گا۔

حارث بن مغیرہ نے امام صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے۔ آپؑ نے فرمایا۔ مومن میں چھ اوصاف نہیں ہوتے۔ دھوکہ۔ تلخی۔ جھوٹ۔ عناد۔ حسد۔ سرکشی۔

چھ افراد پر سلام نہ کیا جائے۔ یہودی - نصرانی ، جو شخص پاخانہ کر رہا ہو، شراب کے دسترخوان پر ، اس شاعر پر جو شریف عورتوں پر بہتان طرازی کرے - ان لوگوں پر جو ایک دوسرے کو ماں کی گالیاں دے کر خوش ہوتے ہیں۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

چھ چیزوں پر میں نے تعجب کیا : تین چیزوں نے مجھے رلایا - اور تین چیزوں نے ہنسایا ۔ جن چیزوں نے مجھے رلایا - وہ یہ ہیں ۔

(۱) حضور اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے گروہ کی وفات پر ۔

(۲) محشر کا خوف (۳) خدا کے حضور پیشی ۔

اور جن تین چیزوں نے مجھے ہنسایا وہ یہ ہیں ۔

(۱) دنیا کا طالب حالانکہ موت اس کو تلاش کر رہی ہے ۔ ۲- خدا سے غفلت کرنے والا حالانکہ اس سے غفلت نہیں کی جا رہی۔ (۳) محفل میں ہنسنے والا شخص ۔ حالانکہ اسے یہ علم نہیں کہ آیا اللہ اس سے راضی ہے یا ناراض ہے ۔

حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کے چھ فرقے ہیں مستضعف ۔ مؤلفۃ القلوب ، وہ لوگ جنہوں نے نیک و بد دونوں قسم کے عمل کئے ۔ اب اللہ کی مرضی انہیں معاف کر دے یا سزا دے ، اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والے ۔ ناصبی (یعنی دشمن آلِ محمد ) مؤمن ۔

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا :- اللہ نے ہمارے شیعوں کو چھ باتوں سے بچایا ہے جنون ، جذام ، برص ، مرض ابنہ کا مریض ہونا ، زنازادہ ہونا ۔ ہاتھ پھیلا کر لوگوں سے خیرات طلب کرنا ۔

مفضل بن عمر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ۔ آپ نے فرمایا :-

اللہ نے ہمارے شیعوں کو چھ باتوں سے محفوظ رکھا ہے ۔ (۱) جذامی ہونے سے ۔ (۲) کوے جیسی لالچ کرنے سے (۳) کتے جیسی ترشروئی سے (۴) عملِ لواطت کا مفعول ہونے سے (۵) حرامزادہ ہونے سے (۶) دروازوں پر ہاتھ پھیلا کر مانگنے سے ۔

حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مرنے کے بعد ہر عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر چھ چیزوں کا نفع مرنے کے بعد بھی مومن کو پہنچتا رہتا ہے۔

(۱) نیک بیٹا جو اس کے لئے دعا مانگے۔

(۲) اس کا خریدا ہوا قرآن ، جس کی تلاوت کی جائے۔

(۳) چاہ جسے زندگی میں کھود کر مرگیا۔ اس کے بعد مخلوق اس سے فائدہ اٹھائے۔

(۴) درخت جسے کاشت کر جائے۔ (۵) صدقۂ جاریہ

(۶) کوئی اچھا طریقہ رائج کر کے جائے۔ اور اس کے بعد لوگ اس پر عمل پیرا ہوجائیں۔

چھ افراد سے غم دور نہیں ہوتا۔ کینہ پرور ، حاسد ، جو شخص امارت دیکھنے کے بعد تازہ غربت کا شکار ہوا ہو۔ وہ غنی جو ہر وقت فقر سے ڈرتا رہتا رہنے۔ ایسے رُتبہ کا طالب جس کی اہلیت اس میں نہ ہو۔ اہلِ ادب کا ہمنشین جو خود ادیب نہ ہو۔

امام علی بن الحسین زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا :۔

ہمارے زمانے کے لوگوں کے چھ طبقے ہیں :

(۱) شیر (۲) بھیڑ (۳) لومڑی (۴) کُتّا ۔ (۵) خنزیر (۶) بکری

دُنیا کے سلاطین شیر کی طرح ہیں۔ ان میں سے ہر ایک فاتح بننا چاہتا ہے۔ کوئی بھی مفتوح نہیں بننا چاہتا۔

جو تاجر سودا خریدتے وقت سودے کی مذمّت کرتے ہیں۔ اور فروخت کرتے وقت سودے کی تعریف کرتے ہیں۔

ایسے تاجر بھیڑیے کی طرح ہیں۔ اور وہ افراد جو دین کو کمائی کا ذریعہ بنا کر کھا رہے ہیں۔

زبان سے وہ باتیں کرتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں۔ ایسے افراد لومڑی کی مانند ہیں۔

مُخنّث اور ان جیسے افراد جنھیں جب بھی برائی کی دعوت دی جائے۔ تو برائی کے لئے آمادہ ہوجاتے ہیں۔ یہ لوگ خنزیر کی مانند ہیں۔

وہ لوگ جو اپنی زبان کی وجہ سے لوگوں کو ستاتے ہیں اور لوگ ان کی زبان درازی سے محفوظ رہنے کے لیئے ان کی عزّت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ کُتّے کی طرح ہیں۔

مومن بے چارہ بکری کی طرح ہے۔ جس کے بال اتارے جاتے ہیں۔ جس کی کھال کھینچی جا رہی ہے۔ جس کی ہڈیاں توڑی جا رہی ہیں۔ بھلا ایک بے چاری بکری شیر، اور بھیڑیئے اور لومڑی اور کُتّے اور خنزیر کے درمیان کیا کر سکتی ہے۔

# آٹھویں فصل

## کلامِ حُکماء

افلاطون کا قول ہے عالم ایک کُرّہ ہے۔ زمین مرکز ہے۔ افلاک کمانیں ہیں۔ اور حوادث تیر ہیں۔ اور انسان نشانہ ہیں۔ اور تیر چلانے والا اللہ ہے اب انسان اس سے بچ کر کہاں جا سکے؟

حضرت علی علیہ السّلام نے جب افلاطون کا یہ قول سُنا تو فرمایا؛

فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ :- اللہ کی طرف بھاگو۔

ایک دانا کا قول ہے:- چھ چیزیں جہالت کا ثبوت ہیں۔ (۱) بلا سبب غصّے ہونا۔ (۲) بے فائدہ بات کرنا (۳) بے جا عطیہ دینا۔ (۴) ہر شخص کے پاس راز کا اِفشا کرنا۔ (۵) ہر شخص پر اعتماد کرنا۔ (۶) دوست دشمن کی پہچان نہ رکھنا۔

حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو فرمایا:-

بیٹا میں تمہیں چھ باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ اور ان باتوں میں اوّلین و آخرین کا علم مضمر ہے۔

۱ - اپنے دل کو دنیا میں اتنا ہی مشغول رکھ جتنی دیر تونے دنیا میں رہنا ہے۔

۲ - آخرت کے لیئے اتنا ہی عمل کر جتنی دیر تجھے وہاں رہنا ہے۔

۳ - اپنے رب کی اطاعت اتنی کر جتنی تجھے خدا کی ضرورت ہے۔

۴ - دوزخ سے بچنے کے لیئے اپنی پوری جدّوجہد صرف کر۔

۵ - گناہوں کی اتنی جسارت کر جتنا دوزخ میں تو صبر کر سکتا ہے۔

۶ - جب اپنے مولا کی نافرمانی کرنے کا شوق ہو تو ایسی جگہ تلاش کر جہاں تجھے خدا نہ دیکھ سکے۔

تمام اہلِ دانش کا اس پر اتفاق ہے کہ تمام بیماریاں چھ چیزوں سے پیدا ہوتی ہیں۔

(۱) رات کو نہ سونا (۲) دن میں زیادہ سونا (۳) بھرے ہوئے پیٹ پر کھانا (۴) پیشاب روکنا
(۵) کثرتِ جماع (۶) آدھی رات کو پانی پینا۔

بزرجمہر کا قول ہے۔ چھ چیزیں دنیاجہان کی شاہی کی طرح عظیم ہیں۔

(۱) خوشگوار غذا (۲) نیک اولاد (۳) فرمانبردار بیوی (۴) محکم کلام (۵) کمالِ عقل (۶) تندرستی

ایک مورخ نے لکھا ہے۔

ایک مرتبہ کسریٰ کسی بات پر بزرجمہر پر ناراض ہوگیا اُسے پابجولاں کر کے قید خانہ میں ڈال دیا۔ کچھ دنوں بعد اپنے ایک وزیر کو بھیجا کہ جا کر اس کی حالت دیکھو۔ جب وزیر قید خانہ میں گیا تو بزرجمہر کو دیکھا کہ وہ بے حد مطمئن نظر آرہا تھا۔ وزیر نے حیران ہو کر پوچھا کہ اس حالت میں تو اتنا مطمئن کیوں نظر آرہا ہے۔ بزرجمہر نے کہا۔ اصل بات یہ ہے کہ میں نے چھ اجزا جمع کر کے ان کا معجون تیار کیا ہے۔ جس کی بدولت میں مطمئن ہوں۔ وزیر نے کہا وہ نسخہ ہمیں بھی بتاؤ۔ شاید یہ نسخہ کبھی ہمارے کام بھی آجائے۔ بزرجمہر نے کہا اس معجون کا پہلا جزُ اللہ پر بھروسہ ہے۔

دوسرا جزُ اس بات کا ایمان ہے کہ تقدیر کے لکھے کو نہیں ٹالا جا سکتا۔

تیسرا جزُ امتحان دینے والے کو صبر سے کام لینا چاہیئے۔

چوتھا جزُ اگر میں صبر نہیں کروں گا۔ تو میرا دوسرا چارۂ کار کونسا ہے۔

پانچواں جزُ آزمائش اس سے زیادہ بھی ہوسکتی ہے۔

چھٹا جزُ:۔ اس تکلیف کے بعد رہائی بھی ممکن ہے۔

بعد ازاں وہ وزیر کسریٰ کے پاس گیا۔ اور اُسے یہ ساری باتیں سنائیں۔ کسریٰ نے خوش ہو کر اُسے رہا کر دیا۔ اور دوبارہ اپنے مقربین میں شامل کر لیا۔

ایک دانا کا قول ہے۔ جو شخص دنیا کو آخرت پر ترجیح دے گا۔ اللہ اسے چھ سزائیں دیگا۔ تین سزائیں دنیا میں اور تین سزائیں آخرت میں ملیں گی۔

دُنیاوی سزائیں:۔ طویل آرزوئیں جن کی کوئی حد مقرر نہیں ہوگی۔

۲:۔ شدید حرص جس میں قناعت حاصل نہ ہوگی۔

۳:۔ عبادت کی مٹھاس کو اس سے سلب کر لیا جائے گا۔

اُخروی سزائیں۔ (۱) روزِ محشر کی سختی (۲) سخت حساب (۳) طویل حسرت

ایک دانا کا قول ہے :۔ بادشاہ کی ہمنشینی کے وقت احتیاط سے کام لو۔ دوست کی صحبت میں تواضع سے کام لو۔ دشمن کی ملاقات کے وقت انکار سے کام لو۔ عوام کی ملاقات کے وقت مسکراتے چہرے سے کام لو۔ اپنے نفس کی اصلاح کے لئے ترک خواہشات سے کام لو۔ اپنے رب کی رضا کے حصول کے لئے تقویٰ سے کام لو۔

ایک دانا کا قول ہے۔ چھ چیزوں کو صرف بلند ہمت شخص ہی برداشت کر سکتا ہے۔

۱۔ عالم تندرستی میں فخر سے پرہیز (۲) سخت مصیبت کے وقت صبر کرنا۔

۳۔ خواہشات کے طوفان میں نفس کو عقل کے قبضہ میں دے دینا۔

۴۔ دوست دشمن سے راز کا مخفی رکھنا۔ (۵) بھوک پر صبر کرنا۔

۶۔ بُرے ہمسائے کو برداشت کرنا۔

ایک دانا کا قول ہے :۔ دنیا کی آبادی و ترقی چھ اسباب کی وجہ سے ہے۔

۱:۔ بآسانی نکاح کرنا — اور نکاح کی خواہش کرنا۔ اس لئے اگر انسانوں میں یہ صفت نہ ہو تو نسل ختم ہو جاتی (۲) اولاد پر شفقت :۔ اگر یہ جذبہ نہ ہوتا تو تربیت نہ ہونے کے سبب بچے ہلاک ہو جاتے۔ (۳) لمبی امیدیں :۔ اگر انسان میں لمبی امیدیں نہ ہوتیں تو لوگ اپنے کاروبار چھوڑ دیتے اور دنیا کی ترقی نہ ہو سکتی۔

(۴) اپنی موت کے وقت سے ناواقفیت :۔ اگر انسان کو اپنی موت کے وقت کا علم ہوتا۔ تو وہ مرنے کے غم میں ہر وقت پریشان رہتا۔ اور دنیا کے کاروبار معطّل ہو جاتے۔

(۵) امیر غریب کا فرق :۔ اگر دنیا میں یہ فرق نہ ہوتا تو کوئی کسی کا کام ہی نہ کرتا۔ اور اس طرح سے نظامِ عالم فاسد ہوتا۔

(۶) عادل حکمران کا وجود :۔ اگر دنیا میں عادل حاکم نہ ہو تو لوگ ایک دوسرے کو ہلاک کر دیں گے۔

———······———

# نویں فصل

## زُہّاد و عُبّاد کے اقوال زرّین

ایک عابد کا قول ہے اللہ نے چھ چیزوں کو چھ چیزوں میں مخفی رکھا۔

۱:۔ اپنی رضا کو اپنی اطاعت میں مخفی رکھا۔ ۲۔ اپنے غضب کو اپنی معصیت میں مخفی رکھا۔

۳:۔ اسم اعظم کو قرآن مجید میں مخفی رکھا ۴۔ اولیاء کو مخلوق میں مخفی رکھا۔

۵:۔ لیلۃُ القدر کو ماہِ رمضان میں مخفی رکھا ۶۔ صلوٰۃِ وسطیٰ کو نماز پنجگانہ میں مخفی رکھا۔

ایک عابد کا قول ہے۔ مُومن کو ہمیشہ چھ قسم کے خوف لاحق رہتے ہیں۔

۱:۔ اللہ کی طرف سے اس بات کا خوف کہ وہ اسے اچانک ہی نہ پکڑ لے۔

۲:۔ کراماً کاتبین کی طرف سے ہمیشہ خوف زدہ رہتا ہے کہ وہ اس کے رُسواکنندہ افعال لکھ رہے ہیں۔

۳:۔ شیطان سے ہمیشہ خوف زدہ رہتا ہے۔ کہیں اسے گمراہ نہ کر دے۔

۴:۔ موت کی طرف سے خوفزدہ رہتا ہے کہیں وہ حالت غفلت میں نہ آجائے۔

۵:۔ دنیا کی طرف سے ہمیشہ متفکر رہتا ہے کہیں وہ اس کی رنگینیوں میں کھو کر اپنا مقصد تخلیق نہ چھوڑ دے۔

۶:۔ اہل و عیال کی وجہ سے خوفزدہ رہتا ہے کہ ان کی وجہ سے فرائض الٰہی میں کہیں کوتاہی نہ ہو جائے۔

ایک عابد کا قول ہے:۔ نفس کی چھ قسمیں ہیں۔

۱۔ لوّامہ:۔ (۲) یہ تکبر، قہر، خود پسندی سے عبارت ہے۔

۲۔ مُلہمہ:۔ یہ سخاوت، قناعت، حلم، تواضع، توبہ، صبر و تحمل سے عبارت ہے۔

۳۔ مُطمئنّہ:۔ یہ توکّل، فروتنی، عبادت، شکر و رضا سے عبارت ہے۔

۴۔ امّارہ:۔ یہ بخل، حرص، تکبّر، جہالت، حسد، شہوت اور غضب سے عبارت ہے۔

۵۔ راضیہ:۔ یہ کرامت، اخلاص، تقویٰ، ریاضت ذکر و فکر سے عبارت ہے۔

۶۔ مرضیہ:۔ یہ تقرّبِ الٰہی سے عبارت ہے۔

یحییٰ بن معاذ کا قول ہے ۔ علم ، عمل کا راہنما ہے ، فہم ، علم کا ظرف ہے ، عقل ، نیکی کا میرِ کارواں ہے ۔ خواہش نفس ، گناہوں کی سواری ہے ، لمبی امیدیں متکبرین کا زادِ راہ ہے ۔ دُنیا آخرت کی بازار ہے ۔

احنف بن قیس کا قول ہے ۔ ۱: حاسد کو راحت نہیں ملتی ۔
۲: جھوٹے کو مردانگی نہیں ملتی ۳: بخیل کو دوست نہیں ملتا ۔ ۴ ۔ بادشاہوں میں وفا نہیں ملتی (۵) بداخلاق کو سرداری نہیں ملتی (۶) اللہ کی قضا کو ٹالنے والا نہیں ملتا ۔

اسی احنف بن قیس سے کسی نے پوچھا ۔ بندے کے لئے اللہ کی طرف سے بہترین تحفہ کونسا ہے ؟
فرمایا ـــ ! فطری عقل ۔ سائل نے پوچھا اگر نہ ہو تو ؟
فرمایا ـــ ! نیک ادب ۔ سائل نے پوچھا ۔ اگر ادب نہ ہو ؟
فرمایا ـــ ! موافقت کرنے والا دوست ۔ سائل نے پوچھا اگر دوست بھی میسّر نہ ہو تو پھر ؟
فرمایا ـــ ! مضبوط دل ۔ سائل نے پھر پوچھا ! یہ بھی نہ ہو تو پھر ۔ ؟
فرمایا ـــ ! خاموشی ۔ سائل نے پوچھا ۔ اگر یہ بھی نہ ہو ۔ تو اس وقت ؟ احنف نے فرمایا ۔
جلدی موت اس کے لئے بہترین تحفہ ہے ۔

ایک زاہد سے پوچھا گیا وہ کونسا طریقہ ہے ؟ جس کے ذریعہ یہ پتہ چل سکے کہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول ہوئی ہے یا نہیں ؟

زاہد نے جواب دیا ۔ ہمیں قطعی علم تو نہیں ہے البتہ کچھ علامتیں ایسی ہیں ۔ جن کے ذریعہ سے توبہ کی قبولیت کا علم ہو سکتا ہے ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو گناہ سے معصوم نہ سمجھے ۔
اور اپنے دل سے خوشی کو غائب اور افسوس کو موجود سمجھے ۔
نیک لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست رکھے اہلِ فسق و شریر لوگوں کی محفل سے پرہیز کرے ۔
دنیا کی چھوٹی سی نعمت کو بڑا اور آخرت کے بڑے عمل کو چھوٹا تصوّر کرے ۔
جس چیز کی اللہ نے ضمانت دی ہے اس سے بے فکر ہو کر اپنے دل کو ان اشیاء میں مشغول رکھے ۔ کہ جن کی ضمانت نہیں دی گئی ہے [1]

[1] اللہ کی طرف سے ہر جاندار کیلئے رزق کی ضمانت دی گئی ہے لیکن کسی کے جنّتی ہونے کی ضمانت نہیں دی گئی ۔

ہمیشہ اپنی زبان کی حفاظت کرے، ہمیشہ عظمتِ الٰہی میں غور و تدبّر کرے، ہمیشہ گناہوں کی وجہ سے مغموم اور نادم رہے۔

ابو سلمان دارانی کا قول ہے جس نے سیر ہو کر کھایا۔ اس میں چھ چیزیں داخل ہوئیں۔

(۱) عبادت کی حلاوت سے محرومی (۲) حکمت کی یاد اس کے لئے ناممکن بن جاتی ہے۔

(۳) مخلوقِ خدا پر شفقت سے محروم ہو جاتا ہے۔

کیونکہ آدمی جب سیر ہو کر کھاتا ہے تو اسے سارا جہان اپنی طرح نظر آتا ہے۔

(۴) عبادت اس کے لئے بوجھ بن جاتی ہے ۵ ۔ خواہشات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

(۶) باقی مؤمن مساجد کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ اور پیٹ بھر کر کھانے والا بیتُ الخلاء کے چکر لگاتا ہے۔

علامہ دوانی نے اپنے ایک خط میں ایک دوست کو لکھا۔

تمہیں لازم ہے کہ چھ اشیاء کو مخفی رکھو یہ صالحین کا عمل ہے اور متّقین کا جوہر ہے۔

۱۔ اپنے فاقہ کو مخفی رکھو یہاں تک کہ لوگ تمہیں غنی سمجھیں۔

۲۔ اپنے صدقہ کو مخفی رکھو۔ یہاں تک کہ لوگ تمہیں بخیل سمجھیں۔

۳۔ اپنے غصّہ کو مخفی رکھو۔ لوگ سمجھیں کہ یہ خوش ہے۔

۴۔ اپنی نفرت کو مخفی رکھو۔ یہاں تک کہ لوگ تمہیں اس کا دوست سمجھیں۔

۵۔ اپنے نوافل کو مخفی رکھو۔ یہاں تک کہ کوتاہی کرنے والے نظر آؤ۔

۶۔ اپنے درد کو مخفی رکھو۔ یہاں تک کہ لوگ سمجھیں کہ تندرست ہے۔

شفیق بلخی نے فرمایا۔ چھ اسباب کی وجہ سے مخلوق میں فساد داخل ہوا۔

۱:۔ آخرت کے عمل کے لئے نیّت کی کمزوری۔

۲:۔ لوگوں کے جسم خواہشات کے زندان کے قیدی بن گئے۔

۳:۔ موت کے نزدیک ہونے کے باوجود لمبی آرزوئیں۔

۴:۔ اِتّباعِ خواہشات کرنا اور سنّتِ رسول ﷺ کو ترک کرنا۔

۵:۔ مخلوق کی رضا کو خالق کی رضا پر ترجیح دینا۔

۲۶۔ بزرگوں کی لغزش کو دین سمجھنا۔ اور اپنے لئے قابلِ فخر تصوّر کرنا۔

سہل بن عبداللہ کا قول ہے۔ جب تک کسی شخص میں چھ صفات نہ ہوں۔ اس وقت تک وہ حق کا مُرید نہیں ہو سکتا۔ (۱) مخالفتِ نفس (۲) دُنیاوی مال میں اضافہ کی مخالفت (۳) پابندی سے ذکرِ خدا کرنا (۴) حلاوتِ ایمان۔

(۵) نیک اعمال بجالانے کا شوق (۶) گناہوں سے پرہیز۔

ایک عارف کا قول ہے :۔ انسان مسافر ہے اور اس کی چھ منزلیں ہیں۔ جن میں سے تین منزلیں طے کر چکا ہے۔ اور تین طے کرنی باقی ہیں۔ جو منازل طے ہو چکی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

۱۔ پردۂ کتم سے اصلابِ آباء میں منتقل ہونا۔ جیساکہ قرآن مجید میں ہے۔

فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ ۝ يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۝

آدمی کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ کس سے بنا ہے۔ اُسے ایک اُچھلتے ہوئے پانی سے بنایا گیا۔ جو پیٹھ اور چھاتی کے درمیان سے نکلتا ہے۔

۲۔ ماں کا رحم۔ جیساکہ قرآن مجید میں ہے۔ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۝ وہی تو ہے جو رحموں میں جیسے چاہتا ہے تمہاری تصویر کشی کرتا ہے۔

۳۔ رحم سے منتقل ہو کر فضائے دنیا میں داخل ہونا۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ حَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۝

اس کے حمل اور دودھ پلائی تیس ماہ ہے۔ اور جو تین منزلیں طے کرنی باقی ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) قبر :۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمان ہے قبر آخرت کی پہلی اور دنیا کی آخری منزل ہے۔

(۲) محشر کی فضا :۔ جیساکہ قرآن مجید میں فرمان ہوا۔ وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا ۝ انہیں صفیں بنا کر تیرے رب کے آگے پیش کیا گیا۔

(۳) جنت یا جہنم :۔ اللہ سبحانہ نے فرمایا فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝

ایک فریق جنت میں ہوگا - اور ایک فریق جلتی ہوئی آگ کے شعلوں میں ہوگا -

ہم زندہ لوگ اس وقت چوتھی منزل کے قریب ہیں جب ہماری زندگی ختم ہوئی - تو یہ منزل شروع ہو جائے گی - ہماری زندگی کے ایام بمنزلہ فرسخ کے ہیں - اور ہماری زندگی کی ساعتیں بمنزلہ میل کے ہیں - اور ہماری سانسیں بمنزلہ قدم بڑھانے کے ہیں - کچھ ایسے اشخاص ہیں جنہوں نے کئی فرسخ طے کرنے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے فقط چند قدم اٹھانے ہیں -

ابراہیم بن ادہم نے بیان کیا کہ میرے پاس چند بزرگ مہمان بن کر آئے - میں نے انہیں ابدال سمجھا - اور ان سے درخواست کی - مجھے ایسی عمدہ وصیت فرمائیں - جس کی وجہ سے میرے اندر بھی تمہاری طرح کا خوفِ خدا پیدا ہو جائے -

اُن بزرگوں نے فرمایا :- ہم تجھے چھ چیزوں کی وصیت کرتے ہیں -

۱ :- جو شخص زیادہ بولتا ہو، اُس سے رقّتِ قلب کی اُمید نہیں کرنی چاہیئے -

۲ :- جو شخص زیادہ سوتا ہو، اُس سے عبادتِ شب کی اُمید نہیں کرنی چاہیئے -

۳ :- جو لوگوں سے زیادہ تعلّقات رکھے - اُس سے حلاوتِ عبادت کی امید نہیں کرنی چاہیئے -

۴ :- جو ظالموں سے مراسم رکھے ، اُس سے دینی استقامت کی اُمید نہیں کرنی چاہیئے -

۵ :- جس شخص کی عبادت ہی غیبت کرنا اور جھوٹ بولنا ہو ، اُس سے حالتِ ایمان پر مرنے کی اُمید نہیں کرنی چاہیئے -

۶ :- جو شخص لوگوں کے خوش کرنے کے درپے ہو، اُس سے اللہ کی رضا کی امید نہیں کرنی چاہیئے -

ابراہیم بن ادہم کہتے ہیں میں نے جب نصیحتوں پر غور کیا - تو ان میں مجھے اوّلین و آخرین کا علم نظر آیا -

ایک عارف کا قول ہے - دل کی سختی کے اسباب چھ ہیں -

(۱) توبہ کی امید پر گناہ کرنا (۲) علم حاصل کر کے عمل نہ کرنا - (۳) عمل میں اخلاص کا فقدان -

(۴) کھا کر شکر نہ کرنا (۵) اللہ کی تقسیم پر راضی نہ ہونا -

(۶) اپنے ہاتھوں سے مُردوں کو دفن کرنا اور پھر بھی عبرت حاصل نہ کرنا -

# دسویں فصل

## ائمۂ اطہارؑ کی بیان کردہ احادیث

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:۔ جب نمرود ملعون کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق میں بٹھایا گیا ۔ اُس وقت جبرائیل امین ناراض ہوئے ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل سے فرمایا! ۔ تم ناراض کیوں ہو؟

عرض کی رب العالمین! تیری اس پوری سرزمین پر ابراہیم علیہ السلام کے علاوہ تیری عبادت کرنے والا اور کوئی نہیں ہے ۔ مگر تو نے اس پر بھی اس کے دشمن کو مسلط فرما دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جبریل جلدی وہ کرتا ہے ۔ جسے مجرم کے نکل جانے کا خطرہ ہو۔ مجھے جلد بازی کی اس لئے ضرورت نہیں ہے کہ میری مخلوق مجھ سے بھاگ کر کہاں جا سکتی ہے ۔ جناب جبرائیلِ امین اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سُن کر بہت خوش ہوئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کی کیا آپ کی کوئی حاجت ہے ؟ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا تمہاری طرف میری کوئی حاجت نہیں ہے ۔ اُسی وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کی طرف ایک انگشتری بھیجی جس پر سطریں تحریر تھیں ۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَوَّضْتُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۝ اَسْنَدْتُ ظَهْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ، حَسْبِيَ اللّٰهُ

اس کے ساتھ ہی حضرت خلیلؑ کو حکم ملا کہ یہ انگوٹھی پہن لو ۔ میں تمہارے لئے آگ کو ٹھنڈک اور سلامتی قرار دوں گا۔

یعقوب جعفری نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ۔ چھ قسم کی عورتوں سے عزل کرنے میں کوئی جرم نہیں ہے[1]۔

---

[1] عزل کے معنی ہے مادّہ منویہ کو فرج کے باہر گرا دینا ۔

۱:۔ جس عورت کو یقین ہو کہ وہ بچہ نہیں جنے گی۔ ۲:۔ بوڑھی عورت ۳۔ تیز زبان
۴:۔ فحش گوئی کرنے والی بدزبان (۵) جو عورت اپنے بچے کو دودھ نہ پلائے۔ (۶) لونڈی

حضرت محمد بن حنفیہ نے فرمایا۔ خدا نے ہمیں ایسی چھ فضیلتوں سے مخصوص کیا ہے۔ ایسی فضیلتیں نہ تو اولین میں کسی نصیب ہوئیں اور نہ ہی آخرین میں سے کسی کو ملیں گی۔

(۱) ہمارے اندر محمد مصطفےٰ سیّد المرسلینؐ ہیں (۲) ہمارے اندر سیّد الاولیاء علیؑ ہیں۔
(۳) ہمارے اندر سیّد الشہداء امیر حمزہؓ ہیں۔ (۴) ہمارے اندر جناب جعفر طیارؓ ہیں۔
(۵) ہمارے اندر حسنینؑ کریمین ہیں۔ (۶) مہدی آخرالزمان (عجّل اللہ فرجہٗ)
جن کے پیچھے حضرت عیسٰی علیہ السلام نماز ادا کریں گے بھی ہم میں سے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا! موسیٰ میں نے چھ چیزوں کو چھ چیزوں میں رکھا لیکن لوگ دوسری جگہوں پر انہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ اسی لئے وہ انہیں حاصل کرنے میں ناکام ہو گئے۔

۱۔ میں نے راحت کو جنّت میں رکھا، لوگ دنیا میں تلاش کر رہے ہیں۔
۲۔ میں نے علم کو بھوک میں رکھا، لوگ اسے سیری میں تلاش کر رہے ہیں۔
۳۔ میں نے عزّت کو نماز شب میں رکھا۔ لوگ اسے سلاطین کے دروں پر تلاش کر رہے ہیں۔
۴۔ میں نے بلندی کو تواضع میں رکھا، لوگ اسے تکبّر میں تلاش کر رہے ہیں۔
۵۔ میں نے دُعا کی قبولیّت کو رزقِ حلال میں رکھا، لوگ اسے قیل و قال میں تلاش کر رہے ہیں۔
۶۔ میں نے تونگری کو قناعت میں رکھا لوگ اسے کثرتِ مال و متاع میں تلاش کر رہے ہیں۔

اسی وجہ سے انہیں یہ نعمتیں نہیں ملیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی اور ارشاد ہوا۔ داؤد! جو مجھے پہچان لے گا، میرا ذکر کرے گا۔ اور جو میرا ذکر کرے گا، وہ میرے تقرب میں آنے کا ارادہ کرے گا۔ اور میرے تقرب میں آنا چاہے گا۔ وہ مجھے تلاش کرے گا۔ اور جو مجھے تلاش کرے گا۔ وہ مجھے پالیگا۔ اور جو مجھے پالے گا، میں اس کی حفاظت کروں گا۔ اور جس کی میں حفاظت کروں گا۔ وہ مجھے چھوڑ کر دوسرے کو ترجیح نہیں دے گا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا :- چھ افراد کی جنت کا میں ضامن ہوں۔

۱ - جو صدقہ دینے کی نیت سے نکلا اور مر گیا۔ اُس کے لئے جنت ہے۔

۲ - جو کسی مریض کی عبادت کے لئے نکلا اور مر گیا۔ اُس کے لئے جنت ہے۔

۳ - جو جہاد فی سبیل اللہ کی غرض سے نکلا اور مر گیا۔ اُس کے لئے جنت ہے۔

۴ - جو حج کے مقصد کے لئے نکلا اور مر گیا۔ اُس کے لئے جنت ہے۔

۵ - جو نمازِ جمعہ کے لئے نکلا اور مر گیا اُس کے لئے جنت ہے۔

۶ - جو کسی مسلمان کے جنازہ کے لئے نکلا اور مر گیا۔ اُس کے لئے جنت ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی تخلیق کی تو اُس کے بعد اُن کے پاس چھ اشخاص آئے تین آپ کی دائیں جانب اور تین آپ کی بائیں جانب بیٹھ گئے۔ ان میں سے تین سفید تھے اور تین سیاہ تھے۔ حضرت آدمؑ نے سفید فاموں میں سے ایک سے پوچھا تو کون ہے؟ اُس نے کہا میں عقل ہوں۔ آپ نے پوچھا کہاں رہتے ہو۔؟ اس نے کہا میں دماغ میں رہتا ہوں۔ آپ نے دوسرے سے پوچھا تو کون ہے؟ اُس نے کہا میں شفقت ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تو کہا رہتا ہے اُس نے کہا دل میں۔ آپ نے تیسرے سے پوچھا تو کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔ اُس نے کہا میں حیاء ہوں۔ اور میں آنکھ میں رہتی ہوں۔

پھر حضرت آدم علیہ السلام بائیں پہلو والے سیاہ اجسام سے مخاطب ہوئے۔ پہلے سے نام و رہائش پوچھی اُس نے کہا میں تکبّر ہوں۔ اور دماغ میں رہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا تو دماغ میں کیسے رہ سکتا ہے۔ وہاں تو عقل ہوتی ہے؟ تکبّر نے کہا جب میں آؤں گا۔ تو وہ چلی جائے گی۔ اس کے بعد آپ نے دوسرے سے اس کا نام و رہائش دریافت کی۔ اس نے کہا میں حسد ہوں۔ اور دل میں رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو دل میں کیسے رہتا ہے۔ وہاں تو شفقت ٹھہرتی ہے حسد نے جواب دیا۔ جب میں آؤں گا۔ تو شفقت چلی جائے گی۔ آپ نے آخر میں تیسرے سے اس کا نام و رہائش پوچھی تو اُس نے بتایا میں طمع ہوں اور آنکھ میں رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا مگر آنکھوں میں تو حیا رہتی ہے۔ طمع نے کہا جب میں آؤں گا۔ تو حیا چلی جائے گی۔

حضرت امیر المومنینؑ کے سامنے ایک شخص نے اَستَغفِرُ اللہ کہا۔ آپ نے فرمایا

تیری ماں تجھے روئے۔ جانتا ہے کہ اِستِغفار کیا ہے۔؟

## اِسْتِغْفَارِ عِلِّیُّوْن کا درجہ ہے [۱]

استغفار چھ مطالب پر مشتمل ہے۔ گذشتہ پر پشیمانی۔ (۲) آئندہ کے لئے گناہ چھوڑنے کا عزم مصمّم (۳) مخلوق کے حقوق کی ادائیگی۔ یہاں تک کہ جب تو خدا کے حضور پیش ہو۔ تو تجھ سے اپنے حق کا مطالبہ کرنے والا کوئی نہ ہو۔

(۴) جو فرائض اب تک ضائع کئے ہیں۔ ان کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو جانا۔

(۵) جو گوشت حرام خوری کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اسے غم و صدمہ کی وجہ سے پگھلا دے۔ یہاں تک کہ تیری جلد ہڈیوں سے جا لگے۔ اور اس کے بعد تازہ گوشت پیدا ہو۔

(۶) اپنے جسم کو اطاعت کے درد کا ایسا ذائقہ چکھاؤ۔ جس طرح سے معصیت کی حلاوت اسے چکھاتے تھے۔ اس کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہو۔

---

[۱] عِلِّیُّوْن سے مراد ساتواں آسمان ہے یا اُن ملائکہ کے دیوان کا نام ہے جن کے پاس نیک لوگوں کے نامۂ اعمال جمع ہوتے ہیں۔ یا اس سے مراد اعلیٰ ترین رتبہ ہے۔

# ساتواں باب

## پہلی فصل

براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا۔ (۱) جنازے کی مشایعت (۲) مریض کی عیادت (۳) چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا (۴) مظلوم کی مدد کرنا (۵) سلام کو رائج کرنا (۶) دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنا۔
(۷) قسم کو پورا کرنا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع کیا۔ (۱) اروڑی (۲) مذبح خانہ (۳) قبرستان (۴) راستے کے درمیان (۵) حمام کے اندر (۶) اونٹوں کے باڑے میں۔ (۷) بیت اللہ کی چھت پر۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔
یا علیؑ! ـ بکرے میں سات چیزیں حرام ہیں۔ (۱) خون (۲) آلۂ تناسل (۳) مثانہ (۴) حرام مغز (۵) غدہ (۶) تلی (۷) پتہ۔

ایک دوسرے مقام پر حضرت علیؓ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ نے مجھے تیرے حق میں سات چیزیں عطا فرمائی ہیں۔ (۱) بروزِ محشر سب سے پہلے تمہاری قبر شق ہوگی۔
(۲) سب سے پہلے پل صراط پر میرے ساتھ تم کھڑے ہوگے۔
(۳) میرے ساتھ ہی تمہیں جنت کا لباس پہنایا جائے گا۔ اور جب مجھے زندہ کیا جائیگا تو اس کے ساتھ ہی تجھے زندہ کیا جائیگا۔
(۴) تو ہی میری تجہیز و تکفین کرے گا۔ (۵) تو ہی میرے قرض ادا کرے گا۔

۶ - میرے ساتھ مقامِ اعلیٰ عِلّییّن میں تو ہی میرے ساتھ رہائش رکھے گا۔

۷ - تو ہی میرے ساتھ سربمہر مسک کے ذائقہ والی شراب طہور پیئے گا۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا :۔

سات اشخاص کو اللہ قیامت کے دن اپنے پاس رحمت میں جگہ دے گا۔

(۱) عادل حکمران (۲) ایسا نوجوان جس کی عبادت میں نشو ونما ہوئی ہو۔

(۳) ایسا شخص جو مسجد سے نکلے تو واپس آنے تک اس کا دل مسجد سے مُعلّق رہے۔

(۴) ایسے دو مرد جو اطاعتِ الٰہی کے لئے جمع ہوں - اور جدا ہوں۔

(۵) وہ شخص جس نے تنہائی میں خُدا کو یاد کیا اور اُس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔

(۶) وہ شخص جسے صاحب حسب وجمال عورت نے گناہ کی دعوت دی۔ اور اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

(۷) وہ شخص جس نے صدقہ اتنا چھپا کر دیا کہ بائیں ہاتھ کو علم نہیں ہونے دیا کہ اُس نے کتنا صدقہ دیا۔

حضرت علی علیہ السلام نے حضور اکرم صلوات اللہ علیہ سے روایت فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا ! لوگو ـــ ! منقّیٰ استعمال کرو۔ اس سے صفراء دور ہوتا ہے ، بلغم ختم ہوتا ہے۔ پٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔ تھکان دُور رہتی ہے۔ اس سے حُسنِ اخلاق پیدا ہوتا ہے۔ سانسوں میں خوشبو پیدا ہوتی ہے اور غم دُور ہوتا ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ ، کہتے ہیں کہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے وصیّت کی اپنے سے پست پر نگاہ ڈالو اپنے سے بلند پر نگاہ نہ ڈالو۔ اور مجھے مساکین کی اُلفت اور ان کی ساتھ بیٹھنے کی وصیّت فرمائی۔ نیز مجھے حق گوئی کی اگرچہ تلخ بھی ہو وصیّت فرمائی۔ نیز وصیّت فرمائی کہ اللہ کے لئے کسی ملامت کنندہ کی ملامت کو خاطر میں نہ لاؤ۔ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ زیادہ پڑھنے کی تاکید کی۔ اور فرمایا یہ جملہ جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علیؑ کو وصیّت کرتے ہوئے فرمایا :۔

یا علیؑ ! ـ سات چیزیں جس میں پائی جائیں وہ کامل الایمان ہے۔ اور اس کے لئے جنّت

کے دروازے کھلے ہوں گے۔ جس نے بہ تمام و کمال وضو کیا۔

۲۔ عمدہ طریقہ سے نماز پڑھی ۳۔ اپنے مال کی زکواۃ دی ۔ ۴۔ اپنے غصہ کو قابو میں رکھا۔

۵۔ اپنی زبان کو پابند رکھا۔ (۶) گناہوں سے استغفار کی۔

۷۔ اپنے نبیؐ کی اہل بیتؑ کی خیر خواہی کی۔

حضرت علی علیہ السلام نے حضور اکرم صلواتُ اللہ علیہ سے روایت کی۔

آپؐ نے فرمایا:۔ جس مومن نے ماہِ رمضان کے مکمل روزے رکھے، اللہ اس کے لئے سات چیزیں واجب قرار دیتا ہے۔ (۱) اس کے بدن سے حرام پگھل جاتا ہے۔

(۲) اسے اپنی رحمت کے قریب کرے گا۔ ۳۔ جناب آدم علیہ السلام کی طرح اس کی خطائیں معاف کی جاتی ہیں۔ ۴۔ اس کے لئے سکراتِ موت کے لمحات آسان کیئے جاتے ہیں۔

(۵) محشر کی بھوک اور پیاس سے محفوظ رہے گا۔ ۶۔ اللہ اُسے جنّت کا رزق عطا فرمائیگا۔

(۷) اللہ اسے دوزخ سے نجات دے گا۔

حضور اکرم علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا۔ میں نے سات اشخاص پر لعنت کی ہے۔ اور مجھ سے پہلے تمام مُجابُ الدّعاء انبیاءؑ نے بھی ان پر لعنت کی ہے۔

(۱) کتابِ خدا میں اضافہ کرنیوالا ۲۔ تقدیرِ الٰہی کو جھٹلانے والا ۳۔ میری سُنّت کی مخالفت کرنیوالا۔ ۴۔ میرے اہلِ بیتؑ کی حرمت کو پامال کرنے والا۔

۵۔ جبر و قہر کے ذریعہ اقتدار میں آکر شرفاء کو رسوا اور ذلیل لوگوں کو بلند کرنے والا۔

۶۔ مسلمانوں کے بیتُ المال کو اپنے ذاتی مصرف میں لانے والا۔

۷۔ حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دینے والا۔

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ یہودیوں کا گروہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پاس آیا اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے بہت سی باتیں پوچھیں۔ ان باتوں میں سے ایک سوال یہ بھی تھا۔ کہ آپ ہمیں بتائیں۔

کہ اللہ نے باقی انبیاءؑ کے علاوہ آپ کو کونسی سات چیزیں عنایت فرمائی ہیں۔ اور آپ کی اُمّت کو وہ کونسی سات چیزیں عنایت فرمائی ہیں جو باقی اُمّتوں کو نصیب نہ تھیں۔ آپؐ نے

فرمایا! اللہ سبحانہ نے مجھے سورتِ فاتحہ، اذان، مسجد میں جماعت، نمازِ جمعہ، نمازِ جنازہ تین نمازوں میں قرأت بالجہر، مرض و سفر میں میری اُمّت کو رخصت، گناہِ کبیرہ کے مرتکب افراد کے لئے حقِّ شفاعت عطا کیا ہے۔ یہ سُن کر یہودی نے کہا۔ محمدؐ! آپ نے سچ کہا۔

پھر پوچھا سورتُ الحمد پڑھنے والے کی جزا کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا! اس کی ایک آیت کی تلاوت کا اجر تمام آسمانی کتابوں کی تلاوت کے اجر کے برابر ہے۔ اور اذان دینے کا اجر یہ ہے کہ مؤذّن بروزِ حشر انبیاءؑ و صدّیقین و شہداء و صالحین کے ساتھ محشور ہونگے۔

میری امت کی صفیں فضیلت میں آسمانی ملائکہ کی صفوں کے برابر ہیں۔ ایک رکعت با جماعت کا ثواب چوبیس رکعت کے برابر ہے۔ اور ایک رکعت اللہ کو چوبیس سالہ عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔ قیامت کے روز جب کہ اوّلین و آخرین حاضر ہوں گے۔ تو جو بھی مومن جماعت کی طرف چلا ہے اللہ اس کے لئے محشر کی ہولناکیوں میں تخفیف کر دے گا۔ جماعت میں شمولیت کی وجہ سے اُسے جنّت میں بھیجا جائے گا۔

نماز میں باوازِ بلند قرأت کرنے سے دوزخ کے شعلے اتنی ہی دُور رہوں گے۔ جہاں تک اُس کی آواز جا رہی ہوگی۔ ایسا شخص خوش ہو کر پل صراط سے گذر کر جنّت میں داخل ہوگا۔

چھٹی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کے لئے قیامت کے شدائد میں تخفیف فرمائے گا۔ جیسا کہ اللہ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔

مُنافِق، وَالِدَیْن کا نافرمان اور بد نصیب کے علاوہ جو بھی مُومن جنازہ میں شرکت کرے گا۔ اللہ اس کے لیے جنّت واجب کر دے گا۔

اہلِ شرک و ظلم کے سوا باقی گناہانِ کبیرہ کے مرتکب افراد کے لئے مجھے حقِّ شفاعت دیا گیا ہے۔ یہودی نے کہا۔ آپ سچ کہتے ہیں۔ کلمہ شہادتین پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھے ذاتِ حق کی قسم جس نے آپ کو نبوّت کے عہدہ سے سرفراز کیا ہے۔ میں ہمیشہ تورات میں آپ کا نام اور آپ کے اوصاف پڑھتا تھا۔ لیکن حسد کی وجہ سے میں آپ کے نام مبارک کو کھرچ ڈالتا تھا۔ لیکن دوسرے دن آپ کا نام اس مقام پر دوبارہ لکھا ہوتا تھا۔ اور میں نے تورات ہی میں پڑھا تھا کہ ان سات مسائل کا جواب آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں دے گا۔ اور یہ بھی پڑھا تھا۔ کہ جب

آپ جواب دے رہے ہوں گے۔ تو اس وقت جبرائیلؑ آپ کے دائیں اور میکائیل آپ کے بائیں۔ اور آپ کا وصی آپ کے آگے بیٹھا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تو سچ کہتا ہے۔ جبرئیل اس وقت میری دائیں جانب اور میکائیل میری بائیں جانب اور میرا وصی علی ابن ابی طالبؑ میرے آگے بیٹھا ہوا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ جس قوم پر ناراض ہوتا ہے اور ابھی ان پر مکمل عذاب نہ بھیجا ہو تو اس قوم میں سات علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

(۱) اشیاء کی قیمتیں چڑھ جاتی ہیں۔ (۲) عمریں کم ہو جاتی ہیں۔ (۳) تجارت میں نفع نہیں ہوتا۔
(۴) پھلوں میں برکت نہیں ہوتی۔ (۵) بارش روک لی جاتی ہیں (۶) دریاؤں کا بہنا رک جاتا ہے۔
(۷) بدترین لوگ ان کے حاکم بن جاتے ہیں۔

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

میری اور میری اہلِ بیتؑ کی محبت سات سخت مواقع پر فائدہ دے گی۔ (۱) موت کے وقت۔ (۲) قبر میں (۳) قبروں سے محشور ہونے وقت (۴) نامۂ اعمال کی تقسیم کے وقت۔ (۵) حساب کے وقت (۶) میزان کے وقت (۷) پُلِ صراط سے گزرتے وقت۔

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

جمعہ کا دن اللہ کی عبادت کا دن ہے:۔ ہفتہ کا دن آلِ محمدؑ کا دن ہے۔ اتوار آلِ محمدؑ کے شیعوں کا دن ہے۔ سوموار بنی امیہ کا دن ہے، منگل نرمی و راحت کا دن ہے۔ بدھ بنی عباس اور ان کی فتح کا دن ہے۔ جمعرات میری تمام اُمت کے لئے مبارک دن ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ جو شخص سال کے ان سات ایام کا روزہ رکھے۔ اللہ اس کے لئے جنت کو واجب قرار دے گا۔ اگرچہ وہ شخص گناہانِ کبیرہ کا ارتکاب بھی کر چکا ہو۔ ان ایام کے روزوں کی وجہ سے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور جب قیامت میں خدا کے حضور پیش ہوگا۔ تو اللہ اس پر راضی ہوگا۔

۱:۔ دسویں محرم الحرام کو جو شخص غم و اندوہ کی وجہ سے روزہ رکھے تو وہ روزہ اس کے ساٹھ سالہ گناہوں کا کفّارہ ہوگا۔ [۱]

---

[۱] روزِ عاشور غم و الم کا دن ہے اس دن میں پورے دن کا روزہ نہیں رکھا جاتا بلکہ صبح سے عصر تک کھائے پیئے بغیر فاقہ کیا جاتا ہے ممکن ہے اس حدیث سے یہی فاقہ مراد ہو۔ واللہ اعلم

۲:۔ سترہ ربیع الاول کے دن کا روزہ کیونکہ :۔ یہ دن میری ولادت کا دن ہے اس دن کا روزہ ساٹھ سالہ گناہوں کا کفّارہ ہے۔

۳:۔ ستائیس رجب کے دن کا روزہ :۔ یہ دن میری بعثت کا دن ہے اس دن کا روزہ ساٹھ سالہ گناہوں کا کفّارہ ہے۔

۴:۔ پچیس ذیقعد کے دن کا روزہ :۔ اس دن خداوند تعالیٰ نے کعبہ کے نیچے سے زمین کا بچھانا شروع کیا تھا۔ اس دن کا روزہ چھ ماہ کے گناہوں کا کفّارہ ہے۔

۵:۔ تین ذی الحجہ کے دن کا روزہ :۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کی توبہ قبول کی تھی۔ اس دن کا روزہ دس سالہ گناہوں کا کفّارہ ہے۔

۶:۔ نو ذی الحجہ کے دن کا روزہ :۔ یہ دن روز عرفہ ہے اس دن کا روزہ ساٹھ سالہ گناہوں کا کفّارہ ہے

۷:۔ اٹھارہ ذی الحجہ کا روزہ :۔ یہ دن اعلانِ غدیر کا دن ہے۔

جس نے اس دن کا روزہ رکھا۔ تو گویا اس نے پوری زندگی روزے سے گزاری۔

# دوسری فصل

## ایسی احادیث جنہیں عُلمائے عامّہ نے نقل کیا

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا :۔

سات گھروں پہ رحمت کا نزول نہیں ہوتا۔ (۱) وہ گھر جس میں مطلّقہ عورت ہو

(۲) وہ گھر جس میں شوہر کی نافرمان عورت ہو۔ (۳) وہ گھر جس میں امانت کی خیانت کی گئی ہو۔

(۴) وہ گھر جس کے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جاتی ہو۔

(۵) وہ گھر جس میں مرنے والے کی وصیّت پر عمل نہیں کیا گیا۔

(۶) وہ گھر جہاں شراب ہو۔

(۷) وہ گھر جہاں شوہر کے مال کی چور عورت ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص پانچ نمازیں پڑھے اور سات گناہانِ کبیرہ سے بچے، اُسے قیامت کے دن کہا جائے گا۔ جنّت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔

صحابۂ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ سات گناہانِ کبیرہ کون سے ہیں۔؟ آپ نے فرمایا:

(۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (۲) والدین کی نافرمانی۔

(۳) عفیف عورتوں پر زِنا کی تہمت لگانا۔ (۴) ناحق قتل کرنا (۵) جہاد سے بھاگنا

(۶) یتیم کا مال کھانا (۷) زِنا کرنا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:۔ سات اشخاص کی طرف خداوندِ کریم نگاہِ شفقت نہیں کرے گا۔ اور انہیں جہنم بھیجنے کا حکم دے گا۔

(۱) مُشت زنی کرنے والا۔ (۲) جس سے لِواطت کی جائے (۳) جانوروں کے ساتھ وطی کرنے والا۔ (۴) جس نے کسی لڑکے سے لِواطت کی۔ (۵) جس نے اپنی بہو سے زنا کیا۔

(۶) جس نے ہمسائے کی بیوی سے زنا کیا۔ (۷) جس نے ہمسایہ کو اذیّت پہنچائی۔

عطا خراسانی نے بیان کیا۔ مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی یہ حدیث پہنچی۔ آپ نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ نے سات افراد پر تین تین بار لعنت کی ہے۔ اور وہ بدنصیب ملعون یہ ہیں۔ (۱) ملعُون ہے ملعُون ہے ملعُون ہے۔ (۲) وہ جس نے قومِ لُوط کا عمل کیا۔

(۳) تین مرتبہ ملعون ہے وہ شخص جس نے جانور سے وطی کی۔ (۴) تین مرتبہ ملعون ہے۔ وہ شخص جس نے زمین کے نشانات میں تبدیلی کر کے قبضہ کیا۔ (۵) تین مرتبہ ملعون ہے وہ شخص جس نے والدین کو گالیاں دیں۔ (۶) تین مرتبہ ملعون ہے وہ شخص نے اپنی بیوی اور ساس دونوں سے جنسی تعلقات قائم کیئے۔ (۷) تین مرتبہ ملعون ہے وہ شخص جس نے اپنی نسبت باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کی۔

(۸) تین مرتبہ ملعون ہے وہ شخص جس نے غیر اُللہ کے لئے جانور ذبح کیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:۔ سات باقیاتِ صالحات ہیں جن کا ثواب انسان کی موت کے بعد بھی اسے ملتا رہتا ہے۔

(۱) وہ شخص جس نے کھجور کاشت کی (۲) جس نے کنُواں کھودا (۳) جس نے نہر جاری کی۔

(۴) جس نے مسجد بنائی

(۵) جس نے قرآن مجید لکھا (۶) جس نے کسی کو اپنا علم منتقل کیا۔

(۷) جو نیک لڑکا چھوڑ کر مرا جو اس کی وفات کے بعد اس کے لئے استغفار کرے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:۔ سات مقامات پر گفتگو کرنی مکروُہ ہے۔ اُن مقامات پر جو ذکر اللہ کے علاوہ کوئی گفتگو کرے گا۔ اللہ اس کی چالیس دن تک دُعا قبول نہیں کریگا۔

(۱) مُشایعتِ جنازہ کے وقت (۲) قبرستان میں (۳) مریض کے پاس۔

(۴) علمی مسجد میں (۵) مساجد میں (۶) جماع کے وقت (۷) مصیبت کے وقت۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:۔ یا علیؑ! جبریلِ امین چاہتے ہیں کہ بنی آدم میں یہ سات باتیں ہونی چاہیئں۔ (۱) نماز با جماعت (۲) علماء کی مجلس میں بیٹھنا۔

(۳) دو افراد کے درمیان صلح کرانا (۴) یتیم کا احترام (۵) مریض کی عیادت۔

(۶) جنازے کی مشایعت (۷) حج میں پانی پلانا۔

یا علیؑ! ان اعمال کے حریص بنو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا یا علیؑ! اللہ نے تیرے شیعوں کو سات چیزیں عطا کی ہیں۔ (۱) موت کے وقت آسانی (۲) وحشت کے وقت مانوسیت۔

(۳) محشر میں امن (۴) میزان میں نیکیوں کے پلڑے کا بھاری ہونا۔ (۵) پُل صراط سے بسلامت عبوُر (۶) تاریکی (قبر) میں نُور۔ (۷)

(۷) دوسری اُمتوں سے چالیس برس پہلے جنّت میں داخل ہونا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:۔ اللہ نے ہمارے گھرانے کو سات چیزیں عطا کی ہیں۔ ہمارے بعد یہ تمام صفات کسی جگہ جمع نہیں ہوں گی۔

خوبصورتی۔ فصاحت۔ سخاوت۔ شجاعت۔ علم۔ حِلم۔ بیویوں کے دل میں محبّت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔

جو شخص گرم کھانا کھائیگا۔ اُسے سات آفات گھیر لیں گی۔ (۱) غلبۂ نسیان (۲) مُنہ سے پانی کا جانا۔ (۳) طاقت کا زائل ہونا۔ (۴) قوّت سماعت میں کمی (۵) ضُعفِ چشم۔

(۶) چہرے کی زردی (۷) طعام سے برکت کا اُٹھ جانا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔
سات چیزیں ایسی ہیں۔ جو میری اُمّت میں سے ان پر عمل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے انبیاءؑ و صدیقین، شہداء و صالحین کے ساتھ محشور فرمائے گا۔ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہؐ! وہ کون سے عمل ہیں۔؟ آپؐ نے فرمایا:۔ (۱) جس نے عازمِ حج کو زادِ راہ دیا۔ اور مظلوم کی مدد کی۔ یتیم کی پرورش کی، بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھایا، بھوکے کو کھانا کھلایا۔ پیاسے کو سیراب کیا۔ یا سخت گرم دن کا روزہ رکھّا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:۔ لوگو جانتے ہو تائب کون ہے؟ لوگوں نے کہا، نہیں۔ آپؐ نے فرمایا جس نے توبہ کی لیکن حق داروں کو راضی نہیں کیا۔ وہ تائب نہیں ہے۔
جس نے توبہ کی لیکن عبادت میں اضافہ نہیں کیا۔ وہ تائب نہیں ہے۔
جس نے توبہ کی لیکن اپنے لباس کو تبدیل نہ کیا وہ تائب نہیں ہے۔
جس نے توبہ کی لیکن اپنے اطوار کو نہ بدلا وہ تائب نہیں ہے۔
جس نے توبہ کی لیکن اپنی زبان کو قابو میں نہ رکھا وہ تائب نہیں ہے۔
جس نے توبہ کی لیکن اپنے دل کو کشادہ نہ کیا وہ تائب نہیں ہے۔
جس نے توبہ کی لیکن امیدوں کو کم نہ کیا وہ تائب نہیں ہے۔
جس نے توبہ کی لیکن اپنی ضرورت سے زائد چیز کو اللہ کی راہ میں نہ دیا وہ تائب نہیں ہے۔
جس شخص نے ان تمام شرائط کو ادا کیا وہ صحیح توبہ کرنے والا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:۔ تم سات چیزوں سے مل کر بنے ہو۔
سات چیزوں سے تمہیں رزق دیا گیا ہے۔ سات اعضاء سے سجدہ کرو۔ سات عناصر تخلیق یہ ہیں۔ رُوح، نفس، عقل اور عناصرِ اربعہ۔ یعنی پانی، مٹی، ہوا۔ پانی
سات قسم کے رزق یہ ہیں۔ جن کا تذکرہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ فَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضۡبًا وَّزَيۡتُوۡنًا وَّنَخۡلًا وَّحَدَآئِقَ غُلۡبًا وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ ؕ
پھر ہم نے اس میں اناج اُگایا اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجوریں اور

گھنے گھنے باغ اور میوے اور چارا یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدے کے لئے اُگایا۔

سات اعضائے سجدہ یہ ہیں۔ پیشانی، دو ہتھیلیاں، دو زانو، دو پاؤں کے انگوٹھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ نیند سات قسم کی ہیں:

۱:۔ نومِ غفلت:۔ مجلسِ ذِکر میں سونا۔ (۲) نومِ شقادت:۔ وقتِ صبح سونا۔
۳:۔ نومِ عُقُوبت:۔ کسی نماز کے وقت۔ (۴) نومِ لعنت:۔ نمازِ فجر کے بعد اور طلوعِ آفتاب سے پہلے سونا۔ (۵) نومِ راحت:۔ دوپہر کے وقت سونا۔ (۶) نومِ رُخصت:۔ نمازِ عشاء کے بعد سونا (۷) نومِ حسرت:۔ شبِ جمعہ سونا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ جو شخص محض رضائے الٰہی کے لئے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے، اسے پہلے آسمان میں سخی کہا جاتا ہے۔ دوسرے آسمان میں اسے جوّاد کہا جاتا ہے۔ تیسرے آسمان میں مُطیع کہا جاتا ہے۔ چوتھے آسمان میں اُسے بَارّ (نیکوکار) کہا جاتا ہے۔ پانچویں آسمان میں مُعطی (عطا کرنے والا) کہا جاتا ہے۔ چھٹے آسمان میں اسے مُبارک محفوظ علیہ (بابرکت اس کا مال محفوظ ہے) کہا جاتا ہے۔ ساتویں آسمان میں اسے مَغفُور (بخشا ہوا) کہا جاتا ہے۔ اور جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ اُسے پہلے آسمان میں بَخِیل کہا جاتا ہے۔ دوسرے آسمان میں لَئِیم (کمینہ) کہا جاتا ہے۔ تیسرے آسمان میں مُمسِک (روک لینے والا) کہا جاتا ہے۔
چوتھے آسمان میں مَمقُوت (مبغوض) کہا جاتا ہے۔
پانچویں آسمان میں اُسے عَابِس (ترش رو) کہا جاتا ہے۔
چھٹے آسمان میں مَنزُوعُ البرکت غیر محفوظ (یعنی اس کے مال سے برکت چھین لی گئی ہے اور اس کا مال بحر و بر میں محفوظ نہیں ہے) کہا جاتا ہے۔
ساتویں آسمان میں مَردُودُ الصَّلوٰۃ (یعنی اس کی نماز قبول نہیں ہے اور اس کے مُنہ پر ماری جاتی ہے) کہا جاتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا بے گھر شخص کا گھر ہے۔ بے مال شخص کے لئے مال ہے۔ اسے جمع وہی کرتا ہے جسے عقل نہیں ہے۔

اِس کی پیروی وہی کرتا ہے جسے فہم نہیں ہے۔
اور اس کے لئے سزا وہی جھیلتا ہے۔ جسے علم نہیں ہے۔
اور اس کے لئے سَدہ وہ کرتا ہے جسے بقا نہیں ہے۔
اور اس کے لئے جستجو وہ کرتا ہے۔ جسے یقین نہیں ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:۔
جبرئیل امین نے مجھے عورتوں کے متعلق اتنی زیادہ تاکید کی۔ یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ ان کی طلاق کو حرام قرار دیں گے۔
غلاموں کے لئے مجھے اتنی زیادہ تاکید کی۔ یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا۔ کہ وہ ان کی آزادی کا ایک وقت مقرر کردیں گے۔ اور مجھے ہمسایہ کے حقوق کے متعلق اتنی زیادہ تاکید کی یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے۔
مسواک کے متعلق اتنی زیادہ تاکید کی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ فرض ہے۔
نماز جماعت کے متعلق مجھے اتنی تاکید کی کہ مجھے گمان ہونے لگا اللہ کو بغیر جماعت کے نماز قبول ہی نہیں ہے۔ ذکرِ الٰہی کے لئے انہوں نے مجھے اتنی زیادہ تاکید کی کہ میں سمجھنے لگا کہ اس کے سوا کوئی بات ہی نہیں کرنی چاہیئے۔ عبادتِ شب کے لئے مجھے اتنی زیادہ تاکید کی کہ میں سمجھنے لگا کہ رات کی نیند ہی ناجائز ہے۔

# تیسری فصل

## کلام امیر المومنین علیہ السلام

حضرت امیر المومنینؑ سے مروی ہے:۔ آپ نے فرمایا ہے پورے سال تک ہر بیماری کے دفعیہ کے لئے یہ سات آیات نوروز کے دن آب گلاب، زعفران اور مسک کے ساتھ چینی کی پلیٹ پر لکھ لیں۔ اور اسے دھو کر پی لیں۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ - سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ - سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ - سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ

وَ هَارُوْنَ ۔ سَلَامٌ عَلٰۤی اِلْیَاسِیْنَ ۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ ۔ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ٥

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا :۔ مومن وہ ہے جس کی کمائی کا ذریعہ ہو ، خلق اچھا ہو ، باطن صحیح ہو ، زائد مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے ، زائد گفتگو کو روکے ۔ اس کے شر سے لوگ محفوظ ہوں ۔ اور حق کا فیصلا اگرچہ اس کے اپنے خلاف بھی کیوں نہ ہو تو کردے ۔

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا :۔ سات حالتوں میں قرآن نہ پڑھا جائے ۔ رکوع میں ، سجدے میں ، بیتُ الخلاء میں ، حمام میں ، حالتِ جنابت میں ، حالتِ حیض میں ، حالتِ نِفاس میں ۔

امیرالمومنین ؑ نے فرمایا :۔

اگر تجھے کسی ساتھی کی ضرورت ہے تو اللہ تجھے کافی ہے ۔

اگر دنیا کی ضرورت ہے تو تجھے عبرت کافی ہے ۔

اگر ہم سفر کی ضرورت ہے ۔ تو تجھے کراماً کاتبین کافی ہیں ۔

اگر کسی حرفت کی ضرورت ہے تو عبادت تجھے کافی ہے ۔

اگر کسی مُونس کی ضرورت ہے تو قرآن تجھے کافی ہے ۔

اگر نصیحت کی ضرورت ہے تو موت تجھے کافی ہے ۔

اگر میری بتائی ہوئی چیزیں تیری کفایت نہ کریں تو تجھے جہنّم کافی ہے ۔

حضرت علیؑ سے پوچھا گیا ۔ آسمان سے زیادہ وزنی چیز کونسی ہے ؟ زمین سے زیادہ چوڑی کون سی چیز ہے ؟ سمندر سے زیادہ مالدار کون ہے ؟ پتھر سے زیادہ سخت چیز کونسی ہے ؟ آگ سے زیادہ گرم ، زَمہریر سے زیادہ ٹھنڈی اور زہر سے زیادہ کڑوی چیز کونسی ہے ؟

آپ ؑ نے فرمایا :۔

بے گناہ پر بُہتان آسمان سے زیادہ سخت ہے ۔ اور حق زمین سے زیادہ چوڑا ہے ۔ قناعت پسند کا دل سمندر سے زیادہ مالدار ہے ۔ مُنافق کا دل پتھر سے زیادہ سخت ہے ۔ ظالم حکمران آگ سے زیادہ گرم ہے ۔ بخیل سے حاجت براری زَمہریر سے زیادہ ٹھنڈی ہے ۔ اور صبر ، زہر سے زیادہ کڑوا ہے ،

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ سات وجوہات کی بنا پر علم مال سے افضل ہے۔

(۱) علم انبیاء کی میراث ہے۔ اور مال فراعنہ کی میراث ہے۔

(۲) علم خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ جب کہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے۔

(۳) علم اپنے صاحب کی حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کے لئے حفاظت کی ضرورت ہے۔

(۴) علم کفن میں بھی داخل ہوتا ہے۔ جب کہ مال کفن میں داخل نہیں ہوتا۔

(۵) امورِ دین کی ادائیگی کے لئے لوگوں کو علم کی ضرورت ہے لیکن مالدار کی ضرورت نہیں ہے۔

(۶) مال مومن و کافر دونوں کو ملتا رہتا ہے جب کہ علم صرف اور صرف مومن کو ہی ملتا ہے۔

(۷) علم اپنے ساتھی کو پُل صراط سے گذرنے کی قوت دیتا ہے۔ جبکہ مال وہاں سے گذرنے سے مانع ہے۔

# چوتھی فصل

## امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرمودات

معلّٰی بن خنیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا:۔ !

ایک مومن کے دوسرے مومن پر کتنے حقوق ہیں۔ ؟ امام علیہ السلام نے فرمایا سات حق فرض قرار دیئے گئے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک حق پر عمل نہ کیا تو اللہ کی ولایت سے نکل جائے گا۔ اور اللہ کی اطاعت کو چھوڑ بیٹھے گا۔

میں نے عرض کی۔ قربان جاؤں مجھے بتائیں کہ وہ کون سے حق ہیں۔ فرمایا معلّٰی ڈرتا ہوں۔ کہیں ان پر عمل نہ کرسکو اور انہیں ضائع کردو۔ میں نے کہا میں ان حقوق کی ادائیگی کے لئے اللہ سے مدد کی درخواست کروں گا۔ آپ نے فرمایا سب سے آسان اور سب سے پہلا حق یہ ہے کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتے ہو اس کے لئے پسند کرو۔ اور جو چیز تم ناپسند کرتے ہو۔ اس کے لئے بھی ناپسند کرو۔

(۲) اس کی حاجت کے لئے تمہیں چلنا چاہیئے۔ اس کی خوشنودی تلاش کرنی چاہیئے۔ اور اس کی بات کی مخالفت نہیں کرنی چاہیئے۔

۳:۔ اپنی جان و مال، ہاتھ پاؤں، زبان سے اسے فائدہ پہنچانا چاہیئے۔

۴:۔ تمہیں اس کی آنکھ، اس کا راہنما، اس کا آئینہ اور اس کا رازدار ہونا چاہیئے۔

۵:۔ جب وہ بھوکا ہو تو تم سیر ہو کر نہ کھاؤ۔ جب وہ ننگا ہو تو تم کپڑے نہ پہنو۔ جب وہ پیاسا ہو تو تمہیں سیراب نہیں ہونا چاہیئے۔

۶:۔ تمہارے پاس اگر کوئی خادم ہو اور اس کے پاس کوئی خادم نہ ہو۔ تو اپنے خادم کو اس کے لباس دھونے، اس کا کھانا پکانے اس کا بستر بچھانے کے لئے اس کے گھر بھیجو۔

۷:۔ اس کی قسم کو پورا کرو، اس کی دعوت قبول کرو۔ اس کے جنازے کی مُشایعت کرو۔ مرض میں اس کی عیادت کرو، اس کے کہے بغیر اس کی حاجات پوری کرو۔ اگر تم نے تمام باتوں پر عمل کر لیا تو تم نے مومن کے سب حقوق ادا کر لئے۔

مسعدہ بن صدقہ ربعی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

آپ نے فرمایا:۔ اللہ کی طرف سے مومن پر مومن کے سات حق فرض کئے گئے ہیں۔ اور ان کے متعلق خداوندِ کریم سوال کرے گا۔

(۱) اپنی نظر میں اس کا احترام کرنا (۲) اپنے سینے میں اس سے محبت کرنا۔

(۳) اپنے مال میں اس کی مُواسات کرنا (۴) جو اپنے لئے پسند ہو اس کے لئے بھی وہی کچھ پسند کرنا۔

(۵) اس کی غیبت کو حرام سمجھنا۔ (۶) بیماری میں اس کی عیادت کرنا۔

(۷) اس کے جنازے کی مُشایعت کرنا۔ اور اس کی موت کے بعد اس کے متعلق اچھائی کے سوا اور کچھ نہ کہنا۔

صادقِ آلِ محمد ؑ نے فرمایا:۔ مومنین کے سات درجات ہیں۔ اور ان درجوں میں بلندی ملتی رہتی ہے۔

(۱) کچھ مومن مخلوق پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔ (۲) نُجَباء (۳) مُمتَحَنَہ (جنہیں آزمائشوں سے گزارا جا چکا ہے) (۴) صاحبانِ شجاعت (۵) عبرت حاصل کرنے والے۔

(۶) اہلِ تقویٰ (۷) اہلِ مغفرت۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔ سات قسم کے علماء دوزخ کے سات درکات میں جائیں گے:۔ (۱) جو عالم اپنے علم کو اپنے پاس جمع کر کے رکھے اور علم پھیلانے کو پسند نہ کرے۔ یہ

دوزخ کے پہلے طبقہ میں ہو گا۔

۲:۔ جو عالم وعظ کرتے وقت تکبّر کرے اور اگر خود اسے نصیحت کی جائے تو اسے سخت بُرا سمجھے۔
ایسا عالم جہنّم کے دوسرے طبقہ میں ہوگا۔

۳:۔ جو اپنا علم دولت مندوں تک پہنچانا چاہے لیکن غُرباء و مساکین کو اپنے علم سے محروم رکھے۔
ایسا شخص دوزخ کے تیسرے طبقہ میں ہوگا۔

۴:۔ جو جبّاروں اور سلاطین کی طرح سرکشی کرے یعنی جب اس کی کسی بات کی تردید کی جائے۔
تو جبّاروں اور سلاطین کی طرح آگ بگولہ ہو جائے۔ ایسا شخص دوزخ کے چوتھے طبقہ میں ہوگا۔

۵:۔ ایسا شخص جو یہود و نصاریٰ کی بیان کردہ روایات و حکایات اس لئے جمع کرے کہ اسے
بڑا عالم و فاضل سمجھا جائے۔ ایسا شخص دوزخ کے پانچویں طبقہ میں ہوگا۔

۶:۔ ایسا شخص جس نے اپنے آپ کو فتویٰ دینے کے لئے وقف کر دیا۔ اور دعویٰ کرتا ہے
کہ آؤ مجھ سے پوچھ لو۔ اور شاید ایک حرف بھی صحیح نہیں جانتا۔ ایسا شخص دوزخ کے
چھٹے طبقہ میں ہوگا۔

۷:۔ جو اپنے علم کو مردانگی اور عقل قرار دے ایسا شخص دوزخ کے ساتویں طبقہ میں ہوگا۔

عمار بن اموص کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی مولا ہمارے نزدیک کچھ قومیں ایسی ہیں۔ جو یا امیرالمومنینؑ کا نعرہ لگاتے ہیں۔ اور حضرت امیر علیہ السلام کو دوسرے تمام لوگوں سے افضل مانتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ آپ کی وہ تعریف و توصیف نہیں کرتے جو تعریف و توصیف ہم کرتے ہیں۔ کیا ہم ان سے باہمی تعلّقات رکھیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:۔ جی ہاں! ان سے تعلّقات رکھو۔

کیا یہ درست نہیں ہے۔ اللہ کے پاس وہ علم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس نہیں تھا؟ اور رسول اللہ کی وہ خصوصیات تھیں جو ہماری نہیں ہیں۔ اور ہمارے پاس وہ چیز ہے جو تمہارے پاس نہیں ہے۔ اور تمہارے پاس وہ حقائق ایمانی ہیں جو دوسروں کے پاس نہیں ہے[۱]

---

[۱] : مقصد یہ ہے جب اللہ نے اپنے حبیبؐ کو نہیں چھوڑا اور رسول اللہؐ نے اپنی خصوصیات کی وجہ سے ہم کو نہیں چھوڑا۔ اور ہم نے علم امامت رکھنے کے باوجود تم کو نہیں چھوڑا تو تم بھی اپنے کمزور ایمان بھائیوں کو مت چھوڑنا۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کے سات حصّے بنائے ہیں۔

صَبر، صِدق، یقین، اُمید، وَفا، عِلم، حِلم

پھر اللہ نے اسلام کو لوگوں میں تقسیم کیا۔ جس شخص کو یہ ساتوں حصّے ملے وہ کامِل الایمان ہے۔ واجبات و محرّمات کی پابندی کرنے والا ہے۔

دوسرے لوگوں میں سے کسی کو ایک حصّہ ملا، کسی کو دو حصّے ملے، کسی کو تین حصّے ملے کسی کو چار حصے، کسی کو پانچ، کسی کو چھ حصّے ملے۔

اب جس کو ایمان کے دو حصّے ملے ہیں۔ وہ ایک حصّے والے کو دو حصّے لینے پر مجبور کرے تین حصّے رکھنے والے مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ دو حصّے لینے والے مومن کو اپنے ساتھ شامل ہونے کے لئے مجبور نہ کرے۔

جسے اسلام کے چار حصّے ملے ہیں۔ اُسے چاہیئے کہ تین حصّے والے کو اپنے ساتھ زبردستی ملانے کی کوشش نہ کرے۔

جسے پانچ حصّے ملے ہیں اسے چاہیئے کہ چار حصّے والے کو زبردستی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش نہ کرے۔

اور جسے چھ حصّے ملے اُسے چاہیئے کہ پانچ حصّے والے کو زبردستی اپنے ساتھ نہ ملائے۔

اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تم سے متنفّر ہو جائیں گے۔ تمہیں چاہیئے کہ ان کے ساتھ نرمی کرو۔ اور ان کے لئے اور ولایت میں داخل ہونے کے راستوں کو آسان بناؤ۔ اور یہی بات میں ایک مثال کے ذریعہ تمہیں سمجھانا چاہتا ہوں۔

ایک مسلمان کا ہمسایہ ایک کافر تھا۔ وہ کافر اس مسلمان اُس ہمسائے سے اچھا برتاؤ کرتا تھا۔ اُس کے برتاؤ کو دیکھ کر مومن کا دل چاہتا تھا کہ کسی طرح یہ شخص مشرف بہ اسلام ہو جائے۔ چنانچہ وہ اس کے سامنے اسلام کی خوبیاں بیان کر کے اسلام کو اس کی نگاہوں میں محبُوب بناتا رہا۔ آخرکار وہ کافر مسلمان بن گیا۔ رات کے پچھلے پہر مُسلم ہمسائے نے اپنے نومسلم ہمسائے کے دروازے پر جا کر کہا اٹھو آؤ مسجد چلیں۔ اور جا کر نمازِ شب ادا کریں۔ وہ اٹھا نمازِ شب پڑھی۔ نمازِ فجر پڑھ کر اٹھنے لگا کہ ہمسائے نے کہا دیکھو مسجد میں بیٹھ کر تلاوتِ قرآن کرو۔ ظہر کے وقت تک اسے مسجد سے اُٹھنے نہ دیا۔ ظہر کے وقت اسے کہا اب کہاں جاؤ گے۔ ظہر کا

وقت ہے نماز پڑھو۔

اس کے بعد پھر اسے نمازِ عصر کے لئے بٹھائے رکھا۔ عصر کے بعد وہ اٹھنے لگا۔ تو اس نے کہا جناب اب کہاں جائیں گے۔ تھوڑی دیر بعد تو مغرب کا وقت ہے۔ عَلیٰ ہٰذَا القِیاس نماز عشا کی ادائیگی تک اسے مسجد میں پابند کیا۔

جب دوسری صبح ہونے لگی تو دوبارہ نومسلم ہمسائے کے دروازے پر پہنچا اور آواز دی کہ باہر آؤ نماز کا وقت ہوگیا ہے اس ہمسائے نے جو کل کا ہی تھکا ہوا تھا کہا کہ جا کر نمازیں پڑھیں مجھ سے ایسا سخت دین برداشت نہیں ہوتا۔

تم پر بھی لازم ہے کہ اسی طرح سے اپنے بھائیوں سے سلوک نہ کرو کہ وہ ہماری ولایت کو ہی چھوڑ دیں۔ کیا تمہیں علم نہیں ہے۔ بنی اُمیّہ کی حکومت تلوار، ظلم و جبر کی حکومت تھی۔ اور ہماری امامت نرمی، تالیفِ قلب، وقار، تقیّہ، حُسنِ معاشرت، تقویٰ اور محنت سے عبارت تھی۔ اسی وجہ سے لوگ ہمارے دین و مذہب کی طرف مائل ہوئے۔ اور جس ولایت کو تم تسلیم کرتے ہو۔ وہ بھی اسے تسلیم کرنے لگے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔ سُورتِ اخلاص اور سورت یَا اَیُّھَا الکافرون کو سات مقامات پر ضرور پڑھنا چاہیئے۔

(۱) نمازِ فجر کی سنتی رکعتوں میں (۲) نمازِ ظہر کی دو رکعتوں میں۔

(۳) نمازِ مغرب کے بعد سنتی نمازوں میں (۴) نمازِ شب کی پہلی دو رکعتوں میں۔

(۵) نمازِ احرام کی دو رکعتوں میں (۶) نمازِ طواف کی رکعتوں میں۔

شیخ صدوق رَحمۃُ اللہ نے فرمایا:۔ ان سات مقامات پر ان دو سورتوں کا پڑھنا اضافہ ثواب کا موجب ہے۔ ان مخصوص سورتوں کا پڑھنے کا حکم محمول عَلَی الاِستحباب ہے۔ فرض نہیں ہے۔

ایک روایت کے بموجب نماز میں یہ سات چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں۔

(۱) نکسیر (۲) اُونگھ (۳) وسوسہ (۴) جمائی لینا (۵) خارش کرنا (۶) کسی چیز کی طرف مُلتفت ہونا۔ (۷) کسی چیز سے کھیلتے رہنا۔ اور ایک اور روایت کے بموجب سہو و شک بھی شامل ہے۔

## خاتمہ

امام علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام نے فرمایا:۔ سات افراد اپنے آپ سے مذاق کر رہے ہیں۔

۱:۔ جو شخص زبان سے استغفار کرے لیکن اس کا دل گناہ پر ندامت ہی نہیں کرتا۔ تو وہ اپنے آپ سے مذاق کر رہا ہے۔

۲:۔ جو اللہ سے توفیق کا سوال کرے اور خود محنت نہ کرے تو وہ اپنے آپ سے مذاق کر رہا ہے۔

۳:۔ جو اللہ سے جنّت کا سوال کرے اور شدائد پر صبر نہ کرے وہ اپنے آپ سے مذاق کر رہا ہے۔

۴:۔ جو اللہ سے دوزخ سے بچنے کی دُعا مانگے اور خواہشاتِ دنیا کو نہ چھوڑے۔ وہ اپنے آپ سے مذاق کر رہا ہے۔

۵:۔ جو موت کو یاد کرے اور اس کے لئے تیاری نہ کرے۔ ایسا شخص اپنے آپ سے مذاق کر رہا ہے۔

۶:۔ جو اللہ کا ذکر کرے اور اس کے پاس حاضر ہونے کا شوق نہ رکھے۔ ایسا شخص اپنے آپ سے مذاق کر رہا ہے۔

۷:۔ جو شخص گناہوں پر اصرار کرے اور اللہ سے مغفرت کی دُعا کرے اور توبہ بھی نہ کرے۔ تو ایسا شخص اپنے آپ سے مذاق کر رہا ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:۔ جس میں سات اوصاف آ گئے تو اس کے ایمان کی تکمیل ہو گئی۔ اور اس کے لئے جنّت کے ساتوں دروازے کھول دیئے گئے۔

۱:۔ جس نے وضو کو بہ تمام و کمال سرانجام دیا (۲) عمدہ طریقہ سے نماز ادا کی۔

۳:۔ اپنے مال کی زکوٰۃ دی (۴) اپنے غصہ پر قابو رکھا۔

۵:۔ زبان کو قابو میں رکھا (۶) اپنے دین کی سمجھ حاصل کی۔

۷:۔ اپنے نبیؐ کے اہلِ بیتؑ کی خیر خواہی کی۔

نیز فرمایا:۔ معاملہ نفس کے اصول سات ہیں۔ جہد[۱]۔ خوف۔ تکلیف و ریاضت کا برداشت کرنا۔ صدق کی تلاش، اخلاص، نفس کو پسندیدہ چیزوں سے محروم رکھنا، فقر میں اسے پابند کرنا۔

---

[۱] نفس سے ایسے امور کرانے چاہیئں۔ جو اسے شاق گذریں۔

معاملہ خلق کے اصُول سات ہیں ۔حِلم، درگذر، تواضُع، سخاوت، شفقت، خیر خواہی، عدل و انصاف ۔

معاملات دنیا کے اصُول سات ہیں ۔کم تر حصّہ پر راضی ہونا، موجود چیز کے لئے ایثار پیشہ ہونا ۔ جو چیز گم ہوگئی اس کی طلب کو چھوڑ دینا، کثرتِ مال سے نفرت، زُہد سے اُلفت، آفاتِ دنیا کی پہچان، طلبِ ریاست وطلبِ دنیا کو چھوڑ دینا ۔ جو شخص ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرے گا ۔ وہ شخص خاصّانِ خدُا مُقرّبینِ بارگاہِ اَحَدیّت اور اولیاءِ خدا میں سے ہوگا ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، نے کہا بخیل شخص کو سات میں سے ایک چیز کا ضرور سامنا کرنا پڑے گا ۔ (۱) مال چھوڑ کر مر جائے گا ۔اور اس کے وارث اس مال کو اللہ کی نافرمانی میں خرچ کریں گے ۔

(۲) اللہ اس پر کسی ظالِم کو مسلّط کرے گا ۔جو اُسے رُسوا کر کے اس کے مال پر قبضہ کر لے گا ۔

(۳) یا اس پر کوئی خواہش ایسی سوار ہوگی جس کی وجہ سے اس کا مال چلا جائے گا ۔

(۴) رِیا کاری کے لئے بلند وبالا محلّات تعمیر کرائے گا جس میں اس کی دولت ختم ہوگی ۔

(۵) یا دنیاوی مَصَائب میں سے کوئی مُصیبت اس پہ وارد ہوگی ۔یعنی یا تو اس کا مال ڈوب جائیگا ۔ یا جل جائے گا ۔یا چوری ہو جائے گا ۔

(۶) یا کوئی دائمی بیماری اسے لاحق ہوگی ۔اس کا ترکہ دواؤں میں خرچ ہو جائے گا ۔

(۷) یا کسی مقام پر اپنے مال کو دفن کرے گا ۔پھر اس جگہ کو بھُول جائے گا ۔اور مال سے محروم ہو جائیگا ۔

ایک دانا کا قول ہے ۔مجھے سات افراد پر تعجُّب ہے ۔

(۱) جو اللہ کی معرفت رکھے لیکن اس کی اطاعت نہ کرے ۔

(۲) جو ثواب کی اُمّید رکھے ۔لیکن ثواب والے عمل نہ کرے ۔

(۳) جسے علم کی عظمت کا علم ہو ۔لیکن خود جہالت پر قناعت کرے ۔

(۴) جسے اللہ کے عذاب کا علم ہو ۔لیکن اس سے نہ بچے ۔

---

لہ : نفس سے ایسے اُمور کرانے چاہیئں جو اسے شاق گزریں ۔

(۵) جس کی کوشش کا محور آبادیٔ دنیا ہے اور جانتا ہے کہ دُنیا فانی ہے۔
(۶) جو آخرت سے غافل ہے اور اپنے آخرت کے ٹھکانے کو بدعملی کی وجہ سے خراب کر رہا ہے۔ حالانکہ اسے یقین ہے کہ اس نے آخرت کا سفر کرنا ہے۔
(۷) جو اپنی آرزو کے میدان میں دوڑ رہا ہے۔ حالانکہ اسے یہ علم نہیں ہے کہ موت اس کو کب گرا دے گی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا حاملِ قرآن سات مواقع پر پہچانا جاتا ہے۔
(۱) جب دنیادار ات کو سو رہی ہو تو وہ عبادت کر رہا ہو۔
(۲) جب دنیا والے دن کو کھا رہے ہوں تو وہ روزہ سے ہو۔
(۳) جب لوگ ہنس رہے ہوں تو وہ خوفِ خدا کی وجہ سے رو رہا ہو۔
(۴) جب لوگ بغیر کسی تمیز و فرق کے زندگی بسر کر رہے ہوں تو وہ تقویٰ کی پابندی کر رہا ہو۔
(۵) جب لوگ تکبّر کر رہے ہوں۔ تو وہ تواضع کر رہا ہو۔
(۶) جب لوگ خوش ہو رہے ہوں۔ تو وہ محزُون ہو۔
(۷) جب لوگ زور زور سے باتیں کر رہے ہیں۔ تو وہ خاموش ہو۔

ایک عارف کا قول ہے۔ سات چیزیں صدقہ کو زینت بخشتی ہیں۔ اور اُسے بلند کرتی ہیں۔
(۱) مالِ حلال میں سے ہو۔ (۲) مالِ قلیل میں سے ہو، ۳۔ صدقہ موت سے پہلے ہو (۴) عُمدہ ہو۔
(۵) مخفی ہو۔ (۶) جس کو صدقہ دیا جائے اس پر احسان نہ جتلایا گیا ہو۔
(۷) اس پر ظلم نہ کیا جائے۔

ایک مُوَحِّد کا قول ہے۔ نفس کو باطل سے روکنا روزہ ہے۔ نفس کو حق میں مشغول رکھنا نماز ہے۔ دوسرے کو نفع پہنچانا زکواۃ ہے۔ اہلِ حق کی جستجو حج ہے۔ لوگوں کو تکلیف نہ دینا صدقہ ہے۔ اپنے اعضاء کو حرام سے محفوظ رکھنا عبادت ہے۔ خواہشاتِ نفسانی کو چھوڑ دینا جہاد ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ پُل صراط سے گزرنے والے لوگ سات قسم کی رفتار سے پُل صراط کو عبور کریں گے۔

پہلی قسم کے لوگ آنکھ جھپکنے کی طرح پُل صراط کو عبُور کریں گے ۔

دوسری قسم کے لوگ بجلی کی چمک کی طرح سے پُل صراط کو عبوُر کریں گے ۔

تیسری قسم کے لوگ آندھی کی طرح پُل صراط سے عبوُر کریں گے ۔

چوتھی قسم کے لوگ تیز رفتار پرندے کی طرح سے عُبور کریں گے ۔

پانچویں قسم کے تیز رفتار گھوڑے کی طرح پُل صراط سے گذریں گے ۔

چھٹی قسم کے لوگ پیدل اشخاص کی رفتار سے پُل صراط سے گذریں گے ۔

ساتویں قسم کے لوگ ان سب سے زیادہ رفتار سے گذریں گے ۔

پہلی قسم صدقات دینے والوں اور قیامِ شب کرنے والے لوگوں پر مشتمل ہے ۔ ان کی قیادت علماء کریں گے ۔

دوسری قسم میں وہ لوگ شامل ہیں ۔ جو استقامت سے اپنے فرائض ادا کرتے رہے ۔ اور کسی افراط و تفریط سے کام نہ لیا ۔ اور فرائض کو ان کے اوقات میں بجالائے ۔

تیسری قسم میں وہ لوگ شامل ہیں ۔ جنہوں نے زکواۃ ادا کی اور علماء کی صحبت میں بیٹھے اور علماء سے محبت رکھی ۔

چوتھی قسم میں وہ لوگ شامل ہیں ۔ جنہوں نے صلۂ رحمی کی اور اس صلۂ رحمی کا بدلہ اللہ کی رضا میں تلاش کیا ۔ پانچویں قسم میں وہ لوگ شامل ہیں جنہوں نے اپنی نگاہوں کو حرام چیزوں سے محفوظ رکھا ۔ اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اور اپنی ازواج کو ناجائز کاموں سے محفوظ رکھا ۔

چھٹی قسم ان لوگوں کی ہے جنہوں نے سُود خوری سے پرہیز کیا اور ناپ تول کے وقت خیانت سے پرہیز کیا ۔ ساتویں قسم ان لوگوں کی ہے ۔ جنہوں نے اپنے وَالِدَیْن ، ازواج اور ہمسایوں اور بھائیوں سے بھلائی کی ۔ مَساجِد سے اپنا تعلق رکھا ۔ اَمر بِالْمعرُوف و نَہِیْ عَنِ المُنکر کیا ۔ اور خدائی حُدُود کی پابندی کی ۔ اللہ کے لئے کسی ملامت کنندہ کی ملامت کی پرواہ نہ کی ۔ کتاب اللہ اور سُنّتِ رسول ؐ پر عمل کیا ۔

# آٹھواں باب

## پہلی فصل

### احادیثِ نبویہ علیٰ صاحِبہا آلاف التحیۃ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ یا علیؑ ۔! مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہیئں۔

۱:۔ حوادث و مصائب میں باوقار ہو۔ ۲:۔ آزمائش میں صابر ہو۔ ۳:۔ آسانی کے وقت شاکر ہو۔ ۴:۔ اللہ کی تقسیم پر قانع ہو۔ ۵:۔ اپنے دشمن پر ظلم نہ کرے۔ ۶:۔ دوستوں کو زحمت میں نہ ڈالے۔ ۷:۔ اس کا بدن اس سے تھکان محسوس کرے۔

(۸) لوگ اس سے راحت محسوس کریں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں۔

(۱) آنکھ دیکھنے سے ۲۔ زمین بارش سے ۳۔ مادہ نر سے ۴۔ عالم علم سے

(۵) سائل مانگنے سے ۶۔ لالچی، ذخیرہ اندوزی سے ۷۔ سمندر پانی سے۔

(۸) آگ جلانے سے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ آٹھ اشخاص کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

۱:۔ آقا کے گھر سے بھاگ جانے والا غلام جب تک مالک کے پاس واپس نہ آئے۔

۲:۔ اپنے شوہر کی نافرمان بیوی جس پر شوہر ناراض ہو۔

۳:۔ زکوٰۃ نہ دینے والا ۴:۔ بے نماز ۵۔ بالغ لڑکی جو دوپٹے کے بغیر نماز پڑھے

۶:۔ نماز میں امامت کرنے والا جس سے مقتدی نالاں ہوں۔

۷:۔ زنیبن۔ صحابہ کرام نے عرض کی حضور! زنیبن کون ہے۔ آپ نے فرمایا پاخانہ اٹھانے والا۔

۸:۔ نشہ کرنے والا۔ ان آٹھ افراد کی نماز قبول نہیں ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:۔

اللہ جس بندے سے محبت کرتا ہے تو اُسے آٹھ باتوں کا الہام کرتا ہے۔

(۱) لوگوں کی حرمت سے آنکھیں بند کرنا۔ (۲) اللہ کا خوف (۳) حیاء

(۴) نیک افراد کے اَخلاق سے متصّف ہونا (۵) صبر (۶) امانت کی ادائیگی

(۷) سچ بولنا (۸) سخاوت۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا:۔ شبِ معراج جنّت و جہنّم کو میرے سامنے پیش کیا گیا۔ میں نے جنّت اور اس کی مختلف نعمتیں، جہنّم اور اس کے عذاب کا مشاہدہ کیا۔ جب میں وہاں سے واپس آیا۔ تو حضرت جبریل نے کہا حضورؐ کیا آپ نے جنّت کے دروازوں اور دوزخ کے دروازوں پر لکھی ہوئی عبارات پڑھیں۔؟

میں نے نفی میں جواب دیا۔ جبریل نے کہا حضورؐ جنّت کے آٹھ دروازے ہیں اور ہر دروازے پر چار جملے درج ہیں اور ہر جملہ دُنیا وَ مَا فِیہَا سے بہتر ہے۔ میں نے کہا جبریل میرے ساتھ واپس چلو تاکہ ان کلمات کو چل کر پڑھیں۔ جبریل میرے ساتھ واپس آئے۔

پہلے دروازے پر لکھا تھا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ

ہر چیز کی ایک خوبی ہوتی ہے۔ دنیاوی زندگی کی خوبی چار باتوں میں ہے۔ قناعت۔ کینہ کو چھوڑنا، حسد کو چھوڑنا، نیک لوگوں کی صُحبت۔

دوسرے دروازے پر لکھا تھا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ

ہر چیز کی ایک خوبی ہوتی ہے اور آخرت کی زندگی کی خوبی چار باتوں میں ہے۔

یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنا، بیواؤں پر مہربانی کرنا، مسلمانوں کی حاجت برآری کے لئے دوڑ دھوپ کرنا۔ فقراء و مساکین کو تلاش کر کے ان کی مدد کرنا۔

تیسرے دروازے پر لکھا تھا:۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ

ہر چیز کی ایک خوبی ہوتی ہے۔ اور دنیاوی صحت کی خوبی چار چیزوں میں ہے۔

کم کھانا، کم بولنا، کم سونا، کم خواہشات

چوتھے دروازے پر لکھا تھا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ

جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ والدین سے نیکی کرے۔ اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

پانچویں دروازے پر لکھا تھا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ

جو ذلیل نہیں ہونا چاہتا وہ کسی کو ذلیل نہ کرے۔ جو گالیاں نہیں سُننا چاہتا وہ کسی کو گالی نہ دے۔ اور جو چاہتا ہے کہ اس پر ظلم نہ ہو، اسے چاہیئے کہ کسی پر ظلم نہ کرے۔ اور جو عُرْوَۃُ الْوُثْقٰی سے تمسّک رکھنا چاہتا ہے۔

اُسے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنا چاہیئے۔

چھٹے دروازے پر لکھا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ

جو اپنی قبر کو وسیع دیکھنا چاہتا ہے، اُسے مساجد میں جانا چاہیئے۔ جو چاہتا ہے کہ زمین کے اندر اُسے کیڑے نہ کھائیں اسے مساجد میں جھاڑو دینی چاہیئے۔

جو چاہتا ہے کہ اس کی لحد تاریک نہ ہو اسے چاہیئے کہ مساجد میں چراغ جلائے۔

جو چاہتا ہے کہ زمین کے اندر وہ تر و تازہ رہے اسے چاہیئے کہ مسجد کی چٹائیاں خریدکرے۔

ساتویں دروازے پر لکھا تھا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ

دل کی سفیدی چار باتوں میں ہے۔ مریض کی عیادت، جنازے کی مشایعت، مرنے والوں کے لئے کفن خرید کر انہیں پہنانا، قرض کی ادائیگی۔

آٹھویں دروازے پر لکھا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ

جو ان آٹھوں دروازوں سے گذرنا چاہتا ہے چار باتوں پر عمل کرے۔

صدقہ، سخاوت، حُسنِ اخلاق، اللہ کے بندوں کو تکلیف نہ دینا۔

اس کے بعد ہم جہنّم کے دروازوں پر پہنچے۔

پہلے دروازے پر تین جملے لکھے تھے:۔ جھوٹوں پر اللہ نے لعنت کی: بخیلوں پر اللہ نے لعنت

کی، ظالموں پر اللہ نے لعنت کی۔

دوسرے دروازے پر لکھا تھا۔ جس نے اللہ سے اُمید وابستہ کی خوش نصیب بنا۔ جس نے اللہ کا خوف رکھا امن پایا۔ ہلاک ہونے والا اور دھوکا کھانے والا وہ ہے جس نے غیر اللہ سے اُمید رکھی اور غیر اللہ کا خوف رکھا۔

تیسرے دروازے پر لکھا تھا۔ جو شخص قیامت میں عُریاں نہیں ہونا چاہتا، وہ ننگے بدن کو کپڑا پہنائے۔ اور جو قیامت کے دن پیاسا نہیں ہونا چاہتا وہ دنیا میں پیاسوں کو پانی پلائے۔ اور جو قیامت میں بھوکا نہیں رہنا چاہتا وہ دنیا میں بھوکوں کو کھانا کھلائے۔

چوتھے دروازے پر لکھا تھا۔ اللہ اسے ذلیل کرے۔ جس نے اسلام کی توہین کی اللہ اُسے ذلیل کرے۔ جس نے نبی پاکؐ کی اہلِ بیتؑ کی توہین کی اللہ اُسے ذلیل کرے۔ جس نے مخلوق پر ظلم کرنے والے ظالموں کی مدد کی۔

پانچویں دروازے پر لکھا تھا۔ خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ کیونکہ خواہشات ایمان کی مخالف ہیں۔ بے فائدہ گفتگو نہ کرو۔ ورنہ اپنے رب کی نگاہ سے گر جاؤ گے۔ ظالموں کے مددگار نہ بنو، کیونکہ جنت ظالموں کے لئے نہیں ہے۔

چھٹے دروازے پر لکھا تھا۔ میں رب کی رضا ڈھونڈنے والوں پر حرام ہوں۔ میں صدقہ دینے والوں پر حرام ہوں۔ میں روزہ داروں پر حرام ہوں۔

ساتویں دروازے پر لکھا تھا۔
مُحاسبہ ہونے سے پہلے خود ہی اپنا مُحاسبہ کر لو۔ ملامت ہونے سے پہلے خود ہی اپنے نفس کی ملامت کر لو۔ خدا کے حضور پیش ہونے سے پہلے اس کو پکار لو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔ سب سے بڑا عابد وہ ہے جو فرائض ادا کرے۔
سب سے بڑا زاہد وہ ہے جو حرام سے اجتناب کرے۔
سب سے بڑا پرہیز گار وہ ہے جو اپنے فائدے اور نقصان کے وقت حق بات کہے۔
سب سے بڑا محتاط وہ ہے جو اگرچہ حق پر بھی ہو تو بھی جھگڑے سے پرہیز کرے۔
سب سے زیادہ محنت کرنے والا وہ ہے جو گناہوں کو چھوڑ دے۔

سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ اور سب سے زیادہ قدر و منزلت والا وہ ہے جو بے فائدہ گفتگو چھوڑ دے۔ اور سب لوگوں سے زیادہ خوش بخت وہ ہے جو شرفاء کا ہم نشین ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ جو شخص آٹھ قسم کے لوگوں سے نشست و برخاست رکھے گا، اس میں آٹھ چیزیں بڑھیں گی۔

۱:۔ جو شخص دولت مندوں کے ساتھ بیٹھے گا، اس میں دنیا کی محبّت و رغبت بڑھے گا۔

۲:۔ جو شخص فقراء کے ساتھ بیٹھے گا۔ تقسیم الٰہی پر اس کا شکر بڑھے گا۔

۳:۔ جو شخص بادشاہ کے ساتھ بیٹھے گا۔ اس میں سنگدلی اور تکبّر بڑھے گا۔

۴:۔ جو شخص عورتوں کے ساتھ بیٹھے گا۔ اس میں جہالت اور شہوت بڑھے گی۔

۵:۔ جو شخص بچوں کے ساتھ بیٹھے گا۔ اس میں گناہوں کی جرأت اور توبہ کرنے میں تاخیر بڑھیگی

۶:۔ جو شخص صالحین کے ساتھ بیٹھے گا۔ اس میں اطاعت کی رغبت بڑھے گی۔

۷:۔ جو شخص علماء کے ساتھ بیٹھے گا۔ اس میں علم بڑھے گا۔

۸:۔ جو زُہّاد کے ساتھ بیٹھے گا۔ اس میں آخرت کی رغبت بڑھے گی۔

# دوسری فصل

## حضرت علی علیہ السّلام کے فرامین

---

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔ جنّت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ایک دروازے سے انبیاءِ کرام اور صدّیقین گذریں گے۔ ایک دروازے سے شہداء و صالحین گذریں گے۔ اور پانچ دروازوں سے ہمارے شیعہ اور محب گذریں گے۔ میں اس دوران صراط پر کھڑا ہو کر دعا کرتا رہوں گا۔ اے اللہ میرے شیعوں، محبّوں اور مددگاروں اور جس نے دنیا میں مجھ سے محبّت کی سلامتی عطا کر۔ اس وقت، عرش کے درمیان سے ایک آواز آئے گی۔ میں نے تیری دُعا قبول کی۔ اور شیعوں کے حق

یں تیری شفاعت قبول کی۔ پھر میرے ہر ایک شیعہ، مُحِبّ میرے مددگار اور قول و فعل کے ذریعہ میرے دشمنوں سے جنگ کرنے والوں کو اس کے اقرباء اور ہمسایوں میں سے ستر ہزار افراد کی شفاعت کا حق دیا جائے گا۔ اور ایک دروازے سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے والے دوسرے ایسے مسلمان گزریں گے۔ جن کے دل میں اہلِ بیتؑ کی رائی کے برابر دشمنی نہ ہوگی۔

جنابِ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔

اُس نماز میں کوئی بھلائی نہیں جس میں خشوع نہیں۔ اس روزے کا کوئی فائدہ نہیں جس میں لغو سے بچنا نہیں ہے۔ اُس قرأت کا کوئی فائدہ نہیں جس میں تدبّر نہیں۔ اُس علم کا کوئی فائدہ نہیں جس میں تقویٰ نہیں۔ اُس مال کا کوئی فائدہ نہیں جس میں سخاوت نہیں۔ اُس تنہائی کا کوئی فائدہ نہیں جس میں یادِ خدا نہیں۔ اُس نعمت کا کوئی فائدہ نہیں۔ جس میں بقا نہیں۔

اُس دعا میں کوئی فائدہ نہیں۔ جس میں اخلاص و تعظیم نہیں۔

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ آٹھ افراد کی اگر توہین ہو تو اپنے آپ کو ہی ملامت کریں۔

(۱) ایسے دسترخوان پر بیٹھنے والا۔ جسے اُس کی دعوت نہ دی گئی ہو۔

(۲) گھر کے مالک پر حکم چلانے والا (۳) دشمنوں سے بھلائی طلب کرنے والا۔

(۴) کمینوں سے احسان طلب کرنے والا۔

(۵) ایسے دو اشخاص کی گفتگو میں مداخلت کرنے والا جنہوں نے اسے اس بات میں شامل نہ کیا ہو۔

(۶) بادشاہ کو حقیر سمجھنے والا۔ (۷) جس مجلس کے اہل نہ ہو، اس میں بیٹھنے والا۔

(۸) ایسے شخص کو اپنی بات سنانے والا، جو اس کی بات نہ سننا چاہتا ہو۔

روایت ہے:۔ ایک دن جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں حضرت علی علیہ السلام حاضر ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:۔ یا علیؑ کیسے ہو؟ عرض کی قبلۂ عالم! آٹھ مطالبوں میں پھنسا ہُوا ہوں۔

(۱) اللہ مجھ سے اپنی اطاعت کا مطالبہ کرتا ہے۔ (۲) آپ اپنی سُنّت کا مطالبہ کرتے ہیں۔

(۳) دو فرشتے راست گوئی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ (۴) مَلَکُ الموت رُوح کا مطالبہ کرتا ہے

(۵) اہل و عیال غذا کا مطالبہ کرتے ہیں۔ (۶) شیطان ملعون معصیت کا مطالبہ کرتا ہے

(۷) نفس خواہشات کا مطالبہ کرتا ہے۔ (۸) دنیا رغبت کا مطالبہ کرتی ہے۔

اصبغ بن نباتہ نے امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا

جو شخص مساجد میں آمد و رفت رکھے گا۔ آٹھ چیزوں میں سے ایک کو ضرور پالے گا۔

(۱) ایسا بھائی جس سے استفادہ کیا جا سکے۔ (۲) نادر علم (۳) آیتِ محکمہ

(۴) رحمتِ منتظرہ (۵) ایسا کلمہ جو اسے ہلاکت سے بچائے۔

(۶) ایسا کلمہ جو اس کی رہنمائی کرے (۷) گناہ چھوڑنا (۸) اللہ کا خوف اور حیا۔

# تیسری فصل

## حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرامین

ابو یحییٰ واسطی کا بیان ہے۔ کسی نے امام صادقؑ سے پوچھا کیا ہم ان تمام لوگوں کو انسان کہہ سکتے ہیں۔؟ آپ نے فرمایا۔ آٹھ قسم کے علاوہ باقی سب انسان ہیں۔

(۱) مسواک نہ کرنے والا (۲) تنگ مقام پر کھل کر بیٹھنے والا۔

(۳) لایعنی کاموں میں داخل ہونے والا (۴) جس چیز کا علم نہیں اس میں جھگڑنے والا۔

(۵) بغیر کسی بیماری کے اپنے آپ کو بیمار سمجھنے والا۔

(۶) بغیر کسی مصیبت کے زیب و زینت چھوڑنے والا۔

(۷) حق کے متفق علیہ مسئلہ کی مخالفت کرنے والا۔ (۸) اپنے آباؤ اجداد پر فخر کرنے والا۔

جس میں ان کی خو بُو تک نہ ہو۔ ایسے لوگ اس آیتِ الٰہی کے مصداق ہیں۔

إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا

یہ لوگ نہیں ہیں مگر جانوروں کی طرح بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

محمد بن مسلم نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی مولا! اس کی آخر وجہ کیا ہے؟ کہ ہم اپنے مخالف کو کافر اور دوزخی کہتے ہیں لیکن ہم اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے جنّت کی گواہی

نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا ۔ یہ تمہاری کمزوری کی وجہ سے ہے ۔ اگر تمہارے اندر گناہانِ کبیرہ نہ ہوں تو تم گواہ رہو تم جنتی ہو ۔ راوی نے عرض کی میں قربان جاؤں ۔ کبیرہ گناہ کون سے ہیں ۔ آپ نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہیں ۔ (۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (۲) عفیف عورتوں پر الزام لگانا ۔

(۳) والدین کی نافرمانی ۔ (۴) ہجرت کرنے کے بعد دوبارہ دارُالکفر میں جاکر آباد ہو جانا ۔

(۵) میدانِ جہاد سے بھاگنا (۶) ظلم سے یتیم کا مال کھانا ۔ (۷) واضح احکامات کے باوجود سُود کھانا (۸) مُومن کو ناحق قتل کرنا ۔

شیخ صدوق رحمۃ اللہ نے فرمایا کبیرہ گناہوں کے متعلق روایات مختلف نہیں ہیں ۔ اگرچہ کسی روایت میں پانچ کا ذکر ہے ۔ کسی میں چھ کا، کسی میں سات کا ذکر ہے ۔ اور کسی میں زیادہ کا ذکر ہے ۔ وجہ یہ ہے کہ گناہِ اکبر تو شرک ہے ۔ اس کے بعد تمام گناہ ایک دوسرے کی اضافت سے بڑے اور چھوٹے ہیں ۔

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا :۔ اپنی مساجد کو خرید و فروخت ، پاگلوں ، بچوں ، گم شدہ چیزوں کا اعلان ، احکام ، حدود ، اور بلند آواز سے محفوظ رکھو ۔

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اپنے ایک شاگرد سے دریافت فرمایا ۔

تم نے آج تک مجھ سے کیا حاصل کیا ؟ شاگرد نے کہا قبلہ میں نے آپ سے آج تک آٹھ مسائل حاصل کئے ہیں ۔ آپ نے فرمایا مجھے بتاؤ تم نے کون سے مسائل حل کئے ہیں ؟

شاگرد نے عرض کیا قبلہ پہلا مسئلہ یہ حاصل کیا کہ موت کے وقت ہر چاہنے والا اپنے محبوب سے جدا ہو جاتا ہے ۔ اس کے بعد میں نے اپنی جدوجہد کو ایسے دوست کی طرف مبذول کیا ۔ جو مجھ سے علیحدہ نہیں ہوگا ۔ بلکہ میری تنہائی میں میرا مُونس ہوگا ۔ اور وہ ہے نیک عمل اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔ وَمَنْ یَّعْمَلْ خَیْرًا یُّجْزَ بِہٖ

جو اچھائی کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا ۔

امام علیہ السلام نے فرمایا :۔ بہت خُوب ۔

دوسرا مسئلہ :۔ میں نے لوگوں کو دیکھا ان میں سے کچھ حَسب پر فخر کرتے ہیں ۔ اور کچھ کو مال و اولاد پر فخر کرتے دیکھا ۔ میں اس فخر کو فخر تسلیم ہی نہیں کرتا ۔ میں نے آیت کریمہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ

عِندَ اللّٰہِ اَتقٰکُمْ بیشک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے) میں عظیم فخر کو پا لیا۔ چنانچہ میں نے ساری جدوجہد اس بات کے لئے صرف کر دی کہ میں اللہ کے نزدیک باعزت بن جاؤں۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا واللہ بہت خوب۔

تیسرا مسئلہ یہ۔ میں نے لوگوں کے لہو و لہب کا مشاہدہ کیا۔ اور میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَ نَہَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی (اور بہرحال جس نے اپنے رب کے مقام کا خوف کیا اور نفس کو خواہش سے باز رکھا۔ تحقیق جنت ہی ٹھکانہ ہے) تو اس آیتِ مجیدہ کے سننے کے بعد میں نے اپنے نفس کو خواہشات سے رد کا یہاں تک کہ رضائے الٰہی میں میرا نفس پہنچ گیا۔

آپؑ نے یہ سن کر فرمایا۔ بہت خوب۔

چوتھا مسئلہ:۔ میں نے دنیا میں یہ دیکھا۔ کہ جس کسی کے پاس کوئی عمدہ چیز آجائے۔ تو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے اور ادھر میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَ لَہٗ اَجْرٌ کَرِیْمٌ ○ (کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے۔ اللہ اس کے لئے اس کو دگنا کر دے گا۔ اور اس کے لئے اچھا اجر ہوگا) مجھے یہ بات پسند آئی کہ مال بھی محفوظ رہے اور دگنا بھی ہو جائے اور اس پر عظیم اجر بھی ملے تو اس کے بعد سے میں نے یہ عادت اپنا لی۔ جو کچھ میرے پاس آیا اسے اللہ کے خزانے میں جمع کرا دیا۔ تاکہ بوقت ضرورت وہ میرے کام آئے۔

آپؑ نے یہ سن کر فرمایا واللہ، بہت خوب۔

پانچواں مسئلہ:۔ میں نے دیکھا کہ لوگ رزق کی وجہ سے ایک دوسرے سے حسد کر رہے ہیں۔ اور ادھر میں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا۔ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَھُمْ مَّعِیْشَتَھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا (ہم نے ان کی معیشت کو زندگانی دنیا میں ان کے درمیان تقسیم کر دیا) تو اس آیتِ مجیدہ کے سننے کے بعد میں نے لوگوں سے حسد کرنا چھوڑ دیا۔ اور گم شدہ

چیز کا افسوس کرنا چھوڑ دیا۔

امام علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا۔ واللہ بہت خوب

چھٹا مسئلہ :۔ میں نے اس دنیا میں دیکھا کہ لوگ ایک دوسرے کی دشمنی کر رہے ہیں۔ اور بعض مرتبہ دشمنی کا مسئلہ نسلوں تک بھی جاری رہتا ہے ادھر میں نے اللہ کریم کا یہ فرمان سنا۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا ۝

(یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے تم اسے دشمن بنا کر رکھو) اس فرمان کے سننے کے بعد میں نے تمام لوگوں سے دشمنی چھوڑ دی۔ اور شیطان ہی کو اپنا دشمن سمجھا۔

امام علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا واللہ؛ بہت خوب

ساتواں مسئلہ :۔ میں نے لوگوں کو رزق کے لئے سخت جدوجہد کرتے ہوئے دیکھا۔ ادھر میں نے اللہ کا یہ فرمان سنا۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ مَآ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَآ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ۝

(میں نے جن و انس کو نہیں بنایا مگر اس کے لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے رزق نہیں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں۔ تحقیق اللہ ہی صاحب قوت رزاق ہے) میں نے جان لیا کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے۔ اور اس کا فرمان صحیح ہے۔ اس کے بعد مجھے تسکین قلب حاصل ہوگئی۔ اور میں مفت کی جدوجہد سے باز آ کر اس کی فرمانبرداری کرنے میں لگ گیا۔

امام علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا واللہ؛ بہت خوب

آٹھواں مسئلہ :۔ میں نے لوگوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ کوئی شخص اپنی صحت پر بھروسہ کر رہا ہے اور کوئی کثرت مال پر بھروسہ کر رہا ہے اور کوئی اپنے جیسے بندوں پر بھروسہ کر رہا ہے۔ اُدھر میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سُنا۔

(جو اللہ پر توکل کرے تو اللہ اس کے لئے کافی ہے) اس فرمان کے بعد میں نے تمام چیزوں پر سے اپنا تکیہ اٹھا لیا اور خداوند کریم پر بھروسہ کیا۔

امام علیہ السلام نے اس شاگرد کو آفرین کہی اور فرمایا قسم بخدا تورات، زبور، انجیل

قرآن اور دیگر آسمانی صحف کا ماحصل یہی ہے۔

# چوتھی فصل

## کلامِ زُہّاد

ایک زاہد نے ایک قاضی سے کہا کہ میں دلی طور پر چاہتا تھا کہ تم قاضی نہ بنو۔ بہرحال اب اگر تم نے یہ عہدہ قبول کر بھی لیا ہے تو میں تمہیں آٹھ باتوں کی نصیحت کرتا ہوں۔

(۱) تمہارے لئے ضروری ہے کہ کسی ملامت کنندہ کی ملامت کو خاطر میں نہ لاؤ۔

(۲) کسی صفت و ثنا کے طالب بھی نہ بنو۔ (۳) معزولی کا ڈر نہ رکھو۔

(۴) علم رکھنے کے باوجود مشورہ لینے سے محروم نہ رہو۔

(۵) جب تمہیں حق کا یقین ہو جائے تو فیصلہ کرنے میں توقف نہ کرو۔

(۶) غصہ کی حالت میں فیصلہ کبھی نہ کرنا۔ (۷) خواہشاتِ نفس کی پیروی نہ کرنا۔

(۸) جب تک دوسرے فریق کی بات نہ سُن لو یکطرفہ فیصلہ نہ کرنا۔

آٹھ اشیاء آٹھ چیزوں کے لئے باعثِ زینت ہیں۔

(۱) پاکدامنی زینتِ فقر ہے (۲) شکر زینتِ ثروت ہے۔

(۳) صبر، آزمائش کی زینت ہے (۴) تواضع، حسب کی زینت ہے۔

(۵) حلم، عالم کی زینت ہے (۶) گریہ خوف کی زینت ہے۔

(۷) خشوع نماز کی زینت ہے (۸) علی علیہ السلام کا ذکر مجلس کی زینت ہے۔

جو شخص آٹھ چیزوں کو چھوڑے گا۔ اُسے آٹھ چیزیں عطا ہوں گی۔

(۱) جو فضول گفتگو چھوڑ دے۔ اُسے حکمت ملے گی۔

(۲) جو فضول نگاہ چھوڑ دے اُسے خشوعِ قلب ملے گا۔

(۳) جو زیادہ کھانا چھوڑ دے اسے عبادت کی لذت ملے گی۔

(۴) جو دنیا کی محبت چھوڑ دے۔ اُسے آخرت کی اُلفت ملے گی۔

(۵) جو لوگوں کے عیوب سے توجّہ ہٹالے، اسے اپنے عیوب دیکھنے کی نظر ملے گی۔

(۶) جو کیفیّتِ الٰہی میں غور کرنا چھوڑ دے اُسے نِفاق سے نجات ملے گی۔

(۷) جو لوگوں سے دشمنی کرنا چھوڑ دے اسے محبّت ملے گی۔

(۸) جو حسد چھوڑ دے اسے راحت ملے گی۔

کلبی کی روایت ہے۔ جناب آدمؑ وحوّاؑ اس زمین پر اُترے تو اس وقت انہوں نے اپنے جسموں کو پتوّں سے ڈھانپا ہُوا تھا۔ خداوند تعالیٰ نے جب ان کی یہ برہنگی دیکھی تو جنّت سے ایک بھیڑ کا جوڑا بکھری کا ایک جوڑا، گائے کا ایک جوڑا اور ایک جوڑا اونٹ کا نازل فرمایا۔

جناب آدم کو حکم ملا کہ بھیڑ کی اُون لے لیں۔ جناب آدم نے بھیڑ کی اُون حاصل کی اور حضرت حوّار نے اسے کاتا اور اس کا کپڑا تیار کیا ایک جُبّہ حضرت آدم کے حوالے کیا۔ اور اپنے لئے ایک لمبی قمیض تیار کی اور اوڑھنی تیار کر کے پہنی۔

حضرت جبرائیلؑ نے جنّت سے کچھ بیج لئے اور حضرت آدم علیہ السلام کو کاشت کاری کی تعلیم فرمائی۔ اور کہا کہ آج کے بعد اپنے پسینے کی کمائی کھاؤ گے۔ اور یہ زراعت کا پیشہ اپنی اولاد کو بھی سکھانا۔ تاکہ وہ بھی لوگوں کی محتاجی اور لالچ سے محفوظ رہیں۔

# پانچویں فصل

## حفظُ اللِّسان

برادرِ عزیز! — حق سبحانہ نے تمہیں زبان اس لئے عنایت فرمائی کہ اس کے ذریعے بکثرت ذکرِ خدا کر سکو۔ تلاوت قرآن کر سکو اور مخلوق خدا کو دین کی طرف دعوت دے سکو۔ اور اپنے دین و دنیا کی حاجات کے لئے مافی الضمیر کا اظہار کر سکو۔

اسی مقصدِ تخلیق کے لئے اپنی زبان کو آٹھ چیزوں سے بچاؤ۔

(۱) جھوٹ: — انتہائی محتاط رہو۔ اپنی پیاری زبان کو جھوٹ جیسے موذی مرض سے محفوظ رکھو۔ کیونکہ جھوٹ ہر برائی کی جڑ ہے اور ہر فساد کا منبع ہے۔

۲ :- وعدہ خلافی :- آپ کو پہلے تو کسی سے وعدہ کرنا ہی نہیں چاہیئے۔ یہ آپ کا لوگوں پر احسان ہوگا۔ اگر مجبوراً وعدہ کرنا بھی پڑے تو عاجزی یا سخت ضرورت کے علاوہ کبھی وعدہ خلافی نہ کریں۔ کیونکہ وعدہ خلافی نفاق کی علامت ہے۔ اور بدترین عادت ہے۔

۳ :- غیبت :- کسی شخص کی غیبت سے اپنی زبان کو آلودہ نہ کرو۔ کیونکہ غیبت مُردہ بھائی کے گوشت کھانے کے برابر ہے اور ایک حدیث کے مطابق اس کا جرم ستر مرتبہ زنا کے جرم کے برابر ہے۔

۴ :- مناقشہ و جدال :- کیونکہ اس میں مخاطب کو ایذا دینا ہی مقصود ہوتا ہے اور اس پر طعن و تشنیع کے تیر برسانے ہوتے ہیں۔ اور اس فعلِ بد کے ذریعے اپنے نفس کی تعظیم و تجلیل مقصود ہوتی ہے۔ اور یہ چیز عداوت کو جنم دیتی ہے۔

۵ :- خود ستائی :- یہ انتہائی بری عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى۔ اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہ کرو۔ وہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کو بہتر جانتا ہے۔ ایک حکیم سے پوچھا گیا۔ صدقِ قبیح کون سا ہے؟ اس نے کہا انسان کی خود ستائی صدقِ قبیح ہے۔

۶ :- لعنت :- کسی مومن و مسلم پر اگر وہ لعنت کا حق دار نہیں ہے تو ہرگز لعنت نہیں کرنی چاہیئے۔ ایک حدیث کے مطابق اگر فریقِ ثانی لعنت کا حق دار نہیں ہوتا۔ تو وہی لعنت بھیجنے والے کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔

۷ :- بد دُعا :- حتیّ المقدور بد دُعا سے پرہیز لازم ہے۔ اپنے ظالم کا معاملہ خدا کے سپُرد کر دیں۔ وہ بہترین منصف ہے۔

۸ :- مذاق و بیہودہ گوئی :- اپنی زبان کو مذاق کا ہرگز عادی نہ بنائیں۔ کیونکہ اس سے انسان کی آبرو ختم ہو جاتی ہے اور لوگوں کے دلوں سے رُعب ختم ہو جاتا ہے۔ اگر لوگ آپ سے مذاق بھی کریں۔ تو بھی انہیں جواب نہ دو۔ آپ زبان کی لائی ہوئی مصیبتوں سے جبھی نجات پاسکیں گے جب بلا ضرورت بولنے سے پرہیز کریں گے۔ کیونکہ اکثر یہی زبان ہی دنیا و آخرت کی رسوائی کا سبب ہوتی ہے۔

# تتمہ

ایک زاہد کا قول ہے۔ میں نے صرف آٹھ باتیں طلب کیں اِن کے ذریعے سے مجھے دنیا و آخرت کی سعادت نصیب ہو گئی۔

ا:۔ میں نے قدر و منزلت کو تلاش کیا۔ وہ مجھے علم کے بغیر کسی چیز سے حاصل نہ ہو سکی۔ لہذا تمہیں علم حاصل کرنا چاہیئے۔ تاکہ دونوں جہانوں کی کامیابی حاصل کر سکو۔

۲:۔ میں نے عزّت کو تلاش کیا تو اسے تقویٰ کے بغیر کسی چیز میں نہ پایا۔ تمہیں تقویٰ اختیار کرنا چاہیئے۔ تاکہ باعزّت بن سکو۔

۳:۔ میں نے دولت کو تلاش کیا۔ اسے قناعت کے علاوہ کسی اور چیز میں نہ پایا۔ تمہیں قناعت سے کام لینا چاہیئے۔ تاکہ غنی بن سکو۔

۴:۔ میں نے راحت کو تلاش کیا تو یہ نعمت مجھے لوگوں کے اختلاط چھوڑنے سے ملی لہذا تمہیں چاہیئے۔ کہ لوگوں کے اختلاط سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ تاکہ دونوں جہانوں کی راحت کے حقدار بن سکو۔

۵:۔ میں نے سلامتی کو تلاش کیا تو اُسے اطاعتِ الٰہی کے بغیر کہیں نہ پایا۔ تم بھی اللہ کی اطاعت کرو۔ تاکہ سلامتی حاصل ہو سکے۔

۶:۔ میں نے خضوع کی تلاش کی۔ اسے حق کی تسلیم کرنے کے علاوہ کسی چیز میں نہ پایا۔ تم بھی حق کو تسلیم کرو۔ تاکہ تکبّر سے محفوظ رہ سکو۔

۷:۔ میں نے خوشگوار زندگی کی تلاش کی اُسے ترک خواہشات کے سوا کسی اور چیز میں نہ پایا۔ لہذا تم بھی خواہشات ترک کر دو۔ تاکہ خوشگوار زندگی بسر کر سکو۔

۸:۔ میں نے مدح و ثنا کی تلاش کی۔ اُسے سخاوت کے علاوہ اور کسی چیز میں نہ پایا۔ تم بھی سخی بنو۔ تاکہ لوگ تمہاری مدح و ثنا کر سکیں۔

انہی آٹھ خصلتوں کی وجہ سے مجھے دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں مل گیئں۔

ایک دانا سے سوال کیا گیا:۔ نعمت کیا ہے۔؟ اس نے کہا آٹھ اشیاء میں ہے:۔ امن صحّت، جوانی، حُسن، اخلاق، عزّت، برادری، نیک بیوی۔

قیصرِ روم نے ایک عالم سے پوچھا۔ بلند ترین حکمت کیا ہے؟ اُس نے کہا۔ اپنی قدر و منزلت سے آگاہی۔

قیصر:۔ کامل ترین عقل کیا ہے۔؟

عالم:۔ اپنے علم کی حد پر رُک جانا۔

قیصر:۔ بہترین حِلم کیا ہے؟

عالم:۔ گالیاں سُن کر برداشت کرنا۔

قیصر:۔ عظیم مردانگی کیا ہے۔؟

عالم:۔ اپنی آبرو کی حفاظت۔

قیصر:۔ کامل ترین مال کون سا ہے؟

عالم:۔ جس سے حقوق ادا کئے گئے ہوں۔

قیصر:۔ بہترین سخاوت کون سی ہے؟۔

عالم:۔ سوال سے پہلے عطا کرنا۔

قیصر:۔ سب سے زیادہ نفع مند چیز کون سی ہے۔؟

عالم:۔ اللہ کا تقویٰ اور اس کے لئے اخلاصِ عمل۔

قیصر:۔ سب سے بہتر بادشاہ کون سا ہے؟

عالم:۔ جو قدرت رکھتے ہوئے بُردباری اختیار کرے اور غُصّہ کے وقت جہالت سے دُور رہے۔ اور جو یہ سمجھ لے کہ اس کی حکومت صرف عدل کے ذریعہ سے ہی قائم رہ سکتی ہے۔

# نواں باب

## پہلی فصل

### ایسی احادیث نبویہ جنہیں علمائے خاصہ رضوان اللہ علیہم نے نقل کیا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے
رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا۔
نو چیزیں نو اشیاء کے لئے آفت ہیں۔ (۱) جھوٹ، گفتگو کی آفت ہے۔
(۲) نسیان، علم کی آفت ہے (۳) نادانی، حلم کی آفت ہے۔
(۴) سستی عبادت کی آفت ہے (۵) خود پسندی، حسن ادب کی آفت ہے۔
(۶) سرکشی، شجاعت کی آفت ہے (۷) احسان جتلانا، سخاوت کی آفت ہے۔
(۸) تکبر، خوبصورتی کی آفت ہے (۹) فخر، حسب کی آفت ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کے متعلق سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا معاذ! تم نے امر عظیم کے متعلق مجھ سے پوچھا ہے۔ اس کے بعد آپ کے دیدۂ مبارک سے آنسو رواں ہوئے۔ اور فرمایا میری اُمّت کے بدکار لوگ قیامت کے دن نو مختلف صورتوں میں مبعوث کئے جائیں گے۔

(۱) کچھ بندر کی صورت میں ہوں گے۔ (۲) کچھ خنزیر کی شکل میں اٹھیں گے۔
(۳) کچھ اس طرح سے مبعوث ہوں گے۔ ان کی گردنیں نیچے اور ان کی ٹانگیں اوپر ہوں گی۔ انہیں گھسیٹا جا رہا ہوگا۔ (۴) کچھ اندھے بنا کر اٹھائے جائیں گے۔ (۵) کچھ بہرے گونگے ہونگے۔
(۶) کچھ کے ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے۔ (۷) کچھ کو آگ کی شاخوں پر پھانسی دی جا رہی ہوگی۔ (۸) کچھ لوگوں کے جسم سے مُردار کی سی عفونت اُٹھ رہی ہوگی۔

۹ :- کچھ جہنم کے قمیص پہنا کر مبعوث کئے جائیں گے۔ جو پگھلے ہوئے تارکول کی طرح ان کے جسم سے چمٹے ہوئے ہوں گے۔

بندر کی شکل میں مبعوث ہونے والے نکتہ چین لوگ ہیں جو ہر بات میں برائی کا پہلو نکال لیتے ہیں

خنزیر کی شکل میں مبعوث ہونے والے حرام خور لوگ ہیں۔

جو اُلٹے چل رہے ہوں گے۔ یہ سُود خور ہوں گے۔

جو اندھے اٹھائے جائیں گے یہ غلط فیصلے کرنے والے ہوں گے۔

گونگے بہرے ہو کر مبعوث ہونے والے اپنے اعمال پہ ناز کرنے والے ہوں گے۔

اور جن کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہمسایوں کو تکلیف دیتے تھے

آگ کی شاخوں پر صلیب پانے والے وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی بادشاہوں کے پاس چغلیاں کرتے ہیں۔

جن کے جسم سے مردار کی طرح بدبو کے بھبھوکے اُٹھ رہے ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی خواہشات ولذّات کی پیروی کرتے تھے۔ اور اپنے مال میں سے اللہ کا حق ادا نہیں کرتے تھے۔

اور جنہیں دوزخ کی قمیصیں پہنائی جائیں گی یہ فخر و تکبّر کرنے والے لوگ ہوں گے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

میری امّت کو نو چیزیں معاف کر دی گئی ہیں۔ خطا، نسیان، جس پر انہیں مجبور کیا جائے جس کام کی طاقت نہ ہو۔، حالتِ اضطرار میں جو کام واقع ہو، حسد، بدفالی، تفکّر، مخلوق کے لئے دل میں وسوسہ بشرطیکہ زبان پر نہ لائے۔

حضرت ابو عبداللہ جعفر صادق[ع] نے اپنے اسناد سے امیرالمومنین[ع] سے روایت کی۔ آپ[ص] نے فرمایا :-

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔ کہ آپ[ص] کے پاس بنو عبدالقیس کا ایک وفد آیا اور انھوں نے حضور اکرم[ص] کے سامنے کھجور کا تھال پیش کیا۔ آپ[ص] نے دریافت فرمایا یہ ہدیہ ہے یا صدقہ ہے۔ انہوں نے عرض کی یہ ہدیہ ہے۔ پھر آپ نے پوچھا یہ کونسی کھجور ہے۔ انھوں نے کہا۔ یہ برنی کھجور[1] ہے۔ آپ[ص] نے فرمایا تمہاری اس کھجور کے نو اوصاف ہیں۔

---

[1] کھجوروں کی ایک قسم کا نام ہے۔

جبرئیل اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں ۔ مجھے بتا رہے ہیں کہ اس کھجور کی نو خصوصیات ہیں ۔ منہ کی بُو کو خوشگوار بناتی ہے، چہرے کو خوبصورتی دیتی ہے، معدہ کو تقویت دیتی ہے، طعام ہضم کرتی ہے، سامعہ اور باصرہ میں اضافہ کرتی ہے، کمر کو مضبوط بناتی ہے۔ شیطان کو دھوکا دیتی ہے، اللہ کے قریب کرتی ہے، شیطان سے دُور کرتی ہے۔

اُم ہانی دختر حضرت ابوطالب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ نے مجھے نو خصوصیات عنایت فرمائیں۔

(۱) اسلام کو میرے ذریعہ سے ظاہر کیا۔ (۲) مجھ پر قرآن مجید کو نازل فرمایا۔

(۳) کعبہ میرے ذریعے فتح کرایا (۴) مجھے اپنی تمام مخلوقات پر فضیلت عطا کی۔

(۵) مجھے نسلِ آدم کا سردار اور آخرت میں محشر کی زینت قرار دیا۔

(۶) تمام انبیاءؑ کے لئے اس وقت تک جنت کو حرام قرار دیا جب تک میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں۔

(۷) تمام انبیاء کرام کی امتوں کے لئے اس وقت جنت کو حرام قرار دیا جب تک میری امت جنت میں داخل نہ ہو جائے۔

(۸) میرے بعد میری خلافت کو تا روزِ قیامت میری اہل بیتؑ میں رکھا۔

(۹) جو میرے فرمان کا انکار کرتا ہے تو اس نے اللہ کا انکار کیا۔

حضرت زید بن ارقم راوی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو فرمایا۔ مجھے تمہارے حق میں نو خصلتیں ملی ہیں۔ تین کا تعلق دنیا سے ہے، تین کا تعلق آخرت سے ہے۔ دو تمہارے لئے ہیں اور ایک بات کا مجھے تمہارے متعلق خدشہ ہے۔

تین دنیاوی خصائل :۔ تم میرے وصی ہو۔ میرے جانشین ہو۔ میرے قرض ادا کرنے والے ہو۔

تین اُخروی خصائل :۔ اللہ مجھے لِوَاءُ الحمد کا مالک بنائے گا۔ اور میں وہ تمہارے حوالے کروں گا۔ جناب آدمؑ اور ان کی اولاد میرے پرچم کے نیچے ہو گی۔

جنت کی چابیاں اٹھانے میں تم میری مدد کرو گے۔

میں اپنی شفاعت کا مختار تمہیں قرار دوں گا ۔ جسے تم پسند کرو گے اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔
وہ دو خصال جو تمہارے لیئے ہیں ۔ تم میرے بعد دائرہ اسلام سے خارج نہ ہوگے ۔ تم میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے ۔
جس چیز کا مجھے خدشہ ہے :۔ مجھے ڈر ہے کہ میرے بعد قریش تم سے غدّاری کریں گے ۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا :۔
اللہ نے ہر نسل کا ایک سردار بنایا ہے ۔ گدھ کو پرندوں کا سردار بنایا ۔ گائے چوپایوں کی سردار ہے۔ شیر درندوں کا سردار ہے ۔ اسرافیل ملائکہ کا سردار ہے ۔ آدم علیہ السلام انسانوں کے سردار ہیں ۔ جُمعہ دنوں کا سردار ہے ۔ ماہِ رمضان مہینوں کا سردار ہے ۔ میں انبیاءؑ کا سردار ہوں ۔ علیؑ اولیاء کے سردار ہیں ۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا :۔ میرے رب نے مجھے نو باتوں کو وصیّت فرمائی ہے اور میں بھی اپنی امت کو انہی چیزوں کی وصیّت کرتا ہوں ۔
ظاہر و باطن میں اخلاص ، رضا و غضب میں عدل ، غنا اور فقر میں میانہ روی ، ظالم کو معاف کرنا ، جس نے محروم رکھا اسے عطا کرنا ۔ جس نے قطع رحم کیا ۔ اس سے صلۂ رحمی کرنا ، خاموشی میں تفکّر ، بولنے میں ذِکر ، نگاہ میں عبرت پذیری ۔
دو یہودی حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ اور عرض کی ہمیں وصیّت فرمائیں ۔
آپؐ نے فرمایا :۔ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرو ۔ اِسراف نہ کرو ۔ زِنا نہ کرو ۔ ناحق کسی کو قتل نہ کرو ۔ کسی بے گناہ کو قتل کرانے کے لئے بادشاہ کے پاس مت لے جاؤ ۔ جادُو نہ کرو ۔ سود نہ کھاؤ ۔ عفیف عورتوں پر الزام نہ لگاؤ ۔ میدانِ جنگ میں پشت نہ دکھاؤ ۔ اے نسلِ اسرائیل ۔ ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو ۔ یہودیوں نے آپ کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیا ۔ اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسولؐ ہیں ۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا :۔
گناہانِ کبیرہ نو ہیں ۔ چار کا تعلق زبان سے ہے ۔ شرک ، جھوٹی گواہی ، عفیف عورت پہ الزام تراشی ، جادو ۔

دو کا تعلق شکم سے ہے ۔ سود خوری ، ظلم سے یتامیٰ کا مال کھانا ۔
ایک کا تعلق ہاتھ سے ہے ۔ ناحق کسی کو قتل کرنا ۔
ایک کا تعلق قدموں سے ہے ۔ جہاد سے بھاگنا ۔
ایک کا تعلق سارے بدن سے ہے ۔ وہ ہے والدین کی نافرمانی ۔
اگر ہلاکت سے بچنا چاہتے ہو تو ان گناہوں سے پرہیز کرو ۔

# دوسری فصل

## امیر المومنین علیہ السلام کے فرمودات

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ۔ آپؑ نے فرمایا :۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نو چیزیں عطا کی ہیں ۔ مجھ سے پہلے سوائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کو عطا نہیں فرمائیں ۔

(۱) اللہ نے میرے لئے علم کے راستوں کو کھول دیا ۔

(۲) مجھے علل و اسباب کا علم دیا ۔ (۳) بادلوں کو میرے امر کے تابع فرمایا ۔

(۴) مجھے علمِ المنایا والبلایا[۱] کی تعلیم دی ۔ (۵) مجھے بہترین فیصلہ کرنے کی قوت دی ۔

(۶) میں نے ملکوتِ آسمانی و زمینی کا مشاہدہ کیا جس کی وجہ سے میں نے علمِ ما کان وما یکون[۲] حاصل کیا ۔

(۷) میری ولایت کے ذریعے اس امت پر اتمام نعمت ہوا ۔

(۸) میری ولایت کے ذریعے اس امت کا دین مکمل ہوا ۔

---

[۱] منایا ۔ منیتہ کی جمع ہے یعنی موت ۔ بلایا بلیتہ کی جمع ہے اس کا معنی ہے ۔ آزمائش ۔ حوادث یعنی اللہ نے مجھے لوگوں کی عمر اور ان کی موت کی کیفیت اور آنے والے حوادث سے مجھے مطلع فرمایا ۔

[۲] یعنی جو گذر چکا ہے اور جو آئندہ ہونے والا ہے ۔

(۹) میری ولایت کے ذریعے اللہ نے دین کو پسند فرمایا۔

کیونکہ میری ولایت کے اعلان کے موقع پر غدیرخم میں اللہ نے اپنے حبیبؐ سے فرمایا:-

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط

میں نے آج تمہارے دین کو مکمل کیا اور تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔ یہ سب میرے اللہ کا احسان ہے۔ اور اسی کے لئے حمد ہے۔

عامر شعبی بیان کرتے ہیں، امیرالمومنینؑ نے ایسے نو کلمات فرمائے ہیں جن کی وجہ سے بلاغت کے چشمے پھوٹ پڑے۔ جواہر حکمت آشکار ہوئے۔ اور تمام مخلوق ان کے مقابلہ میں ایک کلمہ آج تک پیش نہ کر سکی۔ ان نو کلمات میں سے تین کا تعلق مناجات سے اور تین کا تعلق حکمت سے اور تین کا تعلق آداب سے ہے۔

مناجات کے تین کلمات:- اِلٰهِيْ كَفٰى بِيْ عِزًّا اَنْ اَكُوْنَ لَكَ عَبْدًا كَفٰى بِيْ فَخْرًا اَنْ تَكُوْنَ لِيْ رَبًّا۔ اَنْتَ كَمَا اُحِبُّ فَاجْعَلْنِيْ كَمَا تُحِبُّ ؀

(۱) میری عزت کے لئے یہی کافی ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں۔

(۲) میرے فخر کے لئے یہی کافی ہے کہ تو میرا رب ہے۔

(۳) جیسے میں چاہتا ہوں تو ویسا ہی ہے۔ اور جیسا تو چاہتا ہے مجھے ویسا بنا۔

حکمت کے تین کلمات:- ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہے، جو اس شخص میں ہے۔ وہ شخص کبھی ہلاک نہیں ہوا جس نے اپنی قدر کو پہچانا۔ انسان اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

آداب کے تین کلمات:- جس پر چاہو احسان کرو، اس کے امیر بن جاؤ گے۔ اور جس کے سامنے تمہارا جی چاہے ہاتھ پھیلاؤ۔ اس کے قیدی بن جاؤ گے۔ اور جس سے چاہو استغنا سے پیش آؤ، اس کے ہم پایہ بن جاؤ گے۔

★

# تیسری فصل

## ایسی روایات جنہیں علمائے خاصہ و عامہ نے نقل کیا

نو چیزوں پر زکواۃ واجب ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔
حضور اکرمؐ نے نو چیزوں پر زکواۃ فرض قرار دی۔ اس کے علاوہ چیزوں پر معاف فرمائی۔
گندم ۔ جو ۔ کھجور ، منقّٰی ۔ سونا ۔ چاندی ، گائے ۔ بکری ۔ اونٹ ۔
سائل نے کہا مولا ! کیا جوار پر زکواۃ نہیں ہے ۔ اس پر امام ناراض ہو گئے اور فرمایا۔
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے دور میں تل ، جوار اور چاول اور دوسری سب اجناس تھیں۔ سائل نے کہا لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ کے دور مبارک میں یہ اشیاء نہیں ہوتی تھیں۔ لہذا حضورؐ نے فقط نو چیزوں پر زکواۃ فرض قرار دی۔
امام علیہ السلام نے ناراض ہو کر فرمایا ۔ لوگ جھوٹ کہتے ہیں ۔ معافی اسی چیز کی ہوتی ہے جو موجود ہو۔ واللہ ! ہمیں نو چیزوں کے علاوہ کسی چیز پر زکواۃ کے وجوب کی خبر نہیں ہے ۔ جس کی مرضی ہو تسلیم کرے اور جو چاہے انکار کرے ۔
ہارون بن حمزہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان نو نشانیوں کے متعلق سوال کیا ۔ جو جناب موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھیں۔ آپؑ نے فرمایا وہ نشانیاں یہ ہیں۔
ٹڈی دل ۔ جوئیں ۔ مینڈک ۔ خون ۔ طوفان ، سمندر سے گذرنا ۔ پتھر سے بارہ چشموں کا پھوٹنا ۔ عصا ۔ ید بیضا ۔
یونس بن ظبیان کی روایت ہے ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔
اللہ کے نزدیک حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا کے نو نام ہیں۔
فاطمہ ۔ صدیقہ ۔ مبارکہ ۔ طاہرہ ۔ زکیہ ۔ رضیہ ۔ مرضیہ ۔ محدثہ ۔ زہرا ؑ
پھر فرمایا یونس ! جانتے ہو سیدہ کا نام فاطمہ کیوں ہے ؟ میں نے عرض کی ۔ آپ ہی بیان فرمائیں ۔ آپؑ نے فرمایا اس لئے ان کا نام فاطمہ ہے کہ اللہ نے انہیں شر سے محفوظ رکھا

رکھا ہے۔ اگر کائنات میں حضرت علی علیہ السلام نہ ہوتے تو حضرت زہراؑ کا تا قیامت روئے زمین پر کوئی کفو ہی نہ ہوتا۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا دنیا بمنزلہ ایک صورت کے ہے۔ اس کا سر تکبر ہے۔ اس کی آنکھ حرص ہے۔ اس کا کان طمع ہے۔ اس کی زبان، ریا ہے۔ اس کا ہاتھ خواہش ہے، اس کا قدم خود پسندی ہے۔ اس کا دل، غفلت ہے۔ اس کا وجود فنا ہے۔ اور اس کا حاصل، زوال ہے۔ جس نے دنیا سے محبت کی، دنیا نے اسے تکبر دیا۔ جس نے دنیا کو حسین سمجھا دنیا نے اُسے حرص دیا۔ جس نے دنیا کی تلاش کی، دنیا نے اسے طمع دیا۔ جس نے دنیا کی مدح سرائی کی دنیا نے اسے ریا کاری دی۔ جس نے دنیا نے اسے غفلت دی۔ جسے متاع دنیا اچھا لگا، دنیا اسے فتنہ میں ڈال کر چلی گئی۔

جس نے دنیا اکھٹی کی اور بخل کیا، یہ اسے اپنے ٹھکانے یعنی دوزخ میں لے گئی۔

صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا:۔

نو چیزوں سے مومن کے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔

۱:۔ رضا اسے باطل میں داخل نہ کرے۔ ۲:۔ غضب اسے حق سے نہ نکالے۔

۳:۔ طاقت اُسے ناجائز قبضہ پر متمکن نہ کرے۔ ۴:۔ بیہودہ کلام سے بچے۔

۵:۔ زائد مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔

۶:۔ اپنی معیشت کی صحیح منصوبہ بندی کرے۔

۷:۔ تقیہ کے وقت تقیہ سے کام لے۔ ۸۔ حسن اخلاق کا مالک ہو۔

۹:۔ سخاوت کرے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا گریہ تین قسم کا ہے۔

(۱) خوف خدا میں رونا (۲) اپنے گناہوں پر رونا (۳) کسی عطیہ کے منقطع ہونے کے خوف سے رونا۔

پہلی قسم کا رونا گناہوں کا کفارہ ہے۔

دوسری قسم کا رونا عیوب کی طہارت ہے۔

تیسری قسم کا رونا رضائے محبوب تعلق برقرار رکھا ہے۔
گناہوں کے کفّارہ کا ثمر عقوبات سے نجات ہے۔ طہارتِ عیوب کا ثمر ہمیشہ کی نعمت ہے۔ رضائے محبوب سے وابستہ ہونے کا ثمر دیدار اور اضافہ ہے۔

## خاتمہ

بعض صحابہؓ کا بیان ہے۔ جو شخص ہمیشہ نماز پنجگانہ کو اپنے وقت پر ادا کرے اللہ اس کو نو کرامات سے مکرّم فرمائے گا۔

۱ :۔ اللہ اُس سے محبت کرے گا۔ ۲:۔ اس کا بدن صحت مند رہے گا۔
۳ :۔ ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے ۴:۔ اس کے گھر برکت کا نزول ہوگا۔
۵ :۔ اس کے چہرے پر صالحین کی علامات ظاہر ہوں گی۔
۶ :۔ اس کا دل نرم ہوگا۔ ۷ :۔ پُل صراط سے بجلی کی چمک کی طرح سے گذرے گا۔
۸ :۔ اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے نجات دے گا۔
۹ :۔ اُسے اپنے اولیاء کے ساتھ جگہ دے گا۔ جن پر کوئی خوف و حزن نہیں ہوگا۔

داناؤں کا قول ہے:۔ جس میں عقل نہیں، اس میں دین نہیں ہے۔ جس میں دین نہیں ہے اس میں عمل نہیں ہے۔ جس میں علم نہیں اس میں نیت نہیں ہے۔ جس میں قناعت نہیں اس میں راحت نہیں ہے۔ جس کا باطن خراب ہو، اُسے توفیق نہیں۔ جو محکم کام کرے گا۔ سلامتی پائے گا۔ جس پر سستی کا غلبہ ہوجائے۔ ندامت اس کا احاطہ کرلیتی ہے۔ جو اپنی خواہشات کی نافرمانی نہیں کرتا وہ اپنی عقل کا کہا نہیں مانتا۔

جو پست عادات سے نفرت نہ کرے۔ وہ فضائل سے محبت نہیں کرتا۔

برادرِ عزیز!۔

چغل خور سے نفرت کرنی چاہیئے اور اسے سچا نہیں سمجھنا چاہیئے۔

چغل خور ہمیشہ نو قسم کی برائیوں میں مبتلا رہتا ہے۔

جھوٹ۔ غیبت۔ عہد شکنی۔ خیانت۔ کینہ۔ حسد۔ نفاق۔ لوگوں میں فساد برپا کرنا۔

دھوکہ دہی ۔ خداوند کریم نے فرمایا:۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۔
ہلاکت ہے ہر چغل خور طعنہ دینے والے کے لئے۔
اس آیت میں ھمزہ سے مراد چغل خور ہے ۔ ولید بن مغیرہ کی مذمت میں فرمایا۔ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۔
چغلی لے کر جانے والا ہے ۔
حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام کی بیویوں کے متعلق فرمایا۔ فَخَانَتَاهُمَا ۔
ان دو عورتوں نے اپنے شوہروں سے خیانت کی ۔
حضرت لوطؑ کی بیوی اپنی قوم کو مہمانوں کے متعلق بتاتی تھی اور حضرت نوحؑ کی بیوی قوم سے کہتی تھی ۔ کہ نعوذ باللہ حضرت نوحؑ پاگل ہیں ۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ
جنت میں چغل خور داخل نہیں ہوگا ۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ کیا میں تمہیں بدترین لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں۔
صحابہ کرام نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ (ص)
فرمایا سب سے برے لوگ وہ ہیں ۔ جو چغل خوری کر کے دوستوں میں فساد پھیلاتے ہیں۔
اور بے گناہوں میں عیب تلاش کرتے ہیں ۔
جب کسریٰ کا وزیر بزرجمہر فوت ہوا تو اس کے سرہانے نو کلمات لکھے ہوئے تھے ۔

۱:۔ جب اللہ نے مخلوقات کے رزق کو اپنے ذمہ لیا ہے تو غم و فکر کیوں ہے ۔

۲:۔ جب رزق تقسیم ہو چکا ہے تو حرص کی ضرورت کیا ہے

۳:۔ جب دنیا ایک حسین دھوکا ہے تو اس کی طرف جھکاؤ کی ضرورت کیا ہے ۔

۴:۔ جب جنت حق ہے تو ترکِ عمل کیوں ہے ۔

۵:۔ جب قبر حق ہے تو بلند و بالا عمارتیں کیوں ہیں ۔

۶:۔ جب جہنم حق ہے تو زیادہ ہنسنا کیوں ہے ۔

۷:۔ جب حساب حق ہے تو مال کی جمع آوری کیوں ہے ۔

۸:۔ جب قیامت کا دن حق ہے تو قلتِ جزع کیوں ہے ۔ ۹:۔ جب ابلیس تیرا دشمن ہے تو اپنے دشمن کی پیروی کیوں ہے ۔

# دسواں باب

## پہلی فصل

### احادیثِ نبویہ جنہیں علمائے خاصہ و عامہ نے نقل کیا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا:۔

صدقہ دو اس لئے کہ صدقہ میں دس خوبیاں ہیں ۔ پانچ کا تعلق دنیا سے ہے اور پانچ کا تعلق آخرت سے ہے ۔ دنیاوی خوبیاں یہ ہیں ۔ (۱) مال کی طہارت ۔ (۲) تمہارے بدن کی طہارت

۳۔ تمہارے بیماروں کی دوا (۴) دلوں میں خوشی کا داخل ہونا (۵) مال و رزق میں اضافہ۔

اُخروی خوبیاں یہ ہیں :۔ (۱) قیامت کے دن سایہ نصیب ہوگا ۔

(۲) حساب میں آسانی ہوگی ۔ (۳) نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا ۔

(۴) پُل صراط سے بآسانی گذر ہوگا ۔ (۵) بلند مقام نصیب ہوگا ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا :۔

جب میری اُمّت میں دس کام ظاہر ہوجائیں گے تو اللہ ان کو دس قسم کی سزائیں دے گا ۔

(۱) جب دُعا مانگنا کم کریں گے تو مصائب نازل ہوں گے ۔

(۲) جب صدقات دینا چھوڑ دیں گے تو بیماریاں بڑھیں گی ۔

(۳) جب زکوٰۃ بند کریں گے تو مولیشی ہلاک ہوں گے ۔

(۴) جب بادشاہ ظلم کریں گے تو بارش روک لی جائے گی ۔

(۵) جب زِنا عام ہوجائے تو اچانک موت بڑھ جائے گی ۔

(۶) جب ریا کاری بڑھ جائے تو زلزلے بکثرت آئیں گے ۔

(۷) جب حکمِ خدا کے خلاف فیصلے کریں گے تو ان پر ان کے دشمنوں کا غلبہ ہوجائے گا ۔

(۸) جب عہد شکنی کریں گے تو اللہ انہیں قتل کے ذریعہ آزمائے گا ۔

(۹) جب ناپ تول میں کمی کریں گے تو ان پر قحط مسلط کیا جائے گا۔

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝

خود لوگوں ہی کے اپنے ہاتھوں کی کارستانیوں کی بدولت خشک و تر میں فساد پھیل گیا۔ تاکہ یہ لوگ جو کچھ کر چکے ہیں۔ خدا ان کو ان میں سے بعض کرتوتوں کا مزہ چکھا دے گا۔ تاکہ یہ لوگ باز آئیں۔

قتادہ رضؓ نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا لوگو! اللہ کا خوف کرو اور صلۂ رحمی کرو۔ یہ دونوں کام دنیاوی برکت اور اخروی مغفرت کا باعث ہیں۔ یاد رکھو! صلۂ رحمی کے دس فوائد ہیں۔

(۱) اللہ کی رضا (۲) دلوں کی خوشی (۳) ملائکہ کی خوشی (۴) لوگوں کی ثنا کا حقدار بننا۔

(۵) شیطان کی رسوائی (۶) زیادتی عمر (۷) اضافۂ رزق (۸) مرنے والے خوش ہوتے ہیں۔

(۹) کمالِ مردانگی (۱۰) ثواب کا اضافہ۔

کتاب لباب الالباب میں درج ہے کہ ایک شخص حضور اکرمؐ کے پاس آیا۔ اور عرض کی ـــ قبلۂ عالم۔! کیا آپ مجھے موت کی تمنّا کرنے کی اجازت دیتے ہیں؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ موت ایک لازمی امر ہے۔ جس سے کوئی مَفر نہیں ہے۔ موت ایک لمبے سفر کا نام ہے اور جو اس کی تمنّا کرے تو اس کے لازمی ہے کہ وہ دس ہدیہ لے کر جائے۔ اس شخص نے پوچھا قبلۂ عالم؛ وہ کون سے ہدیے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا:۔ عزرائیل کا ہدیہ، قبر کا ہدیہ، منکر نکیر کا ہدیہ۔ میزان کا ہدیہ، صراط کا ہدیہ، مالک[۱] کا ہدیہ، رضوان[۲] کا ہدیہ۔ نبیؐ کا ہدیہ۔ جبرائیل کا ہدیہ۔ اللہ کا ہدیہ۔

---

[۱] مالک۔ دوزخ کے داروغہ کا نام ہے۔ [۲] رضوان جنّت کا نام ہے۔

خوب یاد رکھو عزرائیل کا ہدیہ چار اشیاء ہیں ۔
(۱) جن لوگوں کے تم سے مطالبے ہیں انہیں راضی کرنا ۔ (۲) جو فرائض فوت ہوئے انہیں بجالانا ۔
(۳) خدا کے حضور جانے کا شوق ۔ (۴) موت کی تمنّا

ہدیۂ نکیرین :۔ چار چیزیں ہیں ۔ (۱) راست گوئی (۲) غیبت نہ کرنا ۔
(۳) حق بات کہنا (۴) ہر ایک سے تواضُع سے پیش آنا ۔

ہدیۂ میزان :۔ چار چیزیں ہیں ۔ (۱) غصّہ پینا ۔ (۲) تقویٰ (۳) نماز باجماعت کے لئے چل کر جانا ۔ (۴) نیکیوں کی طرف دعوت دینا ۔

ہدیۂ صراط :۔ چار چیزیں ہیں ۔ (۱) اِخلاصِ عمل (۲) حُسنِ اَخلاق (۳) اللہ کا بکثرت ذکر (۴) تکالیف سہنا ۔

ہدیۂ مالک :۔ چار چیزیں ہیں ۔ (۱) خوفِ خدا میں رونا (۲) مخفی طور پر صدقہ دینا ۔
(۳) نافرمانی کا ترک کرنا (۴) والدین کے ساتھ حُسن سلوک ۔

ہدیۂ رضوان :۔ چار چیزیں ہیں ۔ (۱) ناپسندیدہ معاملات کو برداشت کرنا ۔
(۲) نعماتِ الٰہی کا شکر (۳) اطاعتِ الٰہی میں مال خرچ کرنا ۔
(۴) دقت کے مال کی نگہبانی کرنا ۔

ہدیۂ نبیؐ :۔ چار چیزیں ہیں (۱) نبیؐ کی محبت ۔ (۲) نبیؐ کی سنت پر عمل کرنا ۔
(۳) نبیؐ کی اہلِ بیتؑ سے محبت (۴) زبان کو برائیوں سے روکنا ۔

ہدیۂ جبرائیل چار چیزیں ہیں ۔ (۱) کم کھانا (۲) کم سونا (۳) کم بولنا ۔
(۴) ہمیشہ اللہ کی حمد کرنا ۔

ہدیۂ خدا :۔ چار چیزیں ہیں (۱) اَمر بِالمَعرُوف (۲) نہی عَنِ المُنکَر
(۳) مخلوق کی خیر خواہی ۔ (۴) ہر ایک پر شفقت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا :۔ اللہ میری امت کے دس افراد پر ناراض ہوگا ۔ اور انہیں دوزخ بھیجا جائے گا ۔

(۱) بوڑھا زانی ۔ (۲) گمراہ امام (۳) شراب کا رسیا ۔ (۴) والدین کا نافرمان ۔

(۵) عفیف عورت پر الزام لگانے والا۔ (۶) چغل خور۔ (۷) جھوٹی گواہی دینے والا۔
(۸) زکواۃ نہ دینے والا۔ (۹) ظلم کرنے والا۔ (۱۰) بے نماز

خبردار بے نماز کو دُگنا عذاب دیا جائیگا۔ بے نماز کو میدانِ حشر میں اس طرح سے لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے ہوں گے۔ اور فرشتے آگ کے گُرز لے کر اس کے چہرے پر مار رہے ہوں گے۔

بے نماز کو جنّت کہے گی تو میرا نہیں تو میری رہائش کے قابل نہیں ہے۔ اور اس کو دوزخ کہے گی۔ میرے قریب آجاؤ۔ میں تمہیں سخت عذاب دوں گی۔ دوزخ چیخ مارے گی۔ پھر اسے سر کے بل دوزخ میں قارون کے پاس ڈال دیا جائے گا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:۔ اللہ کی عبادت عقل کے بغیر نہیں ہو سکتی اور انسان کی عقل اس وقت تک مکمّل نہیں ہوتی جب تک اس میں دس باتیں نہ آجائیں۔

(۱) اس سے اچھائی کی امید رکھی جاتی ہو۔
(۲) لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں۔ (۳) اپنی زیادہ نیکی کو بھی کم سمجھے۔
(۴) لوگوں کی چھوٹی نیکی کو بھی بڑا سمجھے (۵) حاجت کی تلاش سے خستہ نہ ہو۔
(۶) پوری زندگی میں علم کی طلب سے تنگ دل نہ ہو۔
(۷) اسے دولت سے زیادہ فقر عزیز ہو۔
(۸) دنیاداروں کی دی ہوئی عزّت سے اُسے ذلّت عزیز ہو۔
(۹) دنیا سے اپنی دو وقت کی روٹی حاصل کرے۔
(۱۰) جب بھی کسی کو دیکھے تو یہ سمجھے کہ یہ مجھ سے بہتر ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:۔ دس چیزیں بالوں کو سفید کرتی ہیں۔

(۱) عورتوں سے بکثرت معانقہ (۲) مٹی سے سر دھونا۔
(۳) بیت الخلاء میں زیادہ دیر بیٹھنا (۴) بیت الخلاء میں بیٹھ کر باتیں کرنا۔
(۵) زیادہ خوشبوئیں استعمال کرنا۔ (۶) رات کو پانی پینا
(۷) شرم گاہ کی طرف نظر کرنا (۸) منہ کے بل سونا۔

(۹) کھڑے ہوکر پانی پینا۔ (۱۰) آستین سے منہ پونچھنا۔

# دوسری فصل

## احادیثِ نبویہ جنہیں علمائے عامّہ نے نقل کیا

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:۔ لوگو! تمہیں مسواک کرنا چاہیئے۔ مسواک میں دس فائدے ہیں۔ (۱) منہ کو پاک صاف کرتا ہے (۲) رب راضی ہوتا ہے۔

(۳) شیطان ناراض ہوتا ہے۔ (۴) کراماً کاتبین محبّت کرتے ہیں۔

(۵) مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔ (۶) بلغم ختم ہوتا ہے۔

(۷) منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ (۸) صفرا اور سودا کم ہوتا ہے۔

(۹) آنکھ کو قوّت ملتی ہے۔ (۱۰) دانتوں کا پیلا پن ختم ہوتا ہے۔

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:۔ اِس امّت کے دس افراد اللہ کے منکر ہیں حالانکہ وہ اپنے آپ کو مُسلم سمجھے ہوئے ہیں۔

(۱) ناحق قتل کرنے والا (۲) بے غیرت (۳) زکواۃ نہ دینے والا۔

(۴) شرابی (۵) جو حج کی استطاعت رکھتے ہوئے حج نہ کرے۔

(۶) فساد برپا کرنے والا (۷) کفار کے ہاتھ اسلحہ بیچنے والا۔

(۸) عورت کے ساتھ وطی فی الدبر کرنے والا (۹) جانور سے بدفعلی کرنے والا۔

(۱۰) اپنی محرم سے نکاح کرنے والا۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:۔ بندہ اس وقت تک آسمان اور زمین میں مومن نہیں کہلا سکتا جب تک زیادہ سخاوت نہ کرے۔ اور سخاوت اس وقت تک نہیں کرے گا۔ جب تک مسلم نہ بنے گا۔ اور مسلم اس وقت تک نہیں بن سکے گا۔ جب تک لوگ اس کے ہاتھ اور زبان سے سلامتی محسوس نہ کریں۔ اور لوگ اس وقت تک اس کے ہاتھ اور زبان سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے جب تک وہ عالِم نہیں ہوگا۔ اور اس وقت تک عالِم نہیں بن سکتا۔ جب تک اپنے علم پر عمل نہ کرے۔

اس وقت تک عالمِ باعمل نہیں بن سکتا جب تک زاہد نہ بنے ۔ اور زاہد اس وقت تک نہیں بن سکتا جب تک متقی نہ بنے اور اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا ، جب تک متواضع نہ بنے اور اس وقت تک متواضع نہیں بن سکتا جب تک اپنے آپ کو نہ پہچانے ۔ اور اپنے آپ کو اس وقت تک نہیں پہچان سکتا جب تک عاقل نہ ہو ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

عافیت دس طرح کی ہے ۔ پانچ قسم کی عافیت کا تعلق دنیا سے ہے ۔ اور پانچ کا تعلق آخرت سے ہے ۔ دنیاوی عافیت یہ ہے :۔ (۱) علم (۲) عبادت (۳) رزقِ حلال

(۴) تکلیف پر صبر (۵) نعمت کا شکر ۔

اخروی عافیت یہ ہے :۔ (۱) ملک الموت نرمی سے رُوح قبض کرے ۔

(۲) قبر میں اُسے نکیرین خوف زدہ نہ کریں ۔ (۳) آخرت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہے ۔

(۴) اس کی برائیاں مٹا دی جائیں اور نیکیاں قبول کر لی جائیں ۔

(۵) آنکھ جھپکنے کی دیر میں پُل صراط کو عبور کر کے جنت میں داخل ہو جائے ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تمہیں دس چیزوں کی تعلیم دی ہے ۔ ان پر عمل کرو ۔ اور یہ کام تقاضائے فطرت ہیں ۔

(۱) مسواک کرنا (۲) کُلی کرنا (۳) ناک میں پانی ڈالنا ۔ (۴) مونچھیں منڈوانا ۔ (۵) ڈاڑھی رکھنا ۔

(۶) ختنہ کرانا (۷) زیرِ ناف بال صاف کرنا (۸) استنجا کرنا ۔ (۹) ناخن تراشنا ۔

(۱۰) بغلوں کے بال منڈوانا ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔ زیادہ ہنسنے والے کو دس سزائیں ملیں گی ۔

(۱) اس کا دل مردہ ہو جائے گا ۔ (۲) اس کی آبرو ختم ہو جائیگی ۔

(۳) دشمن اور شیطان اس پر شماتت کریں گے (۴) اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا ۔

(۵) قیامت کے دن اس کا حساب سخت ہوگا ۔

(۶) زمین اور آسمان والے اس سے بُغض رکھیں گے ۔ (۷) نبیؐ اس سے منہ موڑے گا ۔

(۸) اُس پر فرشتے لعنت کریں گے۔ (۹) تمام یاد کردہ باتیں بھول جائے گا۔

(۱۰) قیامت کے دن رُسوا ہوگا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔

میری امت کے دس گروہ بغیر توبہ کے جنت میں نہیں جائیں گے۔

(۱) اُمراء کا خوشامدی جوان کے آگے چلے۔ (۲) نبش قبر کرنے والا۔

(۳) چغل خور (۴) طنبورہ نواز (۵) جو گناہ معاف نہ کرے اور مجبوری کو قبول نہ کرے۔

(۶) بے غیرت (۷) طبلہ نواز (۸) حرامزادہ (۹) راستے پر بیٹھ کر لوگوں کی غیبت کرنے والا۔

(۱۰) والدین کا نافرمان۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ مسجد میں داخل ہونے کے دس آداب ہیں۔

(۱) جوتے یا موزے کو اُتارے (۲) داخل ہونے کے وقت پہلے دایاں قدم رکھے۔

(۳) داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَآ اَبْوَابَ فَضْلِکَ وَ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ

(۴) اہلِ مسجد پر سلام کرے (۵) اگر مسجد میں کوئی نہ ہو تو یہ پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ٥

(۶) نمازی کے آگے سے نہ گزرے (۷) بلا وضو مسجد میں داخل نہ ہو۔ (۸) مسجد میں دنیاوی کاروبار نہ کرے (۹) دنیاوی گفتگو نہ کرے۔

(۱۰) کم از کم مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ کر باہر نکلے۔ باہر نکلتے وقت یہ دُعا پڑھے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ ٥

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ نماز دین کا ستون ہے اور اس کے دس فوائد ہیں۔

(۱) چہرے کا نور (۲) دل کا نور (۳) بدن کی راحت (۴) قبر میں مانوسیت (۵) رحمت کا مقام (۶) آسمانی چراغ (۷) میزان میں وزن (۸) اللہ کی رضا (۹) جنت کی قیمت۔ (۱۰) دوزخ سے حجاب۔ جس نے نماز قائم کی اس نے اپنے دین کو قائم رکھا۔ اور جس نے نماز کو چھوڑا اس کا دین گر گیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

جب اللہ اہلِ جنت کو جنت روانہ کرنے کا ارادہ فرمائے گا۔ تو ان کے پاس ایک فرشتے کو بھیجے گا اس کے پاس تحفہ اور لباس ہو گا۔ جب وہ لوگ داخل ہونا چاہیں گے۔ تو فرشتہ کہے گا۔ ٹھہر جاؤ۔ میرے پاس تمہارے لئے رب العالمین کا ہدیہ ہے وہ لیتے جاؤ۔

اہلِ جنت کہیں گے کون سا ہدیہ ہے۔؟ وہ کہے گا۔ میرے پاس دس انگوٹھیاں ہیں وہ پہن لو۔ پہلی انگوٹھی پر لکھا ہو گا۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ

تم پر سلام ہو تم پاک ہوئے ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

دوسری انگوٹھی پر تحریر ہو گا۔ اُدْخُلُوْھَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ۔

سلامتی اور امن کے ساتھ جنت میں چلے جاؤ۔

تیسری انگوٹھی پر تحریر ہو گا:۔ میں نے تم سے غم و اندوہ کو دور کیا۔

چوتھی انگوٹھی پر تحریر ہو گا:۔ ہم نے تمہیں زیور اور لباس پہنائے۔

پانچویں انگوٹھی پر تحریر ہو گا:۔ ہم نے حورِ عین سے تمہاری شادی کی۔

چھٹی انگوٹھی پر تحریر ہو گا:۔ میں نے آج تمہیں تمہارے صبر کا بدلہ دیا ہے۔

ساتویں انگوٹھی پر تحریر ہو گا:۔ میں نے تمہیں جوان بنایا ہے اب کبھی بوڑھے نہیں ہو گے۔

آٹھویں انگوٹھی پر تحریر ہو گا:۔ تمہیں انبیاءؑ و صدیقین شہدا و صالحین کی رفاقت دی گئی۔

نویں انگوٹھی پر تحریر ہو گا:۔ میں نے تمہیں امن دیا ہے اب کبھی تمہیں خوف لاحق نہیں ہو گا۔

دسویں انگوٹھی پر تحریر ہو گا:۔ اب تم رحمٰن و رحیم عرش کریم کے مالک کی ہمسائیگی میں ہو۔

اور جب اللہ اہلِ نار کو دوزخ بھیجنے کا ارادہ فرمائے گا۔ تو ان کے پاس ایک فرشتے کو

بھیجے گا - اور اس کے پاس دس انگوٹھیاں ہوں گی جو انہیں پہنائی جائیں گی -

پہلی انگوٹھی پر تحریر ہو گا - دوزخ جاؤ وہاں تمہیں موت نصیب نہیں ہو گا - اور وہاں سے نکلنا بھی تمہیں نصیب نہیں ہو گا -

دوسری انگوٹھی پر تحریر ہو گا - تمہیں عذاب کے حوالے کیا جا رہا ہے تمہیں کوئی راحت نہیں ملیگی -

تیسری انگوٹھی پر تحریر ہو گا - میری رحمت سے ناامید ہو جاؤ -

چوتھی انگوٹھی پر تحریر ہو گا - ہمیشہ کے لئے غم و اندوہ میں چلے جاؤ -

پانچویں انگوٹھی پر تحریر ہو گا - تمہارا اوڑھنا بچھونا کھانا ، پینا آگ کا ہو گا -

چھٹی انگوٹھی پر تحریر ہو گا - میں تم پر ہمیشہ ناراض رہوں گا -

ساتویں انگوٹھی پر تحریر ہو گا - یہ تمہارے بُرے کاموں کا بدلہ ہے -

آٹھویں انگوٹھی پر تحریر ہو گا - گناہانِ کبیرہ کے بعد توبہ اور ندامت نہ کرنے والو ! تم پر میری لعنت -

نویں انگوٹھی پر تحریر ہو گا - تم نے ابلیس کی پیروی کی دنیا کو ترجیح دی - آخرت کو چھوڑا یہ تمہاری جزا ہے -

دسویں انگوٹھی پر تحریر ہو گا : - تمہیں اچھائی کا حکم دیا گیا - تم نے عمل نہ کیا - برائی سے روکا گیا تم نہ رکے - اب اپنے آپ کو ملامت کرو -

مروی ہے ایک دفعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابلیسِ ملعون کو فرمایا : - اے بدبختِ ازلی ! مجھے یہ بتا کہ میری امت میں تیرے کتنے دوست ہیں ؟ اس ملعون نے جواب دیا دس ہیں -

(۱) ظالم حکمران (۲) متکبر دولت مند (۳) جسے بے فکر ہو کر کہاں سے کما رہا ہے - اور کہاں خرچ کر رہا ہے - (۴) ظالم حکمرانوں کے مددگار علماء (۵) خیانت کار تاجر (۶) ذخیرہ اندوز (۷) زانی (۸) سود خور (۹) بخیل (۱۰) جسے یہ فکر نہیں کہ مال کہاں سے اکٹھا کر رہا ہے -

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میری امت میں تیرے کتنے دشمن ہیں ؟

اس ملعون نے جواب دیا - پندرہ افراد سے مجھے دشمنی ہے - سب سے پہلے تو مجھے آپ سے دشمنی ہے (۲) عالم با عمل (۳) حاملِ قرآن جو آیاتِ قرآنی پر عمل کرے - پانچ وقت اذان دینے والا - (۵) فقراء مساکین یتامیٰ سے محبت کرنے والا - (۶) رحم دل شخص -

(۷) حق کے لئے تواضع کرنے والا (۸) وہ جوان جو اطاعتِ الٰہی میں پروان چڑھا جب دنیا سوتی ہے تو وہ نمازیں پڑھتا ہے۔

(۹) جو اپنے نفس کو حرام سے بچائے (۱۰) جو لوگوں کی خیر خواہی کرے۔

(۱۱) جو ہمیشہ باوضو رہے (۱۲) سخاوت کرنے والا۔

(۱۳) حسنِ اخلاق کا مالک (۱۴) عفیف پردہ دار عورتیں

(۱۵) موت کی تیاری کرنے والا۔

# تیسری فصل

## احادیثِ نبویہ بزبان علمائے خاصّہ

ابوالطفیل نے حذیفہ بن اسید سے روایت کی۔ انہوں نے کہا ہم ایک مرتبہ آپس میں بیٹھ کر قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لائے۔ اور فرمایا جب تک دس علامات ظاہر نہ ہوں گی۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی۔

(۱) دجّال (۲) دھوآں (۳) مغرب سے سورج کا طلوع ہونا۔

(۴) دابّۃُ الارض کا آنا۔ (۵) یاجوج و ماجوج (۶) تین مقامات پر زمین کا دھنسنا اور یہ دھنسنے کا عمل مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب میں ہوگا۔

(۱۰) عدن کی ایک طرف سے آگ کا نکلنا جو لوگوں کی محشر کی طرف ہانکے گی۔ جہاں لوگ ٹھہریں گے وہ ٹھہرے گی اور جب لوگ چلیں گے تو وہ بھی چلے گی۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا یا علیؑ، سورت یٰسین پڑھو۔ اس سورت میں دس برکتیں ہیں

(۱) بھوکا پڑھے گا تو سیر ہوگا (۲) پیاسا پڑھے گا تو سیراب ہوگا۔

(۳) ننگا پڑھے گا تو لباس ملے گا۔ (۴) کنوارا پڑھے گا تو شادی ہو گی۔

(۵) خوفزدہ پڑھے گا تو امن ملے گا۔ (۶) بیمار پڑھے گا تو صحت ملے گی۔

(۷) قیدی پڑھے گا تو آزادی ملے گی۔ (۸) مسافر پڑھے گا تو سفر آسان ہوگا۔

(۹) مردہ پر پڑھا جائے تو عذاب میں تخفیف ہوگی۔

(۱۰) کسی گم شدہ کے لئے پڑھا جائے تو گم شدہ چیز مل جائے۔

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا یا علیؑ! اپنے شیعوں اور مددگاروں کو دس باتوں کی خوشخبری سناؤ۔

(۱) وہ حلال زادے ہوں گے۔ (۲) اللہ پر حسنِ ایمان ہوگا۔

(۳) اللہ کی محبوبیت کے حامل ہوں گے (۴) قبر میں وسعت ہوگی۔

(۵) صراط پر ان کے آگے نور ہوگا۔ (۶) ان کی نظریں بھوکی نہیں ہوں گی اور دل کی تونگری ملے گی۔

(۷) اللہ ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھے گا۔

(۸) جذام سے امن میں رہیں گے۔ (۹) ان کے گناہ اور غلطیاں ختم کردی جائیں گی۔

(۱۰) وہ میرے ساتھ جنت میں ہوں گے اور میں ان کے ساتھ ہوں گا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:- مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جانب سے ایسی دس فضیلتیں ملی ہیں، کہ مجھے ایک فضیلت پوری روئے زمین سے زیادہ محبوب ہے۔

حضور اکرمؐ نے میرے حق میں فرمایا:-

(۱) تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے

(۲) مقام موقف پر تمام مخلوق کی بہ نسبت تو میرے زیادہ قریب ہوگا۔

(۳) تو میرا وزیر ہے (۴) تو میرا وصی ہے۔

(۵) تو ہی میرے اہل و مال میں میرا جانشین ہے۔

(۶) دنیا اور آخرت میں میرے علم کے اٹھانے والے تم ہو۔

(۷) تیرا دوست میرا دوست ہے۔ (۸) تیرا دشمن میرا دشمن ہے۔

(۹) تیرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

(۱۰) میں حکمت کا گھر ہوں اور تو دروازہ ہے۔

دس چیزیں غم کا باعث ہیں۔ (۱) کھڑے ہو کر شلوار پہننا۔ (۲) حجریوں کے

ریوڑیوں سے گذرنا (۳) دانتوں سے ڈاڑھی کے بال چبانا (۴) دروازے کی چوکھٹ پہ بیٹھنا۔
(۵) بائیں ہاتھ سے کھانا (۶) آستین سے منہ پونچھنا (۷) انڈوں کے چھلکوں پہ چلنا۔
(۸) کنکریوں کے ساتھ کھیلنا (۹) دائیں ہاتھ سے استنجا۔
(۱۰) بندر کی طرح ذلیل ہو کر کسی کے پیچھے چلنا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:۔ دس چیزیں حسرت اور غم سے نجات کا سبب ہیں:۔ (۱) سورت یٰسین کا پڑھنا۔ (۲) ناخن تراشنا (۳) زیرِ ناف بال صاف کرنا (۴) غسل کرنا (۵) گھڑسواری (۶) مسواک کرنا (۷) بھائیوں کی مدد کرنا۔
(۸) غسل اور وضو کے وقت ڈاڑھی میں کنگھی کرنا (۹) نوافل پڑھنا (۱۰) روزے رکھنا۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے جبرائیلِ امین سے پوچھا جبرائیل کیا تم میرے بعد بھی زمین پر آؤ گے؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی جی ہاں دس مرتبہ آپ کے بعد زمین پر جاؤں گا۔ اور ہر مرتبہ ایک جوہر اٹھا لاؤں گا۔ حضورؐ نے فرمایا کون سے جوہر اٹھاؤ گے؟
جناب جبریل نے کہا۔ پہلی مرتبہ زمین پہ جاؤں گا۔ اور وہاں کی برکت اٹھالوں گا۔ دوسری مرتبہ رحمت اٹھالوں گا۔ تیسری مرتبہ عورتوں کی آنکھوں سے حیاء اٹھالوں گا۔ چوتھی مرتبہ مردوں کے دماغ سے غیرت اٹھالوں گا۔ پانچویں مرتبہ سلاطین کے دلوں سے عدل اٹھا لوں گا۔ چھٹی مرتبہ سچوں کے دل سے صداقت اٹھالوں گا۔ ساتویں مرتبہ دولتمندوں کے دلوں سے سخاوت اٹھالوں گا۔ آٹھویں مرتبہ فقراء سے صبر اٹھالوں گا۔
نویں مرتبہ حکماء کے دلوں سے حکمت اٹھالوں گا۔ دسویں مرتبہ مومنین کے دلوں سے ایمان اٹھالوں گا۔

ایک مرتبہ کسی نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا۔ قبلہ عالم! کیا وجہ ہے؟ ہماری دعائیں مقبول نہیں ہوئیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ تم مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کروں گا۔ مگر اس کے باوجود ہماری دعائیں قبول نہیں ہوئیں آخر اس عدمِ قبولیت کی وجہ کیا ہے؟
حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:۔ دس چیزوں کی وجہ سے تمہارے دل مردہ ہو گئے۔
(۱) تم نے اللہ کی معرفت تو حاصل کر لی لیکن اس کی اطاعت نہیں کی۔

۲:- تم نے قرآن مجید تو پڑھا لیکن اس پر عمل نہ کیا۔

۳:- تم نے رسولؐ کی محبت کا دعویٰ تو کیا لیکن اُس کی اولاد سے دشمنی رکھی۔

۴:- تم نے شیطان کی دشمنی کی دعویٰ کیا لیکن عملاً اس کی پیروی کی۔

۵:- تم نے جنت کی محبت کا دعویٰ تو کیا لیکن اس کے مطابق عمل نہیں کیئے۔

۶:- تم نے دوزخ سے ڈرنے کا دعویٰ تو کیا لیکن اپنے بدن کو خود آگ میں ڈالا۔

۷:- لوگوں کے عیبوں پر تو نظر پڑی لیکن اپنے عُیوب سے بے خبر رہے۔

۸:- دنیا کے بُغض کا دعویٰ کیا لیکن خود دنیا اکھٹی کی۔

۹:- مرنے کا اقرار تو کیا لیکن اس کے لئے تیاری نہیں کی۔

۱۰:- اپنے ہاتھوں سے مُردوں کو دفن کیا لیکن خود تم نے عبرت حاصل نہیں کی۔

انہی اسباب کی وجہ سے تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:- احتکار (ذخیرہ اندوزی) دس اشیاء میں ہے۔ گندم۔ جَو۔ کھجور۔ منقّٰی۔ جوار۔ گھی۔ شہد۔ پنیر۔ اخروٹ۔ تیل۔

# چوتھی فصل

## امیرُالمومنین علیہ السّلام کے فرمودات

---

اصبغ بن نباتہ نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی آپ نے فرمایا:- دورِ سابق کے حکما کہا کرتے تھے کہ انسانوں کو دس دروازوں پر آنا جانا اچھا لگتا ہے۔

(۱) بیتُ اللہ کی طرف حج وعمرہ ادا کرنے کے لئے۔

(۲) ان بادشاہوں کے دروازوں پہ جانا جن کی اطاعت اللہ کی اطاعت سے ملی ہوئی ہو۔ جن کا حق واجب، جن کا نفع عظیم اور جن کے چھوڑنے میں سخت نقصان ہو۔

(۳) دین و دنیا کے علم کے لئے علماء کے دروں پہ جانا۔

۴:۔ ایسے اسخیاء کے دروازے پہ جانا۔ جو حمد کے متلاشی اور آخرت کے امیدوار ہوں۔

۵:۔ ایسے کمزور بھائیوں کے دروازوں پہ جانا جنہیں تمہاری مدد کی ضرورت ہو۔

۶:۔ حاجت و بخشش کی توقع پر کسی سردار کے دروازے پر جانا۔

۷:۔ رائے و مشورہ کے حصول کے لئے اہلِ عقل کے دروازے پہ جانا۔

۸:۔ صلۂ رحمی اور حقوق کی ادائیگی کے لئے بھائیوں کے دروازوں پہ جانا۔

۹:۔ مدارات کے ذریعہ ممکن ہے عداوت ختم ہوجائے اس نیت کے تحت دشمن کے دروازوں پر جانا۔

۱۰:۔ حسنِ ادب کی تلاش کے لئے کسی ادیب کے دروازے پر حاضر ہونا۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔ خداوندِ قدوس نے اپنے نورِ مخزون و مخفی سے عقل کی تخلیق فرمائی۔ اس پر کسی ملکِ مقرب کو مطلع نہیں کیا۔ علم کو عقل کی جان قرار دیا۔ فہم کو عقل کی روح قرار دیا۔ رأفت کو عقل کا دل قرار دیا۔

رحمت کو عقل کا ذہن قرار دیا۔ زہد کو عقل کا سر قرار دیا۔ حلم کو عقل کا چہرہ قرار دیا۔ حیاء کو عقل کی آنکھیں قرار دیا۔ حکمت کو عقل کی زبان قرار دیا۔ نیکی کو عقل کا کان قرار دیا۔ غیرت کو عقل کی آنکھ قرار دیا۔ پھر عقل کو دس اوصاف دے کر اس کو طاقت بخشی۔ خوف۔ امید ایمان۔ یقین۔ سچائی۔ تسکین۔ جوانمردی۔ قناعت۔ رضا۔ تسلیم۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔

دس قسم کے لوگ خود اپنے لئے اور دوسروں کے لئے باعثِ فتنہ ہیں۔

(۱) کم علم رکھنے والا شخص جو اپنی معلومات سے زیادہ لوگوں کو تعلیم دینا چاہتا ہے۔

(۲) کثیرِ علم رکھنے والا حکیم انسان جو ذہین نہ ہو۔

(۳) اس چیز کی طلب کرنے والا جس کی طلب اس کے لئے بہتر نہیں ہے

(۴) بلا تدبیر زحمت اٹھانے والا (۵) بغیر علم کے زحمت اٹھانے والا۔

(۶) وہ عالم جو اصلاح کا خواہشمند نہ ہو۔

(۷) وہ اصلاح طلب جو عالم نہ ہو۔

(۸) دنیا سے محبت کرنے والا عالم (۹) لوگوں پر شفقت کرنے والا کنجوس

(۱۰) ایسا طالبِ علم جو اپنے سے بڑے عالم سے مباحثہ کرے اور حقائق معلوم ہونے کے بعد انہیں تسلیم نہ کرے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:۔ ایک دفعہ جناب امیر المومنین علیہ السلام مسجد میں ایک بہت بڑے مجمع میں تشریف فرما تھے کوئی آپ سے فتویٰ پوچھ رہا تھا اور کوئی آپ کے فرامین سننے کے لئے بے چین تھا۔ اتنے میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر آپ کو سلام کیا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا تو کون ہے؟ اس شخص نے جواب دیا۔ مولا! میں آپ کی رعیت ہوں۔ اور آپ کے زیر تسلط ایک شہر کا باشندہ ہوں۔ آپ نے فرمایا تو نہ تو میری رعیت میں سے ہے۔ اور نہ ہی میرے کسی شہر کا باشندہ ہے۔ اس شخص نے عرض کی مولا! مجھے امان دیں میں ایک شامی ہوں۔ مجھے معاویہ نے آپ کے پاس چند مسائل پوچھنے کے لئے روانہ کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ قیصرِ روم نے معاویہ کے پاس اپنا ایک قاصد بھیج کر کہلایا ہے۔ کہ اگر تو واقعی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا صحیح جانشین ہے تو میرے سوالات کا جواب دو۔ اگر تو نے جواب دے دیا۔ تو میں تیری پیروی کروں گا۔ اور تمہارے پاس ایک عظیم رقم بھی روانہ کروں گا۔ چونکہ معاویہ کو ان مسائل کے جواب معلوم نہ تھے۔ اسی لئے اس نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ تاکہ اس بہانے سے جواب معلوم کر کے قیصر سے ایک بڑی رقم وصول کر سکے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔

اللہ جگر خور عورت کے بیٹے کو غارت کرے۔ یہ اور اس کے ساتھی کتنے گمراہ ہیں۔ بخدا اس نے ایک کنیز کو آزاد کیا۔ لیکن شرعی طور پر اس سے صحیح نکاح تک نہ کر سکا۔ اللہ میرے اور اس ظالم امت کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمائے گا۔ جن لوگوں نے میرے ساتھ قطع رحمی کی اور میرے حق کا انکار کیا۔ میری منزلت کو کم جانا اور میرے ساتھ جنگ شروع کی۔

پھر فرمایا میرے حسنؑ، حسینؑ اور محمد کو بلاؤ۔ جب یہ تینوں جوان آ گئے۔ تو آپ نے فرمایا شامی یہ دو رسول اللہؐ کے بیٹے ہیں۔ اور محمد میرا بیٹا ہے۔ ان میں سے جس سے تمہارا

دل چاہے وہ مسائل پوچھ لے ۔ شامی نے امام حسن علیہ السّلام سے سوال کیا ۔

شامی :۔حق اور باطل کا کتنا فاصلہ ہے ۔

امام حسن علیہ السلام :۔حق اور باطل کے درمیان چار انگشت کا فاصلہ ہے ۔ اس کے بعد امام نے کان اور آنکھ کے درمیان چار انگلیاں رکھ کر فرمایا ۔ جو تم نے آنکھ سے دیکھا وہ حق ہے ۔ اور کان سے اکثر سنی ہوئی باتیں باطل ہوتی ہیں ۔

شامی ؛ آسمان اور زمین کا کتنا فاصلہ ہے ؟

امام حسن علیہ السّلام :۔مظلوم کی ایک آہ کا فاصلہ ہے یا آنکھ کے جھپکنے کا فاصلہ ہے اس کے علاوہ جو تجھے اور فاصلہ بتائے وہ جھوٹا ہے ۔

شامی ؛ مشرق اور مغرب کے درمیان کتنا فاصلہ ہے ؟

امام حسن علیہ السّلام ؛ سورج اور ایک دن کے سفر کا فاصلہ ہے ۔

شامی ؛ قوس قزح کیا ہے ۔؟

امام حسن علیہ السّلام ؛ وائے ہو تجھ پر قوس قزح نہ کہو کیونکہ قزح ابلیس کے ناموں میں سے ایک نام ہے ۔ یہ قوس قزح نہیں ۔ یہ قَوْسُ اللہ ہے ۔ یہ ہریالی کی علامت ہے اور اہلِ ارض کے غرق ہونے سے امان ہے ۔

شامی ؛ موت کے بعد مشرکین کے ارواح کہاں جاتے ہیں ؟

امام حسن علیہ السلام ؛ ایک چشمہ جس کا نام برہوت ہے ، وہاں جاگزین ہوتے ہیں ۔

شامی مرنے کے بعد مومنین کے ارواح کہاں جاتے ہیں ۔

امام حسن علیہ السّلام :۔ ایک چشمہ جس کا نام سلمیٰ ہے وہاں ٹھہرائے جاتے ہیں ۔

شامی ؛ مُخنّث کے مذکّر و مؤنّث کا فیصلہ کیسے کیا جائے ۔

امام حسن علیہ السلام :۔ اُس کے بلوغ کا انتظار کیا جائے ۔ اگر وہ خُنثیٰ مذکّر ہو گا تو اسے احتلام ہو گا ۔ اور خُنثیٰ مؤنث ہو گا ۔ تو اُسے خونِ حیض آئے گا اور اس کے پستان ظاہر ہوں گے ۔ اگر اس طریقے سے علم نہ ہو سکے ۔ تو اُسے دیوار کے سامنے کھڑا کر کے کہا جائے گا کہ اس دیوار پر پیشاب کرے ۔ اگر اس کا پیشاب آگے کی طرف

یعنی دیوار کو چلا جائے تو مذکر ہے اگر اونٹ کے پیشاب کی طرح پیچھے آنے لگے - تو وہ مؤنث ہے -

شامی ! وہ دس چیزیں کون سی ہیں جو ایک دوسرے سے زیادہ سخت ہیں ؟

امام حسن علیہ السلام :- اللہ نے پتھر کو بہت سخت بنایا اور اس کی سختی کی تشبیہہ دی -

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُم مِّنْ بَعْدِ ذَالِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ ہ

ترجمہ :- پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے وہ پتھروں کی طرح ہیں -

(۲) پتھر پر لوہے کو غالب بنایا جو پتھر کے ٹکڑے کر دیتا ہے -

(۳) لوہے پر آگ کو غالب بنایا جو لوہے کو پگھلا دیتی ہے -

(۴) آگ پر پانی کو غالب بنایا جو آگ کو بجھا دیتی ہے -

(۵) پانی پر بادل کو غالب بنایا جو اُسے لے کر سفر کرتا ہے -

(۶) بادل پر ہوا کو غالب بنایا جو اسے پھرانی رہتی ہے -

(۷) ہوا پر اس فرشتے کو غالب بنایا - جو ہوا پر موکل ہے - اور اس کے حکم سے ہوائیں جاری ہوتی ہیں -

(۸) فرشتۂ ہوا پر ملکُ الموت کو غالب بنایا جو اس کا رُوح قبض کرے گا -

(۹) ملکُ الموت پر موت کو غالب بنایا جو اُسے بھی مار ڈالے گی -

(۱۰) موت پر اللہ کا امر غالب ہے -

یہ سن کر شامی نے کہا :-

اَشْهَدُ اَنَّكَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ اَنَّ عَلِيًّا اَوْلٰى بِالْاَمْرِ مِنْ مُّعَاوِيَةَ ہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا فرزند ہے اور علی علیہ السلام معاویہ سے خلافت کا زیادہ حقدار ہے -

شامی نے یہ جوابات لکھ لیے اور شام کی طرف روانہ ہو گیا - یہی جوابات معاویہ نے قیصر کو لکھ بھیجے -

کچھ دنوں بعد قیصر نے معاویہ کو خط میں لکھا یہ جواب تیرا نہیں ہے - مجھے مسیح علیہ السلام

کی قسم - تم ان سوالوں کے جواب دینے کے قابل نہیں ہو - یہ جواب عراق سے منگوائے گئے ہیں - ان جوابات کا اُسلوب بتارہا ہے - کہ یہ جواب مَعدِنِ نبوّتؐ اور مَوضعِ رسالتؐ کی طرف سے ہیں - اب خطیر رقم تو بجائے خود، تو مجھ سے ایک درہم بھی مانگے تو میں تجھے وہ بھی نہ دوں -

حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا: علم بہترین میراث ہے - عقل بہترین عطیہ ہے ادب بہترین پیشہ ہے - تقویٰ بہترین زادِ ہے - عبادت بہترین نفع آور چیز ہے - اور حُسنِ اَخلاق بہترین ساتھی ہے - نیک عمل بہترین سالار ہے -
حِلم بہترین وزیر ہے - قناعت بہترین دولت ہے - توفیق بہترین مددگار ہے -

# پانچویں فصل

## امام محمد باقر علیہ السّلام کے فرمودات

اِمامِ خامس حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا - امیر المومنینؑ کے شیعوں کی دس علامات ہیں - ۱: - روزوں کی کثرت کی وجہ سے ان کے جسم دُبلے پتلے اور ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں - ۲: - ان کے شکم بھوکے ہوتے ہیں -

۳: - ان کی رنگت متغیر ہوتی ہے -

۴: - کثرتِ خوف کی وجہ سے ان کے چہرے زرد ہوتے ہیں -

۵: - رات کے وقت زمین کو اپنا بستر قرار دیتے ہیں -

۶: - ان کی رات مسجدوں میں گزرتی ہیں - ۷ - طویل سجدے دیتے ہیں -

۸: - زیادہ رونے والے ہوتے ہیں - ۹ - زیادہ دعا مانگنے والے ہوتے ہیں -

۱۰: - جب لوگ خوشیاں منارہے ہوتے ہیں - تو وہ فکرِ آخرت کی وجہ سے مغموم ہوتے ہیں -

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے شراب کے سلسلہ میں دس افراد پر لعنت کی ہے

۱ :۔ انگور کو شراب کی نیت سے کاشت کرنے والا۔ ۲ :۔ اس کی حفاظت کرنے والا۔
۳ :۔ انگور کو نچوڑنے والا ۴ :۔ شراب پینے والا۔
۵ :۔ شراب پلانے والا ۶ :۔ اس کو اٹھانے والا۔
۷ :۔ جس کے لئے اٹھائی گئی ۸ :۔ بیچنے والا۔ ۹ :۔ خریدکرنے والا
۱۰ :۔ اس کی رقم کھانے والا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اسلام کی بنیاد دس چیزوں پر رکھی گئی ہے

۱ :۔ کلمہ شہادتین اور یہ فطرت ہے ۲ :۔ نماز پنجگانہ اور یہ فریضہ ہے۔
۳ :۔ روزہ اور یہ دوزخ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔
۴ :۔ زکواۃ اور یہ مال کی طہارت ہے۔ ۵ :۔ حج اور یہ شریعت ہے
۶ :۔ جہاد اور یہ عزّت ہے ۷ :۔ اَمر بالمعروف اور یہ اسلام سے وفا ہے
۸ :۔ نہی عن المنکر اور یہ حجّت ہے ۹ :۔ جماعت اور یہ الفت ہے۔
۱۰ :۔ گناہوں سے بچنا اور یہ اطاعت ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا :۔ جو شخص دس باتیں لے کر خدا کے حضور پیش ہو گا وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ (۱) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار
۲ :۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا اقرار۔
۳ :۔ اللہ کے نازل کردہ جملہ فرامین کا اقرار (۴) نماز کی ادائیگی
۵ :۔ زکواۃ کی ادائیگی ۶ :۔ ماہ رمضان کے روزے
۷ :۔ بیتُ اللہ کا حج ۸ :۔ اولیاء اللہ سے محبّت
۹ :۔ اَعداءُ اللہ سے براءت ۱۰ :۔ ہر بُرائی سے پرہیز

★

# چھٹی فصل

## امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرامین

یحییٰ ابن عمران حلبی کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السّلام سے سُنا۔ آپؑ نے فرمایا دس افراد کو دس باتوں کی توقع نہیں کرنی چاہیئے۔

۱ ۔ بوڑھے کو اچھی تعریف وتوصیف کی امید نہیں کرنی چاہیئے۔

۲ ۔ مُفسد کو زیادہ دوستوں کی امید نہیں کرنی چاہیئے۔

۳ ۔ بے ادب کو عزّت کی امید نہیں کرنی چاہیئے۔

۴ ۔ بخیل کو صلۂ رحمی کی امید نہیں کرنی چاہیئے۔

۵ ۔ لوگوں کی تحقیر کرنے والے کو محبّت کی امید نہیں کرنی چاہیئے۔

۶ ۔ جسے فقہ کا علم کم ہے اسے قاضی بننے کی امید نہیں کرنی چاہیئے۔

۷ ۔ غیبت کرنے والے کو سلامتی کی امید نہیں کرنی چاہیئے۔

۸ ۔ حاسد کو راحتِ قلب کی امید نہیں کرنی چاہیئے۔

۹ ۔ چھوٹی غلطی پر سزا دینے والے کو سرداری کی امید نہیں کرنی چاہیئے۔

۱۰ ۔ کم تجربہ کار کو حکومت کی امید نہیں کرنی چاہیئے۔

صادقِ آلِ محمد علیہ السّلام نے فرمایا:۔ دس مقامات پر نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔

(۱) گیلی زمین پر (۲) پانی پر (۳) حمام میں (۴) راستے کے درمیان (۵) چیونٹیوں کے بل پر (۶) اونٹوں کے باڑے میں (۷) پانی کی جریان گاہ میں۔ (۸) شورہ زار پر (۹) برف پر (۱۰) وادی ضجنان میں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ بکری کی دس چیزیں نہ کھائی جائیں۔

(۱) شکم کی مینگنیاں (۲) خون (۳) تلّی (۴) حرام مغز (۵) غدہ

(۶) آلۂ تناسُل (۷) خُصیتین (۸) اَندامِ نہانی (۹) رحم (۱۰) گردن کے گرد والی رگیں

صادقِ آلِ محمد علیہ السلام نے فرمایا۔
مُردار کی دس چیزیں پاک ہیں۔ ہڈی ، بال ، اُون ، پَر ، سینگ ۔ کھر ۔ انڈہ ناخن ۔ دودُھ ۔ دانت ۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔ دس کام باعثِ مسرت ہیں۔
چلنا ۔ سوار ہونا ۔ پانی میں غوطہ لگانا ۔ ہریالی دیکھنا ۔ کھانا ۔ پینا ۔ خوبصورت چہرہ دیکھنا ۔ مُجامعت ۔ مسواک ، اہلِ علم سے گفتگو کرنا۔

ابان بن عثمان راوی ہیں ۔ ایک شخص امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوُا ۔ اور عرض کی ۔مولا مجھے نصیحت فرمایئے ۔آپ نے دس جملوں سے اسے نصیحت فرمائی ۔

۱ ۔جب رزق اللہ کے ذمّے ہے تو اتنا اہتمام کیوں ؟
۲ ۔جب رزق کی تقسیم عمل میں آچکی ہے تو حِرص کیوں ؟
۳ ۔ جب حساب برحق ہے تو مال کی جمع آوری کیوں ؟
۴ ۔جب صدقہ کا نعم البدل مال اللہ نے دینا ہی ہے تو بُخل کیوں ؟
۵ ۔ جب اللہ نے دوزخ کو سزا کے لئے مقرر فرمایا ہے تو نافرمانی کیوں ؟
۶ ۔جب موت برحق ہے تو خوشی کیوں ؟
۷ ۔جب خدا کے حضور پیشی برحق ہے تو مکّاری کیوں ؟
۸ ۔جب صِراط سے گذرنا برحق ہے تو خودپسندی کیوں ؟
۹ ۔جب ہر چیز قضا و قدر سے ہوتی ہے تو افسوس کیوں ؟
۱۰ ۔جب دنیا فانی ہے تو اس کا سہارا کیوں ؟

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔ مکارمِ اَخلاق دس ہیں ۔ پوری کوشش کر کے انہیں اپناؤ ۔ کیونکہ بعض اوقات یہ صفات باپ میں ہوتی ہیں اور بیٹے میں نہیں ہوتیں اور کبھی بیٹے میں یہ صفات ہوتی ہیں اور باپ ان اَخلاقِ عالیہ سے محروم ہوتا ہے ۔کبھی یہی اوصاف غلام میں پائے جاتے ہیں اور آقا ان سے محروم ہوتا ہے ۔

۱ ۔ میدانِ وغا میں دادِ شجاعت دینا ۲ ۔ امانت کی ادائیگی

۳ ۔ صلۂ رحمی (۴) مہمان نوازی (۵) سائل کو کھانا کھلانا ۔

۶ ۔ احسان کے بدلہ میں احسان دینا ۔ (۷) ہمسائے کی خبر گیری

۸ ۔ دوست کی خبر گیری (۹) راست گوئی ۔ (۱۰) حیاء

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو مکارمِ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث فرمایا ۔ تم اپنے نفوس کا جائزہ لو اگر تمہارے اندر یہ دس اخلاق ہیں ۔ تو اللہ کا شکر کرو ۔ اور اس سے اضافہ کی درخواست کرو ۔

یقین ۔ قناعت ۔ صبر ۔ شکر ۔ رضا ۔ حُسنِ اخلاق ۔ سخاوت

غیرت ۔ شجاعت ۔ مردانگی ۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔ تربوز کھاؤ ۔ اس کے دس اوصاف ہیں ۔

یہ زمین کی چربی ہے ۔ کسی بیماری اور فساد کا باعث نہیں بنتا ۔ یہ غذا بھی ہے ۔ یہ پانی بھی ہے ۔ یہ پھل بھی ہے ۔ انتڑیوں کے لئے بمنزلہ صابن کے لئے ہے ۔ یہ سالن بھی ہے اس کے استعمال سے قوتِ باہ میں اضافہ ہوتا ہے ۔ مثانہ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے ۔ پیشاب کو جاری کرتا ہے ۔

# ساتویں فصل

## وصفِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

واقدی روایت کرتے ہیں کہ جب مقصودِ کائنات قبلۂ عالمیاں سیّد الثقلین جناب آمنہ بنتِ وہب کے شکم میں تھے ۔

تو اس وقت دس عجائبات کا ظہور ہوا اور جب حضور اکرم کی ولادت باسعادت ہوئی ۔ تو اُس وقت بھی دس عجائبات کا ظہور ہوا ۔

۱ :۔ جب نورِ مصطفےٰ نے رحمِ آمنہ کے ظرفِ امین میں قرار پکڑا تو اُس وقت دنیا جہان کے

بُت اُلٹ گئے۔

۲ :۔ ابلیس کا تخت اُوندھا گیا (۳) ابلیس سمندر میں پورے چالیس دن غرق رہا۔

۴ :۔ اس رات قریش کے تمام جانوروں نے اپنے مالکوں سے کلام کر کے کہا۔ مُبارک ہو نورِ محمدؐ نے رحمِ آمنہؑ کے ظرف میں قرار پکڑا۔

۵ :۔ قریش اور عرب کے تمام کاہنوں کے جِنّات ان سے ہٹا لیئے گئے۔ جس کے سبب کہانت کا علم باطل ہو گیا۔

۶ :۔ پورے رُوئے زمین کے سلاطین کے تخت اس رات اوندھے ہو گئے۔

۷ :۔ دوسری صبح کو دنیا کے بادشاہوں سے ایک دن کے لئے قُوّتِ گویائی کو سلب کر لیا گیا۔

۸ :۔ مشرق کے جانور مغرب کے جانوروں کو بشارت دینے کے لئے چل پڑے۔ اسی طرح بحری مخلوقات نے بھی ایک دوسرے کو مبارک دی۔

۹ :۔ سیّدہ آمنہؑ کا فرمان ہے کہ مُنادی نے ندا دی۔ آمنہؑ تمہیں مبارک ہو۔ رحمتِ کُل نے تمہارے بطن میں جگہ پائی۔ جب یہ بچہ پیدا ہو تو کہنا۔

اُعِیْذُہٗ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ۔ (میں اسے ہر حاسد کے شر سے بچانے کے لئے اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں۔ پھر اس کا نام محمدؐ رکھنا۔

۱۰ :۔ جناب سیّدہ آمنہؑ فرماتی ہیں۔ جس شب کو سیّدُالمرسلین کا استقرارِ حمل ہُوا تو یکایک ایک نور برآمد ہُوا جس سے میں نے بصرہ و شام کے محلات دیکھے۔ اس سے زیادہ آسان حمل دنیا میں کسی مستورہ نے نہیں اٹھایا ہو گا۔

وقتِ ولادت کے دس عجائبات :۔

۱ :۔ جناب سیّدہ آمنہ فرماتی ہیں۔ جب مجھے دردِ زہ شروع ہُوا تو اس وقت میں گھر میں اکیلی تھی۔ تو میں نے گھر میں کوئی آواز سنی۔ پھر میں نے دیکھا۔ سفید رنگ کے پرندے نے میرے دل پر اپنا پَر اس طرح کیا۔ جس کی وجہ سے میرا خوف ختم ہو گیا۔ اور ہر درد سے آزاد ہو گئی۔

۲ :۔ میں نے پیاس محسوس کی تو مجھے اپنے پاس دودھ کی طرح سفید چیز نظر آئی۔ میں نے

اسے پیا۔ پھر میں نے لمبے قد کی مستورات کو دیکھا۔ جنہوں نے مجھے چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا اور آسمان تک دیباج کا پردہ تانا گیا۔ ایک مُنادی کہہ رہا تھا۔ اس مولود کو لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھو۔

(۳) میری گود میں سفید رنگ کے پرندے گرنے لگے جن کی چونچیں زمرد اور جن کے پر یاقوت کے تھے۔ اس وقت جو میں نے نظر کی تو مجھے مشارق و مغارب نظر آئے اور میں نے تین پرچم لگے ہوئے دیکھے۔ ایک عَلم مشرق میں لگا ہوا تھا ایک عَلم مغرب میں اور ایک عَلم بیت اللہ پر نصب تھا۔ پھر اُس وقت مجھے دردِ زِہ تیز ہُوا اور میں نے محمدؐ کو جنم دیا۔

(۴) جب میرے شکم سے برآمد ہوئے تو میں نے دیکھا کہ زمین پر سر رکھ کر سجدہ کیا۔

(۵) پیدائش کے بعد ایک بدلی نے میرے بیٹے پر سایہ کیا اور میں نے ایک منادی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا کہ محمدؐ کو شرق و غرب اور تمام سمندروں کی سیر کراؤ۔ تاکہ تمام مخلوق اس کی پہچان کر لے۔

تھوڑی دیر کے بعد بدلی ہٹی تو میں نے اپنے بیٹے کو سفید دیباج میں لپٹا ہُوا دیکھا اور ان کے نیچے سبز ریشم کا گدا تھا اور آبدار موتیوں کی تین چابیاں ہاتھ میں تھیں۔ کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا۔ محمدؐ کو نصرت، حکومت اور نبوت کی چابیاں دے دی گئی ہیں۔

(۶) اس کے بعد ایک اور بادل آ گیا۔ جس کی وجہ سے میرا بیٹا چند لمحات تک مجھے نظر نہ آیا۔ ایک مُنادی ندا کر رہا تھا۔ اسے جِنّات، وُحوش و طُیور کے سامنے لے جاؤ۔ تاکہ وہ بھی اس کی زیارت سے مشرف ہو سکیں۔

نو مولود کو صفوتِ آدمؑ، رِقّتِ نوحؑ، زبانِ اسماعیلؑ، جمالِ یوسفؑ، لحنِ داؤد، صبرِ ایوبؑ، زُہدِ عیسیٰؑ، کرمِ یحییٰؑ عطا کرو۔

پھر آنکھ جھپکنے کی دیر میں وہ بادل بھی چھٹ گیا۔

۷ :۔ اس کے بعد میں نے تین اشخاص کو جن کے چہرے سورج کی طرح روشن تھے۔ داخل ہوتے دیکھا۔ ان میں سے ایک بزرگ کے ہاتھ میں چاندی کی صراحی تھی۔ جس سے مِسک کی خوشبو کی لپیٹیں اُٹھ رہی تھیں۔ دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کا ایک تھال تھا۔

اور تیسرے بزرگ کے ہاتھ میں ریشم کا ایک لپٹا ہوا پارچہ تھا۔ جب اس نے پارچہ کو کھولا۔ تو اس میں ایک مہر تھی۔ جس سے دیکھنے والوں کی نگاہیں خیرہ ہوگئیں۔

پھر ایک شخص نے میرے بیٹے کو اٹھا کر تھال میں لٹایا۔ اور صراحی کے پانی سے سات مرتبہ نومولود کو غسل دیا۔ بعد ازاں اس کے شانوں کے درمیان مہر لگائی۔ اور اسے ایک پارچہ میں لپیٹ کر میرے حوالے کیا۔ اس کے بعد یہ لوگ چلے گئے۔

(۸) حضرت عبدالمطّلب فرماتے ہیں میں اس رات حرم میں سویا تھا۔ جب آدھی رات بیت گئی۔ تو میں نے عجیب آواز سنی۔ جب غور سے سنا تو کعبہ کی چاروں اطراف سے یہ آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَبُّ الْمُصْطَفَیْنَ الْمُطَهَّرِ بْنَ اَنْجَیْتَنِیْ مِنْ اَنْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ ۝

اللہ اکبر اللہ اکبر مصطفےٰ و مُطہّرین کا رب تو نے مجھے مشرکین کی نجاستوں سے نجات دی۔

(۹) عبدالمطلب فرماتے ہیں پھر میں نے بتوں کو زمین پر گرتے ہوئے دیکھا ہُبل منہ کے بل زمین پر گرا۔ اس وقت میں نے ایک ندا سُنی۔

خبردار، سیّدہ آمنہ نے محمدؐ کو جنم دیا ہے۔

(۱۰) حضرت عبدالمطّلب جلدی سے اٹھے کہ قریش کو جا کر ان معاملات کی خبر کریں۔ اللہ کریم نے ان کی زبان کو اس معاملے کے لئے پورے سات دن کے لئے بند کر دیا۔ تیسرے دن جناب آمنہ نے کہلا بھیجا۔ آیئے اپنے بیٹے کو دیکھیں۔ عبدالمطّلب آئے اور نُورِ مصطفےٰؐ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

کتاب قصص الانبیاءؑ میں معراج کی ایک طُولانی حدیث درج ہے۔ جس میں سے بقدرِ حاجت ہم یہاں نقل کر رہے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جب شبِ معراج مَقامِ قَابَ قَوْسَیْن پر پہنچے۔ تو خداوندِ کریم نے فرمایا۔ محمدؐ! مانگو جو مانگو گے ملے گا۔

آپؐ نے عرض کی ہم پر بوجھ نہ لادنا، ہمیں سختی اور مشقّت سے محفوظ رکھنا۔ یہ نہ ہو کہ تیرے سخت فرمان کے چھوڑنے کی پاداش میں ہم پر پاکیزہ اشیاء حرام ہو جائیں۔

جیساکہ تونے ہم سے پہلی امتوں پر بوجھ لادا۔

خداوند کریم نے فرمایا میں نے بوجھ اور سختی کو تمہارے (محمدؐ) دعا کے صدقہ میں ہٹالیا۔ اسی لئے فرمایا:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۝

تم پر دین کے اندر سختی روا نہیں رکھی۔ دوسرے مقام پر فرمایا:۔

يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۝

اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہاری لئے مشکل نہیں چاہتا۔

بنی اسرائیل پر دس قسم کی سختیاں اور دس قسم کے بوجھ لادے گئے تھے۔

۱:۔ جب وہ کوئی گناہ کرتے تو اس گناہ کی پاداش میں ان پر حلال اور طیب چیزوں کو حرام قرار دے دیا جاتا تھا۔ جیساکہ قرآن مجید میں ہے۔

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ ۝

یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر حلال کردہ طیب چیزیں حرام قرار دیں۔

۲:۔ ان پر پچاس نمازیں فرض تھیں۔

۳:۔ زکواۃ میں انہیں اپنے مال کی چوتھائی دینی پڑتی تھی۔

۴:۔ وضو اور غسل بغیر پانی کے نہیں ہوسکتا تھا۔ اگر انہیں پانی میسر نہ ہوتا تو کئی دنوں تک پلید حالت میں رہنا پڑتا تھا۔

۵:۔ ان کی عبادت صرف عبادت گاہ ہی میں ہوسکتی تھی۔ عبادت گاہ کے علاوہ ان کی عبادت دوسری جگہ نہیں ہوسکتی تھی۔

۶:۔ ایامِ روزہ میں نماز عشاء کے بعد اگر انہیں نیند آجاتی تو اگلی رات سے پہلے کھانے پینے کی ممانعت ہوتی تھی۔

۷:۔ نمازِ عشاء کے بعد اگر نیند آگئی تو اس رات جماع حرام ہوتا تھا۔

۸:۔ ان کے صدقات کی قبولیت کی سند آگ تھی۔ بنی اسرائیل جب بھی کوئی چیز خیرات کرتے تو اسے رکھ دیتے تھے۔ اگر خیرات منظور ہوتی تھی۔ تو آسمانی

آگ اُس پر گرتی ۔ کچھ حصّہ جل جاتا اور جو حصّہ باقی بچ رہتا اُسے مساکین کھایا کرتے تھے ۔ اگر آگ اُس خیرات کو نہ جلاتی تو عدمِ قبولیّت کی وجہ سے اُسے رُسوائی اٹھانا پڑتی تھی ۔

۹:- اگر اُن کے لباس پر کہیں نجاست لگ جاتی تھی ۔ تو دھونے سے پاک نہیں ہوتا تھا بلکہ اس ٹکڑے کو کاٹ دینا پڑتا تھا ۔

۱۰:- جب کسی سے کوئی گناہ سرزد ہوتا تھا تو صبح سویرے وہ گناہ اس کے دروازے پر لکھا ہُوا ہوتا تھا ۔ یہ چیز ان کی مستقل رسوائی کا سبب تھی ۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ کی دعا کے طفیل یہ دس چیزیں اس امّت سے اٹھالیں بلکہ ان دس چیزوں کے بدلے امّتِ مرحومہ کو دس اور باتیں عطا فرمائیں ۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ سے فرمایا ۔ میں تیری امّت کے گناہوں کی وجہ سے ان پر حلال چیزوں کو حرام نہیں قرار دوں گا ۔ اور جو بنی اسرائیل کی نافرمانی کے سبب طیّب اشیاء ان پر حرام قرار دی تھیں ۔ آپؐ کی امّت کے لئے حلال کر دی ہیں ۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھٰھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبٰٓئِثَ ۝

وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں ۔ اُس رسول کی جو نبیؐ اُمّی ہے کہ جس کو پاتے ہیں لکھا ہُوا اپنے پاس تورات اور انجیل میں ۔ وہ نیک کاموں کا حکم کرتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے ۔ اور سب پاک چیزیں ان کے لئے حلال کرتا ہے ۔ اور ناپاک چیزیں ان پر حرام کرتا ہے ۔

(۲) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ! آپ کی دعا کے صدقے میں آپ کی امّت پر دن میں پچاس نمازیں فرض نہیں کروں گا ۔

(۳) جنابت ، حیض ونفاس سے طہارت کے لئے اگر پانی میسّر نہ ہو ۔ تو آپ کی امّت کے لئے تیمّم کی سہولت دے دوں گا ۔

(۴) آپ کی دُعا کے طفیل ۔ آپ کی امت اگر مسجد کے علاوہ بھی جہاں کہیں نماز ادا کرے گی ۔
تو بھی میں قبول کروں گا ۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۝

مشرق و مغرب اللہ ہی کے لئے ہیں ۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔

جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا ۝

میرے لئے زمین کو جائے سجدہ اور باعثِ طہارت بنایا گیا ہے ۔

(۵) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! نمازِ عشاء کے بعد سونے کی وجہ سے آپ کی امت پر اس رات کا کھانا حرام نہیں ہوگا ۔ بلکہ ساری رات حلال رہے گا ۔ جب تک فجر کی سفیدی نہ پھیلے ۔ اس وقت تک کھا پی سکیں گے ۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۝

کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے جدا ہو جائے ۔

(۶) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! نمازِ عشاء کے بعد تیری امت پر خلوت حرام قرار نہیں دوں گا ۔ بلکہ طلوعِ فجر تک ماہ رمضان میں اس کی اجازت ہوگی ۔

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ

روزوں کی رات میں تمہارے لئے اپنی بیویوں سے مقاربت کو حلال قرار دیا گیا ہے ۔

(۷) صدقات کی قبولیت و عدمِ قبولیت کے لئے کوئی آگ نہیں بھیجی جائے گی ۔ تمہاری دُعا کے طفیل میں تمہاری امت اس فضیحت سے محفوظ رہے گی ۔

اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ ۝

اللہ وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات قبول کرتا ہے ۔

(۸) آپ کی اُمّت کا لباس اگر نجس ہوجائے تو انہیں بنی اسرائیل کی طرح کاٹنا نہیں پڑے گا۔ بلکہ پانی سے پاک ہوجائے گا۔

وَ اَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوۡرًا ۝

ہم نے آسمان سے پاک پانی کو نازل کیا۔

(۹) جس طرح سے گناہ کے مرتکب اشخاص کے دروں پر گناہ لکھ کر انہیں رسوا کیا جاتا تھا۔ تمہاری امّت کے دروازوں پر گناہ نہیں لکھا جائے گا۔ تمہاری دعا کے طفیل ان کے گناہوں کی پردہ پوشی کروں گا۔

(۱۰) زکواۃ میں تمہاری امّت کو چوتھائی مال نہیں دینا ہوگا۔ بلکہ ایک قلیل حصہ ادا کرنا ہوگا۔

# آٹھویں فصل

## آدابِ دُعا

آدابِ دُعا دس ہیں۔

(۱) دُعا مقبولیّت کے اوقات میں کرنی چاہیئے۔ جیسے سال میں روزِ عرفہ اور مہینوں میں ماہِ رمضان اور دنوں میں روزِ جمعہ اور رات کے وقت اوقاتِ سحر میں دُعا مانگنی چاہیئے۔ جیساکہ قرآن مجید میں ہے۔ وَ بِالۡاَسۡحَارِ هُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ۝

وہ سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمان ہے۔ جب رات کا تہائی حصہ باقی بچتا ہے۔ تو خداوند کریم کے حکم سے آسمان دنیا پر ایک فرشتہ ندا کر کے کہتا ہے۔ اس وقت کوئی ہے جو مجھ سے دُعا مانگے تو میں اس کی دُعا منظور کروں۔ کوئی ہے جو اس وقت مجھ سے سوال کرے میں اُسے عطا کروں۔ کوئی ہے جو اس وقت مجھ سے استغفار کرے میں اس کے گناہ معاف کروں۔

جناب یعقوب علیہ السّلام کے فرزندوں نے اپنی غلطیوں کو تسلیم کر کے باپ سے استغفار کی درخواست

کی تھی ۔ تو انہوں نے فرمایا تھا۔

میں عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت کی درخواست کروں گا۔

حضرت یعقوبؑ نے استغفار کو وقت سحر تک کے لئے مؤخر رکھا ۔ اور جب سحر ہوئی ۔ تو آپ اُٹھے ۔ آپ کی اولاد آپ کے ساتھ اٹھی ۔ حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کی مغفرت کی دُعا کی ۔ اولاد نے آمین کہی ۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی میں نے ان کے گناہ معاف کر کے انہیں نبی بنا دیا ہے ۔

(۲) قبولیتِ دعا کے لئے احوالِ شریفہ کو غنیمت سمجھنا چاہیئے ۔

روایت ہے آسمان کے دروازے جہاد کے وقت کھول دیئے جاتے ہیں اس وقت کی دُعا مقبول ہوتی ہے یا بارش کے نزول کے وقت یا نماز فریضہ کی اقامت کے وقت ان اوقات کو غنیمت تصور کرنا چاہیئے ۔

حضور اکرم علیہ السلام نے فرمایا اذان و اقامت کے درمیان کی دعا نامنظور نہیں ہوتی علاوہ ازیں روزہ دار کی بھی نامنظور نہیں ہوتی ۔

اور حالتِ سجدہ کی دعا بھی نامنظور نہیں ہوتی کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے ۔ بندہ حالتِ سجدہ میں اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے ۔ اس حالت میں زیادہ مانگو ۔

(۳) دعا رُو بقبلہ ہو کر مانگنی چاہیئے ۔ اور دعا کے وقت دونوں ہاتھ اتنے بلند ہونے چاہیئں ۔ کہ بغلوں کی سفیدی نظر آئے حضرت سلمان فارسیؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ تمہارا رب کریم ہے اور رحیم ہے ۔ جب بندہ اس کی بارگاہ میں ہاتھ بلند کرتا ہے ۔ تو اللہ اس کو خالی ہاتھ لوٹانا اپنی شانِ کریمی کے خلاف سمجھتا ہے ۔

روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دُعا کے لئے ہاتھ بلند کرتے تھے ۔ تو دُعا کے آخر میں انہیں اپنے چہرہ مبارک پر ملتے تھے ۔

(۴) دعا نہ تو زیادہ آواز سے کرنی چاہیئے ۔ اور نہ ہی دل میں بلکہ درمیانی آواز سے دُعا

مانگنی چاہیئے۔ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً ؕ
اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو۔

(۵) مُسَجَّع اور مقفّٰی عبارات کا دُعا میں تکلف نہیں کرنا چاہیئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:۔ میری امّت میں ایسی قوم پیدا ہوگی جو دُعا میں زیادتی کا ارتکاب کریں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ؕ

کہا گیا ہے اس کا معنیٰ مسجع عبادات کا تکلّف کرنا ہے۔

(۶) دعا خضوع و خشوع شوق و خوف کے جذبے سے مانگنی چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا۔

وہ ہمیں شوق اور خوف سے پکارتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا فرمان ہے۔ اللہ جس بندے سے محبّت کرتا ہے تو اُسے کسی تکلیف میں مُبتلا کر دیتا ہے۔ تاکہ اس کی تضرّع و زاری کو سُن سکے۔

(۷) دُعا پورے عزم بالجزم سے مانگنی چاہیئے اور اس کی اجابت کے لئے پُریقین ہونا چاہیئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا فرمان ہے کسی شخص کو دعا میں یوں نہیں کہنا چاہیئے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے۔ اگر چاہے تو مجھ پر رحم کر دے۔ یاد رکھو کہ اللہ کو کوئی مجبوری نہیں ہے۔ دعا ہمیشہ عزم بالجزم سے مانگنی چاہیئے۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا:۔ تم میں سے جب کوئی دُعا مانگے تو پوری رغبت سے مانگے۔ کیونکہ اللہ کو ہر چیز دینے کی قدرت ہے۔

اور جب تم دعا مانگو تو مقبولیت کا یقین رکھ کر دعا مانگو۔ اور یہ بھی جان لو اللہ غافل دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

(۸) دعا گڑگڑا کر کرنی چاہیئے۔ اور اپنی دعا کو تین مرتبہ دہرانا چاہیئے۔

ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ آلہ وسلّم جب بھی دعا مانگتے تو تین مرتبہ دہراتے تھے اور جب بھی سوال کرتے تو تین مرتبہ اس کا تکرار فرماتے تھے۔

دُعا کی فوری مقبولیت کے لئے پُر امید ہونا چاہیئے ۔ یہ نہ سمجھے کہ بہت دیر بعد دُعا قبول ہوگی ۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمان ہے ۔ تم سے جب تک کوئی جلد بازی نہ کرے اس کی دُعا مقبول ہوتی ہے یعنی یہ نہ کہے کہ میں نے دُعا کی لیکن قبول نہیں ہوئی ۔

اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو ۔ بالتحقیق وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔ جب اللہ سے مانگو تو زیادہ مانگو اس لئے کہ تم کریم سے سوال کر رہے ہو ۔

(۹) دُعا کی ابتدا ذکر الٰہی سے کرے ابتدا سوال سے نہیں کرنی چاہیئے ۔
سلمہ بن اکوع کہتے ہیں ۔ میں نے حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو دیکھا ۔ جب بھی دعا کا قصد کرتے تو ابتدا میں فرماتے تھے

اس کے بعد اپنی حاجات طلب کرتے تھے ۔

ایک حدیث ہے کہ حضور کریم نے فرمایا ۔ جب تم اللہ سے کسی حاجت کے لئے سوال کرنا چاہو ۔ تو ابتداء میں مجھ پر درود بھیجو ۔ کیونکہ اللہ کی شانِ کریمی سے یہ بات بعید ہے کہ بندہ اس سے دو سوال کرے وہ ایک سوال منظور فرمائے ۔ اور دوسرا سوال رد کرے ۔

(۱۰) جن دعاؤں کے لئے خصوصی ہدایات دی گئی ہیں ۔ انہیں اس طرح سے ادا کیا جائے ۔ جیسے طلب باران کی دُعا کا ایک مخصوص طریقہ ہے اور مذکورہ طریقے سے دعا جلد قبول ہوگی ۔

ان تمام آداب کا ماحصل دس چیزیں ہیں ۔

۱ ۔ دیر تک دُعا کرنی چاہیئے ۔ اور جلد بازی کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے ۔
حضرت صادق علیہ السلام کا فرمان ہے اللہ اُس وقت تک بندے کی حاجت میں لگا رہتا ہے ۔ جب تک بندہ جلد بازی نہ کرے ۔

۲ ۔ دُعا میں گڑگڑانا ۔ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا فرمان ہے ۔
اللہ گڑگڑانے والے سائل سے محبت کرتا ہے ۔

امام باقر علیہ السلام کا فرمان ہے ۔ جب بھی کوئی مومن گڑگڑا کر اللہ سے دُعا کرتا ہے تو اللہ اس کی حاجت ضرور پوری کرتا ہے ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے ۔ بندوں کا ایک دوسرے گڑگڑا کر

مانگنا اللہ کو ناپسند ہے۔ یہی بات اللہ کو اپنے لیئے پسند ہے کہ اُس کے بندے اُس سے گڑگڑا کر سوال کریں۔

۳۔ اپنی حاجت مخصوص کر کے دُعا مانگنی چاہیئے۔ امام صادق علیہ السّلام کا فرمان ہے۔ اللہ کو اپنے بندے کی ضرورت کا علم ہے۔ لیکن وہ چاہتا ہے کہ بندہ اس کے سامنے اپنی حاجت معیّن کرے۔

۴۔ ریاکاری کے شائبہ سے محفوظ رہنے کے لئے! علانیہ دُعا نہیں کرنی چاہیئے۔
امام رضا علیہ السّلام کا فرمان ہے۔ بندے کی پوشیدہ دُعا ستّر علانیہ دعاؤں کے برابر ہے۔

۵۔ اپنی دُعا کے ساتھ جملہ مومنین کے لئے دُعائے خیر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس سے دُعا جلد قبول ہوتی ہے۔

۶۔ دُعا کی جلد قبولیت کے لئے مُومنین کے اجتماع کی تلاش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ ۝
اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ ٹھہراؤ جو اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مُباہلہ کے لئے بھی اجتماع کا حکم دیا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السّلام کا فرمان ہے کہ جب بھی چالیس مومن مل کر اللہ سے کسی امر کی درخواست کریں گے تو اللہ یقیناً ان کی دُعا منظور فرمائے گا۔ اگر چالیس نہ ہوں تو چار آدمیوں کی وہی حاجت دس مرتبہ دہرانی چاہیئے۔

اگر بالفرض چار بھی نہ ہوں تو فرد واحد کو ہی حاجت چالیس مرتبہ دہرانی چاہیئے۔
عَزِیْزُ الْجَبّار اللہ اس دُعا کو منظور فرمائے گا۔

عبدالاعلیٰ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔
جب بھی کبھی چار اشخاص کسی جائز امر کے لئے اللہ سے دُعا کریں گے۔ تو ان کے منتشر ہونے سے پہلے ہی اللہ ان کو دعا کو منظور فرمائے گا۔ اور مومن دُعا میں شریک ہے۔

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۝
میں اپنے سے دُعا کرنے والوں کی دُعا قبول کرتا ہوں۔

علی بن عقبہ راوی ہیں ۔ جب بھی امام جناب جعفر صادق علیہ السّلام کو کوئی معاملہ درپیش آتا تو آپ اپنی مستورات اور بچوں کو اکٹھا کر کے دُعا مانگتے تھے اور اہل خانہ آمین کہتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے ۔ اور دعا مانگنے والا اور مومن دونوں شریک ہیں۔

۷ ۔ اظہارِ خشوع ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :۔ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً

اپنے رب کو گڑ گڑا کر اور چپکے چپکے پکارو ۔ ائمہ علیہم السّلام اپنی دعاؤں میں فرمایا کرتے تھے ۔ وَ لَا يُنْجِيْ مِنْكَ اِلَّا التَّضَرُّعُ اِلَيْكَ ۝

سوائے تضرع و زاری کے تجھ سے کوئی نہیں چھڑا سکتا ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو وحی فرمائی ۔ جب مجھ سے دُعا مانگو ۔ تو حالتِ خوف و رجا میں دُعا مانگو اور اپنے چہرے کو خاک پر رکھو اور اپنے تمام بدن کو میرے سامنے جھکا دو ۔ حالتِ قیام میں دُعائے قنوت کے ذریعہ سے مجھ سے حاجات طلب کرو۔ اور قلبِ خائف کے ذریعے مجھ سے مناجات کرو ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو وحی فرمائی ۔

اپنے دل کو میرے سامنے جھکاؤ اور اپنی تنہائی کے لمحات میں زیادہ سے زیادہ میرا ذکر کرو۔

۸ ۔ سوال کرنے سے پہلے اللہ کی مدح و ثنا کرو ۔

حارث بن مغیرہ کا بیان ہے ۔ میں نے حضرت جعفر صادق علیہ السّلام سے سُنا ۔ آپ نے فرمایا ۔ خبردار اپنی حاجت طلب کرنے سے پہلے اللہ کی مدح و ثنا کرو ۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر درود بھیجو ۔ اس کے بعد اللہ سے اپنی حاجات طلب کرو ۔

۹ ۔ دعا کے اوّل و آخر درود پڑھنا :۔ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت کی ہے ۔ آپؐ نے فرمایا :۔ جس شخص کے پاس میرا ذکر ہو ۔ اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول جائے ۔ اللہ اُسے جنّت کے راستے سے ہٹا دے گا ۔

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ایک شخص کو دیکھا جو بیت اللہ کے دروازے پر صرف

حضورؐ پہ درود بھیج رہا تھا تو آپ نے فرمایا درود ادھورا نہ پڑھو اور ہم اہلِ بیتؑ پر ظلم نہ کرو یاد رکھو درود اس وقت تک نہیں مکمل ہو سکتا جب تک اہلِ بیتؑ کو شامل نہیں کیا جاتا۔

۱۰۔ دعا کی حالت میں رونا:۔ یہ دعا کی مقبولیت کی علامت ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔

جب تمہاری جلد پر کپکپی طاری ہو۔ تمہاری آنکھیں آنسوؤں سے وضو کر رہی ہوں۔ اور تمہارا دل کانپ رہا ہو۔ تو اس کیفیت کو غنیمت جانو۔ یہ مقبولیتِ دعا کا وقت ہے۔

خداوند کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی۔ اپنی آنکھوں کے آنسو میرے حوالے کرو۔ دل کی خشیت میرے سپرد کرو۔ اور قبرستان میں جاکر بلند آواز سے مردوں کو ندا کرو۔ تاکہ تمہیں نصیحت حاصل ہو سکے اور اس وقت کہو کہ میں بھی ان سے ملنے والا ہوں۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوندِ قدوس سے دریافت کیا خداوندا! جو شخص تیرے خوف میں گریہ کرے، اس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ موسیٰؑ! میں اس کے چہرے کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھوں گا۔ اور سخت گھبراہٹ کے دن اُسے امن دوں گا۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر چیز کی ناپ تول موجود ہے۔ سوائے خوفِ خدا میں گریہ کرنے کے، اشکِ ندامت کا ایک قطرہ آگ کے سمندروں کو بجھا دیتا ہے۔ جس چہرے پر اشکِ ندامت کے قطرات گریں گے۔ اس چہرے پر غبارِ حسرت اور ذلت طاری نہیں ہوگی۔ جو آنکھ خوفِ خدا میں روئی، اللہ نے اس پر دوزخ حرام کر دی۔

اگر ایک امت میں ایک شخص بھی رو پڑے تو اس کی وجہ سے پوری امت پر رحمت کی جاتی ہے۔

# نویں فصل

## اہلِ حکمت کے اقوالِ زرّین

ایک دانا کا قول ہے۔ عقل مند کو چاہیئے۔ جب وہ توبہ کرے تو توبہ کے دس ارکان پر عمل کرے۔ (۱) زبان سے استغفار کرے۔ (۲) دل میں ندامت محسوس کرے۔

(۳) بدن کو اس گناہ میں پھر کبھی آلودہ نہ کرے۔ (۴) آئندہ گناہ نہ کرنے کا مصمّم عزم کرے۔

(۵) آخرت سے محبت کرے (۶) دنیا سے نفرت کرے۔

(۷) کم کھانا کھائے (۸) کم پانی پیئے۔ (۹) کم کلام کرے۔

(۱۰) کم سوئے۔

ایک حکیم کا قول ہے عقل مند شخص میں دس اوصاف ہوتے ہیں۔ پانچ کا تعلق ظاہر سے ہے اور پانچ کا تعلق باطن سے ہے۔

اوصافِ ظاہری:۔ ۱۔ خاموشی ۲۔ حُسنِ اخلاق ۳۔ تواضع۔ ۴۔ راست گوئی۔ ۵۔ عملِ صالح۔

اوصافِ باطنی:۔ ۱۔ تفکّر ۲۔ عبرت پذیری ۳۔ خُشُوع۔ ۴۔ نفس کی تحقیر۔ ۵۔ موت کی یاد۔

ایک حکیم کا قول ہے:۔ دس افراد کے دس اوصاف اللہ کو سخت ناپسند ہیں۔

۱۔ اغنیاء میں بخل ۲۔ فقراء میں تکبّر ۳۔ علماء میں طمع۔ ۴۔ مجاہد میں بزدلی

۵۔ بزرگانِ دین میں دنیا کی اُلفت ۶۔ عورتوں میں بے حیائی ۷۔ بادشاہ میں غضب

۸۔ جوانوں میں سستی ۹۔ زاہد میں خود پسندی ۱۰۔ عابد میں ریاکاری

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔ حکمت کے فوائد یہ ہیں۔ مُردہ دلوں کو زندہ کرتی ہے۔ درویش کو منصبِ شاہی پر سرفراز کرتی ہے۔ کمزوروں کو

بلندی اور غلاموں کو آزادی دلاتی ہے، مسافر کو پناہ مہیا کرتی ہے، غریب کو دولتمند بناتی ہے۔ اہل شرف کے مراتب اور سردار کی سرداری میں اضافہ کرتی ہے۔ حکمت مال سے بہتر ہے، خوف کے وقت محافظ ہے، جنگ میں زرہ ہے منفعت آور سودا ہے۔ خوف کے وقت کا ساتھی ہے۔ منزل یقین تک رسائی کے لئے راہنما ہے۔ جب کوئی لباس پردہ پوشی کر نہ سکے۔ تو حکمت بہترین پردہ ہے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ ایک بادشاہ نے پانچ اہلِ دانش کو دعوت دی۔ اور انہیں حکم دیا۔ کہ وہ حکیمانہ جملے بیان کریں۔ ہر ایک دانشمند نے حکمت کے دو جملے کہے۔ اس طرح سے مجموعی طور پر دس جملے بنے۔

(۱) خالق کا خوف باعثِ امن اور خدا سے بے خوفی کفر ہے۔

(۲) مخلوق سے نہ ڈرنا باعثِ آزادی ہے اور مخلوق کا خوف غلامی ہے۔

(۳) اللہ سے امید وابستہ رکھنا ایسی ثروت ہے۔ جس کی موجودگی میں فقر کوئی نقصان نہیں دیتا۔

(۴) خدا سے ناامیدی ایسا فقر ہے۔ جس کی موجودگی میں کوئی ثروت فائدہ مند نہیں ہوسکتی۔

(۵) دل اگر تونگر ہے تو تہی دامنی کوئی نقصان نہیں پہنچاتی۔

(۶) اگر دل فقیر ہے تو بھرے خزانے کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔

(۷) غِنَی اَلْقَلْب کی دولت خرچ کرنے سے بڑھتی ہے۔

(۸) بھوکے دل کو جتنی دولت ملے گی اس کی تکلیف میں اتنا ہی اضافہ ہوگا۔

(۹) تھوڑی بھلائی کا حاصل کرنا، زیادہ برائی چھوڑنے سے بہتر ہے۔

(۱۰) برائیوں کو مکمل طور پر چھوڑنا، تھوڑی بھلائی کے حصول سے بہتر ہے۔

ایک دانا کا قول ہے:- دنیا کا انجام زوال ہے۔ زندگی کا انجام موت ہے۔ غذا کا انجام ادوڑی ہے۔ جمع آوری کا انجام حساب ہے۔ تعمیر کا انجام تباہی ہے۔ ظالم کا انجام عذاب ہے۔ خاندان کا انجام جدائی ہے۔ تائب کا انجام مغفرت ہے۔ بدکار کا انجام نصرتِ الٰہی سے محرومی ہے۔ زہد کا انجام رضائے الٰہی ہے۔ تمام اشیاء کا انجام ہلاکت ہے۔

افلاطون کا قول ہے۔ دس افراد ہمیشہ ذلیل و رسوا رہیں گے۔
مقروض، چغلخور، جھوٹا، حاسد، عاشق، محتاج، لالچی، قیدی، جس پر تہمت لگی ہوئی ہو۔ جاہل۔

# دسویں فصل

## کلامِ زُہّاد

سب سے زیادہ ضائع ہونے والی چیزیں دس ہیں۔

۱۔ جس عالم سے مسئلہ نہ پوچھا جائے ۲۔ جس علم پر عمل نہ کیا جائے۔
۳۔ جس اچھی رائے کو قبول نہ کیا جائے ۴۔ جس ہتھیار کو استعمال نہ کیا جائے۔
۵۔ جس مسجد میں نماز نہ پڑھی جائے ۶۔ جس مصحف کی تلاوت نہ کی جائے۔
۷۔ جس مال کو خرچ نہ کیا جائے ۸۔ جس گھوڑے پر سواری نہ کی جائے۔
۹۔ ایسے شخص کے سینہ کا علم جو اُسے دنیا طلبی کا ذریعہ بنائے۔
۱۰۔ ایسی لمبی عمر جس کے ذریعہ سے آخرت کا زادِ جمع نہ کیا جائے۔

ایک زاہد کا قول ہے۔ زمین روزانہ ان جملوں کے ذریعہ سے ندا دیتی ہے۔

فرزندِ آدم آج تو میری پشت پر چل رہا ہے۔ کل میرے شکم میں ہوگا۔
میری پُشت پر تو آج ہنس رہا ہے۔ اور کل میرے اندر تو رُوئے گا۔
آج میری پُشت پر تو حرام کھا رہا ہے اور کل میرے اندر ذلیل ہوگا۔
آج میری پُشت پر تو نافرمانی کر رہا ہے اور کل میرے اندر تجھے عذاب دیا جائے گا۔
آج میری پُشت پر تو خوش ہو کر چل رہا ہے اور کل میرے اندر تو غمگین ہوگا۔
آج میری پُشت پر تو روشنی میں چل رہا ہے تو کل تو میرے اندر تاریکی میں ڈوبا ہوگا۔
آج میری پُشت پر تو اپنے دوستوں کے ساتھ چل رہا ہے۔ اور کل تو اندر تو تنہا ہوگا۔
کہا گیا ہے کہ کتنے ہی دس اچھے اوصاف پائے جاتے ہیں۔

۱ - یہ اپنا گھر نہیں بناتا ۲ - رات کو جاگتا ہے ۳ - بوقتِ سفر زادِ راہ اُٹھا کر نہیں چلتا -

۴ - جب اس کا مالک کھانا کھا رہا ہو تو دُور جاکر بیٹھتا ہے -

۵ - جب اسے مارا پیٹا جائے تو تھوڑی سی چیز دیکھ کر بھی سابقہ مار کو بھُلا دیتا ہے - اور مالک کی طرف بھاگا چلا آتا ہے -

۶ - سختی اور آسانی میں اپنے مالک کو چھوڑ کر نہیں جاتا -

۷ - اکثر اوقات بھوکا رہ کر گذارا کرتا ہے ۸ - ہمیشہ خائف رہتا ہے -

۹ - مرنے کے بعد کوئی مال ترکہ چھوڑ کر نہیں جاتا - ۱۰ - تھوڑی سی دنیا پاکر راضی ہو جاتا ہے -

اسبابِ غم دس ہیں - کھڑے ہو کر شلوار پہننا - بکریوں کے ریوڑیں سے گذرنا، ڈاڑھی کو دانتوں سے چبانا - دروازے کی چوکھٹ پر بیٹھنا - بائیں ہاتھ سے کھانا پینا - آستین سے منہ صاف کرنا - انڈوں کے چھلکوں پر چلنا، بوقتِ جنازہ دنیاوی باتیں کرنا - دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا - قبرستان میں ہنسنا، بکثرت مُباشرت کرنا -

سالک کو چاہیئے کہ ایک کاپی پر ہلاک کنندہ اشیاء اور نجات دہندہ اشیاء کی فہرست لکھی ہوئی چاہیئے - اور ان اوصاف کو روزانہ مطالعہ کرے - اپنے آپ کو ہلاک شدہ اشیاء سے محفوظ رکھے تمام مُہلکات کا ماحصل دس اوصافِ مذمومہ ہیں -

اگر راہِ حق کا سالک ان دس برائیوں سے بچ گیا تو دوسری دس برائیوں سے بھی بچ جائیگا - اور وہ برائیاں یہ ہیں - بُخل - تکبّر - خود پسندی - ریاکاری، حسد - غصہ کی زیادتی - کھانے کی شدید خواہش، جماع کی شدید خواہش - حُبِّ مال - حُبِّ جاہ

اور نیک خصال کا ماحصل بھی دس باتیں ہیں - اگر ان دس باتوں پر عمل کیا تو دوسری دس باتوں پر بھی عمل کرنا نصیب ہوگا -

اپنے گناہوں پہ ندامت - آزمائش پر صبر - قضائے الٰہی پر راضی رہنا - نعمات پر شکر - امید و بیم کے درمیان اعتدال - دنیا میں زُہد - اخلاصِ عمل حُسنِ اخلاق - محبّتِ خدا - خدا کے حضور خشوع و خضوع -

مجموعی طور پہ یہ بیس صفات ہیں - ان میں سے دس اوصافِ مذمومہ اور دس اوصافِ حمیدہ ہیں -

مولانا جلال الدین رُومی نے اپنے ایک دوست کو ان باتوں کی وصیت فرمائی ۔ ظاہر و باطن میں خوفِ خدا ۔ کم کھانا ۔ کم سونا ، کم بولنا ، گناہوں کا چھوڑنا ، خواہشات کی پیروی کو ترک کرنا ۔ اکثر اوقات روزے رکھنا ، نمازِ شب کی ادائیگی ، لوگوں کے ستم سہنا ۔ احمق اور جاہل کی صُحبت سے پرہیز کرنا ۔ صالحین کی صُحبت اختیار کرنا ۔

بیان کیا جاتا ہے ۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عابد و زاہد رہتا تھا ۔ ایک فرشتے نے خدا سے اس کے ملنے کی اجازت چاہی اور انسانی شکل میں اس عابد و زاہد کے پاس پہنچ کر طالب نصیحت ہُوا ۔

اُس خدا مست عابد نے اسے کہا میں تمہیں دس باتوں کی وصیّت کرتا ہوں ۔ انہیں اچھی طرح سے سمجھو اور ان پر عمل کرو ۔

عالم بن جاہل بن ۔ مُحِب بن مُبْغِض بن ۔ راغِب بن ، زاہد بن ۔ سخی بن ، بخیل بن ۔ شُجاع بن ، عاجز بن ۔

فرشتے نے اس سے ان متضاد کیفیات کی تفصیل دریافت کی تو عابد نے کہا ۔ اللہ کی معرفت رکھ کر اللہ کا عالم بن ۔ غیر سے ناواقف رہ کر اس سے جاہل بن ۔ اولیاء اللہ کا محب بن ۔ اللہ کے دشمنوں کا مُبْغِض بن ۔

دُنیا سے انحراف کر کے زاہد بن ۔ آخرت کی خواہش کر کے راغب بن ۔ دنیا لٹانے میں سخی بن ۔ دین لٹانے میں بخیل بن ۔ اطاعتِ الٰہی کی ادائیگی کے لئے شجاع بن ۔ اللہ کی معصیت کرنے سے عاجز بن ۔ اب جاؤ خدا تمہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے ۔ تم نے مجھے اللہ کی عبادت سے محروم کر دیا ۔

# گیارھواں باب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:- جو محبتِ آلِ محمدؐ پر مرا شہید ہو کر مرا۔ جو بھی آلِ محمدؐ میں مرا مغفور ہو کر مرا۔ جو آلِ محمدؐ کی محبت پر مرا وہ تائب ہو کر مرا۔ جو آلِ محمدؐ کی محبت میں مرا مومن مستکملُ الایمان بن کر مرا۔ خبردار — جو محبتِ آلِ محمدؐ پر مرا اسے پہلے ملکُ الموت پھر منکر نکیر جنّت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ جو آلِ محمدؐ کی محبت میں مرا اس کی قبر میں جنّت کا ایک دریچہ لگایا جاتا ہے۔ جو آلِ محمدؐ کی محبت میں مرا، اللہ اس کی قبر کو ملائکہ رحمت کے لئے مقامِ زیارت بنا دیتا ہے

خبردار — :

جو آلِ محمدؐ کی محبت میں مرا وہ سنّت اور جماعت کو قائم کرنے والا بن کر مرا۔ خبردار! جو آلِ محمدؐ کی دشمنی میں مرا، بروز قیامت اس حالت میں مبعوث ہوگا۔ کہ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔ یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔

خبردار — : جو بھی آلِ محمدؐ کی دشمنی میں مرا، کافر ہو کر مرا۔

خبردار — ! جو بھی آلِ محمدؐ کی دشمنی میں مرا، وہ جنّت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:- اہلِ دین کی چند علامات ہیں۔ جن کے ذریعہ سے ان کی پہچان ہوتی ہے اور وہ علامات یہ ہیں۔

راست گوئی۔ امانت کی ادائیگی۔ ایفائے عہد۔ صلۂ رحمی۔ کمزوروں پہ شفقت عورتوں کا کہنا کم ماننا۔ نیکی کرنا۔ حسن اخلاق۔ علم کی پیروی کرنا۔ لوگوں کو نیکی کی تعلیم دینا۔ اللہ کے تقرّب کا متلاشی ہونا۔

ایسے لوگوں کے لئے خوشخبری اور اچھا ٹھکانہ ہے۔

# تیسری فصل

## اقوالِ عُلماء

گیارہ افراد پر سلام نہیں کرنا چاہیئے۔

یہودی ۔ نصرانی۔ ۲۔ جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت نمازیوں پر سلام نہیں کرنا چاہیئے۔

۳۔ جو شخص حمام میں ننگا ہو کر نہا رہا ہو۔ ۴۔ جو اذان و اقامت میں مصروف ہو۔

۵۔ جو قرآن مجید پڑھ رہا ہو۔

۶۔ جو حدیث کی روایت اور علمی مذاکرہ میں مصروف ہو۔

۷۔ جو چوپڑ اور شطرنج کھیلتا ہو۔ ۸۔ جس کا پیشہ گانا بجانا ہو۔

۹۔ جو کبوتر بازی کرتا ہو۔ ۱۰۔ جو قضائے حاجت میں مصروف ہو۔

۱۱۔ اجنبی عورت کو سلام نہیں کرنا چاہیئے۔

ایک عالم کا قول ہے گیارہ اشیاء حافظہ تیز کرتی ہیں۔

(۱) حلال غذا کھانا (۲) میٹھی اشیاء کھانا (۳) گوشت کھانا (۴) دال کھانا

(۵) آیتُ الکرسی کو بکثرت پڑھنا (۶) ہمیشہ باوضو رہنا۔ (۷) رُو بقبلہ بیٹھنا

(۸) والدین کی اطاعت (۹) علماء کی زیارت اور ان کے چہرے کو دیکھنا۔

(۱۰) علماء کے فرامین کو بغور سننا اور ان پر عمل کرنا۔

(۱۱) شب کو عبادت اور اطاعت میں بسر کرنا۔

ایک اور عالم کا قول ہے:۔ گیارہ اشیاء خوشی و مسرت کا موجب ہیں۔

۱۔ سورۃ یٰسین کی تلاوت ۲۔ باوضو رہنا

۳۔ مسواک کرنا ۴۔ آبِ جاری میں نہانا ۵۔ آب جاری میں بیٹھنا

۶۔ احباب سے گفتگو کرنا ۷۔ غیر ضروری بالوں کو صاف کرنا۔

۸۔ سر منڈوانا ۹۔ ناخن تراشنا ۱۰۔ عبادت و اطاعت میں مصروف رہنا۔

۱۱۔ نماز با جماعت کی پابندی۔

ایک عالم کا قول ہے۔ گیارہ اشیاء جلدی بڑھاپے کا موجب ہیں۔

(۱) بکثرت مجامعت (۲) عرق گلاب سے سر کو دھونا (۳) آدھی رات کو پانی پینا۔

(۴) آستین سے چہرہ صاف کرنا (۵) کھڑے ہو کر پانی پینا۔

(۶) قضائے حاجت کے لئے زیادہ دیر بیت الخلاء میں بیٹھنا۔

(۷) بلا ضرورت خارش کرنا (۸) بوقت مباشرت گفتگو کرنا۔

(۹) شرم گاہ کی طرف دیکھنا (۱۰) اوندھے منہ لیٹنا (۱۱) غم و پریشانی۔

ایک عالم کا قول ہے:۔ گیارہ چیزیں درازئ عمر کا باعث ہے۔

۱ ★ زیادہ صدقہ دینا ۲ ★ زیادہ دعا مانگنا

۳ ★ والدین کی اطاعت ۴ ★ نمازِ شب

۵ ★ طلوعِ فجر سے پہلے استغفار ۶ ★ نوافلِ یومیہ کی پابندی

۷ ★ نماز باجماعت ۸ ★ مومنین کے حق میں دعا کرنا۔

۹ ★ قرآن مجید کی بکثرت تلاوت ۱۰ ★ ظاہر و باطن میں خوف خدا رکھنا۔

۱۱ ★ نبی کریمؐ کی آل پر درود بھیجنا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

اوصافِ مذمومہ کی جڑیں گیارہ ہیں۔ طعام کی شدید خواہش۔ کلام کی شدید خواہش۔ غصّہ۔ حسد۔ مال کی محبّت۔ منصب و جاہ کی محبت۔ تکبّر خود پسندی۔ ریاکاری۔ فخر کرنا۔ بخل۔

اوصافِ حمیدہ کی گیارہ جڑیں یہ ہیں:۔

توبہ۔ خوف۔ امید۔ زہد۔ صبر۔ شکر۔ اِخلاص۔ سچائی قضا پر راضی رہنا۔ محبّت۔ موت کی یاد

# بارہواں باب

## پہلی فصل

### احادیثِ نبویہ علیٰ صاحبھا آلاف التحیۃ

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:۔ نے فرمایا:۔ جو شخص نمازِ جماعت کو حقیر سمجھے، اللہ اسے بارہ قسم کی سزائیں دے گا: تین سزائیں دنیا میں ملیں گی، تین قبر میں، تین موت کے وقت اور تین سزائیں قیامت کے دن ملیں گی۔

دنیاوی سزائیں:۔ اللہ اس کی کمائی سے برکت ہٹا لے گا۔

۲۔ اس کے چہرے سے صالحین کی علامت دور ہو جاتی ہے۔

۳۔ مومنین کے دلوں میں وہ مبغوض قرار پائے گا۔

وقتِ نزع کی سزائیں:۔ موت کے وقت پیاسا ہو کر مرے گا۔ بھوکا ہو کر مرے گا۔ سخت خوف وہراس میں مبتلا ہو کر مرے گا۔

قبر کی سزائیں:۔ منکر ونکیر اس پر سختی کریں گے۔ اس کی قبر میں ہمیشہ تاریکی رہے گی۔ لحد تنگ ہو گی۔

قیامت کی سزائیں:۔ حساب کی سختی۔ اللہ کی ناراضی۔ دوزخ کا عذاب

## فصل دوئم

### امیر المومنین علیہ السلام کے فرامین

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔ میں نے تورات کی بارہ آیات کا عربی میں ترجمہ کیا ہے۔ اور روزانہ تین مرتبہ ان آیات کو پڑھتا ہوں۔ ۱۔ اللہ اپنے بندے سے کہتا ہے

جب تک میری حکومت تجھ پہ قائم ہے ۔ اُس وقت تک کسی سلطان سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے اور میری شاہی کبھی ختم نہیں ہو گی ۔

(۲) مجھے پا کر کبھی کسی سے مانوس نہ ہونا ۔ کیونکہ تمہیں جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہو گی ۔ تو میرے خزانوں کو بھرا ہُوا پاؤ گے ۔

(۳) مجھے پا کر کسی دوسرے کی تلاش نہ کر مجھے ہمیشہ اپنے قریب پاؤ گے ۔

(۴) فرزندِ آدم — ! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں ۔ تو بھی مجھ سے محبت کر ۔

(۵) جب تک تو صراط کو عبور نہ کر لے اس وقت تک مَکر سے بے خوف نہ رہنا ۔

(۶) فرزندِ آدم ! ۔ میں نے تمام اشیاء کو تیرے لئے بنایا اور تجھے اپنے لئے بنایا ۔ پھر بھی تو مجھ سے بھاگتا ہے ۔

(۷) فرزندِ آدم ! میں نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نُطفہ سے بنایا پھر لوتھڑے سے بنایا ۔ تیری تخلیق سے تو میں نہیں تھکا ۔ کیا تیری روٹی مجھے تھکا دے گی ۔

(۸) اپنے نفس کی وجہ سے تو مجھ سے ناراض ہوتا ہے ۔ لیکن میری وجہ سے تو اپنے نفس پر ناراض نہیں ہوتا ۔

(۹) فرزندِ آدم — ! میں نے تجھ پر کچھ فرائض مقرر کیئے ہیں ۔ اور تیری روٹی اپنے ذمہ لگائی ہے ۔ پھر بھی تو میرے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے ۔ لیکن میں نے تیرے رزق میں کوئی کمی نہیں کی ۔

(۱۰) تجھ سے ہر محبت کرنے والا اپنے مفاد کی خاطر محبت کرتا ہے ۔ لیکن میں تجھ سے تیرے مفاد کے لئے محبت کرتا ہوں ۔

(۱۱) فرزندِ آدم ! جس طرح سے میں نے تجھ سے کل کے عمل کا مطالبہ نہیں کیا ۔ تو بھی مجھ سے کل کا روزی طلب نہ کر ۔

(۱۲) اگر تو میری تقسیم پر راضی رہا ۔ تو میں تجھے اجر کے ساتھ ساتھ تیرے دل اور بدن کو راحت دوں گا ۔ اگر تو میری تقسیم پر راضی نہ ہُوا تو میں تجھ پہ دنیا کو مسلّط کر دوں گا جہاں تم جانوروں کی طرح دوڑتے پھرو گے ۔

پھر بھی میری تقسیم کردہ روزی سے زیادہ حاصل نہیں کر سکو گے۔
علاوہ ازیں تم عذاب کے حق دار بھی بنو گے۔

# ایک سے بارہ تک

عطا بن طاؤس کا بیان ہے۔ یہودیوں کا ایک گروہ حضرت عمر بن خطاب کے دورِ حکومت میں ان کے پاس آیا اور کہا تم اس وقت اپنے نبی ؐ کے جانشین ہو۔ ہم اس وقت تمہارے پاس کچھ مسائل دریافت کرنے آئے ہیں۔ اگر تم نے ان سوالات کے جوابات دے دیئے۔ ہم تمہاری تائید و تصدیق کرتے ہوئے مسلمان ہو جائیں گے۔

حضرت عمر نے کہا اپنے سوال بتاؤ۔ انہوں نے کہا آپ ہمیں بتائیں۔ سات آسمانوں کے تالے کیا ہیں۔؟ اور ان کی چابیاں کون سی ہیں۔؟

(۲) آپ ہمیں یہ بھی بتائیں کہ وہ کونسی قبر تھی۔ جو اپنے مدفون کو لے کر چلتی رہی۔

(۳) آپ ہمیں اس منذر کی نشاندہی کریں جو نہ جن تھا، نہ انسان تھا۔ اس کے باوجود بھی اُس نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

(۴) ہمیں ایسی جگہ بتائیں جہاں دوبارہ سورج نہیں چمکا۔

(۵) ایسی پانچ اشیاء بتائیں جو نہ تو صُلبِ پدر میں رہیں۔ اور نہ ہی شکمِ مادر میں رہیں۔

(۶) وہ ایک کون ہے جس کا دوسرا نہیں۔ وہ دو کون سے ہیں جن کا تیسرا نہیں۔ وہ تین کون سے ہیں جن کا چوتھا نہیں۔ وہ چار کون سے ہیں جن کا پانچواں نہیں۔ وہ پانچ کون سے ہیں جن کا چھٹا نہیں۔

وہ چھ کون سے ہیں جن کا ساتواں نہیں۔

وہ سات کون سے ہیں جن کا آٹھواں نہیں۔

وہ آٹھ کون سے ہیں جن کا نواں نہیں۔ وہ دس کون سے ہیں۔ جن کا گیارھواں نہیں۔

وہ گیارہ کون سے ہیں جن کا بارہواں نہیں۔ وہ بارہ کون سے ہیں جن کا تیرھواں نہیں ہے۔

یہ عجیب و غریب سوالات سُن کر حضرت عمر نے سر جھکا لیا ۔ کافی دیر کے بعد سر اٹھا کر مخاطب ہوتے ہوئے کہا ۔ تم نے عمر سے وہ سوال پوچھے ہیں جن کا جواب عمر کے پاس نہیں ہے ۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ابن عم تمہیں اس کا جواب دیں گے ۔

پھر ایک شخص کو بھیج کر حضرت علی علیہ السلام کو منگوایا ۔ جب آپ آئے تو حضرت عمر نے عرض کی جناب یہودیوں کے اس گروہ نے مجھ سے چند مسائل دریافت کئے ۔ اور وعدہ کیا ۔ اگر انہیں ان کے جواب بتلا دیئے گئے تو یہ مسلمان ہو جائیں گے ۔ آپ مہربانی فرما کر ان کے سوالات کے جواب دیں ۔

حضرت علی علیہ السلام نے یہودیوں سے فرمایا اپنے سوالات پیش کرو ۔ یہودیوں نے اپنے سوالات پیش کئے ۔ تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ۔

۱ ۔ آسمانی قُفل شرک ہے ۔ کیونکہ مُشرک کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور اس کی چابی لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کہنا ہے ۔

۲ ۔ جو قبر اپنے مُردے کو لے کر چلتی رہی وہ حضرت یونس علیہ السّلام کی مچھلی ہے ۔ جو اپنے شکم میں لے کر سات سمندروں میں پھرتی رہی تھی ۔

۳ ۔ ایسا مُنذِر جو جنّ و اِنس سے نہیں لیکن با ایںہمہ اُس نے اپنی قوم کو ڈرایا ۔ وہ وہی چیونٹی ہے جس نے اپنی قوم کو حضرت سلیمانؑ کی قوم سے ڈرا کر نصیحت کی تھی کہ اپنی رہائش گاہوں میں داخل ہو جاؤ ۔ تاکہ تمہیں سلیمانؑ اور اس کا لشکر بے علمی میں پامال نہ کر دے ۔

۴ ۔ وہ مقام جہاں صرف ایک مرتبہ سورج چمکا وہ بحیرہ قلزم ہے جہاں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر گذرے تھے اور اس میں راستے بن گئے تھے ۔

۵ ۔ وہ اشیاء جو رحمِ مادر اور صُلبِ پدر میں نہیں رہیں ۔ وہ یہ ہیں ۔ حضرت آدم علیہ السلام حضرت حواؑ ۔ عصائے موسیٰؑ ۔ ناقۂ صالحؑ ۔ حضرت اسمٰعیلؑ کے بدلے ذبح ہونے والا دُنبہ ۔

۶ ۔ وہ ایک جس کے ساتھ دوسرا نہیں ہے وہ اللہ ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے ۔

وہ جن کا تیسرا نہیں وہ حضرت آدمؑ و حوّا ہیں۔

وہ تین جن کا چوتھا نہیں جبرائیل، میکائیل، اسرافیل۔

وہ چار جن کا پانچواں نہیں وہ ہیں توراۃ، زبور، انجیل۔ قرآن

وہ پانچ جن کا چھٹا نہیں وہ روز و شب کی پنج گانہ نمازیں ہیں۔

وہ چھ جن کا ساتواں نہیں۔ وہ اللہ کا فرمان ہے۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۝

ہم نے آسمانوں زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں خلق کیا۔

وہ سات جن کا آٹھواں نہیں ہے وہ سات آسمان ہیں۔ وَ بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔

وہ آٹھواں جن کا نواں نہیں ہے وہ رب کے عرش کو اٹھانے والے فرشتے ہیں

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝

اس دن تیرے رب کے عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

وہ نو جس کا دسواں نہیں ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملنے والی نو نشانیاں ہیں۔

وہ دس جن کا گیارہواں نہیں ہے۔ وہ دس راتیں ہیں جن کی اللہ نے قسم کھائی ہے۔

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ فجر کی قسم اور دس راتوں کی قسم۔

وہ گیارہ جن کا بارہواں نہیں ہے۔ وہ حضرت یوسفؑ کے گیارہ بھائی ہیں۔ يَاَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِىْ سٰجِدِيْنَ ۝

ابّا جان: میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا کہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

وہ بارہواں جن کا تیرھواں نہیں ہے وہ ضرب کلیمی کے اثر سے پھوٹنے والے بارہ چشمے ہیں

اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۝

اپنے عصا کو پتھر پر مارو۔ اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔

یہ جوابات سُن کر یہودیوں نے کہا۔ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ٥ ہم گواہی دیتے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد مصطفےٰ اللہ کے رسول ہیں۔ اور گواہی دیتے ہیں کہ آپ واقعی رسولِ مقبولؐ کے ابنِ عم ہیں۔

پھر حضرت عمر سے مخاطب ہو کر کہا۔ ہم گواہی دیتے ہیں۔ یہ رسول اللہؐ کے بھائی ہیں۔ اور تجھ سے زیادہ اس منصب کے حق دار ہیں۔

# تیسری فصل

## بارہ ائمہؑ کے لئے مروی احادیث

عبداللہ بن مسعود نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی آپؐ نے فرمایا۔ میرے بعد میرے بارہ جانشین ہوں گے۔

جیسا کہ بنی اسرائیل میں بارہ نقیب ہوئے تھے۔

جابر بن ثمرہ کہتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا۔ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے۔ ایک اور جملہ بھی کہا۔ جسے میں نہیں سن سکا۔ لوگوں نے بتایا وہ جملہ یہ تھا۔ وہ سب قریش سے ہوں گے۔

سلیم بن قیس ہلالی نے حضرت سلمان فارسی سے روایت کی۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اور دیکھا۔ امام حسین علیہ السلام آپؐ کی گود میں تشریف فرما تھے۔ حضور پاکؐ اُن کی آنکھوں کو بوسہ دے رہے تھے۔ اور ان کے منہ کو چوم کر فرما رہے تھے۔ تو سردار ہے سردار کا بیٹا ہے۔ سردار کا بھائی ہے امام ابن امام اور برادر امام ہے اور ائمہؑ کا باپ ہے۔ اِن میں سے نواں بیٹا قائم آلِ محمدؐ ہوگا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

تمہیں تین مرتبہ مبارک ہو۔ میری اُمت کی مثال اس بادل جیسی ہے۔ جس کے متعلق

کوئی پتہ نہ ہو۔ اُس کی ابتدا اچھی ہے یا انتہا اچھی ہے۔ میری امّت کی مثال ایک عظیم باغ کی ہے۔ جس کا پھل ایک سال بہت سے لوگوں نے کھایا۔ ممکن ہے آئندہ سال پہلے سال سے بھی عمدہ اور اچھا پھل پیدا ہو اور اس سے زیادہ لوگ مستفید ہوں۔ ایسی امّت ہلاک کیسے ہوگی۔ جس کی ابتداء مجھ سے ہو۔ اور میرے بعد بارہ سعید اور صاحبانِ دانش خلیفہ ہوں گے۔ اور جس امّت کے آخر میں مہدیؑ اور مسیحؑ ہوں!

البتہ کچھ ذلیل و رسوا ہوں گے جو ضرور ہلاک ہوں گے۔ ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اور میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا:۔ حضرت عمر بن خطاب نے اپنی حکومت کے پہلے دن منبر پر بیٹھ کر کہا۔! علی ابن ابی طالبؑ کو اللہ نے ایسی بارہ فضیلتوں کا مالک بنایا ہے۔ جو مجھ میں نہیں ہیں۔ اور نہ ہی پوری کائنات میں کسی کے اندر وہ فضیلتیں ہیں۔

(۱) علیؑ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ (۲) علی علیہ السّلام کا نکاح عرش پر ہوا

(۳) علی علیہ السّلام کی شادی فاطمۃ الزہرا علیہا السّلام سے ہوئی۔

(۴) اللہ نے اسے حسنؑ و حسینؑ جیسے فرزند عطا فرمائے۔

(۵) حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے میری موجودگی میں مقام غدیرِ خُم میں فرمایا۔

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ ۝ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ۝

جس کا میں مولا ہوں۔ اُس کا علیؑ مولا ہے۔

(۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا یا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ۝

علیؑ تیری مجھ سے وہی منزلت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(۷) علیؑ کے دروازے کے سوا باقی تمام صحابہ کے دروازے جو مسجد میں کھلتے تھے بند کرا دیئے۔

(۸) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ جو شخص مکہ و مدینہ جیسی جگہ پر حضرت نوح علیہ السّلام کی زندگی کی بقدر عبادت کرے، مکّے کی گرمی برداشت کرے۔

مدینے کی بھوک پر صبر کرے ۔ کوہِ ابوقبیس کے بقدر مال اللہ کی راہ میں خرچ کرے ۔ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے صفا و مروہ کے درمیان مارا جائے ۔ اگر وہ اس کے ساتھ علی کی ولایت لے کر پیش نہ ہوا ۔ تو اس کی تمام نیکیاں زہد و تقویٰ رائیگاں جائیں گی ۔ اور جنّت کی خوشبو اس کے مشام میں داخل نہ ہو گی ۔

(۹) علیؑ کے گھر ستارے اترے (۱۰) علیؑ کے لئے سورج پلٹایا گیا ۔

(۱۱) علیؑ نے مُردوں سے ، شیر و بھیڑیا اور اژدہا سے گفتگو کی ۔

(۱۲) علیؑ اتنا بڑا بہادر ہے مجھ جیسے پچاس ہزار اشخاص کو بائیں ہاتھ سے قتل کر سکتا ہے

اس وقت حضرت علی علیہ السلام بھی موجود تھے ۔ سر اٹھا کر فرمایا ۔ اس نے گواہی دیئے جانے سے پہلے ہی حق کا اعتراف کر لیا ہے ۔

# تتمہ

## تقویٰ کے بارہ فوائد

---

بعض عارفین کا فرمان ہے ۔ کہ دنیا و آخرت کی جملہ اچھائیاں ایک لفظ میں جمع ہیں اور وہ ہے ۔ تقویٰ ۔

قرآن مجید میں تقویٰ کے بارہ فوائد بیان کیے گئے ہیں ۔

(۱) متقی مدح و ثنا کا مستحق ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :۔ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝

اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو ۔ یہ یقیناً عزیمت کے کاموں میں سے ہے ۔

(۲) تقویٰ باعث حفاظت و نگرانی ہے ۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے ۔ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۝

اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ تو ان کی سازشیں تمہیں کوئی نقصان نہیں دیں گی۔

(۳) تقویٰ تائید ونصرت کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ٥ اللہ کی تائید ونصرت متقین کے ساتھ ہے۔

(۴) تقویٰ تکالیف سے نجات اور رزقِ حلال کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا راستہ بنائے گا۔ اور وہاں سے رزق دے گا جہاں سے گمان نہیں ہوگا۔

(۵) تقویٰ اصلاحِ عمل کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ٥

اے ایمان والو۔! اللہ سے ڈرو اور پختہ بات کرو۔ اللہ تمہارے کاموں میں اصلاح کریگا۔

(۶) گناہوں کی معافی وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ٥

اور تمہارے گناہ معاف کرے گا۔

(۷) تقویٰ سے اللہ کی محبت حاصل ہوتی ہے فرمانِ خداوندی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ٥ یقیناً اللہ متقین سے محبت کرتا ہے۔

(۸) تقویٰ قبولیتِ اعمال کی سند ہے ارشادِ ربّ العزت ہے۔ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ٥ سوائے اس کے نہیں اللہ صرف متقین (کی قربانی) ہی قبول کرتا ہے۔

(۹) تقویٰ اکرام واعزاز کا سبب ہے۔ جیساکہ فرمانِ خدا ہے:۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ٥

بالتحقیق اللہ کے نزدیک وہی مکرم ہے جو زیادہ متقی ہے۔

(۱۰) دنیا وآخرت کی خوشخبری نصیب ہوتی ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ٥

جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے دنیا کی زندگی اور آخرت میں ان کے

لئے خوشخبری ہے۔

(۱۱) دوزخ سے نجات جیساکہ ربّ العزت کا فرمان ہے۔ ثُمَّ نُنَجِّی اللّٰہُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۝ پھر اللہ تقویٰ رکھنے والوں کو نجات دے گا۔

(۱۲) ہمیشہ کی جنّت۔ اور یہ تقویٰ کا بہترین ثمر ہے جیساکہ ربّ العالمین کا ارشاد ہے۔ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ جنّت متقین کے لئے تیار کی گئی ہے۔

لہٰذا تقویٰ کو عظیم خزانہ، بہترین غنیمت، خیر کثیر اور فوزِ کثیر تصور کرنا چاہیئے۔

# عدد وار بارہ احادیث

برادرِ عزیز۔! خدا ہمیں اور آپ کو اپنی رضا جوئی کی توفیق عطا کرے۔ میں نے جب یہ کتاب شروع کی تو اعداد کی ترتیب کے مطابق اَحادیثِ نبویہ عَلٰی صَاحِبِھَا اٰلَافُ التَّحِیَّۃ جمع کی ہیں۔ اور اس وقت جب کہ ہم بارہویں باب کی تکمیل کر رہے ہیں۔ اور اس کے بعد کے ابواب میں پوری طرح ترتیب قائم نہیں رہ سکے گی۔ لہٰذا ہم پھر اس مقام پہ بطورِ تبرک بارہ احادیث نقل کر رہے ہیں۔

۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:۔ انسان کی راحت زبان کی حفاظت میں ہے۔

۲۔ آپؐ نے فرمایا:۔ میں تمہارے اندر دو واعظ چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک ناطق ہے دوسرا صامِت ہے۔ ناطق قرآن ہے۔ اور صامِت موت ہے۔

۳۔ تمام حروف میں تین حرف افضل ہیں۔ فقر، عِلم، ماذُہد

۴۔ مومن اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتا۔ جب تک وہ چار چیزوں کو نہ چھوڑ دے۔
۱۔ بُخل ۲۔ جھُوٹ ۳۔ خدا کے متعلق بدگمانی ۴۔ تکبّر

حضورِ کریمؐ اپنی دُعا میں فرمایا کرتے تھے۔ اللہ مجھے مکّار دوست سے محفوظ رکھنا۔ جو میری نیکی دیکھ کر چھپا دے اور بُرائی دیکھ کر اس کی تشہیر کرے۔

۵۔ حضورِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔ بندے کا ایمان اس وقت تک مکمّل

نہیں ہوتا۔ جب تک اس میں پانچ اوصاف نہ ہوں۔

۱۔ توکّل ۲۔ اپنے اُمور اللہ کے حوالے کر دینا۔ ۳۔ امرِ الٰہی کی اطاعت

۴۔ قضائے الٰہی پہ راضی رہنا۔ ۵۔ اللہ کی آزمائش پر صبر کرنا۔

جو شخص اللہ کے لئے کسی سے محبت کرے اور اللہ کے لئے کسی سے بُغض رکھے۔ اور اللہ کی وجہ سے کسی کو عطا کرے اور اللہ کی وجہ سے کسی کو محروم رکھے۔ اُس نے اپنے ایمان کی تکمیل کی۔

۶۔ رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے ایک صحابیؓ نے لَـهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ (اُسی کے لئے آسمانوں اور زمین کی چابیاں ہیں) کی آیت مبارکہ کے متعلق سوال کیا۔

آپؐ نے فرمایا۔ تم نے ایک عظیم چیز کے متعلق مجھ سے سوال کیا۔ تمہارے علاوہ مجھ سے یہ سوال کسی نے نہیں کیا۔ اور زمین و آسمان کی چابی یہ دُعا ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ؕ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

جو شخص یہ دُعا صبح و شام دس مرتبہ پڑھے گا۔ اسے چھ باتیں نصیب ہوں گی۔

۱۔ اللہ اس کی شیطان اور اس کے لشکر سے حفاظت فرمائے گا۔

۲۔ اللہ کریم اُسے ایک قنطار ثواب عطا فرمائیگا جو میزانِ انصاف میں اُحد کے پہاڑ سے زیادہ وزنی ثابت ہو گا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں اُس مقام پر ٹھہرائے گا۔ جہاں اَبرار لوگ رہتے ہوں گے۔

۴۔ اللہ اس کی شادی حورِ عین سے فرمائے گا۔

۵۔ اللہ بارہ فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے جو یہ کلمات رَقِّ مَنْشُور میں لکھیں گے۔ اور قیامت میں اس کی گواہی دیں گے۔

۶ - اسے چار آسمانی کتابوں کی تلاوت، ایک حج مقبول کا ثواب اور مقبول عمرہ کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ اگر ان کلمات کے پڑھنے والا شخص اس رات یا اس دن یا اس مہینے میں فوت ہو جائے اُسے شہداء کے زمرے میں محشور کیا جائے گا۔

۷ - جناب جبرئیل امین ایک مرتبہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں آئے۔ اور کہا اللہ پاک درود و سلام کے بعد کہہ رہا ہے۔ میری اور آپ کی امت کے درمیان سات شرائط ہیں۔

۱ - جو میری اطاعت کرے گا۔ میں اُس کی اطاعت قبول کروں گا۔ اگرچہ کچھ کوتاہی بھی ہو۔ میں انہیں اس چیز کی تکلیف دیتا ہوں۔ جو میرے کرم کے شایان شان ہوتی ہے۔ اور میرا بندہ اپنی لیاقت و حیثیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔

۲ - آپ کی امت میں سے جو شخص توبہ کرے گا۔ میں اُسے دنیا سے اِس طرح گناہوں سے پاک کر کے اٹھاؤں گا۔ جس طرح سے شکمِ مادر سے برآمد ہوا تھا۔

۳ - میں اُس کے اعضائے سبعہ پہ نظر ڈالتا ہوں۔ اگرچہ مجرم ہوں اور ایک اطاعت گزار ہو تو میں ایک عضو کے سبب باقی چھ اعضاء کو معاف کر دوں گا۔

۴ - آپ کی امت میں سے جو گناہ کرے۔ اور جانتے کہ اس کا ایک رب ہے۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔ تو میں اس کے گناہ معاف کر دوں گا۔

۵ - میں ان پر بیماری کو مسلّط کر کے ان کے گناہوں کو دھو ڈالوں گا۔

۶ - میں ہر سال گرمیوں میں چالیس دن ان کے لئے ہاویہ کا دروازہ کھولوں گا اور سردیوں میں چالیس دن ان کے لئے زمہریر کا دروازہ کھولوں گا۔ اس ذریعے سے میں انہیں دوزخ کی سردی اور گرمی سے بچاؤں گا۔

۷ - میں آپ کی اُمت کو افضل ایام اور افضل مہینے عطا کروں گا۔ ان ایام میں جو نیک عمل کرے گا۔ میں اس کی نیکیوں میں اضافہ کروں گا۔ اس کے گناہ معاف کر دوں گا۔ اپنی رحمت کے ذریعے انہیں جنت میں داخل کروں گا۔

۸ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

یا علیؑ! اگر آٹھ اشخاص کی توہین ہو تو انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کریں۔

۱۔ ایسے دسترخوان پر شریک طعام ہونے والا جس کی اُسے دعوت نہ دی گئی ہو۔

۲۔ صاحبِ خانہ پر حکم چلانے والا۔

۳۔ اپنے دشمنوں سے اچھائی کی توقع رکھنے والا۔

۴۔ کمینہ خصلت لوگوں سے فضیلت کی امید رکھنے والا۔

۵۔ دو افراد کے کسی راز میں دخل دینے والا۔ جنہوں نے اُسے شریک راز نہ بنایا ہو۔

۶۔ بادشاہ کی تحقیر کرنے والا۔ (۷) جس محلس کے اہل نہ ہو، اس میں بیٹھنے والا۔

۸۔ ایسے شخص کو بات سنانے والا جو اس کی بات سُننا پسند نہ کرتا ہو۔

۹۔ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

یا علیؑ! نو اشیاء نسیان کا موجب ہیں۔

۱۔ کھٹّا سیب کھانا ۲۔ دھنیا استعمال کرنا ۳۔ پنیر کھانا

۴۔ چوہے کا جھوٹا کھانے والا ۵۔ دو عورتوں کے درمیان چلنا۔

۶۔ جوؤں کو زندہ زمین پہ ڈال دینا ۷۔ راکھ کے ڈھیر پر پیشاب کرنا۔

۸۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا ۹۔ قبروں کے کتبے پڑھنا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اللہ نے ہمارے اندر ایسے دس اوصاف جمع فرمائے جو اوّلین و آخرین میں کسی کے اندر جمع نہیں فرمائے

علم، حلم، حکم، نبوت، سخاوت، شجاعت، اعتدال، طہارت، عفت، تقویٰ

ہم تقویٰ کا کلمہ ہیں، ہدایت کا راستہ ہیں۔ ہم ہی مثل اعلیٰ ہیں۔ ہم ہی حجت عظمیٰ

اور عروۃ الوثقیٰ اور حبل اللہ المتین ہیں۔ ہم وہی ہیں جن کی مودّت کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

۱۱۔ جابر بن عبداللہ کی روایت ہے۔

ایک یہودی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔

جناب یوسف علیہ السلام نے جن ستاروں کو خواب میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ آپ ان

ستاروں کے نام بتائیں۔ اس وقت حضور اکرمؐ نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ

کے پاس حضرت جبرائیل نے آکر آپ کو اُن ستاروں کے نام بتائے۔

آپؐ نے دوسرے دن اس یہودی کو بلوا کر فرمایا اگر میں تمہیں ان ستاروں کے نام بتادوں تو کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے؟ یہودی نے کہا جی ہاں!

آپؐ نے فرمایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جن ستاروں کو آسمان کے افق پر اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا تھا ان کے نام یہ ہیں۔ جریان، طارق، ذیال، ذوالکسینن، قابس، وثاب، عموران، نیلیق، صبح، صدوح، ذوالفروع، ضیا اور نور یعنی سورج اور چاند یہی خواب حضرت یوسف نے اپنے والد حضرت یعقوب کو سنایا۔ تو انہوں نے گیارہ ستاروں سے اپنے گیارہ بیٹے اور سورج چاند سے خود اپنی ذات اور بیوی مراد لی۔

یہودی نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ آپؐ نے بالکل درست فرمایا ہے۔ اور کلمہ پڑھ کر مسلمان بن گیا۔

۱۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

انسان کو دستر خوان کے بارہ آداب ضرور سیکھنے چاہئیں۔ چار چیزیں فرض ہیں۔ چار چیزیں سنت ہیں۔ اور چار چیزیں ادب ہیں۔

۱۔ دستر خوان کے چار فرائض۔ جو غذا کھا رہا ہے اس کے متعلق علم ہونا چاہیئے کہ یہ غذا حلال ہے یا حرام ہے۔

۲۔ طعام کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا۔ ۳۔ آخر میں شکر کرنا۔

۴۔ اللہ کی اس تقسیم پر راضی ہونا۔

دستر خوان کے چار مستحبات:۔ بائیں پاؤں کے بل بیٹھنا۔ تین انگلیوں سے کھانا۔ اور اپنے سامنے سے کھانا۔ انگلیاں چاٹنا۔

دستر خوان کے آداب:۔ چھوٹے چھوٹے لقمے بنانا، زیادہ چبانا۔ لوگوں کو چہروں کی طرف کم دیکھنا، ہاتھ دھونا۔

# تیرھویں فصل

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میں نے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسخ ہونے والے جانوروں کے متعلق سوال کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا:۔ تیرہ ہیں۔

۱۔ ہاتھی ۲۔ ریچھ ۳۔ خنزیر ۴۔ بندر ۵۔ ملی مچھلی (بغیر چھلکے کی مچھلی)
۶۔ سوسمار ۷۔ چمگادڑ ۸۔ دعموص[1] ۹۔ بچھو ۱۰۔ مکڑی ۱۱۔ خرگوش
۱۲۔ سہیل ۱۳۔ زہرہ۔

پھر نبی کریمؐ نے ان کے مسخ ہونے کے اسباب اس طرح بیان فرمائے۔ ہاتھی۔ ایک لوطی مرد تھا۔ خشک و تر کو نہیں چھوڑتا تھا

ریچھ ایک بے حیا عورت نما مرد تھا۔ جو لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیتا تھا۔

خنزیر۔ قوم نصاریٰ کے وہ افراد تھے۔ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے آسمانی دسترخوان کی درخواست کی تھی اور جب اللہ نے دسترخوان نازل فرمایا تو انہوں نے بے ادبی کی تھی۔

بندر۔ قوم یہود کے وہ افراد جنہوں نے سبت (ہفتہ) میں زیادتیاں کیں۔

ملی مچھلی۔ یہ وہ بے غیرت شخص تھا۔ جو لوگوں کو اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرنے کی دعوت دیتا تھا۔

سوسمار:۔ وہ اعرابی شخص جو عازمین حج کا سامان چوری کرتا تھا۔

چمگادڑ:۔ وہ رات کے وقت کھجور چوری کرتا تھا۔

دعموص:۔ یہ چغلخور تھا اور دوستوں میں جدائی ڈالا کرتا تھا۔

بچھو:۔ یہ بدزبان شخص تھا۔ کوئی شریف اس کی بدزبانی سے محفوظ نہیں تھا۔

---

[1] ایک چھوٹا سا کیڑا ہے۔ جب جوہڑوں کا پانی زمین میں جذب ہوتا ہے وہ اس وقت جوہڑوں میں رہتا ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ دو سروں والا کیڑا ہے۔

مکڑی :۔ یہ اپنے شوہر کے حق میں خیانت کرنے والی عورت تھی ۔
خرگوش :۔ یہ وہ عورت تھی جو ماہواری کے بعد غسل نہ کرتی تھی ۔
سہیل :۔ یہ یمن میں عشر وصول کرنے والا مرد تھا ۔
زھرہ :۔ یہ عورت بنی اسرائیل کے بادشاہ کی بیوی تھی ۔ اور ہاروت و ماروت اسی پر فریفتہ تھے ۔ اس کا نام ناہیل تھا ۔ اور لوگ کہتے ہیں ۔ اس کا نام ناہید تھا ۔

## سہیل و زہرہ کے متعلق شیخ صدوقؒ کی تحقیق

شیخ صدوق رحمہ اللہ کا فرمان ہے لوگ زہرہ و سہیل کے متعلق یہ غلط گمان کرتے ہیں ۔ کہ یہ آسمان کے ستارے ہیں ۔

درحقیقت یہ ستارے نہیں بلکہ دو دریائی جانور ہیں جن کا نام آسمانی ستاروں پر رکھا گیا ہے ۔ جس طرح سے آسمانی بروج کے نام زمین کے جانوروں پر رکھے گئے ہیں ۔ جیسے حمل ، ثور ، سرطان ، عقرب ، حوت ، جدی ۔

سمندر کے دو جانوروں کے نام آسمانی ستاروں کے نام پر اس وجہ سے رکھے گئے ہیں جس طرح سے ان دو ستاروں کو دیکھنا اور مشاہدہ کرنا مشکل ہے ۔ اسی طرح سے یہ دو جانور بھی بحر اطلس کی گہرائی میں رہتے ہیں ۔ اس طرح سے ان کا مشاہدہ بھی بڑا مشکل ہے ۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے ۔ کہ جتنے لوگ مسخ ہوئے وہ لوگ تین ایام سے زیادہ زندہ نہیں رہے ۔ اور جن جانوروں کی شکل میں وہ مبعوث ہوئے ۔ ان جانوروں کا کھانا حرام قرار دیا گیا ۔ تاکہ ان سے فائدہ نہ اٹھایا جائے ۔ اور ان کے عذاب کو کم نہ سمجھنا چاہیئے ۔

# تیرہ فضائل علیؑ بزبانِ نبیؐ

حضرت جابر بن عبداللہ کا قول ہے۔ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے سُنا۔ آپؐ فرما رہے تھے۔ اللہ نے علیؑ کو کچھ ایسے فضائل عطا فرمائے ہیں۔ اور پوری دنیا والوں کو ان میں سے ایک فضیلت بھی نصیب ہوتی تو یہ ان کے لئے فخر کے لئے کافی ہوتی۔

۱۔ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ہ

جس کا میں مولا ہوں۔ اس کا علیؑ مولا ہے۔

۲۔ عَلِیٌّ مِنِّیْ کَھَارُوْنَ مِنْ مُوْسیٰ ہ

علیؑ مجھ سے ایسے ہے جیسے موسیٰؑ سے ہارونؑ

۳۔ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْہُ ہ علیؑ مجھ سے اور میں علیؑ سے ہوں۔

۴۔ عَلِیٌّ مِنِّیْ کَنَفْسِیْ طَاعَتُہٗ طَاعَتِیْ وَ مَعْصِیَتُہٗ مَعْصِیَتِیْ

علیؑ مجھ سے بمنزلہ میری جان کے ہے۔ اس کی اطاعت میری اطاعت۔ اور اس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔

۵۔ حَرْبُ عَلِیٍّ حَرْبُ اللّٰہِ وَ سِلْمُ عَلِیٍّ سِلْمُ اللّٰہِ ہ

علیؑ کی جنگ اللہ کی جنگ اور علیؑ کی صلح، اللہ کی صُلح ہے۔

۶۔ وَلِیُّ عَلِیٍّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَ عَدُوُّ عَلِیٍّ عَدُوُّ اللّٰہِ ہ

علیؑ کا دوست اللہ کا دوست اور علیؑ کا دشمن اللہ کا دُشمن ہے۔

۷۔ عَلِیٌّ حُجَّۃُ اللّٰہِ وَ خَلِیْفَتُہٗ عَلیٰ عِبَادِہٖ ہ

علیؑ اللہ کی حجت اور بندوں پر اللہ کا خلیفہ ہے۔

۸۔ حُبُّ عَلِیٍّ اِیْمَانٌ وَّ بُغْضُ عَلِیٍّ کُفْرٌ

علیؑ کی محبت ایمان اور علیؑ کا بغض کفر ہے۔

۹۔ حِزْبُ عَلِیٍّ حِزْبُ اللّٰہِ وَ حِزْبُ اَعْدَآئِہٖ حِزْبُ الشَّیْطَانِ ہ

علیؑ کا گروہ اللہ کا گروہ اور علیؑ کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

۱۰۔ عَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَہٗ ۔ علیؑ حق کے ساتھ اور حق علیؑ کے ساتھ ہے۔

لَا یَفْتَرِقَانِ حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ ۔

ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے۔ جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں۔

۱۱۔ عَلِیٌّ قَسِیْمُ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ ۔

علیؑ جنت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والا ہے۔

۱۲۔ مَنْ فَارَقَ عَلِیًّا فَقَدْ فَارَقَنِیْ وَمَنْ فَارَقَنِیْ فَقَدْ فَارَقَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ ۔

جو علیؑ سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا اور جو مجھ سے جدا ہوا وہ اللہ سے جدا ہوا۔

۱۳۔ شِیْعَۃُ عَلِیٍّ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔

علیؑ کے شیعہ ہی قیامت کے دن کامیاب ہونے والے ہیں۔

# چودھواں باب

## غُسل چودہ ہیں

امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے۔ چودہ مقامات پر غُسل کرنا چاہیئے۔
غُسلِ میّت۔ غسلِ جنابت۔ غُسل مسِ میّت۔ غُسلِ جُمعہ۔ غسلِ عیدین۔ غُسل روزِ عرفہ۔ غسلِ احرام۔ دُخولِ کعبہ کا غُسل۔ دُخولِ مدینہ کا غسل۔ دُخولِ حرم کا غسل۔ غسلِ زیارت۔ انیس ۱۹ رمضان کی شب کا غسل۔ اکیس ۲۱ رمضان کا غسل تیئیس ۲۳ رمضان کا غُسل۔

# پندرھواں باب

جب اُمت پندرہ کام کرے گی۔ تو ان پر عذاب آجائے گا۔

حضرت محمد بن حنیفہ نے اپنے والد حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی۔ اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔

جب میری امّت پندرہ قسم کے کام کرے گی۔ تو ان پر عذاب آجائے گا۔ پوچھا گیا! یا رسول اللہ کون سے کام۔؟

آپؐ نے فرمایا۔ جب مالِ غنیمت گردش میں آجائے[1]۔ امانت غنیمت بن جائے۔ زکواۃ تاوان بن جائے۔ شوہر اپنی بیوی کی اطاعت کرے، ماں کی نافرمانی کرے۔ اپنے دوست سے وفا کرے، اور اپنے باپ پر ظلم کرے۔

رَذِیل شخص قوم کا سردار بن جائے۔ اور لوگ اس کے شر سے بچنے کے لئے اس کی عزّت

---

[1] یعنی کبھی کوئی مالک بن رہا ہو۔ اور کبھی کوئی اور مالک بن رہا ہو۔

کریں۔ مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں، ریشم مہیا جائے۔ تعلیم یافتہ عورتوں کو کنیز بنا یا جائے
سارنگی بجائی جائے۔ اس امت کے آخری لوگ امت کے پہلے لوگوں پر لعنت کریں۔
تو اس وقت سرخ آندھی، زمین کے دھنسنے اور مسخ ہونے کا انتظار کرو۔

پندرھویں دن نورہ لگانا چاہیئے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔ پندرھویں دن نورہ لگانا سنّت ہے جیسے اکیس دن گذر جائیں۔ تو اسے ہر حال میں نورہ لگانا چاہیئے۔ اور جو شخص چالیس دن تک نورہ نہ لگائے تو وہ شخص نہ تو مومن ہے۔ اور نہ مسلم ہے۔ اس کے لئے کوئی احترام نہیں ہے۔

# سولھواں باب

## عالم کے سولہ حقوق ہیں

حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا۔ عالم کا حق یہ ہے۔ اس پر زیادہ سوال نہ کر، جواب کے وقت اُس پر سبقت نہ کر، جب کچھ پیش کرے تو اس پر اصرار نہ کر، جب سُست ہو رہا ہو تو اُس کے کپڑے کو نہ پکڑ۔ اپنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ نہ کر۔ اپنی آنکھوں سے اس کی طرف اشارہ نہ کر۔

اس کی مجلس میں اور لوگوں سے کانا پھوسی نہ کر۔ اس کے عیُوب کی تلاش نہ کر۔ اور اسے یہ نہ کہہ کہ فلاں شخص آپ کے قول کے مخالف ہے۔ عالم کا راز فاش نہ کر۔ اس کے پاس کسی کی غیبت نہ کر۔ اس کی موجودگی اور عدم موجودگی میں اس کے مقام کی حفاظت کر۔ عمومی طور پر تمام شرکائے مجلس پر سلام کر اور عالم پر خصوصی طور پر سلام کر۔ اس کے سامنے بیٹھ۔ اگر اسے کسی چیز کی ضرورت ہو۔ تو تمام لوگوں سے پہلے اس کی خدمت کے لئے کھڑا ہو۔ اس کی طول صحبت سے تنگ دل نہ ہو۔ کیونکہ وہ ایک پکے ہوئے کھجور کے درخت کے مانند ہے۔ انتظار کر کہ کس وقت اس کا ثمر تجھ پر گرتا ہے۔ عالم، صائم، قائم۔ مجاہد فی سبیل اللہ کی

مانند ہے۔

جب عالم فوت ہوتو اسلام کی دیوار میں ایسا شگاف ہوجاتا ہے جو قیامت تک بند نہیں ہوسکتا۔ آسمان کے ستر ہزار مقرب فرشتے طالب علم کی مشایعت کرتے ہیں۔

# اسبابِ فقر سولہ ہیں

سعد بن علاقہ کی روایت ہے کہتے ہیں۔ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے سنا گھر میں مکڑی کے جالے کو چھوڑنا موجب فقر ہے۔ حمام میں پیشاب کرنا موجب فقر ہے۔ حالتِ جنابت میں کھانا موجب فقر ہے۔ طرفاء درخت کی تیلی سے دانتوں میں خلال کرنا موجب فقر ہے کھڑے ہوکر کنگھی کرنا موجب فقر ہے۔ کوڑا کرکٹ گھر میں جمع کرنا موجب فقر ہے۔ جھوٹی قسم موجب فقر ہے۔

زنا موجب فقر ہے۔ حرص کا اظہار موجب فقر ہے۔ مغرب وعشاء کے درمیان سونا موجب فقر ہے۔ طلوع شمس سے پہلے سونا موجب فقر ہے۔ جھوٹ بولنا موجب فقر ہے۔ معیشت میں عدمِ تدبیر موجب فقر ہے۔ قطع رحمی موجب فقر ہے۔ راگ بکثرت سننا موجب فقر ہے۔ رات کے وقت سائل کو خالی ہاتھ لوٹانا موجب فقر ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں موجباتِ رزق نہ بتاؤں۔؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔

آپ نے فرمایا جمع بین الصلوتین رزق میں زیادتی کا سبب ہے۔ نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد تعقیبات پڑھنا اضافۂ رزق کا سبب ہے۔ صلۂ رحم اضافۂ رزق کا سبب ہے۔ گھر میں جھاڑو دینا اضافۂ رزق کا سبب ہے اپنے دینی بھائی کی غمخواری اضافۂ رزق کا سبب ہے۔ تلاشِ رزق کے لئے صبح سویرے اٹھنا اضافۂ رزق کا سبب ہے۔

استغفار اضافۂ رزق کا سبب ہے۔ امانت کی ادائیگی اضافۂ رزق کا سبب ہے۔ حق بات کہنا اضافۂ رزق کا سبب ہے۔

اذان کے الفاظ دہرانا اضافۂ رزق کا سبب ہے۔ منعم کا شکریہ ادا کرنا اضافۂ رزق

کا سبب ہے۔ جھوٹی قسموں سے بچنا اضافۂ رزق کا سبب ہے۔

کھانے سے پہلے وضو کرنا اضافۂ رزق کا سبب ہے۔ دسترخوان کے نیچے ہوئے ٹکڑے کھانا اضافۂ رزق کا سبب ہے۔

جو شخص ہر روز تیس مرتبہ اللہ کی تسبیح کرے۔ اللہ اس سے ستر بلائیں دور کرے گا جن میں سے معمولی بلا فقر ہے۔

# سولہ اقوالِ زرّین

اصبغ بن نباتہ کی روایت ہے۔ امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا۔

صدق امانت ہے۔ جھوٹ خیانت ہے۔ ادب بادشاہی ہے۔ احتیاط دانائی ہے۔ اعتدال موجبِ ثروت ہے۔ حرص موجبِ فقر ہے۔ گھٹیا پن موجبِ تحقیر ہے۔ سخاوت قربتِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ کمینگی پردیس ہے۔ رقتِ قلب، خشوع ہے۔ عاجزی ذلت ہے۔ خواہشات کج فکری کا ثمر ہیں۔ وفا کرو تاکہ وفا پاؤ۔ خود پسندی ہلاکت ہے۔ صبر امور کے قائم رہنے کا سبب ہے۔

# انیس چیزیں عورتوں سے اُٹھالی گئی ہیں

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے روایت کی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی علیہ السّلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

یا علیؑ ! عورتوں پر جمعہ نہیں، جماعت نہیں، اذان نہیں، اقامت نہیں، مریض کی عیادت نہیں، جنازے کی مشایعت نہیں، صفا و مروہ کے درمیان تیز چلنا نہیں۔ حجرِ اسود کا بوسہ نہیں، حج میں سر منڈوانا نہیں، عورت قاضی نہیں بن سکتی۔ اور مشیر نہیں بنائی جا سکتی۔ مجبوری کے علاوہ ذبح نہ کرے۔ تلبیہ بلند آواز سے نہ کہے۔ شوہر کی قبر پر خیمہ لگا کر نہ بیٹھے۔ خطبہ نہ سنے۔ نکاح کی ولی نہ بنے۔ شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے نہ نکلے۔ اگر بلا اجازت نکلے گی

تو اس پر جبرئیل و میکائیل لعنت کریں گے۔ شوہر کی اجازت کے بغیر مال کسی کو نہ دے۔
شوہر کو ناراض کر کے رات بسر نہ کرے۔

## بیس اور اس سے زیادہ کا باب

محبتِ اہلِ بیتؑ کے بیس فوائد ہیں۔
حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔ جس شخص کو میری اہلِ بیتؑ کی محبت نصیب ہوئی، اسے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی۔ اس کے جنتی ہونے میں کسی کو شک نہیں کرنا چاہیئے۔

محبتِ اہلِ بیتؑ کے بیس فوائد ہیں۔ دس فوائد دنیا میں اور دس آخرت کے ہیں۔

**دنیاوی فوائد:۔** ۱۔ عمل کا حریص ہونا ۲۔ دین کے لئے گناہوں سے پرہیز کرنا۔
۳۔ عبادت کی رغبت ۴۔ موت سے پہلے توبہ ۵۔ نمازِ شب کی توفیق۔
۶۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوسی۔ ۷۔ اوامر و نواہی کی پابندی۔
۸۔ بُغضِ دنیا ۹۔ حُبِّ آخرت ۱۰۔ سخاوت

**محبتِ اہلِ بیتؑ کے اُخروی فوائد:۔**

۱۔ اس سے نامۂ اعمال میں درج اعمال کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا۔

۲۔ اس کے اعمال کو میزان پر نہیں تولا جائے گا۔

۳۔ نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

۴۔ دوزخ سے آزادی کا پروانہ دیا جائے گا۔ ۵۔ اس کا چہرہ سفید ہوگا۔

۶۔ اُسے جنتی خلعتیں پہنائی جائیں گی۔

۷۔ اپنے خاندان کے ستر افراد کی شفاعت کا حق دیا جائے گا۔

۸۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا۔

۹۔ اسے جنت کا تاج پہنایا جائے گا۔

۱۰۔ بلا حساب جنت میں داخل ہوگا۔ محبانِ اہلِ بیتؑ کے لئے خوشخبری ہو۔

# اللہ پر مومن کے بیس حق ہیں

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا - مومن کے بیس حقوق اللہ کے ذمہ ہیں جنہیں اللہ پورا فرمائے گا - اللہ اسے کسی فتنہ میں مبتلا نہیں کرے گا - اور اسے گمراہ نہیں ہونے دے گا - اللہ اسے بھوکا ننگا نہیں رکھے گا - اللہ اس کے دشمنوں کو اس پر خوش ہونے کا موقع فراہم نہیں کرے گا - اللہ اسے عزت دے گا - اسے رسوا نہیں کرے گا - اللہ اس کی پردہ پوشی کرے گا - اللہ اسے پانی اور آگ کی موت سے بچائے گا - مومن کسی چیز پر نہیں گرے گا - اور اس پر کوئی چیز نہیں گرے گی - اللہ اسے مکاروں کے مکر سے محفوظ رکھے گا - اللہ اس کو جباروں کے حملے سے محفوظ رکھے گا - اللہ اسے دنیا و آخرت میں ہمارے ساتھ رکھے گا -

اللہ اس پر ایسی بیماری مسلط نہیں کرے گا - جو اس کی شکل و صورت کو بگاڑ دے - اللہ اسے برص و جذام سے محفوظ رکھے گا - اللہ اسے گناہِ کبیرہ کی حالت میں موت نہیں دے گا - اللہ اسے اس کے گناہ فراموش نہیں کرائے گا - اور اس کے ذریعہ اسے توبہ کی توفیق ملے گی - اللہ اسے علم اور معرفت حجت سے محروم نہیں رکھے گا - اللہ اس کے دل میں باطل کو کبھی معزز و محترم قرار نہیں دے گا - اللہ اسے بروز قیامت اس حالت میں محشور فرمائے گا - کہ اس کا نور اس کے آگے دوڑ رہا ہوگا - اللہ اسے ہر نیکی کی توفیق دے گا - اللہ اس پر اس کے دشمن کو مسلط نہیں ہونے دے گا - جو اسے ذلیل کرے - اللہ اس کا خاتمہ ایمان و امن پر فرمائے گا - اور اسے ہمارے ساتھ رفیق اعلیٰ میں ٹھہرائے گا -

## امام زین العابدین علیہ السلام کے تئیس اوصاف حمیدہ

حمران بن المین نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی - آپؑ نے فرمایا - میرے والد امام زین العابدین علیہ السلام ہر شب و روز میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے جس طرح سے امیر المومنین علیہ السلام کی پانچ سو کھجوریں تھیں - آپ ہر روز ہر کھجور کے نیچے دو رکعت نماز پڑھتے تھے -

جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے توان کا رنگ خوف خدا سے متغیّر ہو جاتا تھا۔ اور نماز میں اس طرح سے کھڑے ہوتے تھے۔ جس طرح سے ایک ادنیٰ غلام عظیم بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ آپؑ کے اعضاء خوفِ خدا سے کانپتے تھے۔ آپؑ ہر نماز کو اتنے خلوص وخشوع سے ادا کرتے تھے۔ جیسے یہ آپؑ کی آخری نماز ہو شاید اس کے بعد نماز نصیب نہ ہونی ہو۔

ایک مرتبہ آپؑ کی چادر آپ کے شانے سے گر گئی۔ آپؑ نے کوئی پرواہ نہ کی نماز کے بعد آپؑ کے ایک صحابی نے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپؑ نے فرمایا تجھ پر افسوس، کیا تو جانتا ہے میں کس کے سامنے کھڑا تھا۔

بندے کی وہی نماز بارگاہِ احدیت میں قبول ہوتی ہے جو خلوص دل سے ادا ہو۔ یہ جواب سُن کر اسُ نے کہا پھر ہم تو تباہ ہو گئے۔ آپؑ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ اللہ اس کی تکمیل نوافل سے کر دے گا۔ آپؑ تاریک راتوں میں اپنی پشت پر ایک بوری اُٹھالیا کرتے تھے۔ جس میں دینار و درہم کی تھیلیاں ہوتی تھیں۔ اور کبھی اپنی پشت پر روٹیوں کی بھری بوری اٹھالیتے تھے۔ اہلِ حاجت کے دروازوں پر دستک دیتے تھے۔ اور یہ چیزیں ان کے دروازے پر پہنچاتے تھے۔ اپنے آپؑ کو ان سے مخفی رکھنے کے لئے اپنے چہرے کو کپڑے سے ڈھانپ لیا کرتے تھے۔ اہلِ حاجت کو پتہ ہی نہ چلتا کہ ان سے نیکی کرنے والا کون ہے۔ جب آپ کی وفات ہوئی۔ اور وہ نعمات ملنی بند ہوئیں۔ تو اسُ وقت انہیں پتہ چلا کہ وہ بزرگوار شخصیت جناب علیؑ ابن الحسینؑ کی تھی۔

ایک مرتبہ آپؑ نے ریشم کی چادر اوڑھی ایک سائل نے سوال کیا تو آپ نے وہی چادر اتار کر اسُ کے حوالے کر دی۔ آپؑ سردیوں میں ریشم خرید کر کے رکھ لیتے تھے۔ گرمیوں میں اسے بیچ کر اس کی قیمت فقراء میں تقسیم کر دیتے تھے۔

روزِ عرفہ آپؑ نے کچھ گدا گروں کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھ کر فرمایا۔ تم پر افسوس ہو کیا اس دن بھی غیر اللہ کے آگے ہاتھ پھیلا رہے ہو۔ اس دن میں شکم مادر کے اندر رہنے والے بچوں کے لئے بھی اللہ سے رزق طلب کیا جا سکتا ہے۔ اور ان کی خوش نصیبی کی دُعا مانگی جا سکتی ہے۔ آپؑ اپنی ماں کے ساتھ مل کر کھانا نہیں کھاتے تھے۔

کسی نے آپؑ سے پوچھا فرزندِ رسولؐ! آپ اتنے بڑے نیکوکار اور صلۂ رحمی کرنے والے ہیں پھر آپؑ اپنی والدہ کے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھاتے۔
آپؑ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ جس لقمہ پر ان کی نگاہ پڑی ہو وہاں میرا ہاتھ سبقت کرے۔
ایک شخص نے آپؑ سے کہا میں اللہ کی خوشنودی کے حصول کے لئے آپؑ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں۔ آپؑ نے کہا اللہ مجھے اس چیز سے بچا تا کہ لوگ تو میری رضا کی حصول کے لئے مجھ سے محبت کریں۔ اور تو مجھ سے نفرت کرتا ہو۔
آپؑ نے اپنی ناقہ پر بیس مرتبہ حج کئے۔ لیکن ناقہ کو آپؑ نے کبھی بھی چابک نہ مارا۔ جب آپؑ کی ناقہ مری تو آپ نے حکم دیا۔ کہ اسے دفن کردو۔ تاکہ درندے اسے نہ کھائیں۔
میں نے جب آپؑ کی ایک کنیز سے آپؑ کے اوصاف کے متعلق سوال کیا۔ تو اُس نے کہا۔ مختصر طور پر جواب دوں۔ یا تفصیلی طور جواب دوں۔ میں نے کہا مختصر طور پر جواب دو۔ تو اُس نے کہا۔ میں دن میں کبھی اس کے پاس کھانا لے کر نہیں گئی۔ اور رات کو کبھی ان کا بستر نہیں بچھایا۔
ایک مرتبہ ایک ایسے شخص کے پاس سے آپؑ گزرے۔ جو آپؑ کی غیبت کر رہا تھا۔ آپؑ نے رک کر فرمایا۔ اگر تم سچ بول رہے ہو تو اللہ میری مغفرت کرے۔ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہاری مغفرت کرے۔
آپؑ کے پاس جب کوئی طالب علم آتا تو فرماتے وصیتِ رسولؐ کو خوش آمدید پھر فرماتے۔ جب بھی طالبعلم اپنے گھر سے نکلتا ہے تو زمین کے جس خشک و تر حصہ پر اس کا قدم پڑتا ہے حتیٰ کہ ساتویں زمین تک اُس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ آپؑ ایک سو غریب خاندانوں کی کفالت کرتے تھے۔
آپؑ پسند کرتے تھے۔ کہ آپ کے دسترخوان پر یتیم، نابینا، اپاہج، مساکین موجود ہوں۔ آپؑ انہیں اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتے اور ان کے عیال کے لئے بھی کھانا روانہ کرتے تھے۔ آپؑ روزانہ جتنا کھانا تناول کرتے اتنی مقدار میں پہلے صدقہ کرتے۔ کثرتِ نماز و سجود کی وجہ سے ہر سال اعضائے سجدہ کے سات گھٹے گرجاتے تھے۔ آپؑ انہیں جمع کرتے رہتے۔ جب آپؑ کی وفات ہوئی وہ گھٹے بھی آپؑ کے ساتھ دفن کئے گئے۔

آپؑ اپنے والد حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کے مصائب پر پورے بیس برس تک روتے رہے۔ آپؑ جب بھی پانی کو دیکھتے تو رو دیتے۔ آپؑ کے سامنے جب بھی طعام لایا جاتا آپؑ رو دیتے تھے ایک غلام نے عرض کی مولا کیا ابھی تک آپؑ کے غم ختم ہونے کا وقت نہیں آیا؟

آپ نے فرمایا۔ تجھ پر افسوس ہے جناب یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے۔ ان میں سے ایک غائب ہوگیا۔ تو حضرت یعقوبؑ کی روتے روتے آنکھیں سفید ہوگئیں۔ غم کی وجہ سے سر سفید ہوگیا۔ اور کمر خمیدہ ہوگئی۔ حالانکہ یوسفؑ بھی زندہ تھے اور میرے سامنے میرے بھائیوں چچاؤں عزیز و اقارب کو جانوروں کی طرح ذبح کیا گیا۔ اب میرا غم کیسے ختم ہو سکتا ہے۔

## چوبیس اوصاف سے پرہیز کرو

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ حضور کریمؐ نے فرمایا۔

اللہ نے تمہارے لئے چوبیس باتوں کو ناپسند کیا۔ اور تمہیں اس سے منع کیا ہے۔

۱۔ نماز میں خواہ مخواہ کپڑوں سے کھیلنا نہیں چاہیئے۔ ۲۔ صدقہ دے کر احسان نہیں جتلانا چاہیئے۔ قبرستان میں ہنسنا نہیں چاہیئے۔ لوگوں کے گھروں میں جھانکنا نہیں چاہیئے۔ عورت کی شرمگاہ پر نظر ڈالنا ناپسندیدہ فعل ہے۔ اس سے بچہ اندھا پیدا ہو سکتا ہے۔ مقاربت کے وقت گفتگو نہیں کرنی چاہیئے۔ اس سے بچہ گونگا ہونے کا خطرہ ہے۔ نماز عشاء سے پہلے نہیں سونا چاہیئے۔ نماز عشاء کے بعد گفتگو نہیں کرنی چاہیئے۔ کپڑا باندھے بغیر زیر آسمان نہانا نہیں چاہیئے۔ زیر آسمان مقاربت نہیں کرنی چاہیئے۔ حمام میں کپڑا باندھے بغیر نہیں جانا چاہیے۔ فجر کی اذان و اقامت کے دوران گفتگو نہیں کرنی چاہیئے۔ جب تک نماز نہ پڑھ لے۔ جب سمندر بپھرا ہوا ہو تو سفر نہیں کرنا چاہیئے۔ ایسی چھت پر نہیں سونا چاہیئے۔ جس کے کنارے بلند نہ ہوں، ورنہ اس سے امان اٹھا لی جائے گی۔ گھر میں اکیلا نہیں سونا چاہیئے۔ حالتِ حیض میں مقاربت سے پرہیز کرے،

ورنہ اگر بچہ مجذوم یا مبروص پیدا ہو تو اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ احتلام کے بعد بغیر غسل کے بیوی سے مقاربت نہیں کرنی چاہیئے۔ ورنہ اگر بچہ پاگل ہو تو اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ جذامی سے اگر گفتگو کرنی ہو تو ایک ہاتھ کا فاصلہ رکھ کر گفتگو کرنی چاہیئے۔

یاد رکھو۔ جذامی سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

آبِ رواں کے کنارے پیشاب نہیں کرنا چاہیئے۔ ثمر دار درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کھڑے ہو کر جوتا نہیں پہننا چاہیئے۔ تاریک گھر میں چراغ جلائے بغیر داخل نہیں ہونا چاہیئے۔ نماز کی جگہ پر آگ نہیں جلانا چاہیئے۔

# نماز کے اُنتیس فوائد

ضمرہ بن حبیب راوی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا نماز دین کا رکن ہے۔ اس میں اللہ کی خوشنودی ہے۔ یہ انبیاء کا طریق کار ہے نمازی سے فرشتے محبت کرتے ہیں۔ نماز باعث ہدایت و ایمان ہے۔ نور معرفت کا ذریعہ ہے۔

★ رزق میں برکت کا سبب ہے
★ نماز بدن کی راحت ہے
★ شیطان کی نفرت، کافر کے خلاف ہتھیار
★ دعا کی مقبولیت اعمال کی مقبولیت کا ذریعہ ہے
★ نماز آخرت کے لئے زادِ راہ ہے
★ ملک الموت کے پاس باعث شفاعت ہے۔
★ نماز قبر کی مُونِس ہے
★ نماز قبر کا بستر ہے۔
★ نماز مُنکر نکیر کا جواب ہے۔
★ نماز آخرت کا تاج ہے۔
★ نماز چہرے کا نور ہے
★ نماز محشر کا لباس ہے۔
★ نماز دوزخ کی ڈھال ہے۔
★ نماز بندے کی حجّت ہے
★ نماز باعث نجات ہے۔
★ نماز پل صراط کی راہداری ہے۔
★ نماز جنّت کی چابی ہے۔
★ نماز حور عین کا حق مہر ہے۔
★ نماز بلند درجہ پر فائز ہونے کا سبب ہے۔ کیونکہ نماز تسبیح ہے تہلیل ہے۔ تکبیر ہے۔

تمجید ہے تقدیس ہے قول ہے ۔ دُعا ہے۔

# علم کے اُنتیس فوائد

حضرت علی علیہ السلام نے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ علم حاصل کرو کیونکہ علم کا حاصل کرنا نیکی ہے۔ علم کا پڑھنا تسبیح ہے۔ علمی مباحثہ جہاد ہے۔

★ بے علم کو تعلیم دینا صدقہ ہے ★ علم ہی حلال وحرام کی پہچان کا ذریعہ ہے۔

★ اہلِ علم کے لئے علم پہنچانا باعثِ قربت ہے

طالب علم جنّت کے راستے کا راہی ہے۔ علم تنہائی کا مونس ہے۔ علم وحشت کا مُصاحب ہے۔ علم دُکھ سُکھ کا راہنما ہے، علم، دشمن کے خلاف ہتھیار ہے۔ علم، احباب کے لئے باعثِ زینت ہے۔ اللہ علم کے ذریعے لوگوں کو بلندی عطا کرتا ہے۔ تاکہ انہیں نیکی کا رہبر بنایا جاسکے اور لوگ ان کے اعمال وآثار کو دیکھ کر ہدایت پاسکیں۔ فرشتے اہلِ علم کی دوستی کی خواہش رکھتے ہیں۔ فرشتے نماز میں اپنے پَر ان سے مس کرتے ہیں۔

اہلِ علم کے لئے تمام اشیاء حتیٰ کہ سمندروں کی مچھلیاں، جانور، درندے تک استغفار کرتے ہیں علم دلوں کی زندگی ہے۔ علم اندھیرے میں نور ہے۔ علم کمزور بدن کے لئے باعثِ قوت ہے۔ اہلِ علم کو اللہ منازلِ اخیار نصیب کرے گا۔ دنیا وآخرت میں اللہ صاحبانِ علم کو نیک لوگوں کی صحبت عطا فرماتا ہے۔ علم کے ذریعہ ہی سے اللہ کی اطاعت وعبادت کی جاتی ہے۔ علم کے ذریعہ ہی سے اللہ کی پہچان ہوتی ہے۔ اور اسے واحد مانا جاتا ہے۔ علم ہی صلۂ رحمی کا سبب ہے۔ علم ہی عمل کا پیشوا ہے۔ عمل، علم کا تابع ہے۔ اللہ علم کا الہام صرف خوش نصیب افراد کو ہی کرتا ہے اور بدنصیب لوگوں کو علم سے محروم رکھتا ہے۔

★ ابوذرؓ اور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے درمیان مکالمہ

---

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ حضورؐ کی زیارت کے لئے مسجدِ نبویؐ میں گیا۔ تو

تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو اکیلا بیٹھے ہُوا پایا۔ میں نے اس تنہائی کو غنیمت جانا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ مسجد کا ایک سلام ہے۔ میں نے دریافت کیا حضورؐ مسجد کا سلام کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا دو رکعت پڑھنا مسجد کا سلام ہے۔

ابوذرؓ۔ حضورؐ آپ نے مجھے نماز کا حکم دیا ہے۔ نماز کیا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔ نماز ایک حسین تحفہ ہے جو چاہے زیادہ لے لے جو چاہے کم لے لے۔

ابوذرؓ۔ اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔ اللہ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد۔

ابوذرؓ۔ رات کا کون سا حصّہ افضل ہے؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔ جس میں اِخلاص ہو۔

ابوذرؓ کون سا صدقہ افضل ہے۔؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔ غریب شخص جو محنت کر کے کسی بوڑھے شخص کی مدد کرے۔

ابوذرؓ روزہ کیا ہے۔؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ایک فریضہ جس کا اجر اللہ کے نزدیک کئی گنا ہے۔

ابوذرؓ کیسے غلام کو آزاد کرانا بہتر ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے خاندان والوں کو زیادہ پیارا ہو۔

ابوذرؓ کون سا جہاد افضل ہے؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔ جس کا گھوڑا آپے سے باہر ہو جائے اور خود قتل ہو جائے۔

ابوذرؓ اللہ نے آپؐ پر جو آیات نازل فرمائی ہیں۔ ان میں سے افضل آیت کونسی ہے؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔ آیتُ الکرسی۔

ابوذرؓ۔ ساتوں آسمانوں کی کرسی کے مقابلے میں کیا نسبت ہے؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :۔ جیسے بیابان میں ایک کڑا ۔

ابوذر رضؓ :۔ عرش کے مقابلے میں کرسی کی کیا نسبت ہے ۔ ؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :۔ عرش کے مقابلے میں کرسی کی وہی نسبت ہے جو نسبت ایک حلقہ اور بیابان میں ہے ۔

ابوذر رضؓ ۔ انبیاء کتنے ہیں ؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار

ابوذر رضؓ ۔ رسول کتنے ہیں ؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :۔ ان میں تین سو تیرہ رسول ہیں ۔

ابوذر رضؓ ۔ پہلا نبی کون تھا ؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام

ابوذر رضؓ :۔ کیا حضرت آدم علیہ السلام رسول بھی تھے ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :۔ اللہ نے انہیں اپنے ہاتھ سے بنایا اور اس میں اپنی روح پھونکی ۔ پھر فرمایا چار انبیاء سریانی زبان بولتے تھے ۔

آدمؑ ۔ شیثؑ ۔ اخنوخؑ اور انہیں ہی ادریسؑ کہا جاتا ہے اور انہوں نے ہی سب سے پہلے قلم سے لکھنا شروع کیا ۔ اور حضرت نوحؑ ۔ چار انبیاء کا تعلق عرب سے ہے ۔ ہودؑ ۔ صالحؑ ۔ شعیبؑ اور تمہارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل کا پہلا نبی حضرت موسیٰؑ اور آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں ۔ اور ان کے درمیان چھ سو نبی ہیں ۔

ابوذر رضؓ ۔ اللہ نے کتنی کتابیں نازل فرمائیں ۔ ؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :۔ اللہ نے ایک سو چار کتابیں نازل فرمائیں ۔

حضرت شیث علیہ السلام کو پچاس صحیفے عنایت فرمائے ۔

حضرت ادریس علیہ السلام کو تیس صحیفے عنایت فرمائے ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیس صحیفے عنایت فرمائے ۔

پھر توراۃ، زبور، انجیل، قرآن کو نازل فرمایا۔

ابوذرؓ:۔ صُحُفِ ابراہیم علیہ السلام میں کیا تھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ۔صُحُفِ ابراہیم علیہ السلام میں امثال تھیں ۔ اور اس میں یہ بھی تھا۔ اے مغرور بادشاہ ! میں نے تجھے سلطنت اس لئے نہیں دی کہ تو مال جمع کرتا رہے ۔ میں نے تو فقط اس لیے تجھے حکومت دی ہے تاکہ تو مظلومین کی دادرسی کرے ۔یاد رکھو میں مظلوم کی آہ کو کبھی بھی نامنظور نہیں کرتا اگرچہ مظلوم کافر بھی کیوں نہ ہو۔

عقل مند کو چاہیئے کہ اپنے لئے روزانہ تین ساعتیں مقرر کرے ۔

ایک ساعت مناجات کے لئے مخصوص کرے ۔ دوسری ساعت میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور خدا کے احسانات پر غور کرے ۔ اور اپنی کوتاہیوں پر نظر ڈالے ۔اور تیسری ساعت میں رزقِ حلال سے مستفید ہو کیونکہ یہ ساعت دوسری ساعتوں کے لئے مددگار ہے ۔اور یہ ساعت راحتِ قلب کا موجب ہے ۔عقل مند کو چاہیئے اپنے دَور کو نگاہِ بصیرت سے دیکھے اور اس کو مدِنظر رکھ کر اپنے لئے لائحہ عمل تیار کرے ۔ اور اپنی زبان کو قابو میں رکھے ۔بس اتنا ہی کلام کرنی چاہیئے جتنی کہ ضرورت ہو اور لایعنی گفتگو سے پرہیز کرنا لازم ہے ۔عقل مند کو تین چیزوں کا طلبگار رہنا چاہیئے ۔اصلاح معاش کا طالب بنے

ابوذرؓ ۔ صُحُفِ موسیٰؑ میں کیا تھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ۔صُحُفِ موسیٰؑ عبرانی زبان میں تھے ۔اور اس میں یہ بھی تھا "تعجّب ہے ۔اس پر جسے موت کا یقین ہے وہ کیسے خوش ہو سکتا ہے اور جو دنیا اور اس کے انقلابات کو دیکھ رہا ہے وہ دنیا سے مطمئن کیسے ہو سکتا ہے اور جو تقدیرِ خدا پر ایمان رکھتا ہے وہ خواہ مخواہ کی زحمت کیوں اٹھا رہا ہے ۔ اور جسے حساب کا یقین ہے وہ عمل کیوں نہیں کرتا۔"

ابوذرؓ، کیا قرآن مجید میں بھی صُحُفِ ابراہیمؑ و صُحُفِ موسیٰؑ کی باتیں موجود ہیں ؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم :۔ جی ہاں سورتِ اعلیٰ کی آخری آیات پڑھو۔

بالتحقیق نجات پائی جس نے پاک کیا اور اللہ کے نام کا ذکر کیا۔ پس نماز پڑھی۔ بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہتر اور زیادہ باقی رہنے والی ہے۔ یقیناً یہ باتیں پہلے صحیفوں میں ہیں۔ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں ہے۔

ابوذرؓ۔ مجھے وصیت فرمائیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :۔ میں تمہیں خدا کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ تقویٰ ہی تمام اُمورِ دین کا ماحصل ہے۔

ابوذرؓ۔ کچھ اور وصیت فرمائیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :۔ تمہیں قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ خدا کا ذکر کرنا چاہیئے۔ اللہ کے ذکر کی وجہ سے تمہارا ذکر آسمان پر ہوگا۔ اور ذکرِ خدا تمہارے لیئے زمین پر نور ثابت ہوگا۔

ابوذرؓ۔ قبلۂ عالم! کچھ اور مزید وصیت فرمائیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :۔ تمہیں جہاد کرنا چاہیئے۔ جہاد میری امت کی رہبانیت ہے۔ ابوذرؓ:۔ قبلۂ عالم! کچھ اور وصیت فرمائیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :۔ تمہیں زیادہ خاموشی اختیار کرنی چاہیئے۔ کیونکہ خاموشی شیطان کو بھگانے والی اور اُمورِ دین میں تمہاری مددگار رہے۔

ابوذرؓ:۔ قبلۂ عالم! کچھ اور وصیت فرمائیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :۔ زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرو۔ کیونکہ اس سے دل مردہ ہوتا ہے اور چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔

ابوذرؓ۔ کچھ اور وصیت فرمائیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :۔ اپنے سے کمتر پر نظر ڈالو۔ اپنے سے برتر پر

نظر نہ ڈالو ۔ اس ذریعہ سے اللہ کی نعمات کی توہین سے بچ جاؤ گے ۔

ابوذر رضؓ ۔ قبلۂ عالم ! کچھ اور وصیت فرمائیں ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ۔ صلۂ رحمی کرو اگرچہ وہ تجھ سے قطع رحمی بھی کریں ۔

ابوذر رضؓ ۔ قبلۂ عالم ! کچھ اور وصیت فرمائیں ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم :۔ مساکین سے محبت کرو ۔ اور ان کے ساتھ بیٹھنے کو اچھا سمجھو ۔

ابوذر رضؓ ۔ قبلۂ عالم ! کچھ اور وصیت فرمائیں ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم :۔ سچی بات کہو ۔ اگر کڑوی بھی ہو ۔

ابوذر رضؓ ۔ قبلۂ عالم ! کچھ اور وصیت فرمائیں ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ! اللہ کے لئے کسی ملامت کنندہ کی ملامت کو خاطر میں نہ لاؤ ۔ ابوذر رضؓ ۔ قبلۂ عالم ۔ کچھ اور وصیت فرمائیں ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ! اپنے نفسِ امّارہ کی کوتاہیاں تمہیں دوسروں کے عیب تلاش کرنے سے باز رکھیں ۔ اور جو عمل تمہارے اندر موجود ہوں ۔ اس کی وجہ سے کسی پر ناراض نہ ہونا ۔ اور فرمایا ۔ انسان کے عیب دار ہونے کے لئے تین باتیں ہی کافی ہیں ۔ ۱ ۔ اپنی غلطی کو بھول جائے ۲ ۔ اور لوگوں کی غلطیوں کو یاد رکھے ۔ ۲ ۔ جو چیز اپنے اندر پائی جاتی ہے اگر وہی چیز کسی اور میں پائی جائے ۔ تو اسے قابلِ ملامت جانے ۳ ۔ اپنے ساتھی کو ناحق تکلیف دے ۔

پھر فرمایا ۔ ابوذر رضؓ ۔ !

تدبیر سے بڑھ کر کوئی عقل نہیں ہے اور اجتنابِ حرام سے بڑھ کر کوئی تقویٰ نہیں ہے ۔ اور حُسنِ اخلاق سے بڑھ کر کوئی حسب نہیں ہے ۔

# چونتیس اور پینتیس کا باب

کتاب و سنّت کے تحت چونتیس شرم گاہیں حرام ہیں۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی قدر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا میرے والد بزرگوار سے کتاب و سنّت کے تحت حرام شرم گاہوں کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپؑ نے فرمایا۔ سترہ شرم گاہوں کی حرمت قرآن میں بیان کی گئی اور سترہ شرم گاہوں کی حرمت سُنّت میں بیان کی گئی ہے۔

جن شرم گاہوں کی حرمت قرآن میں ہے۔ وہ یہ ہیں۔ زنا۔ قرآن مجید میں ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا — زنا کے قریب نہ جاؤ۔

پھر آپؑ نے یہ آیت پڑھی۔ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا ۖ وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۖ كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۝

اپنے باپ کی منکوحہ عورتوں کو نکاح میں مت لاؤ۔ مگر جو پہلے ہو چکا۔ بالتحقیق یہ بے حیائی ہے۔ اور غضب کا کام ہے۔ اور بدچلنی ہے۔ حرام ہوئی ہیں تم پر تمہارے مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں، خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری رضاعی مائیں اور تمہاری رضاعی بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں۔ اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں۔ جن کو تمہاری ان عورتوں

نے جَنا ہے جن سے تم نے صُحبت کی ہے اور اگر تم نے ان سے صُحبت نہیں کی تو اس نکاح میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اور تمہارے صُلبی بیٹوں کی عورتیں اور یہ کہ اکٹھا کرو۔ دو بہنوں کو مگر جو پہلے ہو چکا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور خاوند والی عورتیں مگر جو تمہاری کنیزی میں آ جائیں۔ اللہ کا یہ تم پر حکم ہے۔

حالتِ حیض اور اعتکاف میں مُقاربت کرنا بھی حرام ہے۔

جب تک وہ حیض سے پاک نہ ہو جائیں۔ ان سے مقاربت نہ کرو۔ اور جب تک تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو تو اُن سے مباشرت نہ کرو۔

## فرُوجِ مُحرّمہ از رُوئے سُنّت

۱۔ ماہ رمضان المبارک کے دن میں مُقاربت کرنا۔ ۲۔ لِعان کے بعد مُلاعِنہ سے نکاح کرنا۔ ۳۔ عِدّت میں نکاح کرنا۔ ۴۔ حالتِ اِحرام میں مُقاربت کرنا۔ ۵۔ حالتِ احرام میں نکاح کرنا یا مُحرِم کا نکاح کرانا۔ ۶۔ کفّارہ دینے سے پہلے ظہار کرنے والے کا مُقاربت کرنا۔ ۷۔ مُشرک عورت سے نکاح کرنا۔ ۸۔ جس عورت کو طلاق بائن مل چکی ہو اس سے نکاح کرنا۔ ۹۔ آزاد عورت کی موجودگی میں کنیز سے نکاح کرنا۔ ۱۰۔ مُسلِم عورت کی موجودگی ذِمّی عورت سے نکاح کرنا۔ ۱۱۔ خالہ یا پھوپھی کی موجودگی میں اس کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح کرنا۔ ۱۲۔ آقا کی اجازت کے بغیر کسی کنیز سے نکاح کرنا۔ ۱۳۔ جو شخص آزاد عورت سے نکاح کی قدرت رکھتا ہو۔ اس کا کنیز سے نکاح کرنا۔ ۱۴۔ تقسیم سے پہلے کسی قیدی عورت سے نکاح کرنا۔ ۱۵۔ مُشرِک عورت سے نکاح کرنا۔ ۱۶۔ اِستبراءِ رحم سے قبل خرید کردہ کنیز سے مُقاربت کرنا۔ ۱۷۔ مُکاتِب عورت جو اپنا کچھ حصّہ ادا کر چکی ہے اس سے مُقاربت کرنا۔

زرارہ بن اعین نے محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا:۔

ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پینتیس نمازیں فرض ہیں۔ ان میں سے صرف ایک نماز ایسی ہے جو بغیر جماعت کے نہیں ہو سکتی اور وہ ہے نماز جمعہ۔

# چالیس کا باب

فضیل بن یسار کہتے ہیں۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سُنا جس نے شراب پی چالیس دن تک اُس کی نماز مقبول نہیں ہوگی۔ اور وہ شخص ان چالیس دنوں میں نماز ہی نہ پڑھے۔ تو اسے دوگنا عذاب دیا جائے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے۔ شرابی کی نماز کو زمین و آسمان کے درمیان معلق رکھا جاتا ہے۔ اگر توبہ کرے تو نماز قبول کر لی جاتی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے۔ جو شخص اپنے چالیس مُومن بھائیوں کے لئے دُعا مانگے اور بعد میں اللہ سے اپنی حاجات طلب کرے تو اس کی اور اس کے چالیس مومن بھائیوں کی حاجات پوری ہوں گی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے۔ جب کوئی مومن وفات پائے اور اس کے جنازے پر چالیس مومن جمع ہو کر کہیں:

اللہم ہم اس کے متعلق اچھائی کا سوا اور کچھ نہیں جانتے اور اس کے متعلق تو ہم سے زیادہ جانتا ہے تو اس وقت اللہ کہتا ہے میں نے تمہاری گواہی قبول کی اور جن اعمال کا تمہیں علم نہیں ہے وہ میں نے معاف کر دیئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ کہ وہ زیرِ ناف بالوں کی صفائی کے لئے چالیس دن سے زیادہ تاخیر نہ کرے۔ اگر اُسے اُسترا نہ ملے تو کسی سے ادھار مانگ لے تاخیر

ہرگز نہ کرے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:۔
میں نے شبِ معراج عرش پر ایک رشتہ کو دوسرے رشتہ کی رب سے شکایت کرتے ہوئے سنا تو میں نے اس سے پوچھا تمہارے اور اس کے درمیان کتنی پشتوں کا فرق ہے تو اس نے کہا ہم چالیسویں پشت میں مل جاتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: میری امّت میں سے جو شخص امر دین سے متعلق چالیس احادیث یاد کرے اللہ اسے بروز قیامت فقیہ عالم بنا کر مبعوث فرمائے گا۔

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے امیرالمومنین علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے۔ فرمایا یا علیؑ! میری امّت میں سے جو شخص چالیس احادیث رضائے الٰہی اور آخرت کے گھر کی آبادی کے لئے یاد کرے۔ اللہ اسے بروزِ حشر انبیاءؑ صدیقین، شُہَدا، صالحین کے ساتھ محشور فرمائے گا۔ اور وہ بہترین ساتھی ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ کون سی چالیس احادیث ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا

۱۔ وَحْدَہٗ لَاشَرِیک اللہ پر ایمان رکھو۔ ۲۔
۲۔ صرف اسی کی عبادت کرو۔ اُس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو۔
۳۔ مکمّل وضو کر کے اپنے اوقات پر نماز قائم کرو۔
۴۔ نماز میں بغیر مجبوری کے تاخیر نہ کرو۔ کیونکہ بلا عذر تاخیر کرنے میں اللہ کی ناراضگی ہے۔
۵۔ زکواۃ ادا کرو۔ ۶۔ ماہ رمضان کے روزے رکھو۔
۷۔ جب استطاعت ہو حج کرو۔ ۸۔ ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو۔
۹۔ ظلم سے کسی یتیم کا مال نہ کھاؤ۔ ۱۰۔ سُود نہ کھاؤ۔
۱۱۔ شراب نہ پیو اور کوئی بھی نشہ آور چیز نہ پیو۔ ۱۲۔ زنا نہ کرو۔
۱۳۔ لواطت نہ کرو۔ ۱۴۔ چغل خوری نہ کرو۔
۱۵۔ اللہ کی جھوٹی قسمیں نہ کھاؤ۔ ۱۶۔ اسراف نہ کرو۔
۱۷۔ کسی دُور و نزدیک کے لئے جھوٹی گواہی نہ دو۔

۱۸ - چاہے کہنے والا چھوٹا ہو یا بڑا حق بات قبول کرو -

۱۹ - ظالم کی طرف میلان نہ رکھو - اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو -

۲۰ - خواہشات پر عمل نہ کرو - ۲۱ - عفیفہ اور شوہر دار عورت پر الزام نہ لگاؤ -

۲۲ - ریا کاری نہ کرو کیونکہ معمولی ریا بھی اللہ کے ساتھ شرک ہے -

کسی ٹھگنے کو ٹھگنا اور لمبے کو لمبا بطور تحقیر نہ کہو - اور مخلوقِ خدا میں سے کسی کو مذاق کا نشانہ نہ بناؤ -

آزمائش اور مصائب پر صبر کرو - اللہ کی نعمات پر شکر بجالاؤ -

کسی گناہ کی وجہ سے عذابِ الٰہی سے بے خوف مت رہو -

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ - اپنے گناہوں کی اللہ کے حضور توبہ کرو، کیونکہ تائب اس طرح ہے جس کے ذمّہ گناہ ہی نہ ہوا -

گناہوں کے اصرار کے ساتھ استغفار کر کے خدا سے مذاق مت کرو - اور یہ جان لو کہ جو تکلیف تمہیں پہنچی کسی اور کو نہیں پہنچنی تھی - اور جو تیر تم سے خطا ہو گیا - وہ تمہیں لگنا ہی نہیں تھا -

مخلوق کو راضی کرنیکے لئے اللہ کو مت ناراض کرو -

دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دو - اس لئے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی رہنے والی ہے

اپنی حتیٰ المقدور اپنے بھائیوں پر کنجوسی نہ کرو -

تمہارا باطن تمہارے ظاہر کی طرح ہونا چاہیئے - یہ نہ ہو کہ تمہارا ظاہر تو خوشنما اور باطن بدنما ہو - اگر تم نے ایسا کیا تو منافق بن جاؤ گے -

جھوٹ نہ بولو - جھوٹوں سے صحبت نہ رکھو - حق سُن کر غضبناک نہ ہونا -

اپنے مقدور بھر اپنے آپ اپنے اہل و عیال اور ہمسایوں کو ادب سکھاؤ -

اپنے علم پر عمل کرو - مخلوقِ خدا کے ساتھ معاملہ حق کے ساتھ کرو -

ہر دور و نزدیک والے کے لئے بالکل نرم ہی نہ بنو - سرکش جبّار نہ ہو -

تسبیح، تہلیل، دُعا، موت کی یاد، قیامت، جنّت و دوزخ کو زیادہ سے زیادہ

یادکرو۔ زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی تلاوت کرو۔ اور احکامِ قرآنی پہ عمل کرو۔

مُومنین و مُومنات سے نیکی کو غنیمت جانو۔ لوگوں کا جو سُلوک تمہیں اپنے لئے ناپسند ہو۔ وہ سُلوک کسی مومن کے ساتھ نہ کرو۔

نیکی کے کام سے تنگ نہ ہو جانا۔ کسی پر بوجھ نہ بنو۔

نیکی کرنے کے بعد احسان نہ جتلاؤ۔ جب تک خدا تمہیں جنت میں نہ بھیجے اس وقت تک دنیا کو زندان سمجھو۔

یہ وہ چالیس احادیث ہیں۔ میری امت میں سے جو شخص ان کو یاد کرے اور ان پر عمل کرے۔ اللہ کے فضل سے جنت میں جائے گا۔ اللہ اُسے لوگوں پر فضیلت دے گا۔ انبیاءؑ و اولیاء کے بعد اللہ کا محبوب ہوگا۔ اللہ اُسے بروزِ حشر انبیاءؑ و صدیقین شُہداء و صالحین کے ساتھ محشور فرمائے گا۔

ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپؑ نے فرمایا:۔

انسان کو چالیس سال تک چھوٹ ملتی ہے۔ جب آدمی کی عمر چالیس برس ہو جائے۔ تو اللہ کراماً کاتبین کو وحی کرتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو طویل عمر دی ہے۔ اب اس پر سختی کرو۔ اور اس کا ہر چھوٹا بڑا، کم، زیادہ ہر قسم کا عمل لکھو۔

# پچاس کا باب

## امام زین العابدین علیہ السلام کا ایک خط

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے ایک دوست کو یہ خط لکھا۔

تمہیں علم ہونا چاہیئے۔ اللہ کے حقوق ہر حال اور ہر وقت ہر حرکت و سکون سفر و حضر میں تم پر محیط ہیں۔

اَکبرُ الحُقوق :۔ سب سے بڑا حق جو اللہ نے اپنے لئے تجھ پر فرض کیا ہے۔

وہی حق ہی تمام حقوق کا منبع و مأخذ ہے وہ ہے اللہ پر ایمان۔ بعد ازاں تمہارے سر سے پاؤں تک تمہارے تمام اعضا کے تم پر کچھ حقوق مقرر کیئے۔ تیری زبان کا تجھ پر ایک حق ہے اور تمہارے کانوں کا تم پر ایک حق ہے۔ تمہاری آنکھ کا تم پر ایک حق ہے۔ تمہارے ہاتھ کا تم پر ایک حق ہے۔ تمہارے قدم کا تم پر حق ہے۔ تمہارے شکم کا تم پر حق ہے تمہاری شرم گاہ کا تمہارے اُوپر حق ہے۔

یہ وہ سات جوارِح ہیں۔ جن کے ذریعے افعال سرزد ہوتے ہیں۔ پھر اللہ نے تمہارے افعال کے حقوق تمہارے اوپر فرض کیئے ہیں۔ تمہاری نماز کا تم پر حق ہے۔ تمہارے روزے کا تم پر حق ہے۔

پھر وہ حُقوق شروع ہوتے ہیں۔ جن کے متعلق تمہارے علاوہ بھی کسی کے ساتھ ہے۔

ان حقوق میں سے واجب ترین حق تمہارے ائمہ کا ہے۔ پھر تمہاری رعیت کے حقوق ہے پھر تمہارے رشتہ داروں کے حقوق ہیں۔ پھر ان حقوق سے اور حقوق متفرع ہوتے ہیں۔

حق ائمہ کی تین شاخیں ہیں۔ تیرے والی کا حق، تمہاری علمی رعایا کا حق۔ کیونکہ جاہل، عالم کی رعایا ہے۔ تمہاری حق ملکیّت کا حق یعنی تمہاری بیویاں اور کنیزیں۔ پھر یاد رکھو۔

تمہاری رعیت بہت ہے۔ جتنا نزدیک ہوگا۔ اتنا ہی حق بھی زیادہ ہوگا۔ تم پر سب سے زیادہ حق تمہاری ماں کا ہے۔ اس کے بعد تمہارے باپ کا حق ہے پھر تمہاری اولاد کا حق ہے۔ پھر تمہارے بھائیوں کا حق ہے۔ غرضیکہ جو جتنا قریب ہوگا۔ اس کا حق اتنا ہی زیادہ ہوگا۔

اس کے بعد تم پر احسان کرنے والے آقا کا حق ہے۔ پھر تمہارے اس غلام کا حق ہے جس کو تم نے آزادی دلائی ہے۔ پھر بھلائی کرنے والے لوگوں کا تم پر حق ہے۔

پھر تمہارے مؤذّن کا حق ہے۔ پھر تمہارے پیش نماز کا حق ہے۔ پھر تمہارے ہمنشین کا حق ہے۔ اس کے بعد تمہارے ہمسایئے کا حق ہے۔ اس کے بعد تمہارے دوست کا حق ہے۔ اِس کے بعد تمہارے شریکِ کار کا حق ہے۔ اس کے بعد تمہارے مال کا حق ہے۔ اِس کے بعد تم سے مطالبہ کرنے والے قرض خواہ کا حق ہے۔ اِس کے بعد تم سے ملنے جلنے والے کا حق ہے۔ پھر تمہارے خلاف دعویٰ کرنے والے کا حق ہے۔ پھر جس کے خلاف تم دعویٰ رکھتے ہو۔ اس کا حق ہے۔ پھر تم سے مشورہ طلب کرنے والے کا حق ہے۔ پھر تمہیں مشورہ دینے والے کا حق ہے۔ پھر تم سے نصیحت طلب کرنے والے کا تم پر حق ہے۔ پھر تمہیں نصیحت کرنے والے کا تم پر حق ہے۔ پھر تجھ سے بڑے کا تجھ پر حق ہے۔ پھر تجھ سے چھوٹے کا تم پر حق ہے۔ پھر سائل کا تم پر حق ہے۔ پھر جس سے تم سوال کر رہے ہو، اس کا تم پر حق ہے۔ پھر جس نے قول و فعل سے ارادی یا غیر ارادی طور پر تم سے برائی کی ہے۔ اس کا تجھ پر حق ہے۔ پھر تیرے اہلِ ملّت کا تجھ پر حق ہے۔ پھر تیرے اہلِ ذمہ کا تیرے اوپر حق ہے۔ پھر عللِ احوال اور تصرفِ اسباب کی وجہ سے حق بنتے رہتے ہیں۔ اُس شخص کے لئے خوشخبری ہے۔ جسے اللہ اپنے فرائض کی ادائیگی کی توفیق دے۔

۱۔ اللہ کا تجھ پر سب سے بڑا حق یہ ہے کہ تو اس کی عبادت کرے۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ بنا۔ جب تو اخلاص کے ساتھ یہ حق ادا کرے گا۔ تو اللہ دنیا و آخرت کے امور میں تیری مدد کو اپنے ذمّہ لازمی قرار دے گا۔

۲۔ تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے۔ کہ تو اسے اطاعتِ الٰہی میں استعمال کرے۔

۳۔ زبان کا حق تجھ پر یہ ہے کہ تو اسے فحش و ناروا باتوں سے بچائے۔ اسے اچھائی کا عادی

بنائے۔ بے فائدہ باتوں سے پرہیز کرے۔ لوگوں کے ساتھ اچھائی سے پیش آئے۔ اور لوگوں کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار کرے۔

۴۔ کان کا حق تجھ پر یہ ہے کہ تو اِسے غیبت اور جس چیز کا سننا ناجائز ہے اُس سے بچائے۔

۵۔ آنکھ کا حق تجھ پر یہ ہے۔ کہ جس چیز کا دیکھنا حرام ہے۔ اُس سے بچائے۔ اور اس کے مشاہدہ سے عبرت حاصل کرے۔

۶۔ ہاتھ کا حق تجھ پر یہ ہے کہ اُسے حرام کاموں میں استعمال نہ کر۔

۷۔ پاؤں کا حق تجھ پر یہ ہے کہ اُسے حرام کے لئے نہ چلا۔ کیونکہ اِنہیں قدموں سے تو نے پُل صراط سے گذرنا ہے۔ ورنہ یہ ڈگمگا جائیں گے۔ اور تو دوزخ میں جا گرے گا۔

۸۔ تیرے شکم کا تجھ پر حق یہ ہے کہ تو اسے حرام کا برتن نہ بنا۔ اور سیر ہونے کے بعد اسے مزید پُر نہ کر۔

۹۔ تیری شرم گاہ کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تو اسے زِنا سے بچا اور لوگوں کی نظر سے اِسے اوجھل رکھ۔

۱۰۔ نماز کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تو سمجھے کہ اس نماز نے خدا کے حضور پیش ہونا ہے۔ اور خدا کے سامنے بندہ عاجز و ذلیل و مسکین کی طرح کھڑا ہو۔ نماز کو خشوعِ قلب سے ادا کر۔ اس کے حدود و حقوق کو پامال نہ کر۔

۱۱۔ حج کا تجھ پر یہ حق ہے۔ اسے اللہ کی پیشی سمجھ۔ اپنے گناہوں سے فرار کا ذریعہ سمجھ۔ اس کو اپنی توبہ کا اور اِنابت کی قبولیت کا وسیلہ سمجھ۔ کیونکہ یہ خدا کا عظیم فریضہ ہے۔ جو اس نے صاحبِ استطاعت بندوں پر واجب قرار دیا ہے۔

۱۲۔ روزے کا تجھ پر یہ حق ہے۔ کہ تو اُسے خدا کا وہ پردہ سمجھ جو اللہ نے تیری زبان تیرے کان، تیری آنکھ، تیری شکم، تیری شرمگاہ پر ڈالا ہے۔ تاکہ اس پردے کی وجہ سے تو دوزخ سے محفوظ رہ سکے۔

اگر تو نے اِس پردہ کو پھاڑ ڈالا۔ تو اللہ بھی تجھے دوزخ سے نہیں بچائے گا۔

۱۳۔ صدقہ کا تجھ پر یہ حق ہے۔ اسے اپنے اللہ کے پاس جمع شدہ دولت سمجھ۔ اور صدقہ کو اپنی وہ امانت سمجھ۔ جس کے لئے گواہوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ظاہری امانت رکھنے

کی بہ نسبت یہ امانت اللہ کے پاس مخفی طور پر جمع کرا دے۔ اور یہ بھی جان لے کہ صدقہ کی برکت سے دنیاوی بلائیں اور بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ اور آخرت میں صدقہ کی برکت سے دوزخ سے نجات ملتی ہے۔

۱۴ - قربانی کا حق تجھ پر یہ ہے کہ اسے رضائے خدا کے حصول کا ذریعہ قرار دو۔ اس کے ذریعے مخلوق کی رضامندی کو طلب نہ کرو۔
اسے صرف اپنی آخرت کی کامرانی کا وسیلہ سمجھو۔

۱۵ - حاکم کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تجھے جان لینا چاہیئے۔ کہ تجھے اس کے لئے باعث آزمائش بنایا گیا ہے۔ اور تمہاری نگہداشت کے لئے اُسے بھی آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔
تمہیں چاہیئے کہ اس کی ناراضگی کے درپے نہ ہو جاؤ۔ ورنہ اپنے ہاتھوں ہی ہلاکت میں پڑ جاؤ گے اور وہ جو تجھ سے برا سلوک روا رکھے گا۔ اس میں تم بھی برابر کے شریک قرار پاؤ گے۔

۱۶ - عالم کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تو اس کی تعظیم و توقیر سمجھے۔ اور انتہائی توجہ سے اس کی باتوں کو سُنے۔ اور اپنی آواز کو اُس کے سامنے بلند نہ کرے۔ جب اس سے کسی مسئلہ کے متعلق دریافت کیا جائے تو تجھے جواب میں اس پر سبقت نہیں کرنی چاہیئے۔ اس کی مجلس میں بیٹھ کر اور کسی سے گفتگو نہیں کرنی چاہیئے۔ اس کی موجودگی میں کسی کی غیبت نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر تمہاری موجودگی میں کوئی اس کی شکایت کرے تو تجھے اس کا دفاع کرنا چاہیئے۔ تمہیں اس کے عیوب کی پردہ پوشی کرنا چاہیئے۔
اور اس کی خوبیوں کو ظاہر کرنا چاہیئے۔ اس کے کسی دشمن کے پاس تمہیں نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ اور اس کے کسی دوست سے دشمنی نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر تم نے ان تمام شرائط کو ملحوظ خاطر رکھا تو فرشتے تمہارے حق میں گواہی دیں گے۔ کہ تو نے اس سے جو علم حاصل کیا فقط اللہ کی رضا کے لئے حاصل کیا ہے۔

۱۷ - تمہاری رعایا کا تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں اس حقیقت کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی کمزوری اور تیری قوت کی وجہ سے تیری رعایا بنے ہیں۔ تمہیں ان کے درمیان

عدل کرنا چاہیئے۔ تمہیں اپنی رعایا کے لئے مہربان باپ بننا چاہیئے۔ ان کی لغزش کو معاف کرو۔ اور سزا دینے میں کبھی جلدی نہ کرو۔ اور اللہ نے جو تمہیں ان پر قوت و طاقت عطا کی ہے اس کا شکر ادا کرو۔

۱۸۔ تمہاری علمی رعایا کا تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں جان لینا چاہیئے۔ کہ اللہ نے تمہیں ان کا نگران بنایا ہے۔ اور اللہ نے تمہارے لئے اپنے خزانۂ علم کو کھول دیا ہے۔
اگر تم نے لوگوں کو اچھی طرح سے پڑھایا ہے۔ اور تندی و سختی کا مظاہرہ نہ کیا۔ تو اللہ اپنے فضل سے تمہیں علم کی دولت سے مزید مالا مال کرے گا۔
اگر تو نے لوگوں سے اپنے علم کو روک لیا۔ اور طلب کرنے والوں پر تند و سختی سے پیش آیا تو اس صورت میں اللہ کا یہ حق ہے۔ کہ تم سے تمہارے علم کو چھین لے۔ اور لوگوں کے دلوں سے تمہارا مقام گرا دے گا۔

۱۹۔ تیری بیوی کا تجھ پر یہ حق ہے۔ کہ تجھے یہ جاننا چاہیئے کہ اللہ نے اسے تمہارے لئے باعثِ تسکین و اُلفت قرار دیا ہے۔ تمہیں اسے اللہ کی نعمت سمجھنا چاہیئے۔ لہذا اس کی عزت کرو۔ اور اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو۔
اگر تمہارا حق اس پر فائق ہے۔ پھر بھی تمہیں اس پر رحم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ تمہاری قیدی ہے اس کے نان و نفقہ کا خیال رکھو۔ اور اسے کپڑے پہناؤ۔ اور اگر اس سے کبھی کوئی غلطی سرزد ہو جائے۔ تو اس سے درگزر کرو۔

۲۰۔ تیرے غلام کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تجھے جاننا چاہیئے کہ وہ بھی تمہاری طرح اللہ کی مخلوق ہے۔ تمہارا بھائی ہے اور تمہاری طرح گوشت پوست کا بنا ہوا ہے۔
نہ اس کے اس لئے مالک نہیں بنے ہو۔ کہ تم نے اسے تخلیق کیا ہے۔ اور نہ ہی تم نے اس کے کسی عضو کو خلق کیا ہے۔ اور نہ ہی تم نے اس کے لئے رزق پیدا کیا ہے۔ یہ تو بس اللہ نے اسے تمہارے لئے مسخر کیا ہے۔ اور تمہیں اس کا امین بنایا ہے۔
اس کے ساتھ اچھائی کا سلوک کرو۔ جیسا کہ اللہ نے تم سے اچھائی کی ہے اگر تم اس کو ناپسند کرتے ہو تو اسے اپنے سے علیحدہ کر دو۔ اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔

۲۱ - تمہاری ماں کا تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں جاننا چاہیئے کہ تمہاری ماں نے تمہیں اس عالم میں اٹھایا جس عالم میں کوئی کسی کو نہیں اٹھاتا - اور تمہیں وہ قلبی محبت عطا کی جتنی دنیا میں کوئی بھی کسی سے محبت نہیں کرتا - اور اپنے تمام اعضاء و جوارح کے ذریعے سے تمہاری حفاظت کی - خود بھوکا رہ کر تجھے کھلاتی رہی - خود پیاسی رہ کر تجھے پلاتی رہی - خود ننگی (بوسیدہ لباس میں) رہ کر تجھے پہناتی رہی - خود دھوپ میں بیٹھ کر تمہیں سایہ مہیا کرتی رہی اور تیری وجہ سے نیند چھوڑتی رہی اور تجھے ہمیشہ سردی اور گرمی سے بچاتی رہی - جب تک اللہ کی مدد شامل حال نہ ہو - تو تم اس کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے -

۲۲ - تمہارے باپ کا تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں جان لینا چاہیئے - کہ وہ تیری اصل ہے اگر وہ نہ ہوتا تو تو بھی نہ ہوتا - تمہیں اپنے اندر جب بھی کوئی خوبی نظر آئے تو سمجھ لو کہ یہ تمہیں باپ سے وراثت میں ملی ہے - اس بات پر اللہ کی حمد کرو اور شکر بجا لاؤ -

۲۳ - تمہارے بچوں کا تم پر یہ حق ہے - کہ تمہیں یہ جان لینا چاہیئے کہ وہ تمہارا ایک حصہ ہیں خیر و شر میں ان کی اضافت تمہاری طرف ہی ہوگی - اور ان کے حسن ادب اور معرفت خداوندی کے متعلق تم سے پوچھ گچھ ہونی ہے اور اطاعتِ الٰہی کے لئے ان کی مدد کرو - اور یہ جان لو کہ ان سے اچھائی کرنے کی صورت میں تمہیں ثواب ملے گا - اور ان سے برائی کرنے کی صورت میں تمہیں سزا ملے گی -

۲۴ - تمہارے بھائی کا تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں جاننا چاہیئے - کہ وہ تمہارا ہاتھ ہے - تمہاری عزت ہے - تمہاری قوت ہے - معصیتِ خدا کے لئے اُسے ہتھیار نہ بناؤ - مخلوق خدا پر ظلم کرنے کے لئے اسے مددگار نہ بناؤ - اور اس کے دشمن کے خلاف اس کی مدد کرو - اگر وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے تو اس کی خیر خواہی کرو - ورنہ اس کی بہ نسبت اللہ کو زیادہ قابل احترام جانو -

۲۵ - تمہارے آزادی دلانے والے آقا کا تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں جاننا چاہیئے کہ اس نے تمہارے لئے اپنا مال خرچ کیا ہے - غلامی کی ذلت و نکبت سے تمہیں نکال کر حریت کے مقام پر سرفراز کیا ہے - جان لو کہ اس نے تمہیں غلامی کی قید سے نکالا - اور تمہیں تمہاری

جان کا مالک بنایا۔ اور تمہیں تمہارے رب کی عبادت کے لئے فراغت دلائی۔ اور یہ جان لو کہ وہ تمہاری زندگی اور موت دونوں حالتوں میں تمہارا آقا ہے۔ اس کی مدد کرنا تمہارے اوپر فرض ہے۔

۲۶۔ تمہارے اس غلام کا جسے تم نے آزاد کیا۔ تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں اچھی طرح سے جان لینا چاہیئے کہ اللہ نے اس کی آزادی کا تمہیں وسیلہ بنایا ہے۔ اور اس کے بدلے تمہیں دوزخ سے بچانے کا سامان فراہم کیا ہے۔ دنیا میں اس کی جزا یہ ہے۔ اگر اس کا کوئی شرعی وارث نہ ہو تو تم اس کے وارث ہو اور آخرت کی جزاء جنت ہے۔

۲۷۔ جس نے تجھ سے نیکی کی ہے اس کا تجھ پر یہ حق ہے کہ اس کا شکریہ ادا کرو۔ اور اس کی نیکی کو یاد رکھو۔ اور اس کے متعلق اچھی گفتگو کرو۔ اور اُس کے لئے خدا سے بڑے خلوص سے دعا مانگو۔ اگر تم نے ایسا کیا۔ تو تم نے ظاہر و باطن میں اس کا شکریہ ادا کر دیا۔ اگر خدا تمہیں احسان کا بدلہ چکانے کی توفیق عطا کرے تو اس کے احسان کا بدلہ فرور دو۔

۲۸۔ تمہارے مؤذّن کا تم پر یہ حق ہے۔ کہ تمہیں جان لینا چاہیئے کہ وہ تمہیں خدا کی یاد دلانے والا ہے اور تمہیں کامیابی کی دعوت دینے والا ہے۔ اور خدا کے فرض کی ادائیگی کے لئے تمہارا مُمِد و مُعاون ہے۔ لہٰذا اس کا اس طرح سے شکریہ ادا کرو۔ جیسے اپنے ذاتی مُحسن کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

۲۹۔ تمہارے پیش نماز کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تمہیں جاننا چاہیئے۔ کہ وہ تمہارے اور تمہارے خدا کے درمیان سفارت کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ وہ تمہاری طرف سے بول رہا ہے، تمہیں اس کی طرف سے نہیں بولنا پڑا۔ اس نے تمہارے لئے دُعا کی ہے، تم نے اس کے لئے دعا نہیں کی ہے۔ اور خدا کے حضور کھڑا ہونے کے ہولناک مقام پر وہ تمہاری طرف سے نیابت کر رہا ہے۔ اگر اس سے کوئی کمی ہوئی تو وہ فقط اس کی کمی ہے۔ اس کی کمی کا تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اگر اس کی نماز مقبول ہو گئی۔ تو تم اس کے ساتھی قرار پاؤ گے۔ اور اسے تم پر کوئی فضیلت بھی نہیں ہو گی۔ اس نے تمہاری جان کے بدلے اپنی جان پیش کی اور تمہاری

نماز کے آگے اپنی نماز پیش کی ۔ اسی احسان کی وجہ سے اس کا شکریہ ادا کرو ۔

۳۰ ۔ تیرے ہمنشین کا تجھ پر یہ حق ہے کہ اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کر اور الفاظ کے تبادلے میں اس سے انصاف کر ۔ محفل سے اس کی اجازت کے بغیر تجھے کھڑا نہیں ہونا چاہیئے ۔ اور جو تیری محفل میں شریک ہوتا ہے اس کے کھڑا ہونے کے لئے تیری اجازت کی ضرورت نہیں ہے ۔ تجھے اس کی لغزشیں بھول جانا چاہیئے ۔ اور اس کی اچھائیوں کو یاد رکھنا چاہیئے ۔ اور اسے اچھی باتوں کے علاوہ کچھ اور نہ سُنا ۔

۳۱ ۔ تیرے ہمسائے کا تجھ پر یہ حق ہے ۔ کہ اس کی عدم موجودگی میں اس کا خیال رکھ اور جب وہ موجود ہو تو اس کا احترام کر ۔ اور جب اس پر ظلم ہو رہا ہو تو اس کی مدد کر ۔ اس کے عیوب تلاش نہ کر ۔ اگر تجھے اس کی کسی غلطی کا علم ہو تو اسے مخفی رکھو ۔ اگر تجھے گمان ہو کہ وہ تمہاری نصیحت قبول کرے گا ۔ تو اُسے تنہائی میں نصیحت کر ۔ کسی مشکل میں اسے تنہا نہ چھوڑو ۔ اس کی لغزش کو معاف کر ، اس کے گناہ سے درگذر کر اور اس سے اچھی معاشرت قائم کر ۔

۳۲ ۔ دوست کا حق یہ ہے ۔ کہ دوستی میں انصاف قائم رکھ ۔ جس طرح سے وہ تمہاری عزّت کرتا ہے ۔ تو بھی اس کی عزّت کر ۔ اور کسی بھی عظمت و بلندی میں اسے اپنے سے بڑھنے کا موقع نہ دے ۔ اگر وہ تم سے آگے ہو بھی جائے تو تم بھی وہی منزلت حاصل کرو ۔ جیسا سلوک وہ تم سے کرے تم بھی ویسا ہی سلوک اس کے ساتھ روا رکھو ۔ اگر وہ اللہ کی نافرمانی کا قصد کرے ۔ تو اُسے جھڑک دو ۔ اس کے لئے باعثِ رحمت بنو ۔ باعثِ عذاب نہ بنو ۔

۳۳ ۔ شریک کا حق ۔ اگر غائب ہو تو اس کی کفایت کر اور موجود ہو ۔ تو اس کی رعائت کر ۔ اس کے فیصلے سے پہلے اپنا فیصلہ نہ کر ۔ اس سے مشورہ کرنے سے پہلے اپنی رائے پر عمل نہ کر ۔ اس کے مال کی حفاظت کر ۔
قیمتی یا حقیر چیز میں خیانت نہ کر ۔ اللہ باہمی شرکا کی اس وقت تک مدد کرتا ہے ۔ جب تک وہ ایک دوسرے سے خیانت نہ کریں ۔

۳۴ ۔ تیرے مال کا حق یہ ہے اسے حلال طریقہ سے حاصل کر ۔ اور جو شخص تیرا شکریہ بھی

ادا نہیں کرتا ۔ اُسے اپنے اوپر ترجیح نہ دے ۔ اور مال کو اللہ کی فرمانبرداری میں خرچ کر۔ بُخل نہ کر۔ ورنہ ہمیشہ کے لئے حسرت و ندامت اٹھائے گا ۔

۳۵ ۔ قرض خواہ کا حق ۔ یہ ہے کہ اگر تمہارے پاس مال ہے تو اس کا قرض فوراً ادا کر اور اگر دینے کے لئے کچھ نہیں ہے تو اچھی گفتگو سے اُسے راضی کر ۔

۳۶ ۔ ملنے والے کا حق ۔ یہ ہے کہ اسے دھوکا نہ دے ۔ اور اس کے معاملہ میں خدا سے ڈرتا رہ ۔

۳۷ ۔ مدعی جو تیرے خلاف دعویٰ رکھتا ہے ۔ اس کا حق یہ ہے کہ اگر اس کا دعویٰ سچا ہے تو تو اپنے خلاف اس کا گواہ ہے اس کا حق اسے لوٹا دے ۔ اور اگر وہ غلط دعویٰ کئے ہوئے ہے تو اس کے ساتھ نرمی کا سلوک کر کے اس دعویٰ سے دستبردار ہونے کے مجبور نہ کر ۔

۳۸ ۔ جس کے خلاف تو دعویٰ رکھتا ہے ، اس کا حق یہ ہے کہ اگر تو اپنے دعویٰ میں سچا ہے ۔ تو اس کے ساتھ اچھی گفتگو کر ۔ اور اگر تو اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے ۔ تو اللہ سے ڈر ۔ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر کے اپنے غلط دعویٰ سے دستبردار ہو جا ۔

۳۹ ۔ مشورہ مانگنے والے کا یہ حق ہے ۔

اگر تمہیں صحیح رائے کا علم ہے تو اسے اس کا مشورہ دے اگر تیرے پاس کوئی عمدہ رائے نہیں ہے ۔ تو اسے اس کی طرف رجوع کرنے کا حکم دے ۔ جو صحیح رائے دے سکتا ہو

۴۰ ۔ مشورہ دینے والے کا حق یہ ہے ۔

اس کی جو رائے تیرے موافق نہ ہو تو اس پر خیانت کا الزام نہ لگا ۔ اگر اس کی رائے تیرے موافق ہے تو اللہ کا شکر کر ۔

۴۱ ۔ نصیحت طلب کرنے والے کا حق یہ ہے ۔

کہ تو اس کی مکمل خیر خواہی کر اور اس کے ساتھ نرمی و شفقت کا برتاؤ کر ۔

۴۲ ۔ نصیحت کرنے والے کا حق یہ ہے ۔

کہ تو اس کے سامنے سرکشی نہ کر ۔ غور سے اس کی بات سُن ۔ اگر وہ درست نصیحت کرے ۔ تو اللہ کا شکر ادا کر ۔ اگر اس کی نصیحت درست نہ ہو تو اسے قابل رحم سمجھ اور اس پر کسی قسم کا الزام نہ لگا ۔

۴۳ - سن رسیدہ کا حق یہ ہے ۔
کہ اس کے سن کو دیکھ کر اس کا احترام کرو! اور چونکہ وہ تجھ سے پہلے اسلام پر ہے اُس لئے وہ تعظیم کے لائق ہے ۔ اور جھگڑے کے وقت اس کا مدمقابل نہ بن ۔ راستے میں اُس کے آگے نہ چل ۔ اسے جاہل نہ سمجھ ۔ اگر وہ تم پر زیادتی کرے تو اسلام کی حرمت کو مدنظر رکھتے ہوئے تحمل سے کام لے ۔

۴۴ - چھوٹے کا حق یہ ہے بوقت تعلیم اس پر شفقت کر اور اس کے متعلق عفو و درگذر سے کام لے ۔ اگر کسی کام سے رک جائے ۔ تو اس کا عذر قبول کر ۔

۴۵ :- جو تم سے اچھائی کرے اس کا حق یہ ہے ۔
کہ پہلے تم اللہ کی حمد کرو اور پھر اس کا شکریہ ادا کرو۔

۴۶ :- جو تم سے برائی کرے ۔ اس کا حق یہ ہے ۔
کہ اسے معاف کر دو ۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ اسے معاف کرنا نقصان دہ ہے ۔ تو پھر اس کے ساتھ لڑنے کے لئے اللہ سے مدد مانگو ۔ یقیناً اللہ تمہاری مدد کرے گا ۔

۴۷ :- سائل کا حق یہ ہے ۔
اس کی ضرورت کے بقدر اسے عطا کرو ۔

۴۸ :- مسئول کا حق یہ ہے :-
اگر تمہیں عطا کرے تو شکریہ کے ساتھ قبول کرو ۔ اور اس کا احسان سمجھو ۔ اگر تمہیں محروم رکھے تو اس کے عذر کو قبول کرو ۔

۴۹ - اہلِ ملت کا حق یہ ہے ۔
تو اُن کے لئے سلامتی کا متمنی رہ ۔ غلطی کرنے والے کے ساتھ بھی نرمی و شفقت کا سلوک کر ۔ اور احسان کرنے والے کا شکریہ ادا کر ۔ جو چیز تجھے اپنے لئے پسند ہو ۔ ان کے لئے بھی وہی چیز پسند کر ۔ اور جو چیز تجھے پسند نہ ہو ، ان کے لئے پسند نہ کر ۔
اہلِ ملت کے بزرگوں کو اپنے باپ کی جگہ سمجھ ۔ جوانوں کو اپنا بھائی تصور کر ۔ بوڑھی عورتوں کو اپنی ماں کے برابر سمجھ ۔ اور چھوٹوں کو اپنی اولاد کے برابر سمجھ ۔

۵۰:- اہل ذمہ کا تیرے اُوپر حق یہ ہے - جو اللہ نے اُن سے قبول کیا ہے - تو بھی اُن سے وہی کچھ قبول کر۔ اور جب تک وہ اللہ کے عہد کو نبھاتے رہیں۔ ان پر کسی قسم کا ظلم نہ کر۔

---

# ستر اور اُس سے اُوپر کا باب

---

آدابِ نساء کے تہتّر خصائل :-

عورتوں اور مردوں کے احکام کا فرق جابر بن یزید جعفی نے کہا، میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سُنا۔

۱- عورتوں پر آذان نہیں ۲- اِقامت نہیں، جُمعہ کی شرکت نہیں، جماعت نہیں، مریض کی عیادت نہیں۔ جنازے کی مشایعت نہیں، باآواز بلند تلبیہ نہیں، صفاد مَروَہ کے درمیان تیز چلنا نہیں۔ حجرِ اَسْوَد کا بوسہ نہیں۔ اور اسے ہاتھ لگانا نہیں، کعبہ میں داخل ہونا نہیں ہے۔ حج میں انہیں سر منڈوانا نہیں ہوگا۔ بلکہ تھوڑے سے بال کٹوانے ہوں گے۔ عورت کو قاضی نہیں بنایا جائے گا۔ عورت کو حاکم نہیں بنایا جائے گا۔ عورت کو مشیر نہ بنایا جائے۔ بغیر مجبوری کے عورت جانور ذبح نہ کرے۔

وضو کرتے وقت پہلے بازو کا اندرونی حصّہ دھوئے اور مرد پہلے بیرونی حصّہ دھوئے۔ مردوں کی طرح مسح نہ کرے۔ بلکہ نماز فجر و مغرب کے وقت وہ دوپٹہ کو ہٹا کر مسح کرے۔ اور باقی نمازوں کے وقت دوپٹہ کے اندر اپنی انگلی داخل کر کے مسح کرے۔ جب نماز پڑھے۔ تو اپنے دونوں پاؤں ملا کر کھڑی ہو۔ اپنے ہاتھوں کو اپنے سینہ پر رکھے۔ رکوع کے وقت اپنے ہاتھ رانوں پہ رکھے۔ سجدہ سے پہلے بیٹھ جائے پھر سجدہ کرے۔ اور سجدہ کرتے وقت زمین سے چسپاں ہو کر سجدہ کرے۔ جب سجدہ سے سر اٹھائے تو بیٹھ جائے۔ بعد ازاں کھڑی ہو۔ جب تشہد کے لئے بیٹھے اپنے زانو بلند کر کے اور رانیں ملا کر بیٹھے۔ جب تسبیح پڑھے

تو انگلیوں کے پوروں پر تسبیح پڑھے ۔ کیونکہ انگلیاں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گی ۔ اور جب کسی عورت کو اللہ سے کوئی حاجت درپیش ہو ۔ تو رات کے وقت اپنے کوٹھے کی چھت پر چلی جائے اور دو رکعت نماز پڑھے اور اپنے سر سے دوپٹہ اتار کر آسمان کی طرف رُخ کر کے دعا مانگے ۔ اللہ اس کی دعا قبول فرمائے گا ۔ اور اُسے ناکام نہیں لوٹائے گا ۔

سفر میں عورت جمعہ کا غسل نہ کرے ۔ لیکن حَضَر میں غسلِ جمعہ ترک نہیں کرنا چاہیئے ۔ حُدود کے اندر عورتوں کی گواہی جائز نہیں ہے ۔ طلاق ، رُوئیتِ ہلال میں ان کی گواہی قابل قبول نہیں ہے ۔ اور جو چیزیں عورتوں سے مخصوص ہیں ۔ اور مرد کو دیکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ ایسے امور میں عورت کی گواہی تسلیم کی جائے گی ۔

عورتوں کو راستے کے درمیان میں نہیں چلنا چاہیئے ۔ انہیں راستے کے اطراف میں چلنا چاہیے ۔ انہیں بالاخانوں میں نہیں رہنا چاہیئے ۔

عورتوں کو لکھائی کی تعلیم نہیں دینا چاہیئے۔ ان کے لئے بہتر یہ ہے ۔ کہ انہیں سوت کاتنے کی تعلیم دی جائے اور انہیں سورت نور بکثرت پڑھنی چاہیئے ۔

سورت یوسف کی تعلیم عورتوں کے لئے مکرُوہ ہے ۔ اگر عورت مرتد ہو جائے ۔ تو اُس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے ۔ اگر توبہ کر لے تو بہتر ورنہ اُسے ہمیشہ کے لئے قید خانہ میں ڈال دیا جائے ۔ اسے اِرتِداد کی سزا میں داخل کر کے قتل نہ کیا جائے ۔ جیسے مُرتَد مرد کو قتل کیا جاتا ہے ۔ زندان میں اُس سے سخت کام لئے جائیں ۔ اُسے صرف جان بچانے کی حد تک روٹی پانی دیا جائے ۔ اور اُسے پہننے کے لئے موٹے اور کھُردرے کپڑے زندان میں دیئے جائیں ۔ اور نماز روزے کے چھوڑنے کی وجہ سے اُسے مارا جائے ۔

عورتوں پر جزیہ نہیں ہے ۔ جب زچگی کا وقت ہو تو متعلقہ دایہ کے علاوہ باقی تمام عورتوں کو گھر سے نکال دیا جائے ۔

حیض والی عورت اور جس کے ذمہ غسلِ جنابت ہے ۔ مرنے والے کے کنارے انہیں نہیں آنا چاہیئے کیونکہ اُس سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے ۔

جُنُب اور حائض عورت کو چاہیئے کہ وہ میّت کو قبر میں نہ اتاریں ۔ جب عورت کسی جگہ

سے کھڑی ہو۔ تو اس جگہ مرد کو اتنی دیر تک نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ جب تک وہ جگہ ٹھنڈی نہ ہو جائے۔ شوہر داری ہی عورت کا بہترین جہاد ہے۔ اور عورت پر سب سے زیادہ حق اس کے خاوند کا ہے۔ اور اس پر نماز جنازہ پڑھنے کا زیادہ حقدار اس کا خاوند ہی ہے۔ مسلم عورت کو چاہیئے۔ کہ یہودی نصرانی عورتوں کے سامنے اپنے اعضا کو ظاہر نہ کرے۔ کیونکہ وہ اپنے شوہروں کے پاس جاکر اس کی ہیئت بیان کریں گی۔

جب گھر سے نکل رہی ہو تو اسے خوشبو نہیں لگانی چاہیئے۔ اور اسے مردوں کی مشابہت نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ عورتوں کو چاہیئے کہ وہ کچھ نہ کچھ زیور ضرور پہنیں۔

عورت کے ناخن سفید نظر نہیں آنے چاہئیں۔ بلکہ ان پر مہندی لگی ہونی چاہیئے۔ حیض کی حالت میں عورت اپنے ہاتھوں پر مہندی نہ لگائے۔ اس حالت میں اس کے پاگل ہونے کا خطرہ ہے۔ جب عورت نماز میں ہو اور اُسے کسی قسم کی حاجت درپیش ہو۔ تو وہ اپنے ہاتھوں سے تالی بجائے۔

اور اگر مرد کو کبھی کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ اپنے سر سے اشارہ کرے یا اپنے ہاتھ سے اشارہ کرے۔ یا بلند آواز سے سبحان اللہ کہے۔

عورت کے لئے بغیر اوڑھنی کے نماز ناجائز ہے۔ مگر کنیز کے لئے سر ننگے نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔ عورت کے لئے نماز اور احرام کے علاوہ دیباج دریشم جائز ہے۔ اور مردوں کو جنگ کے سوا ریشم پہننا ناجائز ہے۔

عورت کے لئے سونا حلال ہے اور سونے کے زیور اور انگوٹھی پہن کر نماز پڑھ سکتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو فرمایا تھا۔ یا علیؑ! سونے کی انگوٹھی نہ پہنو کیونکہ وہ تمہاری جنت کی زینت ہے۔ ریشم نہ پہنو کیونکہ وہ تمہارا جنتی لباس ہے۔ عورت اپنے مال سے کسی غلام کو آزاد نہیں کر سکتی۔

اور اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو خیرات نہیں دے سکتی۔ شوہر کی اجازت

بغیر سنتی روزہ نہیں رکھ سکتی ۔ غیر محرم سے ہاتھ نہیں ملا سکتی ۔ مگر یہ کہ اس کے ہاتھ پر کپڑا ہو اور ہاتھ پر کپڑا لپیٹے بغیر بیعت نہیں کر سکتی ۔ اور اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر سنتی حج نہیں کر سکتی ۔

عورت کے لئے حمام میں داخل ہونا حرام ہے ۔ گھڑ سواری سوائے ضرورت اور سفر کے عورت نہیں کر سکتی ۔ عورت کی میراث مرد کی بہ نسبت آدھی ہے ۔ عورت کا خون بہا مرد کے خون بہا سے آدھا ہے ۔ زخموں کی دیت جب تک خون بہا کی تنہائی تک ہو ما اس وقت تک مرد و عورت دونوں برابر ہیں ۔ لیکن جب تہائی دیت سے بڑھ جائے ۔ تو مرد کی دیت بڑھ جاتی ہے اور عورت کے زخموں کی دیت کم ہو جاتی ہے ۔

جب عورت مرد کے ساتھ ایک کمرے میں نماز پڑھ رہی ہو تو اسے چاہیئے کہ مرد کے پہلو میں نماز نہ پڑھے ۔ بلکہ اس کے پیچھے کھڑی ہو کر نماز ادا کرے ۔ جب عورت مر جائے تو جنازہ پڑھانے والے کو اس کے سینہ کے سامنے کھڑا ہو کر جنازہ پڑھانا چاہیئے ۔ اور مرد کا جنازہ اس کی کمر کے سامنے کھڑا ہو کر پڑھانا چاہیئے ۔ اور جب عورت کو قبر میں داخل کیا جائے ۔ تو اس کا شوہر اس کی لاش کو کمر کے مقام سے پکڑ کر لحد میں لٹائے ۔ عورت کے لئے خاوند کی رضا مندی سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک اور کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہے کیونکہ جب حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی وفات ہوئی ۔ تو حضرت علی علیہ السلام نے انہیں دفن کرنے کے بعد کھڑے ہو کر کہا ۔ بارالہا ۔ ! میں تیرے نبیؐ کی بیٹی سے راضی ہوں ۔ بارالہا ۔ ! میں تیرے نبیؐ کی بیٹی سے راضی ہوں ۔ اللہ ۔ ! فاطمہؑ تنہائی کے گھر میں آئی ہے ۔ تو اس کی تنہائی کو دور فرما ۔ اللہ ۔ ! فاطمہؑ اپنے کنبہ سے جدا ہوئی ہے ۔ اسے اس کے بابا سے ملا دے ۔

اللہ ۔ ! فاطمہؑ پہ ظلم ہوئے ہیں ۔ تو اس کا فیصلہ فرما ۔ اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے ۔

★

# چارسو کا باب

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو ایک مجلس میں ان چارسو باتوں کی تلقین کی جن کے ذریعے سے مسلم کا دین درست رہ سکتا ہے۔

۱ :- فصد سے بدن صحیح رہتا ہے اور عقل مضبوط ہوتی ہے۔

۲ :- لبوں پہ خوشبو لگانا نبیؐ کی سنّت اور کاتبین کے لئے کرامت ہے۔

۳ :- مسواک اللہ کی رضا کا ذریعہ ہے، نبیؐ کی سنت ہے۔ منہ کو پاک کرتا ہے۔

۴ :- تیل لگانے سے جلد نرم ہوتی ہے۔ دماغ میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور مسام کھل جاتے ہیں خشکی دور ہوتی ہے۔ رنگ چمکدار ہوتا ہے۔

۵ :- سر کے دھونے سے میل کچیل اور بلغم دور ہوتا ہے۔

۶ :- کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنّت ہے اور منہ اور ناک کی صفائی کا ذریعہ ہے۔

۷ :- ناک میں دوا ڈالنے سے سر کو صحت ملتی ہے۔ بدن اور سر کے دوسرے اوجاع (دردوں) سے نجات ملتی ہے۔

۸ :- نورہ[1] صفائی اور ذہنی سرور کا سبب ہے۔

۹ :- اچھا جوتا پہننا بدن کی حفاظت کا باعث ہے اور انسان کی طہارت و نماز کے لئے مددگار ہے۔

۱۰ :- ناخن تراشنے سے بہت بڑی بیماری کو روکا جا سکتا ہے اور اس سے رزق کی فراوانی نصیب ہوتی ہے۔

---

[1] :- ایک قسم کا بال صفا پاؤڈر

۱۱ :- زیر بغل بال منڈوانے سے بدبو دُور ہوتی ہے یہ صفائی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنّت ہے ۔

۱۲ :- طعام سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے ۔ اور کپڑوں کی کثافت کو روکا جاسکتا ہے ۔ اور نگاہ تیز ہوتی ہے ۔

۱۳ :- نمازِ شب ۔ بدن کو تندرستی بخشتی ہے ۔ اللہ کی رضا و رحمت کا سبب ہے ۔ اور انبیاءؑ کے اخلاق کی پیروی ہے ۔

۱۴ :- سیب کھانے سے معدہ کی صفائی ہوتی ہے ۔

۱۵ :- کندر چبانے سے داڑھیں مضبوط ہوتی ہیں ۔ بلغم دور ہوتا ہے ۔ منہ کی بدبُو ختم ہو جاتی ہے ۔

۱۶ :- طلوعِ فجر سے سُورج کے اُبھرنے تک مسجد میں بیٹھنا طلبِ رزق کے لئے پھرنے سے زیادہ مفید ہے ۔

۱۷ :- بہی کھانے سے کمزور دل کو طاقت ملتی ہے ۔ معدہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے دل کی قوّت میں اضافہ ہوتا ہے اور بچے خوبصورت ہو جاتے ہیں ۔ اور چہروں کو خوبصورت بناتی ہے ۔

۱۸ :- اکیس دانے سرخ رنگ کی اور اکھ کے ناشتہ پر کھانے سے تمام امراض دُور ہوتی ہیں ۔ سوائے مرضِ موت کے ۔

۱۹ :- مسلمان کو چاہیئے ۔ کہ ماہِ رمضان کی پہلی شب بیوی سے مقاربت کرے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔

اُحِلَّ لَکُمۡ لَیۡلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمۡ ؕ

روزوں کی شب میں تمہارے لئے بیویوں سے (رفث) کو حلال کیا گیا ہے (اور رفث سے مراد ۔ جماع ہے)

۲۰ :- چاندی کی انگوٹھی کے بغیر کسی طرح کی انگوٹھی نہ پہنو ۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمان ہے ۔ وہ ہاتھ پاک نہیں ہوگا جس میں لوہے کی انگوٹھی

ہو گی ۔

۲۱ :- جس شخص نے ایسی انگوٹھی پہنی ہوئی ہو۔ جس پر اللہ کا نام کندہ ہو۔ تو استنجا کے وقت اسے اپنے ہاتھ سے اتار لے۔

۲۲ :- جب تم آئینہ دیکھو تو یہ دعا پڑھو :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَاَحْسَنَ خَلْقِیْ وَ صَوَّرَنِیْ فَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَ زَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ وَ اَکْرَمَنِیْ بِالْاِسْلَامِ ۝

۲۳ :- جب کوئی مسلمان بھائی تمہیں ملنے آ رہا ہو۔ تو اس کے لئے زیب و زینت کرو۔ جس طرح سے یہ چاہتے ہو۔ کہ آنے والا مسافر تمہیں اچھی ہیئت میں دیکھے۔

۲۴ :- ہر ماہ میں تین روزے رکھنے چاہیئں۔ بدھ کے دن کے روزے اور ماہ شعبان کے روزے رکھنے سے دل کا وسوسہ اور سینے کا غصہ دور ہوتا ہے۔

۲۵ :- ٹھنڈے پانی سے استنجا کرنے سے بواسیر کا خاتمہ ہوتا ہے۔

۲۶ :- کپڑے دھونے سے پریشانی و حزن ختم ہوتا ہے اور نماز کے لئے کپڑوں کا پاک ہونا بھی ضروری ہے۔

۲۷ :- سر اور داڑھی کے سفید بالوں کو نہ نکالو۔ کیونکہ یہ مسلم کا نور ہے۔

۲۸ :- جو شخص اسلام کے احکام پر کاربند رہتے ہوئے بڑھاپے کو پہنچا تو اسے قیامت میں نور ملے گا۔

۲۹ :- حالتِ جنابت میں مسلمان کو نہیں سونا چاہیئے۔

۳۰ :- مسلم کو ہمیشہ باوضو ہو کر سونا چاہیئے۔ اگر پانی نہ ملے یا پانی استعمال نہ کرنا چاہے۔ تو تیمم کر کے سو جائے۔ کیونکہ نیند میں مومن کی روح اللہ کے حضور پیش ہوتی ہے اگر اس وقت وہ مقررہ وقت پر پہنچ گیا ہے۔ تو اللہ اس کو اپنے خزانۂ رحمت میں ٹھہرا لیتا ہے ورنہ اپنے امین ملائکہ کے ساتھ اسے واپس بدن کی طرف روانہ کر دیتا ہے

۳۱ :- قبلہ کی طرف مومن کو تھوکنا نہیں چاہیئے ۔ اگر بھول کر ایسا کر بیٹھے تو اللہ سے استغفار کرے

۳۲ :- اپنے سجدے کے مقام پر پھونک نہ مارے ۔

۳۳ :- اپنے کھانے اور پینے کی اشیاء کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرے ۔

۳۴ :- جادو کے تعویذ لکھ کر پھونکیں نہ مارتا پھرے ۔

۳۵ :- راستے کے درمیان نہ سوئے ۔

۳۶ :- جب ہوا چل رہی ہو تو چھت پر پیشاب نہ کرے ۔

۳۷ :- بہتے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے ورنہ اُسے اگر کچھ ہو جائے تو اپنے آپ کو ہی ملامت کرے ۔ کیونکہ کچھ مخلوق پانی میں رہتی ہے اور کچھ مخلوق ہوا میں رہتی ہے ۔

۳۸ :- منہ کے بل نہ سوئیے ۔ اگر کوئی شخص اوندھے منہ لیٹا ہُوا ہو تو اسے بیدار کردو ۔

۳۹ :- جب تم نماز کے لئے اُٹھو تو سُست ہو کر اور جمائیاں لیتے ہوئے نہ اٹھو ۔

۴۰ :- نماز میں اپنے خیالات میں غلطاں نہ ہو جاؤ ۔ کیونکہ اللہ صرف وہی نماز قبول کرتا ہے ۔ جو خلوصِ دل سے پڑھی جائے ۔

۴۱ :- دسترخوان کے گرے ہوئے ٹکڑے شفا کے حصول کے لئے کھاؤ ۔ اس کے ذریعہ اللہ تمہیں صحت دے گا ۔

۴۲ :- جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لو تو اللہ کہتا ہے ۔ تمہیں برکت نصیب ہو ۔

۴۳ :- سوتی کپڑے پہنو کیونکہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہمیشہ سوتی کپڑے زیب تن فرمایا کرتے تھے ۔ ہاں اگر کبھی اُونی کپڑا استعمال بھی فرمایا تو بیماری کی حالت میں استعمال کیا ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فرمایا کرتے تھے ۔ اللہ خود خوبصورت ہے ۔ اور خوبصورتی سے محبت کرتا ہے اور یہ چاہتا ہے ۔ بندے پر نعمت کے آثار نظر آنے چاہیئں ۔

۴۴ :- صلہ رحمی کرو ۔ اگرچہ سلام کرنے کے ذریعہ سے ہی ہو ۔

۴۵ :- اپنے دن کو اِدھر اُدھر کی ہانکتے ہوئے نہ گزارو ۔ کیونکہ کراماً کاتبین تمہاری ہر بات

رکھ رہے ہیں۔

۴۶ :۔ ہر مقام پر اللہ کو یاد کرو۔ کیونکہ وہ تمہارے ساتھ ہے۔

۴۷ :۔ سرکار محمدؐ و آلِ محمدؑ پر درود بھیجو کیونکہ اللہ تمہاری دعائیں اس وقت قبول کرے گا جب تم انہیں یاد کرو گے۔ اُن پر درود بھیجو گے۔ اور ان کے حقوق کا لحاظ کرو گے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ۔

۴۸ :۔ گرم کھانا جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے اس وقت تک نہ کھاؤ۔
کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پاس جب گرم کھانا لایا جاتا۔ تو فرماتے اسے رکھ دو تاکہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اور اس کا کھانا ممکن ہو سکے۔ اللہ ہمیں آگ نہیں کھلائے گا۔ ٹھنڈے کھانے میں برکت ہے۔

۴۹ :۔ ہوا کے مقابل پیشاب نہ کرو۔ ورنہ اس کے قطرات تمہارے اوپر آئیں گے۔

۵۰ :۔ اپنے بچوں کو اس چیز کی تعلیم دو جو انہیں فائدہ پہنچائے۔ خبردار تمہارے بچوں پر مرجئہ[۱] قابو نہ پالیں۔

۵۱ :۔ اپنی زبان کو روکو۔ ۵۲ :۔ لوگوں پر سلام کر کے فوائد حاصل کرو۔

۵۳ :۔ جو تمہارے پاس امانت رکھے وہ امانت اس کے پاس لوٹاؤ۔ اگرچہ امانت انبیاءؑ کی اولاد کی قاتل کی بھی کیوں نہ ہو۔

۵۴ :۔ جب بازاروں میں جاؤ۔ اور جب لوگوں سے مشغول ہو جاؤ۔ تو اس وقت زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کرو۔ تم غافلین میں نہیں لکھے جاؤ گے۔

۵۵ :۔ ماہ رمضان میں بلا ضرورت سفر نہ کرو۔

۵۶ :۔ نشہ آور چیز کے پینے اور موزوں پر مسح کرنے میں تقیہ کی اجازت نہیں ہے۔

۵۷ :۔ ہمارے متعلق غلو نہ کرو۔ اور کہو کہ ہم اس کے مربوب بندے ہیں اور اس کے علاوہ ہماری فضیلت میں جو جی چاہے کہو۔

---

[۱] مُرجئہ ایک فرقہ کا نام ہے جن کا یہ نظریہ ہے کہ مسلمان جتنے بھی گناہ کرتا ہے۔ اس کے اسلام اور ایمان میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

۵۸ :- جو ہم سے محبت کرتا ہے اُسے ہماری سنّت پر عمل پیرا ہونا چاہیئے ۔ اور تقویٰ کی مدد حاصل کرے ۔ کیونکہ دنیا و آخرت کے امور کے لئے تقویٰ بہترین مددگار ہے

۵۹ :- ہمارا شکوہ کرنے والوں کے ساتھ مت بیٹھو ۔ اور ہمارے دشمنوں کے پاس کھلّم کھلا ہماری مدح نہ کرو ۔ ورنہ ظالم بادشاہوں کے معتوب بن جاؤ گے ۔

۶۰ :- سچائی اختیار کرو ۔ کیونکہ سچائی نجات کا ذریعہ ہے ۔

۶۱ :- اپنا اجر اللہ سے طلب کرو ۔ ۶۲ :- اطاعتِ الٰہی کی تلاش کرو ۔

۶۳ :- اطاعت الٰہی پر استقامت اختیار کرو ۔

۶۴ :- مومن کے لئے یہ بات کتنی ہی بُری ہے کہ ہتکِ ستر کے بعد جنّت میں داخل ہو ۔

۶۵ :- ہمیں اپنے اعمال کی بخشش کے لئے شفاعت کی تکلیف نہ دو ۔

۶۶ :- قیامت کے دن ہمارے دشمنوں کے سامنے رسوا نہ ہونا ۔ اور حقیر دنیا کے عوض اپنی منزلت کو خود تباہ نہ کرو ۔

۶۷ :- اللہ کے فرائض سے تمسّک رکھو ۔ اور اپنی محبوب منزل اور پسندیدہ خواہش کے درمیان حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بشارت کے منتظر رہو ۔ کہ آپ فرمائیں کہ آخرت اچھی اور دیرپا ہے ۔ اور اللہ اپنے بندے کو بشارت دے ۔ جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو اور وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرے ۔

۶۸ :- اپنے کمزور بھائیوں کو حقیر نہ جانو ۔ کیونکہ جو شخص اپنے کسی مومن بھائی کو حقیر سمجھے گا ۔ تو اللہ ان دونوں کو جنّت میں جمع نہیں کرے گا ۔ جب تک کہ وہ توبہ نہ کرلے ۔

۶۹ :- اپنے مومن بھائی کو حاجت طلب کرنے کے لئے اپنے پاس آنے پر مجبور نہ کرو ۔ ایک دوسرے کا بوجھ ہلکا کرو ۔ ایک دوسرے پر شفقت کرو ۔ اور ایک دوسرے کے لئے خرچ کرو ۔ منافق کی طرح مت بنو جو صرف زبانی باتیں ہی کرتا رہتا ہے ۔ اور عمل کی توفیق نہیں ہوتی ۔

۷۰ :- شادی کرو ۔ کیونکہ شادی کرنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنّت ہے ۔ اور آپ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے ۔ جو شخص میری سنّت کی پیروی کرنا چاہتا ہے ۔ اسے

شادی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ شادی کرنا میری سنّت میں شامل ہے۔

۷۱ :- اولاد طلب کرو۔ کیونکہ حضور اکرمؐ تمہارے ذریعے دیگر امتوں سے کثرت کے طالب ہیں۔ اور اپنی اولاد کو زانیہ عورت اور احمق عورت کے دودھ سے بچاؤ۔ اس لئے کہ دودھ کا انسانی طبیعت میں اثر ہوتا ہے۔

۷۲ :- ایسا پرندہ کھانے سے پرہیز کرو۔ جس کے سنگ دانہ نہ ہو، اس کے پاؤں میں کانٹا سا نہ ہو۔ اور جس کے پوٹا نہ ہو۔

۷۳ :- نیش دار درندوں کے گوشت سے بچو اور چنگال رکھنے والے شکاری پرندے کے گوشت سے پرہیز کرو۔

۷۴ :- تلّی نہ کھاؤ کیونکہ اس سے فاسد خون پیدا ہوتا ہے۔

۷۵ :- سیاہ لباس نہ پہنو۔ یہ فرعون کا لباس ہے[ل]

۷۶ :- گوشت کی غدود سے بچو کیونکہ یہ جذام کی رگ کو متحرک کر دیتے ہیں۔

۷۷ :- دین میں قیاس نہ کرو۔ کیونکہ دین کے مسائل قیاس سے حل نہیں کئے جا سکتے۔ کچھ اقوام ایسی پیدا ہوں گی جو قیاس سے کام لیں گے۔ وہ دین کے دشمن ہوں گے۔ اور سب سے پہلے جس نے قیاس کیا وہ ابلیس تھا۔

۷۸ :- زبان کی شکل والا جوتا نہ پہنو، یہ فرعون کا جوتا ہے۔

۷۹ :- نشہ بازوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

۸۰ :- کھجوریں کھاؤ ان میں بہت سی بیماریوں کی شفا ہے۔

۸۱ :- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان پر عمل کرو۔ جو شخص اپنے لئے سوال کا دروازہ کھولتا ہے۔ اللہ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

۸۲ :- زیادہ استغفار کر کے اپنے لئے رزق طلب کرو۔

۸۳ :- جتنا ہو سکے نیک کاموں کو آگے روانہ کرو۔ کل انہیں تم پالو گے۔

---

[ل] سوائے حضرت سید الشہداء کی عزاداری کے یہ لباس ممنوع ہے۔

۸۴ :- جھگڑنے سے پرہیز کرو ۔ اس سے شکوک و شبہات جنم لیتے ہیں ۔

۸۵ :- جس کسی نے اللہ سے کسی حاجت کو طلب کرنا ہو ۔ تو وہ ان ساعات میں اپنی حاجات طلب کرے ۔ بروز جمعہ ایک مخصوص ساعت ۔ سورج کے ڈھلنے کی ساعت ، ہوا چلنے کی ساعت اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ۔ اور رحمت نازل ہو رہی ہوتی ہے اور پرندے چہچہا رہے ہوتے ہیں اور طلوع فجر کی ساعت میں اپنی حاجات طلب کرو ۔ کیونکہ اس وقت دو فرشتے آواز دیتے ہیں ۔ کوئی ہے جو توبہ کرے ۔ اور اس کی توبہ قبول کی جائے ۔ اس وقت کوئی مانگنے والا ہے ۔ جو مانگے اسے عطا کیا جائے ۔

اِس وقت کوئی گناہوں کی معافی مانگنے والا ہے ۔ تو اسے معاف کیا جائے اس وقت کوئی حاجت طلب کرنے والا ہے جس کی مراد بر لائی جائے ۔ لہذا اس وقت دعوت دینے والے کو جواب دو ۔

۸۶ :- طلوعِ فجر اور طلوعِ شمس کے درمیانی وقت میں رزق تلاش کرو ۔ کیونکہ یہی تو وہ ساعت ہے جس میں اللہ اپنے بندوں میں رزق تقسیم کرتا ہے ۔

۸۷ :- اللہ سے کشائش کے منتظر رہو ۔ اور اس کی رحمت سے ناامید نہ ہونا ۔ کیونکہ بندہ مومن کا بہترین عمل کشائش کا انتظار کرنا ہے ۔

۸۸ :- نمازِ فجر کی دو رکعت کے درمیان اللہ پہ توکّل کرو ۔ جب تم اسے پڑھ لو گے ۔ تو اس وقت تمہیں پسندیدہ چیزیں عطا کی جائیں گی ۔

۸۹ :- حرم میں تلوار لے کر کبھی داخل نہ ہونا ۔

۹۰ :- اپنے سامنے تلوار رکھ کر نماز نہ پڑھو کیونکہ قبلہ امن کی علامت ہے ۔

۹۱ :- حج کی تکمیل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے کرو ۔ کیونکہ زیارت نہ کرنا حضور کے حق میں ظلم ہے ۔ اور تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے ۔

۹۲ :- جن مزارات کا حق اللہ نے تمہارے ذمے فرض کیا ہے ، ان کی زیارت کو جاؤ ۔ اور مزارات پر کھڑے ہو کر اللہ سے رزق طلب کرو ۔

۹۳ :- چھوٹے گناہوں کو معمولی نہ سمجھو۔ کیونکہ یہی چھوٹے اکٹھے ہو کر بڑے بن جاتے ہیں۔

۹۴ :- لمبے سجدے کرو کیونکہ یہ بات ابلیس پر اس لئے بڑی گراں گذرتی ہے۔ کہ اسے سجدہ کا حکم ملا تھا۔ تو اس نے نافرمانی کی تھی۔ اور بندہ کو سجدہ کا حکم ملا ہے تو اس نے سجدہ کیا ہے اور نجات کا حق دار بنا ہے۔

۹۵ :- موت کو، قبر سے محشور ہونے اور خدا کے حضور پیش ہونے کو ہمیشہ یاد رکھو۔ اس ذریعہ سے تم پر مصیبتیں آسان ہو جائیں گی۔

۹۶ :- جب کبھی تمہیں آنکھوں کی شکایت ہو تو شفا کے حصول کی نیت سے آیۃ الکرسی پڑھو۔ اللہ نے چاہا تو آنکھوں کی تکلیف دور ہو جائے گی۔

۹۷ :- گناہوں سے بچو۔ کیونکہ انسان پر جتنی تکالیف و مصائب وارد ہوتے ہیں۔ وہ گناہوں کے سبب سے ہی وارد ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ ۝
تمہیں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے۔ وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی ہے۔

۹۸ :- کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لو۔ کیونکہ اللہ کی نعمت کھا رہے ہو۔ اس کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو۔ اور آخر میں اللہ کی حمد و شکر بجا لاؤ۔

۹۹ :- نعمت کے جدا ہونے سے پہلے اس سے حسنِ سلوک رکھو۔ کیونکہ نعمات چلی جاتی ہیں۔ اور صاحبِ نعمت کے لئے باعث گواہی بنتی ہیں۔

۱۰۰ :- جو اللہ کے تھوڑے سے رزق پر راضی ہو گا۔ اللہ بھی اس کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہو گا۔ کوتاہی سے بچو۔ کیونکہ کوتاہی اس حسرت کا موجب ہے جس دن حسرت فائدہ نہیں دے گی۔

۱۰۱ :- جب میدانِ جنگ میں دشمن کا سامنا ہو تو کم سے کم بولو۔

۱۰۲ :- اللہ کے اس فرمان فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْاَدْبَارَ (ان کو پشت نہ دکھاؤ) کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ اگر میدان میں اپنے کسی بھائی کو زخمی پاؤ۔ یا اسے بزدل

ہوتے ہوئے دیکھو۔ یا تمہارا دشمن اس کے لئے طمع کر رہا ہو۔ تو اس حالت میں بھائی کو تقویت پہنچاؤ۔

۱۰۳:- جتنا ممکن ہو۔ لوگوں سے نیکی کرو۔ کیونکہ نیکی بُری موت سے بچاتی ہے۔

۱۰۴:- جو شخص یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اللہ کے نزدیک اس کی قدر و منزلت کیا ہے۔ تو اسے دیکھنا چاہیئے۔ کہ گناہ کے ارتکاب کے وقت اللہ کی قدر و منزلت اس کے دل میں کیا ہے۔ جو اس کے دل میں اللہ کی قدر و منزلت ہوگی۔ اُتنی ہی اس کی اللہ کے نزدیک قدر و منزلت ہوگی۔

۱۰۵:- کوئی شخص اپنے اہل و عیال کے لئے بکری سے زیادہ بابرکت جانور نہیں پال سکتا۔ جس کے گھر ایک بکری ہو تو فرشتے ہر دن میں اُس کے لئے برکت کی دُعا کریں گے۔ اگر کسی کے پاس دو بکریاں ہوں گی تو دو فرشتے اس کے لئے دو مرتبہ دُعا کرینگے۔ اور جس کے پاس تین بکریاں ہوں تو فرشتے تین مرتبہ اس کے لئے برکت کی دُعا کرینگے۔

۱۰۶:- جب مسلمان کمزور ہو جائے۔ تو اُسے چاہیئے۔ کہ گوشت اور دودھ کا زیادہ استعمال کرے۔ کیونکہ اللہ نے ان میں قوّت رکھی ہے۔

۱۰۷:- جب تم حج کا ارادہ کرو۔ تو راستہ کے لئے زادِ خرید لو تاکہ وہ سفر میں تمہارے کام آسکے۔ اور اللہ کے اس فرمان پر عمل ہو جائے۔

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً ۝

اگر وہ نکلنے کا ارادہ رکھتے ہوتے تو اس کے لئے کچھ تیاری تو کرتے۔

۱۰۸:- جب دھُوپ میں بیٹھو۔ تو سورج کی طرف پشت کر کے بیٹھو۔ کیونکہ اس سے مخفی بیماری دُور ہوتی ہے۔

۱۰۹:- جب تم حج بیت اللہ کرنے جاؤ۔ تو زیادہ سے زیادہ اپنی نگاہ کو بیت اللہ پر مرکوز رکھو۔ کیونکہ اس مقدّس گھر کے پاس اللہ کی ایک سو بیس رحمتیں ہیں۔ ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے ہیں۔ اور چالیس رحمتیں وہاں نماز پڑھنے والوں کے لئے ہیں۔ اور بیس رحمتیں بیت اللہ کو دیکھنے والوں کے لئے ہیں۔

ملتزم[1] کے پاس جاکر تم نے جو گناہ کیٔے ہیں ان میں سے جو گناہ تمہیں یاد ہوں ان کا اقرار کر کے معافی مانگو۔ اور آخر میں کہو بارِ الہا! جو گناہ ہمیں یاد تھے ہم نے ان کا اقرار کیا ہے اور جو بھول گئے ہیں انہیں بھی تسلیم کرتے ہوئے تجھ سے معافی کے طالب ہیں اللہ کریم اس شخص کے تمام گناہ معاف کر دے گا۔

۱۱۰ :- بلا سے پہلے دُعا تیار رکھو۔

۱۱۱ :- پانچ اوقات میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ۱۔ بارش کے وقت
۲۔ جہاد کے وقت ۳۔ اذان کے وقت ۴۔ تلاوتِ قرآن کے وقت
۵۔ زوال اور طلوعِ فجر کے وقت۔

۱۱۲ :- تم میں سے جو شخص میّت کو غسل دے تو میّت کو کفن پہنانے کے بعد خود نہائے۔

۱۱۳ :- کفن کو خوشبو نہ لگاؤ اور مُردوں کو بھی کافور کے علاوہ اور کوئی خوشبو نہ لگاؤ۔ کیونکہ مرنے والا احرام باندھنے والے کی طرح ہے۔

۱۱۴ :- کسی کے مرنے کے بعد اپنے اہل و عیال کو حکم دو کہ وہ مرنے والے کے لئے دُعا کریں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات کے بعد بنی ہاشم کی تمام مستورات حضورؐ کے فضائل گننے لگیں۔ یہ سُن کر حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا۔ اِس وقت فضائل نہ گنو۔ اِس وقت دُعا کرو۔

۱۱۵ :- مرنے والوں کی زیارت کو جاؤ۔ تمہارے جانے سے وہ خوش ہوتے ہیں۔ ہر شخص کو اپنے ماں باپ کی قبر پر جا کر ان کے لئے دعا مانگنے کے بعد اللہ سے اپنی حاجات طلب کرنی چاہئیں۔

۱۱۶ :- ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے آئینہ ہے۔ اگر تمہیں اپنے بھائی میں کوئی لغزش نظر آئے۔ تو اُس کے مخالف نہ بن جاؤ۔ اُسے نصیحت کرو۔ اور اس کی راہنمائی کرو۔ جھگڑا کرنے سے بچو۔ ورنہ تمہارے اندر اختلاف پیدا ہو جائیں گے۔

---

[1] رُکنِ یمانی کے قریب ایک مقام کا نام ہے۔

تمہیں سچ بولنا چاہیئے۔ اِس ذریعہ سے ایک دوسرے کے قریب ہو جاؤ گے۔ اور
تمہیں اجر ملے گا۔

۱۱۷ :- تم میں سے جو جانور پر سوار ہو کر سفر کرے۔ جب کسی جگہ قیام کرے۔ تو سب سے پہلے
جانور کو پانی پلائے۔ اور اسے چارہ ڈالے۔

۱۱۸ :- جانوروں کے چہرے پر چابک نہ مارو۔ کیونکہ یہ اپنے منہ سے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔

۱۱۹ :- تم میں سے جو شخص راستہ بھول جائے یا اسے سفر میں اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہو جائے
تو اسے چاہیئے۔ کہ بلند آواز سے یَا صَالِحُ اَدْرِکْنِیْ (اے صالح میری مدد
کر) کہے۔ کیونکہ اللہ نے قوم جنات میں ایک شخص صالح نامی پیدا کیا ہے۔ جو زمین
پر چلتا رہتا ہے۔ جب وہ تمہاری آواز سنتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے۔ اور بھولے
ہوئے کو راستہ دکھاتا ہے۔ اور اس کے جانور کو روک لیتا ہے۔

۱۲۰ :- جس شخص کو اپنے متعلق یا اپنی بکریوں کے متعلق شیر یا کسی اور درندے کا اندیشہ ہو
تو اُسے چاہیئے کہ اپنے اور اپنے ریوڑ کے اردگرد ایک لکیر کھینچ کر یہ دُعا پڑھے۔

(اے اللہ! دانیال اور کنوئیں کے رب اور ہر چیرنے والے شیر کے رب میری اور
میری بکریوں کی حفاظت فرما) اللہ کے فضل سے وہ شخص ہر درندے سے محفوظ رہے گا۔

۱۲۱ :- جس شخص کو بچھو کے کاٹنے کا خوف ہو۔ اسے یہ آیات پڑھنی چاہیئں۔
سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی
الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ٥
(جہانوں میں نوحؑ پر سلام ہو۔ ہم یقیناً نیکی کرنے والوں کو اسی طرح سے بدلہ دیتے
ہیں۔ بالتحقیق وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا)
انشاء اللہ! بچھو کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۱۲۲ :- جس شخص کو کشتی کے ڈوبنے کا اندیشہ ہو تو وہ یہ کلمات پڑھے۔ انشاء اللہ

کشتی محفوظ رہے گی۔ اور وہ ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ بِسْمِ اللّٰہِ الْمَلِکِ الْقَوِیِّ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○

۱۲۳:۔ اپنے بچوں کا عقیقہ ساتویں دن کرو۔ اور ان کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی غرباء پر تصدق کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے امام حسنؑ و امام حسینؑ کا ساتویں دن عقیقہ کیا تھا۔

۱۲۴:۔ جب تم سائل کو کچھ عطا کرو۔ تو اس سے اپنے لئے دعا ضرور منگواؤ۔ اس کی دعا اس کے حق میں قبول نہیں ہوتی۔ البتہ تمہارے حق میں ضرور قبول ہوتی ہے۔

۱۲۵:۔ جب صدقہ کسی سائل کو دیا جاتا ہے۔ سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے وہ صدقہ اللہ کے ہاتھ میں پہنچتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ ○

کیا تم نہیں جانتے کہ یقیناً اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور صدقات لیتا ہے۔

۱۲۶:۔ صدقہ رات کو دیا کرو۔ کیونکہ رات کا صدقہ اللہ کے غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

۱۲۷:۔ اپنے کلام کو اپنے اعمال میں شمار کرو۔

۱۲۸:۔ اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرو۔ کیونکہ خرچ کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند ہے۔ جسے نعم البدل کا یقین ہوتا ہے وہ خرچ کرتا ہے۔

۱۲۹:۔ اچھائی کے علاوہ کلام کم کرو۔

۱۳۰:۔ جسے کسی چیز کا یقین ہو اور پھر اس کے متعلق شک ہو جائے۔ تو اسے چاہیئے کہ اپنے یقین پر عمل کرے۔ کیونکہ شک یقین کو باطل نہیں کر سکتا۔

۱۳۱:- بُری گفتگو میں شریک نہ ہونا۔

۱۳۲:- ایسے دستر خوان پر مت بیٹھو۔ جہاں شراب پی جارہی ہو۔ کیا خبر اللہ کا عذاب کب نازل ہوتا ہے۔

۱۳۳:- جب دستر خوان پر کھانا کھانے بیٹھو تو غلاموں کی طرح سے بیٹھو۔ ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھ کر کھانا نہ کھاؤ۔ کیونکہ یہ طریقہ اللہ کو ناپسند ہے۔ اور اس طریقہ پر عمل کرنے والا شخص بھی اللہ کو ناپسند ہے۔

۱۳۴:- انبیاء کرام سَلامُ اللّٰہِ عَلَیْہِم رات کا کھانا نماز عشاء کے بعد تناول فرماتے تھے

۱۳۵:- رات کے کھانے کو نہ چھوڑو۔ کیونکہ شب کا کھانا چھوڑنے سے بدن میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔

۱۳۶:- بخار، موت کا سالار ہے اور بخار زمین میں اللہ کی قائم کردہ زندان ہے۔ جسے چاہتا ہے اس زندان میں قید کر دیتا ہے اور بخار سے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں۔ جیسے اونٹ کی کوہان سے اُون جھڑتی ہے۔

۱۳۷:- ہر بیماری اندر سے پیدا ہوتی ہے۔ سوائے زخم اور بخار کے کیونکہ یہ دونوں چیزیں باہر سے وارد ہوتی ہیں۔

۱۳۸:- بخار کی گرمی کو بنفشہ اور ٹھنڈے پانی سے توڑ دو۔ بخار کی گرمی دوزخ کی آتش کی وجہ سے ہے۔

۱۳۹:- مسلمان کو اس وقت تک علاج نہیں کرانا چاہیئے جب تک اس کی بیماری اس کی طبیعت پر غلبہ حاصل نہ کرلے۔

۱۴۰:- دُعا حتمی قضا کو ہٹا دیتی ہے۔ لہذا دُعا کو اپنا ہتھیار قرار دو۔

۱۴۱:- طہارت کے بعد وضو کرنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔

۱۴۲:- سستی اور کاہلی سے بچو۔ کیونکہ کاہل شخص اللہ کا حق ادا نہیں کرے گا۔

۱۴۳:- جب بدبودار ہوا خارج ہو تو اس کے بعد استنجا کرو۔

۱۴۴:- اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھو۔ کیونکہ اللہ کو گندے شخص سے سخت نفرت

ہے ۔جس کے قریب لوگ بیٹھنا پسند نہ کریں ۔

۱۴۵ :۔ انسان اپنی نماز میں اپنی داڑھی سے نہ کھیلے اور دوسرے کاموں میں مشغول نہ ہو ۔

۱۴۶ :۔ عمل خیر کرنے میں جلدی کرو ۔ ایسا نہ ہو کہ دوسرے کاموں میں مصروف ہو جاؤ ۔
اور نیک کام سے غافل رہ جاؤ ۔

۱۴۷ :۔ مومن کی جان اس سے ہمیشہ تھکاوٹ میں رہتی ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں

۱۴۸ :۔ تمہاری تمام گفتگو ذکرِ الٰہی سے متعلق ہونی چاہیئے ۔

۱۴۹ :۔ گناہوں سے بچو کیونکہ بعض دفعہ گناہ کی وجہ سے رزق روک لیا جاتا ہے ۔

۱۵۰ :۔ صدقہ کے ذریعے اپنے بیماروں کا علاج کرو ۔

۱۵۱ :۔ زکواۃ کے ذریعہ اپنے مال کی حفاظت کرو ۔

۱۵۲ :۔ نماز ہر متقی کو قریب کرنے کا ذریعہ ہے ۔ ۱۵۳ :۔ حج ہر کمزور کا جہاد ہے ۔

۱۵۴ :۔ اچھی خانہ داری عورت کا جہاد ہے ۔ ۱۵۵ :۔ فقر ہی سب سے بڑی موت ہے ۔

۱۵۶ :۔ چھوٹا خاندان دو آسانیوں میں سے ایک ہے ۔

۱۵۷ :۔ صحیح منصوبہ بندی آدھی زندگی ہے ۔ ۱۵۸ :۔ غم آدھا بڑھاپا ہے ۔

۱۵۹ :۔ وہ شخص کبھی غریب نہیں ہوا جس نے اعتدال سے کام لیا ۔

۱۶۰ :۔ وہ شخص کبھی ہلاک نہیں ہوا جس نے مشورہ طلب کیا ۔

۱۶۱ :۔ اچھائی صرف صاحبِ حَسَب اور صاحبِ دین کو فائدہ پہنچاتی ہے ۔

۱۶۲ :۔ ہر چیز کا ایک ثمر ہوتا ہے اور اچھائی کا ثمر اس کی جلدی ہے ۔

۱۶۳ :۔ جسے نعم البدل کا یقین ہو گا وہ عطیہ دے گا ۔

۱۶۴ :۔ جس نے مصیبت کے وقت اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر مارے اس کا اجر ضائع ہو گیا ۔

۱۶۵ :۔ انسان کا بہترین عمل کشائش کا انتظار ہے ۔

۱۶۶ :۔ جس نے اپنے والدین کو غمگین کیا ۔ اُس نے ان کی نافرمانی کی ۔

۱۶۷ :۔ صدقہ کے ذریعے رزق نازل کراؤ ۔

۱۶۸ :۔ آزمائش شروع ہونے سے پہلے آزمائش کی موجوں کو دعا کے ذریعہ دور کرو ۔

اُس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا۔ اور جس نے روح کو پیدا کیا۔ آزمائش مومن کے لئے سیلاب کی رفتار سے بھی تیزی سے آتی ہے۔

۱۶۹ :۔ سخت تکالیف کی عافیت کے لئے اللہ سے دُعا کرو۔ کیونکہ سخت تکالیف دین کو ختم کردیتی ہیں۔ ۱۷۰ :۔ خوش نصیب وہ ہے جو کسی اور کے ذریعے نصیحت حاصل کرے۔

۱۷۱ :۔ اپنے نفوس کو نیک اخلاق کا عادی بناؤ۔ کیونکہ بندۂ مسلم اپنے حُسنِ اخلاق کی بدولت صائم قائم کا رتبہ حاصل کرلیتا ہے۔

۱۷۲ :۔ جو شخص شراب کو حرام سمجھتے ہوئے بھی پیئے گا۔ تو اللہ اسے دوزخ میں اہلِ دوزخ کے زخموں کی پیپ پلائے گا۔

۱۷۳ :۔ معصیت میں نذر جائز نہیں ہے۔ ۱۷۴ :۔ قطع رحمی کے لئے قسم جائز نہیں ہے۔

۱۷۵ :۔ بغیر عمل کے دعوت دینے والا ایسا ہی جیسے بغیر چلّہ کے تیر چلانے والا۔

۱۷۶ :۔ مسلم عورت کو اپنے شوہر کے لئے خوشبو لگانی چاہیئے۔

۱۷۷ :۔ اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہوجانے والا شہید ہے۔

۱۷۸ :۔ غبن کرنے والا نہ تو قابل تعریف ہے اور نہ ہی لائق اجر ہے۔

۱۷۹ :۔ بیٹے کو باپ کی نافرمانی کے لئے قسم کھانے کا حق نہیں ہے اور عورت کو شوہر کی نافرمانی کے لئے قسم نہیں کھانی چاہیئے۔

۱۸۰ :۔ اللہ کے ذکر کے علاوہ پورا دن خاموشی سے نہیں گذارنا چاہیئے۔

۱۸۱ :۔ ہجرت کے بعد دار الکفر میں جانا جائز نہیں ہے۔ اور فتح مکّہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔

۱۸۲ :۔ تجارت کا پیشہ اپناؤ اس کے ذریعہ لوگوں سے بے نیاز ہوجاؤ گے۔ کیونکہ اللہ امین پیشہ ور کو پسند کرتا ہے۔

۱۸۳ :۔ اللہ کو نماز سے زیادہ محبوب عمل اور کوئی نہیں ہے۔ دنیا کے کسی کام کی مشغولیت کی وجہ سے نماز میں غفلت نہ کرنا۔ کیونکہ اللہ نے نماز بھلانے والوں کی مذمت فرمائی ہے۔

وہ لوگ جو اپنی نمازوں کو بھُلائے ہوئے ہیں۔ یعنی انہوں نے نماز کے

اوقات کی پرواہ نہیں کی۔

۱۸۴ :- جان لو کہ تمہارے دشمن ریاکاری کے لئے بڑے بڑے عمل کرتے ہیں۔ لیکن واضح ہو کہ اللہ صرف اسی نیکی کو قبول کرتا ہے جو ریا کے ہر عمل اور شائبہ سے پاک ہو۔

۱۸۵ :- نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی۔ اور گناہ کبھی بھلایا نہیں جاتا۔ اور خداوند کریم ان لوگوں کا ساتھ دیتا ہے۔ جو پرہیزگار ہوں اور بھلائی کرنے والے ہوں۔

۱۸۶ :- مومن کبھی بھی اپنے بھائی سے دھوکا نہیں کرتا، خیانت نہیں کرتا۔ اُسے دشمنوں میں اکیلا نہیں چھوڑتا۔ اس پر الزام نہیں لگاتا، اور اُسے یہ نہیں کہتا۔ کہ میں تجھ سے بیزار ہوں۔

۱۸۷ :- اپنے بھائی کے لئے عذر تلاش کرو اور تجھے عذر نہ مل سکے تو اس کے عمل کی پردہ پوشی کر۔

۱۸۸ :- اپنے ہاتھوں حکومت سے دست بردار ہونا پہاڑ ہٹنے سے زیادہ مشکل ہے اللہ سے مدد چاہو اور صبر کرو۔ بالتحقیق زمین اللہ کی ہے۔ جسے چاہتا ہے زمین کا وارث بناتا ہے اور نیک انجام متقین کا ہے۔

۱۸۹ :- کسی کام کی تکمیل سے پہلے اس کے لئے جلد بازی نہ کرو ورنہ پشیمانی اٹھانی پڑے گی۔

۱۹۰ :- اپنے کمزوروں پر رحم کرو۔ اور ان پر رحم کر کے اللہ سے اپنے لئے رحمت کا سوال کرو۔

۱۹۱ :- مسلمان کی غیبت سے پرہیز کرو۔ کیونکہ مسلمان اپنے بھائی کی غیبت نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا ۝ تمہیں ایک دوسرے کی غیبت نہیں کرنی چاہیئے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔

۱۹۲ :- مسلمان کو نماز میں ہاتھ باندھ کر اہل کفر یعنی مجوسوں کی مشابہت اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔

۱۹۳ :- تمہیں غلاموں کی طرح دسترخوان پر بیٹھنا چاہیئے۔ اور زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاؤ۔

۱۹۴ :- کھڑے ہو کر پانی نہ پیو۔

۱۹۵ :- جب نماز میں تمہارے جسم پر جوں چل رہی ہو تو اسے ہاتھ سے پکڑ کر دور پھینک دو۔

۱۹۶ :- بُرے خیالات سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ جس شخص کو نماز میں بُرے خیالات آتے ہوں۔ اُسے چاہیئے کہ آذان و اقامت کہہ کر نماز پڑھے۔

۱۹۷ :- جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے سورت اخلاص، سورت قدر، اور آیت الکرسی گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے گا۔ تو اس کا مال ہر خطرے سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے سورت اخلاص، سورت قدر کی تلاوت کرے گا۔ وہ پورا دن گناہوں سے محفوظ رہے گا۔ اگرچہ شیطان جتنا بھی زور لگائے پھر بھی اُس سے گناہ سرزد نہیں ہوں گے۔

۱۹۸ :- اللہ سے قرض کی کجی اور لوگوں کے غلبہ سے پناہ مانگو۔

۱۹۹ :- شلوار کے پائنچوں کا بلند کرنا کپڑے کی طہارت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔ مقصد یہ ہے کہ زمین پر نہ گھسیٹے جائیں۔

۲۰۰ :- شہد کا چاٹنا ہر بیماری سے شفا کا سبب ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے۔ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۝ اس میں لوگوں کے لیئے شفا ہے۔ اگر شہد پہ قرآن کی کچھ آیات تلاوت کر لی جائیں اور کندر کو چبایا جائے تو اُس سے بلغم پگھل جاتا ہے۔

۲۰۱ :- کھانے کی ابتداء نمک سے کرو۔ اگر لوگوں کو نمک کے فوائد معلوم ہو جائیں تو اسے مجرب تریاق پر ترجیح دیں۔ جو اپنے کھانے کی ابتداء نمک سے کرے اللہ اُس سے ستر بیماریوں کو دُور کرے گا۔ اور وہ تکالیف بھی دور کرے گا۔ جنہیں سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔

۲۰۲ :- بخار کے مریض پر گرمیوں میں ٹھنڈا پانی ڈالو۔ اس سے بخار کی تپش کم ہوگی۔

۲۰۳ :- ہر ماہ میں تین روزے رکھو۔ وہ پورے مہینے کے روزوں کے برابر ہیں۔

اور ہم بھی بدھ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو بدھ کے دن پیدا کیا تھا۔

۲۰۴ :- تمہیں جب کوئی حاجت طلب کرنی ہو۔ تو جمعرات کی صبح اپنی حاجت کے لیئے جاؤ۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے دعا مانگی ہے۔ اللہ! ۔ میری امت کے لیئے جمعرات کی صبح کو باعثِ برکت بنا۔

۲۰۵ :- اپنی حاجت کے لیئے گھر سے نکلتے وقت آلِ عمران کی آخری آیات اور آیتُ الکرسی اور سورت قدر اور سورت فاتحہ پڑھ کر نکلے۔ اس کی دنیا اور آخرت کی حاجات پوری ہوں گی۔

۲۰۶ :- تمہیں موٹے کپڑے پہننے چاہیئں ۔ کیونکہ جس کا کپڑا باریک ہوگا۔ اس کا دین باریک ہوگا۔ تمہیں نماز میں باریک لباس نہیں پہننا چاہیئے۔

۲۰۷ :- اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر کے اس کے محبوب بن جاؤ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ٥

یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی رکھنے والوں سے محبت کرتا ہے اور مومن توبہ کرنے والا ہے۔

۲۰۸ :- جب ایک مومن اپنے مومن بھائی کو اُف کہتا ہے تو ان کے درمیان رشتہ اُلفت منقطع ہو جاتا ہے۔ جب مومن کو کافر کہہ کر مخاطب کرتا ہے تو ان میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔

۲۰۹ :- جب اپنے مومن بھائی پہ اتہام لگاتا ہے تو اس کے دل میں ایمان اس طرح سے گھل جاتا ہے۔ جس طرح سے نمک پانی میں گھُل جاتا ہے۔

۲۱۰ :- توبہ کے خواہشمندوں کے لیئے توبہ کا دروازہ کھُلا ہے۔ لہذا اللہ کی بارگاہ میں خالص توبہ کرو۔ قریب ہے تمہارا رب تمہاری برائیاں مٹا دے۔

۲۱۱ :- وعدہ کر کے وعدہ خلافی نہ کرو وعدہ پورا کرو۔ کیونکہ آج تک جو بھی نعمت اور جو بھی نشاداِبی زائل ہوئی ہے۔ ہمیشہ گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے ہوئی

ہے۔ یقیناً! اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ اگر لوگ دعا اور انابت سے کام لیتے
تو ان پر مصائب نازل نہ ہوتے۔ اگر وہ لوگ مصائب و بلیات کے وقت صدقِ
نیت سے اللہ کی بارگاہ میں جھک جاتے ہیں۔ تو اللہ ان کی ہر مصیبت دور کر دیتا
اور انہیں ہر قسم کی نعمات سے سرفراز فرماتا۔

۲۱۲:- جب کسی مسلم پر تنگی و ترشی کا دور آئے تو اس تنگی کی شکایت اپنے خدا کے
حضور کرے۔ جس کے ہاتھ میں معاملات کی تدبیر کی چابیاں ہیں۔

۲۱۳:- ہر شخص میں تین خامیاں ہوتی ہیں۔ تکبّر، بدشگونی، آرزو
اگر کوئی شخص بدشگونی کا شکار ہو تو اس کی پرواہ کئے بغیر اپنے کام سے کام
رکھنا چاہیئے۔ اور اللہ کو یاد کرے۔
اگر کوئی شخص اپنے اندر تکبّر کو محسوس کرے تو اُسے چاہیئے۔ کہ اپنے نوکروں
غلاموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے۔ اور اپنے ہاتھ سے بکری کا دودھ دوہے
اگر کبھی کوئی آرزو لاحق ہو تو اللہ کے حضور جھک جائے۔ اور خدا سے اپنی آرزو
طلب کرے۔ خبردار کسی آرزو کے لئے تمہارا نفس تمہیں گناہ میں نہ ڈالے۔

۲۱۴:- لوگوں سے وہی گفتگو کرو جسے وہ جانتے ہیں اور جس چیز کو نہیں جانتے۔ اُس چیز کی انہیں
زحمت نہ دو۔ لوگوں کو ہمارا اور اپنا دشمن نہ بناؤ۔ ہمارا امرِ ولایت مشکل در مشکل ہے،
جسے سوائے مَلَکِ مُقَرَّب یا نبیِّ مرسل یا وہ بندہ جس کے قلب کا ایمان کے لئے اللہ
نے امتحان لے لیا ہو۔ اور کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔

۲۱۵:- جب ابلیس تم میں سے کسی کو وسوسہ میں ڈالے تو اُسے اَعُوْذُ بِاللہ کہنا چاہیئے۔ اور
اس کے بعد کہے: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ مُخْلِصاً
لَّهُ الدِّيْنَ ۝
(میں اللہ اور اس کے رسول پر خالص دل سے ایمان رکھتا ہوں)
اِنْ شَاءَ اللہ شیطان کے وسوسہ سے محفوظ رہے گا۔

۲۱۶:- جب اللہ کسی مومن کو نیا کپڑا پہنائے تو اسے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھنی

چاہیئے۔ پہلی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت
میں سورت فاتحہ کے بعد سورت اخلاص پڑھے۔ اور اپنے اللہ کا شکر ادا کرے
جس نے اُسے نیا لباس مرحمت فرمایا ہے اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ بکثرت پڑھے۔ جب تک وہ لباس اس شخص پر باقی رہے گا۔ اللہ کی
نافرمانی سے محفوظ رہے گا۔ اور کپڑے کی ہر تار کی مقدار میں فرشتے اس کے
لئے استغفار کریں گے اُس کے لئے رحمت طلب کرتے رہیں گے۔

۲۱۷:- بد شگونی کو دور پھینکو کیونکہ اللہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۲۱۸:- میں رسول کریمؐ اپنی عترتِ طاہرہ اور اپنی اولاد کے ساتھ حوضِ کوثر پر ہوں گا۔
جس کو ہماری ضرورت ہو وہ ہمارے فرمان سے تمسک رکھے اور ہمارے عمل کو
سُنّت سمجھتے ہوئے اپنے عمل کیلئے مشعلِ راہ قرار دے۔ کوشش کر کے حوض پر
ہمارے ساتھ ملحق ہو جاؤ۔
ہم حوض سے اپنے دشمنوں کو ہٹائیں گے اور اپنے دوستوں کو جام کوثر پلائیں گے۔
جو اس حوض سے ایک گھونٹ پیئے گا کبھی پیاسا نہیں ہو گا۔

۲۱۹:- تمام معاملات اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ بندوں کے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ اگر معاملات کی
باگ ڈور بندوں کے ہاتھ میں ہوتی تو وہ ہمیں چھوڑ کر غیر کی اطاعت نہ کرتے۔
لیکن اللہ اپنی رحمت کے لئے جسے چاہتا ہے۔ مختص کر دیتا ہے۔ اس اختصاص
پر اللہ کا شکر ادا کرو کہ اللہ نے تمہیں اس نعمت عظمیٰ کے لئے چنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے
کہ ہمارے محب حلال زادے ہیں۔

۲۲۰:- بروز قیامت ہر آنکھ روئے گی اور قیامت کے دن ہر آنکھ بیدار رہے گی۔
سوائے اس آنکھ کے جسے اللہ نے اپنی کرامت سے مخصوص کر دیا ہو۔ اور سوائے
اس آنکھ کے جو مصائب حسین علیہ السلام اور مصائب آلِ محمدؐ میں روتی رہی ہو۔

۲۲۱:- خدا کی قسم ہمارے شیعہ شہد کی مکھی کی طرح ہیں۔ اگر لوگوں کو اس کے اندر کی خبر ہو جائے
تو اسے کھالیں۔ چونکہ لوگ اس مکھی کے اندرونی شربت سے واقف ہی نہیں ہیں۔

لہٰذا اس سے متنفر ہیں۔

۲۲۲:۔ جب کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو تو اُس سے جلدی کا مطالبہ نہ کرو۔ اور جب کوئی شخص قضائے حاجت میں مصروف ہو تو اُس سے بھی جلدی کا مطالبہ نہ کرو۔

۲۲۳:۔ جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اُسے یہ دُعا پڑھنی چاہیے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سُبْحَانَ رَبِّ النَّبِیِّیْنَ وَ اٰلِہِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَ رَبِّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَ مَا فِیْھِنَّ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ٥

اور جب اُٹھ کر بیٹھے تو کھڑا ہونے سے قبل یہ دُعا پڑھے۔

حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ حَسْبِیَ اللّٰہُ الَّذِیْ ھُوَ حَسْبِیْ مُنْذُ کُنْتُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ ٥

۲۲۴:۔ جب کوئی شخص رات کے کسی وقت اُٹھے تو آسمان کی اطراف کو دیکھ کر یہ آیت پڑھے۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ..... اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ٥

۲۲۵:۔ زمزم کے کنوئیں پر نظر ڈالنے سے بیماری دُور ہوتی ہے۔ آبِ زمزم کو حجرِ اسود کے نزدیک رکن کے پاس پینا چاہیئے۔ کیونکہ حجرِ اسود کے نیچے جنّت کی چار نہریں ہیں۔ فرات۔ نیل۔ سیحون۔ جیحون ؎

۲۲۶:۔ میرے بعد کوئی مومن خوارج کے ساتھ مل کر ظالم بادشاہوں سے جنگ کے لئے نہ نکلے۔ اگر وہ اس حال میں مر گیا۔ تو وہ شخص ہمارے حقوق روکنے اور ہمارے خون بہانے میں ہمارے دشمنوں کا مددگار ہوگا۔ اور اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

---

؎ اسی نام کے دریا اس دنیا میں موجود ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی دریا بھی حجرِ اسود کے پاس نہیں ہے درحقیقت یہ جنّت کے دریاؤں کے نام ہیں۔ جو حجرِ اسود کے نیچے پوشیدہ ہیں۔

۲۲۷:۔ ہم اہل بیت کا ذکر بیماریوں اور سینہ کے وسوسہ کے لئے باعث شفا ہے۔ اور ہمارے پاس آنا رضائے الٰہی کے حصول کا موجب ہے۔

۲۲۸:۔ ہمارے امر کو لینے والا کل کو حظیرۃ القدس میں ہمارے ساتھ ہو گا۔ اور ہمارے امر کا انتظار کرنے والا، اللہ کی راہ میں اپنے خون سے لت پت ہونے والے شخص کی طرح ہے۔

۲۲۹:۔ جو شخص جنگ میں ہمارے خلاف لڑنے آیا۔ یا اُس نے ہماری فریاد سن کر مدد نہ کی تو اللہ اسے نتھنوں کے بل دوزخ میں پھینکے گا۔

۲۳۰:۔ جب کسی پر تمام راہ بند ہو جائیں۔ تو ہم مدد و نصرت کا دروازہ ہیں ہم باب حطہؑ ہیں۔ اور مسلمانوں کا وہ دروازہ ہیں۔ جو اس میں داخل ہُوا۔ نجات پائی۔ جو پیچھے رہا ہلاک ہو گیا۔

۲۳۱:۔ اللہ ہمارے ذریعہ سے ہی کھولتا ہے۔ اور ہمارے ذریعہ سے ہی محو و اثبات کرتا ہے۔ ہمارے ذریعہ سے ہی مشکل وقت کو دور کرتا ہے۔ اور ہمارے ذریعہ ہی سے بادل برستے ہیں۔

۲۳۲:۔ ایک زمانہ ہو گا جب اللہ بارش کو روک لے گا۔ اور اس کے بعد جب ہمارے مہدی علیہ السلام حکومت کریں گے تو آسمان سے مینہ برسے گا۔ زمین سے سبزہ پھوٹے گا۔ لوگوں کی دلوں سے کینہ و حسد نکل جائے گا۔ درندے اور جانور کسی کو کچھ نہیں کہیں گے۔ ہریالی اتنی ہو گی۔ کہ اگر کوئی عورت عراق سے شام تک سفر کرے تو پورے راستہ میں اس کا قدم سبزہ پر ہی پڑے گا۔ اور امن اتنا ہو گا۔ کہ عورت اتنے لمبے سفر میں مکمل زیور پہن کر سفر کرے گی۔ اسے نہ تو کسی درندہ سے ڈر ہو گا۔ اور نہ ہی وہ کسی سے خوف کھائے گی۔

۲۳۳:۔ اگر دشمنوں میں رہ کر تکلیف دہ باتوں پر صبر کرنے کی جزا کا علم تمہیں ہو جائے۔ تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔ یعنی تم خوش ہو جاؤ۔

۲۳۵:۔ اس دنیا سے میرے جانے کے بعد تم ایسے حالات کا مشاہدہ کرو گے۔ کہ لوگ اہل کفر سرکش افراد کو حاکم پائیں گے۔ اور وہ مال کو ترجیح دیتے ہوں گے۔ اور حقوق خدا کی توہین کرتے ہوں گے۔ اور لوگوں کو ہر وقت اپنی جان کا خطرہ ہو گا۔ اُس وقت لوگ اللہ سے موت کا سوال کریں گے۔

ان حالات میں تمہارا فرض ہے کہ اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور فرقے نہ بنو۔ تمہیں صبر، نماز اور تقیّہ پر عمل کرنا چاہیئے۔

۲۳۵:- اللہ، متلوّن مزاج شخص سے نفرت کرتا ہے۔

۲۳۶:- حق سے علیحدہ نہ ہونا اور اہل حق کی ولایت سے جدا نہ ہونا۔ کیونکہ جس نے بھی ہمارے بدلے کسی اور کو رہبر بنایا ہلاک ہُوا۔ اور دنیا بھی اس کے ہاتھ سے نکل جائے گی۔ اور وہ محروم ہو کر دنیا سے نکلے گا۔

۲۳۷:- جب بھی تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل و عیال پر سلام کرے۔ اگر اس کے اہل و عیال نہ ہوں۔ تو اپنے آپ پر سلام کرتے ہوئے کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَّبِّنَا ٥

۲۳۸:- گھر میں داخل ہوتے وقت سورت اخلاص پڑھو۔ کیونکہ اِس سے فقر دور ہوتا ہے۔

۲۳۹:- اپنے بچوں کو نماز کی تعلیم دو۔ اور جب آٹھ سال کے ہو جائیں تو نماز کے لئے ان پر سختی کرو۔

۲۴۰:- کُتّے کے نزدیک ہونے سے بچو۔ اگر تر کُتّا لگ جائے تو اپنے کپڑے کو دھو لو۔ اور خشک کُتّا لگ جائے تو کپڑے پر ایک مرتبہ پانی بہا لو۔

۲۴۱:- جب تمہارے پاس ہماری کوئی ایسی حدیث پہنچے۔ جو تمہاری سمجھ سے باہر ہو تو توقف کرو۔ اسے ہماری جانب لوٹا دو۔ اسے تسلیم کرو۔ یہاں تک کہ حق ظاہر ہو جائے۔

۲۴۲:- غلو کرنے والا ہماری طرف لوٹتا ہے اور ہمارے حق میں کمی کرنے والا مقصر ہم سے آکر ملتا ہے۔

۲۴۳:- جس نے ہم سے تمسک رکھا ہم سے مل گیا۔ اور جس نے ہمارے راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کیا، غرق ہو گیا۔

۲۴۴:- تم ہمارے اسرار و رموز کی روایت ہر خاص و عام سے نہ کرو۔

۲۴۵:- ہمارے محبّ داروں کے لئے اللہ کی رحمت کے خزانے ہیں اور ہمارے دشمنوں کے لئے اللہ کے غضب کے خزانے ہیں۔

۲۴۶:- ہمارا طریقہ میانہ روی ہے۔ اور ہمارے امر میں ہدایت ہے۔

۲۴۷:- پانچ مقامات کے شک کی تلافی سجدۂ سہو سے نہیں ہوتی۔
وتر، جمعہ، ہر نماز کی پہلی دو رکعت، فجر، مغرب

۲۴۸:- بلا وضو بندے کو قرآن نہیں پڑھنا چاہیئے۔

۲۴۹:- ہر سورت کے رکوع اور سجدہ کا حق ادا کرو۔

۲۵۰:- ایک شانہ میں کپڑا دبا کر اور دوسرے شانہ پر کپڑا ڈال کر نماز نہ پڑھو[1] کیونکہ ایسا کرنا قوم لوط کا عمل ہے۔

۲۵۱:- ایسے ایک کپڑے سے نماز ہو سکتی ہے جو گردن سے بندھا ہوا ہو۔ اور گھٹنے تک پہنچتا ہو۔

۲۵۲:- تصویر پر سجدہ جائز نہیں ہے۔ اور ایسی جا نماز پر سجدہ جائز نہیں جس پر تصویر ہو۔ البتہ تصویر قدموں کے نیچے ہو یا تصویر پر کپڑا وغیرہ ڈال کر ڈھانپ دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۵۳:- جن دراہم پر کوئی تصویر ہو ان کو ہمیانی میں بند کر کے اپنی کمر کے پیچھے باندھ کر نماز پڑھنی چاہیئے۔

۲۵۴:- گندم، جو کے ڈھیر پر سجدہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور جو رنگ کھانے میں استعمال ہوتا ہو۔ اور روٹی پر بھی سجدہ ناجائز ہے۔

۲۵۵:- وضو کے وقت پانی کو ہاتھ لگانے سے پہلے یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝

۲۵۶:- جب وضو سے فارغ ہو کر اس وقت کلمہ شہادت پڑھے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝

---

[1]:- اس مخصوص انداز سے قوم لوط چادر پہنتی تھی۔ اور یہ ان کی بدمعاشی کی مخصوص علامت تھی۔

اس وقت مغفرت کا حق دار بن جائے گا۔

۲۵۸ :- جو شخص نماز کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے نماز ادا کرے گا، حق تعالیٰ اُس کی مغفرت فرمائے گا۔

۲۵۸ :- بلا عذرِ شرعی فریضہ کے وقت میں نوافل ادا نہیں کرنے چاہئیں۔ البتہ اگر ممکن ہو تو نوافل کی قضا پڑھ لے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝

اور اس سے وہ لوگ مراد ہیں۔ جو رات کی قضا نمازیں دن کو، اور دن کی قضا نمازیں رات کو ادا کرتے ہیں۔

۲۵۹ :- فریضہ کے وقت میں نفل نہ پڑھو۔ پہلے فریضہ ادا کرو۔ اس کے بعد جو دل چاہے پڑھتے رہو۔

۲۶۰ :- حرمین شریفین کی ایک نماز ہزار نماز کے برابر ہے اور حج میں خرچ ہونے والا ایک درہم ہزار درہم کے برابر ہے

۲۶۱ :- انسان کو خشوع دل سے نماز ادا کرنی چاہیئے۔ جب دل میں خشوع ہوگا۔ تو اعضاءٔ جوارح میں بھی خشوع پیدا ہوگا۔ اور اعضاء کا خشوع یہ ہے۔ کہ نماز میں اِدھر اُدھر حرکت نہ کریں۔

۲۶۲ :- نماز جمعہ کی پہلی قنوت رکوع سے پہلے ہے اور دوسری قنوت رکوع کے بعد ہے۔ نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت جمعہ پڑھنی چاہیئے۔ اور دوسری رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورت منافقین پڑھنی چاہیئے۔

۲۶۳ :- نماز کے دوسرے سجدے کے بعد اتنی دیر ضرور بیٹھو۔ کہ تمہارے اعضاء و جوارح پُرسکون ہو جائیں۔ اس کے بعد کھڑے ہو جاؤ۔ یہ ہمارا طریقہ ہے۔

۲۶۴ :- جب تم میں سے کوئی شخص نماز شروع کرے۔ تو تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھوں کو سینہ کے سامنے تک بلند کرے۔ اور جب قیام میں ہو تو سیدھا کھڑا ہو جائے۔ اور

پشت جھکی ہوئی نہ ہو۔ اور جب نماز سے فارغ ہو جائے تو اپنے ہاتھوں کو آسمان کے سامنے بلند کر کے زیادہ سے زیادہ دعا مانگے۔

ایک شخص نے پوچھا امیرالمومنینؑ! کیا اللہ ہر جگہ نہیں ہے؟ فرمایا جی ہاں۔ اللہ ہر جگہ موجود ہے۔ اس نے دوبارہ پوچھا۔ پھر آسمان کے سامنے ہاتھ بلند کرنے کی کیا وجہ ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا کیا تم نے قرآن میں نہیں پڑھا۔

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ٥

(آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے)

اللہ نے حکم دیا ہے کہ رزق کو اس کے مقام سے طلب کرنا چاہیئے۔ اور چونکہ رزق کا مقام آسمان ہے لہٰذا دُعا کے لئے ہاتھوں کو آسمان کے سامنے بلند کرنا چاہیئے۔

۲۶۵:۔ انسان کو نماز سے اس وقت تک نہیں اٹھنا چاہیئے جب تک اللہ سے جنت کا سوال نہ کرے۔ اور دوزخ سے بچنے کے لئے دعا نہ مانگے۔ اور اللہ سے حورعین کا سوال نہ کرے۔

۲۶۶:۔ جب نماز پڑھو تو اس طرح سے پڑھو جیسے کہ تمہاری آخری نماز ہو۔

۲۶۷:۔ تبسم سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ البتہ قہقہہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

۲۶۸:۔ جب نیند دل پر غلبہ کرے۔ تو وضو واجب ہو جاتا ہے۔

۲۶۹:۔ جب نماز میں نیند تم پر غالب ہونے لگے تو نماز ختم کر کے سو جاؤ۔ کیا خبر کہ نیند کی وجہ سے تم اپنے لئے دُعا کر رہے ہو یا بد دعا کر رہے ہو۔

۲۷۰:۔ جو شخص اپنے دل میں ہم سے محبت کرے اور اپنی زبان سے ہماری مدد کرے اور ہمارے دشمنوں سے جنگ نہ کرے تو وہ اس سے کم درجہ میں ہوگا۔

۲۷۱:۔ جو شخص اپنے دل میں ہم سے محبّت کرے۔ اپنی زبان کے ذریعہ ہماری مدد کرے۔ اور اپنے ہاتھ کے ساتھ ہمارے لئے جنگ کرے تو ایسا شخص جنت میں ہمارے درجہ میں ہوگا۔

۲۷۲:۔ جو شخص اپنے دل میں ہم سے محبت کرے۔ لیکن اپنی زبان اور ہاتھ سے ہماری مدد نہ کرے تو ایسے شخص کے جنت میں دو درجے کم ہوں گے۔

۲۷۳:۔ جو شخص اپنے دل میں ہم سے بغض رکھے اور اپنی زبان اور ہاتھ کو ہماری مخالفت میں

بلند نہ کرے۔ تو ایسا شخص دوزخ میں ہوگا۔

۲۷۴:۔ جو شخص اپنے دل میں ہم سے بغض رکھے اور ہمارے خلاف اپنی زبان اور ہاتھ کو استعمال کرے تو ایسا شخص دوزخ میں ہمارے دشمنوں کے ساتھ ہوگا۔

۲۷۵:۔ اہل جنّت ہمارے مقامات اور ہمارے شیعوں کے مقامات کو اتنی بلند پائیں گے جتنا کہ زمین سے چاند بلند ہے۔

۲۷۶:۔ جب تسبیح[1] والی سورتیں پڑھو تو اس کے بعد کہو سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ٥

۲۷۷:۔ جب تم اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ٥ (اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں) کی آیت سنو۔ تو فوراً درود پڑھو۔ چاہے نماز کی حالت ہو۔ یا نماز سے باہر ہو۔

۲۷۸:۔ انسانی بدن میں آنکھ سے بڑھ کر کوئی ناشکرا عضو نہیں ہے۔ لہذا آنکھ کے ہر مطالبہ کو پورا نہ کرو۔ ورنہ تمہیں اللہ کی یاد سے غافل کردے گی۔

۲۷۹:۔ جب سورۃ والتین پڑھو تو آخر میں کہو۔

وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشّٰھِدِیْنَ ٥

۲۸۰:۔ جب آیت مجیدہ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ ... ... مُسْلِمُوْنَ کی آیت پڑھو تو اس کے آخر میں اٰمَنَّا بِاللّٰہِ کہو۔

۲۸۱:۔ جب کوئی شخص آخری تشہّد پڑھ چکا ہو۔ اور اس کے بعد کسی حدث کی وجہ سے اس کا وضو ٹوٹ جائے۔ تو اس کی نماز مکمل ہوگی۔

۲۸۲:۔ اللہ کے گھر کی طرف چل کر جانے سے کوئی بڑی عبادت نہیں ہے۔

۲۸۳:۔ اونٹ کے قدموں اور گردن سے اچھائی تلاش کرو۔

۲۸۴:۔ زمزم کو سقایت اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس طائف کے انگور لائے گئے۔ آپ نے وہ انگور زمزم میں ڈال دیئے تاکہ اس کی

---

[1] مُسَبِّحَات۔ وہ سورتیں جن کی ابتداء تسبیحِ الٰہی سے ہوتی ہے۔

کڑواہٹ کو ختم کیا جا سکے اور یاد رکھنا جب انگور زیادہ پرانا ہو جائے تو پھر وہ پانی نہ پیا جائے۔

۲۸۵:- جب انسان ننگا ہو تو شیطان اس کی طرف دیکھتا ہے اور اس کی طمع کرتا ہے لہذا شیطان کے حملے سے بچنے کے لئے لباس پہنو۔ اور کسی محفل میں بیٹھے ہوئے ہو۔ تو اپنی ران سے کپڑا علیحدہ نہ کرو۔

۲۸۶:- پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں مت جاؤ۔ کیونکہ اس کی بو سے فرشتوں کو اذیت ہوتی ہے۔

۲۸۷:- انسان کو پشت بلند کر کے سجدہ کرنا چاہیئے۔

۲۸۸:- جب تم غسل کرنے کا ارادہ کرو تو پہلے پہل اپنے بازو دھوؤ۔

۲۸۹:- جب نماز پڑھو تو اپنے آپ کو تسبیح و قرأت سناؤ۔

۲۹۰:- نماز ختم کرنے کے بعد دائیں جانب نگاہ کرنی چاہیئے۔

۲۹۱:- دنیا میں رہ کر آخرت کے لئے زادِ راہ جمع کرو۔ اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔

۲۹۲:- بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو کر دریا میں چلا گیا۔ اور دوسرا گروہ مسخ ہو کر خشکی پر رہ گیا۔ لہذا وہی جانور کھاؤ جس کے حلال ہونے کا یقین ہو۔

۲۹۳:- جو شخص اپنی تکلیف کو تین دن تک لوگوں سے پوشیدہ رکھے۔ اور اپنی تکلیف کی شکایت صرف اپنے خدا سے کرے۔ تو اللہ پر اس کا حق یہ ہے۔ کہ اسے تندرستی دے۔

۲۹۴:- جب کسی شخص کا مطمع نظر شکم اور شہوت رانی ہو تو ایسا شخص اللہ سے بہت دور ہے۔

۲۹۵:- آدمی کو ایسا سفر نہیں کرنا چاہیئے جس میں ان کے دین اور نماز کے ختم ہونے کا اندیشہ ہو۔

۲۹۶:- سب سے زیادہ گوش شنوا رکھنے والی چار چیزیں ہیں۔

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۔ جنت ۳۔ دوزخ ۴۔ حورِ عین

ہر شخص کو چاہیئے کہ نماز ختم کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے اللہ سے جنت اور حورِ عین کا سوال کرے۔ اور دوزخ سے بچنے کی درخواست کرے۔ جب بھی کوئی شخص نبی کریم پر درود بھیجتا ہے۔ تو نبی کریم اسے سنتے ہیں۔ اور اس کے حق

یں دُعا فرماتے ہیں۔ اور جب کوئی شخص اللہ سے جنّت کا سوال کرتا ہے۔ تو اُس وقت جنّت خدا کے حضور عرض کرتی ہے۔ بارالہا! اپنے بندے کا سوال پورا فرما۔ اور جب کوئی شخص خدا سے حُورِ عین کا سوال کرتا ہے۔ تو اس وقت بارگاہِ احدیت میں حورُعین عرض کرتی ہیں۔ بارالہا! اپنے بندے کا سوال پُورا فرما۔

اور جو شخص اللہ سے دوزخ سے بچنے کی درخواست کرتا ہے تو اس وقت دوزخ خدا کے حضور عرض کرتی ہے۔ بارالہا! اپنے بندے کو مجھ سے بچالے۔

۲۹۷:۔ راگ ابلیس کا وہ نوحہ ہے جو جنّت کے فراق میں کہتا ہے۔

۲۹۸:۔ جب تم میں سے کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو اپنا داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دُعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰہِ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ وَدِیْنِ مُحَمَّدٍ وَّوَلَایَتِہٖ مَنِ افْتَرَضَ اللّٰہُ طَاعَتَہٗ مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ۔

جو شخص سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ کر سو جائے۔ تو ہر چور ڈاکو اور مکان کے گرنے سے محفوظ رہے گا۔ اور اس کے لیے فرشتے استغفار کریں گے۔

۲۹۹:۔ جو شخص سوتے وقت سورت اخلاص پڑھ کر سوئے تو اللہ اس کی حفاظت کے لئے پچاس ہزار فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے۔

۳۰۰:۔ جب کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو لیٹنے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لے۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم امام حسن اور امام حسین علیہما السّلام پر یہ کلمات دم کیا کرتے تھے اور ہمیں بھی حضور کریمؐ نے ان کلمات کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

اُعِیْذُ نَفْسِیْ وَدِیْنِیْ وَاَھْلِیْ وَوَلَدِیْ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِیْ وَمَا رَزَقَنِیْ رَبِّیْ وَخَوَّلَنِیْ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَعَظَمَۃِ اللّٰہِ وَجَبَرُوْتِ اللّٰہِ وَسُلْطَانِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃِ اللّٰہِ وَرَاْفَۃِ اللّٰہِ وَغُفْرَانِ اللّٰہِ وَقُوَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَبِجَلَالِ اللّٰہِ وَبِصُنْعِ اللّٰہِ وَاَرْکَانِ اللّٰہِ وَبِرَسُوْلِہٖ

اللّٰہِ وَ بِجَمْعِ اللّٰہِ وَ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ عَلٰی مَا یَشَآءُ مِنْ شَرِّ السَّامَّۃِ
وَالْہَامَّۃِ وَ مِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ مِنْ شَرِّ مَا یَدُبُّ فِی
الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْہَا وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ
اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَ
ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝

۳۰۱:۔ ہم اللہ کے دین کے خازن ہیں۔ ہم علم کی چابیاں ہیں۔ جب ہمارا ایک علم چلا جاتا ہے تو دوسرا علم ہمیں عطا ہوتا ہے۔ جس نے ہماری اتباع کی گمراہ نہ ہوگا۔
اور جس نے ہمارا انکار کیا ہدایت نہیں پائے گا۔ جس نے ہمارے خلاف ہمارے دشمن کی مدد کی۔ وہ نجات نہیں پائے گا۔ اور جس نے ہمیں بے یار و مددگار چھوڑا۔ اللہ اس کی مدد نہیں کرے گا۔ دنیاوی طمع و لالچ کی وجہ سے ہم سے علیحدہ نہ ہو جاؤ۔ کیونکہ دنیا فانی ہے۔ یہ تم سے چلی جائے گی اور تم دنیا کو چھوڑ کر قبروں کو سدھاؤ گے۔
جس نے اس فانی دنیا کو آخرت پر ترجیح دی کل کو وہ بہت پچھتائے گا۔
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حکایت ان الفاظ سے فرمائی ہے۔

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ
اللّٰہِ وَ اِنْ کُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ۝

کہیں کوئی جان یہ کہے اے افسوس کہ میں اللہ کی طرف سے کوتاہی کرتا رہا اور میں تو ہنستا ہی رہا۔

۳۰۲:۔ اپنے بچوں کی کثافت کو دھوؤ۔ کیونکہ شیطان کثافت سونگھتا ہے۔ اور جس کی وجہ سے بچہ خواب میں ڈر جاتا ہے۔ اور کراماً کاتبین کو اذیت ہوتی ہے۔

۳۰۳:۔ اجنبی عورت کو ایک مرتبہ دیکھ سکتے ہو۔ اس کے بعد دوسری نگاہ نہ ڈالو۔ اور فتنہ سے بچو۔

۳۰۴:۔ شراب کا رسیا اللہ کی بارگاہ میں بت پرست کی طرح سے حاضر ہوگا۔
حضرت حجر بن عدی نے پوچھا۔ امیر المومنینؑ رسیا کون ہے؟ آپ نے فرمایا۔ وہ

شخص شراب کا رسیا ہے۔ جسے جب شراب میسّر ہو تو پی لے۔

۳۰۵ :- جو شخص نشہ پیئے، چالیس دن رات تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

۳۰۶ :- جو شخص کسی مسلمان کے لئے توہین آمیز بات کرے، اللہ اسے دوزخ میں طینت خبال کے مقام پر قید کرے گا۔ اور وہ اس وقت تک وہاں قید رہے گا۔ جب تک وہ اپنے الفاظ کی توجیہ پیش نہ کرے۔

۳۰۷ :- ایک مرد کو دوسرے مرد کے ساتھ ایک لحاف میں نہیں سونا چاہیئے۔ ایسا کرنے والے پر تعزیر فرض ہے۔

۳۰۸ :- کدّو کھاؤ، اس کے کھانے سے دماغ میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پسندیدہ سبزی ہے۔

۳۰۹ :- کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد لیموں استعمال کرو۔ آلِ محمدؑ ایسا کرتے ہیں۔

۳۱۰ :- ناشپاتی سے دل کو جلا ملتی ہے اور شکم کے دردوں کو تسکین ملتی ہے۔

۳۱۱ :- جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہے۔ تو ابلیس اس کو حسد کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ اس پر اللہ کی رحمت کا نزول ہو رہا ہوتا ہے۔

۳۱۲ :- دین میں خود ساختہ کام سب سے زیادہ بُرے ہیں۔ اور سب سے اچھے کام وہ ہیں جن کے سبب اللہ راضی ہو۔

۳۱۳ :- جس نے دنیا کی پرستش کی اور اسے آخرت پر ترجیح دی، وہ آخرت کو بہت ثقیل پائیگا۔

۳۱۴ :- پانی کو خوشبو قرار دو۔ ۳۱۵ :- جو اللہ کی تقسیم پر راضی رہا، اس کے بدن کو راحت ملی۔

۳۱۶ :- جو شخص ساری زندگی اللہ سے دور کرنے والے افعال سرانجام دیتا رہا۔ اس نے خسارہ پایا۔

۳۱۷ :- اگر نمازی کو اس رحمت کا علم ہو جائے۔ جو حالتِ سجدہ میں اس پر نازل ہوتی ہے۔ تو کبھی سجدے سے سر نہ اٹھائے۔

۳۱۸ :- کام میں دیر نہ کرو۔ جتنا ہو سکے جلدی کیا کرو۔

۳۱۹ :- جو رزق تمہارے مقدر میں لکھا ہے وہ تمہاری کمزوری کے باوجود بھی تم کو مل جائیگا۔ لیکن جو فرائض تمہارے ذمہ ہیں وہ کسی حیلہ سے ادا نہیں ہوں گے۔

۳۲۰:۔ نیکی کا حکم دو۔ برائی سے روکو۔ اور تکالیف پر صبر کرو۔

۳۲۱:۔ ہمارے حق کی معرفت مومن کا چراغ ہے۔ اور سب سے زیادہ اندھا وہ ہے جسے ہمارے فضائل نظر نہ آئیں۔ اور ہم سے عداوت رکھے۔ حالانکہ ہم نے لوگوں کو حق کی دعوت دی اور ہمارے مخالفین نے باطل اور فتنہ کی دعوت دی ہے اور کتنا بد نصیب ہے وہ شخص جس نے ہمارے مخالفین کی دعوت کو قبول کیا ہے اور ہم سے جنگ کی۔

۳۲۲:۔ ہمارے پاس حق کا پرچم ہے۔ جو اُس کے سایہ میں آیا وہ محفوظ رہا۔ جو اس کی طرف بڑھا وہ کامیاب رہا۔ جو اس سے پیچھے رہا۔ ہلاک ہوگیا۔ جو اس سے جدا ہوا تباہ ہوگیا۔ جس نے اس سے تمسک کیا، نجات پاگیا۔

۳۲۳:۔ میں مومنین کا سردار ہوں۔ اور مال ظالموں کا سردار ہے۔

۳۲۴:۔ خدا کی قسم! مومن کے علاوہ مجھ سے کوئی محبت نہیں کرے گا۔ اور منافق کے علاوہ مجھ سے کوئی بغض نہیں رکھے گا۔

۳۲۵:۔ جب اپنے بھائیوں سے ملو تو مصافحہ کرو اور مسرّت کا اظہار کرو۔ جب علیحدہ ہوگے۔ تو تمہارے تمام گناہ جھڑ چکے ہوں گے۔

۳۲۶:۔ جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے۔ تو اُسے یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ۔ کہو۔ اور اسے چاہیئے وہ تمہیں جَزَاکَ اللّٰہُ کہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا الخ

جب تم پر سلام کیا جائے تو اس سے بہتر یا اس جیسا سلام کا جواب دو

۳۲۸:۔ اپنے دشمن سے بھی مصافحہ کرو۔ اگرچہ اسے ناپسند بھی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے۔

جواب میں وہ کہہ جو اُس سے بہتر ہو۔ پھر تو دیکھے کہ تجھ میں اور جس میں دشمنی تھی، گویا دوستدار ہے۔ قرابت والا۔ اور یہ بات صرف تحمّل رکھنے والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔ اور یہ بات بڑے مقدّر والے کو ہی ملتی ہے۔

۳۲۸ :۔ تمہارے دشمن کی مکمل تباہی کے لئے یہ بات کافی ہے کہ تو اللہ کی فرمانبرداری میں زندگی بسر کرے۔ اور تیرا دشمن خدا کی نافرمانی کرے۔

۳۲۹ :۔ دنیا آج کسی کے پاس ہے۔ تو کل کسی کے پاس ہے۔ لہذا اپنا حصّہ اچھے انداز سے طلب کر۔ بے صبری اور جلد بازی نہ کر۔

۳۳۰ :۔ مومن بیدار دل کا مالک ہوتا ہے۔ دو اچھائیوں میں سے ایک کی امید رکھتا ہے۔ اور اپنے گناہوں کی پاداش میں آنے والے مصائب سے ڈرتا رہتا ہے۔ اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہوتا ہے۔

۳۳۱ :۔ مومن ہمیشہ امید و بیم کے اندر رہتا ہے۔ اپنے گناہوں کی وجہ سے ڈرتا ہے۔ اور جس جنت کا اللہ نے اُس سے وعدہ کیا ہے۔ وہ اسے نہیں بھولتا۔ اور جن اشیاء کے ارتکاب پر اللہ نے خبردار کیا ہے۔ وہ ان سے بے خوف نہیں ہوتا۔

۳۳۲ :۔ خدا نے اپنی زمین کی آبادی کے لئے تمہارے آباؤ اجداد کا تمہیں جانشین بنا کر بھیجا ہے وہ دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ خیال رکھنا اللہ ہر وقت تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔

۳۳۳ :۔ اسلام کی سیدھی راہ پر چلو۔ اس کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار نہ کرو۔

۳۳۴ :۔ اللہ کی مغفرت اور اس جنّت کے لئے سبقت کرو۔ جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ اور اسے پرہیزگاروں کے لئے بنایا گیا ہے۔

یاد رکھو! جنّت کو تم بغیر تقویٰ کے حاصل نہیں کر سکتے۔

۳۳۵ :۔ جس کی عقل مکمل ہوگی، اس کا عمل اچھا ہوگا۔ اور وہ اپنے امورِ دین میں نظر رکھے گا۔

۳۳۶ :۔ جس نے گناہوں میں حرص کیا، اللہ کے ذِکر سے محروم رہا۔

۳۳۷ :۔ جن ذواتِ مقدّسہ سے اللہ نے دین حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو شخص ان سے دین

حاصل نہیں کرے گا، اللہ اس کے لئے ایک شیطان مقرر کردے گا۔ جو ہمیشہ اس کا ساتھی رہے گا۔

۴۳۸:- آخر کیا وجہ ہے۔ کہ تمہارا مخالف گمراہی میں رہتے ہوئے۔ تم سے زیادہ ثابت قدم ہے اور وہ اپنی گمراہی کو پھیلانے کے لئے تم سے زیادہ دولت خرچ کرتا ہے۔ اس کا بس یہی سبب ہے۔ کہ تم دنیا کی طرف مائل ہو چکے ہو۔ لہذا تم ستم برداشت کرنے پر راضی ہو چکے ہو۔ اور تم نے کنجوسی کو اپنا لیا ہے۔ اور تم نے اس چیز کو چھوڑ دیا ہے جس میں تمہاری عزّت وسعادت ہے۔ اور جس میں تمہارے دشمن کے خلاف تمہاری قوّت ہے۔ تمہیں نہ تو اپنے خدا کے فرمان کا پاس ہے۔ اور نہ ہی اپنی جانوں پر رحم کرتے ہو۔

۴۳۹:- ہر روز تم پر ظلم ہو رہا ہے۔ اور پھر بھی تم خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوتے ہو۔ اور تمہاری کاہلی ختم نہیں ہو رہی۔

۴۴۰:- کیا تم اپنے ملک اور اپنے دین کی طرف نہیں دیکھتے جسے روزانہ کہنہ بنایا جا رہا ہے۔ مگر اس کے باوجود تم خوابِ غفلت میں مگن ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں فرما رہا ہے:

وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ ۵

ظالموں کی طرف داری مت کرو۔ بس تمہیں آگ چھو لے گی۔ اللہ کے سوا تمہارے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔ پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔

۴۴۱:- اپنے بچوں کے نام رکھو۔ اگر اسقاط ہونے والے بچے کے متعلق معلوم نہ ہو۔ کہ یہ لڑکا ہے یا لڑکی ہے۔ تو ایسا نام رکھو جو دونوں اصناف میں استعمال ہو سکتا ہو۔ ورنہ بروز قیامت ضائع شدہ بچے اپنے باپ سے کہیں گے کہ تم نے میرا نام کیوں نہیں رکھا۔ حضور کریم نے محسّن کی پیدائش سے پہلے اس کا نام رکھا تھا۔

۴۴۲:- پنجوں کے بل کھڑے ہو کر پانی نہ پیو۔ کیونکہ اس سے وہ بیماری پیدا ہو گی

جس کی دوا نہیں ہوگی ۔

۳۴۳:- جب چوپایوں پر سواری کرو تو اللہ کا نام لو اور کہو

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

۳۴۴:- جب تم میں سے کوئی سفر کے لئے نکلے تو یہ دُعا پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ الْحَامِلُ عَلَى الظَّهْرِ وَ الْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَ الْمَالِ وَ الْوَلَدِ ۝

۳۴۵:- جب کسی جگہ پر اترو تو یہ دُعا پڑھو ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنَا مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝

۳۴۶:- جب بازار سے سودا سلف خریدنے جاؤ تو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھو ۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ، اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ صَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ ، وَّ يَمِيْنٍ فَاجِرَةٍ ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ بَوَارِ الْاَيِّمِ ۝

۳۴۷:- ایک نماز ادا کرنے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والا زائرین خدا میں سے ہے اور اللہ پر یہ حق ہے ۔ کہ اپنے زائر کو عزت و عظمت دے اور جو وہ مانگے اسے عطا کرے ۔

۳۴۸:- حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں اور اللہ پر یہ حق ہے ۔ کہ اپنے مہمانوں کی تکریم کرے ۔ اور ان کی مغفرت فرما کر ان پر احسان کرے ۔

۳۴۹:- جو شخص کسی بچے کی بے علمی میں اسے نشہ پلائے گا ۔ اللہ اسے دوزخ کے مخصوص "طینۃ خبال" میں قید کرے گا ۔ یا ایسا عمل نہ کرے ۔ جو وہاں سے نکلنے کا موجب ہو ۔

۳۵۰:- مومن کے لئے صدقہ دوزخ سے بچنے کے لئے عظیم ڈھال ہے اور کافر کے لئے مال تلف ہونے سے بچاؤ کا ذریعہ ہے ، اضافہ رزق کا موجب ہے ، بلیات سے محفوظ رہنے کا وسیلہ ہے ۔ البتہ آخرت میں کافر کو کچھ نہیں ملے گا ۔

۳۵۱:- اہلِ دوزخ کے دوزخی بننے کا سبب زبان ہے ۔

۳۵۲:- اہلِ نور کو نور ملنے کا سبب ان کی پاکیزہ زبان ہے - اپنی زبانوں کی حفاظت کرو - اور اسے اللہ کے ذکر میں مشغول رکھو -

۳۵۳:- بدترین عمل وہ ہے جو گمراہی کا موجب ہے - اور بہترین عمل وہ ہے جو نیک اعمال کا سبب ہو -

۳۵۴:- تصویر سازی سے بچو - ورنہ بروز قیامت تم سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا -

۳۵۵:- جب کوئی شخص تم سے تنکا یا تکلیف دور کرے تو اسے کہو - اللہ تمہیں ناپسندیدہ چیزوں سے محفوظ رکھے -

۳۵۶:- جب تم حمام سے نکلو اور تمہارا بھائی تمہیں کہے - حَمَامُكَ وَحَمِيْمُكَ - تو تم جواب میں کہو - اَنْعَمَ اللّٰهُ بَالَكَ -

۳۵۷:- جب تیرا بھائی تجھے کہے حَيَّاكَ اللّٰهُ بِالسَّلَامِ - تو تم اپنے بھائی سے کہو - حَيَّاكَ اللّٰهُ بِالسَّلَامِ وَاَحَلَّكَ دَارَ الْمُقَامِ -

۳۵۸:- سڑک کے درمیان پیشاب نہ کرو - اور سڑک کے کنارے پاخانہ نہ کرو -

۳۵۹:- اللہ سے مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ کی حمد و ثنا کرو بعد میں اپنی حاجات طلب کرو

۳۶۰:- اے دعا مانگنے والا! اپنی دعا میں اس چیز کا سوال نہ کر جو حرام ہو - یا جس کا ہونا ناممکن ہو

۳۶۱:- جب کسی شخص کو اس کے نومولود بیٹے کی مبارک دینی ہو تو یہ کہو - بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ هِبَتِهٖ وَبَلَغَهٗ اَشُدَّهٗ وَرَزَقَكَ بِرَّهٗ ۝

( اللہ نے تم پر بخشش کی ہے، اس میں برکت ڈالے اور اسے لمبی عمر عطا کرے - اور تمہیں اس کا حسن سلوک عطا کرے )

۳۶۲:- جب تمہارا کوئی بھائی حج کی سعادت حاصل کر کے مکہ سے واپس آئے تو اس کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دو - اور اس کے منہ کو چومو - کیونکہ اس منہ سے اُس نے حجرِ اسود کا بوسہ لیا ہے - جیسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوما کرتے تھے - اور اُس کی آنکھوں کا بوسہ لو جن سے بیت اللہ کا دیدار کیا ہے - اور اسے کہو - اللہ تمہاری قربانی منظور فرمائے اور تمہارے حال پر رحم فرمائے - اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہے - خدا اس کے بدلے مال عنایت

فرمائے۔ اور اس سفر کو تمہارے لئے آخری حج کا سفر قرار نہ دے۔

۳۶۳:- گھٹیا لوگوں کی صحبت سے بچو۔ گھٹیا لوگ وہ ہیں۔ جنہیں اللہ کا خوف نہیں ہے۔ اور ان میں انبیاء کے قاتل بھی ہیں۔ اور ان میں ہمارے دشمن بھی ہیں۔

۳۶۴:- اللہ نے روئے زمین پر نگاہ ڈالی۔ اور ہمیں چن لیا۔ اور ہمارے لئے ہمارے شیعوں کا انتخاب کیا۔ جو ہماری مدد کرتے ہیں۔ ہماری خوشی پہ خوش ہوتے ہیں۔ اور ہماری غمی پہ غمگین ہوتے ہیں۔ اپنی جان و مال ہمارے لئے خرچ کرتے ہیں۔ وہ ہمارے ہیں اور ان کی بازگشت ہماری طرف ہے۔

۳۶۵:- اگر ہمارا کوئی شیعہ ایسا کام سرانجام دیتا ہے جس سے ہم نے منع کیا ہے تو مرنے سے پہلے اس کے مال کا نقصان ہوگا۔ یا اس کا جانی نقصان ہوگا۔ اس کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اگر مرنے سے پہلے اس کے کچھ گناہ باقی ہوں گے۔ تو موت کے وقت اس پر سختی کی جائے گی۔ اور جب مرے گا۔ تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

۳۶۶:- ہمارا ہر مرنے والا شیعہ صدیق اور شہید ہو کر مرتا ہے۔ کیونکہ اس نے ہمارے امر کی تصدیق کی ہے اور ہماری وجہ سے کسی سے محبت کی اور ہماری وجہ سے کسی سے نفرت کی۔ اس عمل کے ذریعہ اللہ کی رضا کا طالب بنا تو ایسا شخص خدا اور رسولؐ پر صحیح ایمان رکھنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّھَدَآءُ عِنْدَ رَبِّھِمْ لَھُمْ اَجْرُھُمْ وَنُوْرُھُمْ ۝

(وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ وہ اللہ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ ان کے لئے ان کا اجر ہے اور ان کا نور ہے)

۳۶۷:- بنی اسرائیل کے بہتّر گروہ ہوئے۔ اور اس امّت کے تہتّر گروہ ہوں گے۔ جن میں سے ایک گروہ جنّت میں جائے گا۔

۳۶۸:- جو شخص ہمارے راز کو آشکارا کرے، اللہ اسے لوہے کا ذائقہ چکھائے گا۔

؎: یعنی وہ تلوار سے قتل کیا جائے گا۔

۳۶۹ :- سردی گرمی کی پرواہ کئے بغیر اپنے بچوں کا ساتویں دن ختنہ کرو۔

۳۷۰ :- ختنہ جسم کی طہارت کا ذریعہ ہے۔

۳۷۱ :- زمین غیر مختون کے پیشاب کے وقت اللہ سے فریاد کرتی ہے۔

۳۷۲ :- نشہ چار قسم کا ہے۔ ۱۔ شراب کا نشہ ۲۔ دولت کا نشہ ۳۔ نیند کا نشہ ۴۔ اقتدار کا نشہ۔

۳۷۳ :- سوتے وقت اپنا داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر سوؤ۔ کیا خبر اس نیند سے بیداری نصیب ہوتی ہے یا نہیں۔

۳۷۴ :- میں پسند کرتا ہوں کہ مومن ہر پندرھویں روز نورہ استعمال کرے۔

۳۷۵ :- دودھ کو آہستہ آہستہ پینا چاہیئے۔ سوائے موت کے باقی تمام امراض سے نجات ملے گی

۳۷۶ :- مچھلی بکثرت نہیں کھانی چاہیئے۔ اس سے جسم کمزور ہوتا ہے۔ بلغم میں اضافہ ہوتا ہے اور نفس سنگ دل ہوتا ہے۔

۳۷۷ :- انار کو پردے سمیت کھانا چاہیئے۔ اس سے معدہ کی صفائی ہوتی ہے۔

۳۷۸ :- انار کا ہر دانہ حیاتِ قلب کا سبب ہے۔ نفس کی امان کا موجب ہے۔ اور چالیس رات تک شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے۔

۳۷۹ :- سرکہ بہترین سالن ہے صفرا و سودا کو دور کرتا ہے۔ اور دل کو زندگی دیتا ہے۔

۳۸۰ :- کاسنی کھاؤ۔ کاسنی پر ہر صبح جنت کے قطرات ہوتے ہیں۔

۳۸۱ :- بارش کا پانی پیو۔ یہ بدن کی طہارت اور بیماریوں کے دور کرنے کا موجب ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝

(اور وہ آسمان سے تم پر پانی نازل کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ تمہیں پاک کرے۔ شیطان کی آلودگی تم سے دور کرے اور تمہارے دلوں کو مضبوط بنائے اور اس کے ذریعہ

سے قدموں کو جما دے )

۳۸۲ :- موت کے علاوہ سیاہ دانہ میں ہر بیماری کا علاج ہے۔

۳۸۳ :- گائے کا گوشت بیماری ہے۔ ۳۸۴ :- گائے کا دودھ دوا ہے۔

۳۸۴ :- گائے کا مکھن شفا ہے۔

۳۸۵ :- حاملہ عورت کو بطور دوا و غذا تازہ کھجوریں کھانی چاہیئں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو فرمایا۔ وَهُزِّيٓ إِلَيْكِ بِجِذْعِ ٱلنَّخْلَةِ تُسَٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِي وَٱشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ٥

(اپنی طرف کھجور کی جڑ کو ہلا۔ اس سے تجھ پر پکی ہوئی تازہ کھجوریں گریں گی۔ اب کھا پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ۔)

۳۸۷ :- اپنے منہ میں کھجور چبا کر اپنے نوزائیدہ بچوں کو چٹاؤ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن و امام حسین علیہما السلام کی پیدائش پر یہی کیا تھا۔

۳۸۸ :- جب کوئی شخص بیوی سے مباشرت کا ارادہ کرے تو جلدی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ عورتوں کی بھی کچھ ضروریات ہوتی ہیں۔

۳۸۹ :- جب تمہاری نگاہ کسی عورت پر پڑے اور وہ تمہیں اچھی لگے تو اپنی بیوی سے مقاربت کرلو۔ کیونکہ دونوں عورتوں کے پاس ایک ہی چیز ہے۔ اجنبی عورت کو دیکھ کر شیطان کے جال میں نہیں پھنسنا چاہیئے۔ اپنی نگاہ کو اس سے پھیر لو۔

۳۹۰ :- اگر وہ شادی شدہ نہ ہو۔ تو اُسے چاہیئے کہ دو رکعت نماز پڑھے اور بکثرت اللہ کی حمد کرے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر اللہ سے اپنی شادی کا سوال کرے۔

۳۹۱ :- جب تم مقاربت کرو تو کلام کم کرو۔ کیونکہ اس سے گونگا پن پیدا ہوتا ہے۔

۳۹۲ :- کسی شخص کو بیوی کی فرج پر نظر نہیں کرنی چاہیئے۔ ممکن ہے اس کو کراہت محسوس ہو۔ اور اس سے اندھا پن پیدا ہوتا ہے۔

۳۹۳ :- جب تم اپنی بیوی سے مقاربت کا ارادہ کرو۔ تو یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اِسْتَحْلَلْتُ فَرْجَھَا بِاَمْرِكَ وَقَبِلْتُهَا بِاَمَانَتِكَ فَاِنْ
قَضَيْتَ لِيْ مِنْهَا وَلَدًا فَاجْعَلْهُ ذَكَرًا سَوِيًّا وَّلَا تَجْعَلْ
فِيْهِ لِلشَّيْطَانِ نَصِيْبًا وَّلَا شَرِيْكًا

انشاء اللہ بے عیب اور صالح بیٹا پیدا ہوگا۔

۳۹۴ :- حُقنہ، علاج کے چار طریقوں میں سے ایک ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جن اشیاء سے تم علاج کرتے ہو۔ ان میں بہترین چیز حقنہ ہے۔ اس سے شکم صاف ہوتا ہے۔ شکم کی بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ اور جسم مضبوط ہوتا ہے

۳۹۵ :- بنفشہ کا سفوف بنا کر سونگھو۔

۳۹۶ :- تمہیں فصد کرانا چاہیئے۔

۳۹۷ :- ماہ کے اوّل اور درمیان میں حقوق زوجیّت ادا نہ کرو۔ کیونکہ اُس وقت کے نطفہ سے پیدا ہونے والے بچے کو شیاطین تلاش کرتے رہتے ہیں۔

۳۹۸ :- بدُھ کے روز فصد اور نورہ نہ لگاؤ۔

۳۹۹ :- بدھ کا دن انتہائی منحوس دن ہے۔ اور اسی دن دوزخ کو خلق کیا گیا۔

۴۰۰ :- جمعہ کے روز ایک گھڑی ایسی ہے۔ جو بھی اس میں فصد کرائے گا۔ فوراً مر جائے گا۔

هٰذَا اٰخِرُ مَا اَوْرَدْنَا تَرْجَمَتَهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَاٰلِهِ الْاَكْرَمِيْنَ۔
وَاللَّعْنُ عَلٰى اَعْدَآئِهِمْ اَعْدَآءِ الدِّيْنِ۔ وَاَنَا الْاٰثِمُ
الْجَانِيْ مُحَمَّدْ حَسَن جَعْفَرِيْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ وَّالِدَيْهِ

حسن علی بکڈپو کھارادر کراچی کی
مفید اور مقبولِ عام کتابیں

تعقیباتِ نماز (جیبی)

دعائے کمیل
مترجم

یٰسٓ شریف مترجم

---

جوشنِ کبیر
مترجم

درسِ اخلاق

آیت اللہ سید عبدالحسین
دستغیب

# حسن علی بک ڈپو

کی

مقبول عام کتابیں

## ہدیۃ الشیعہ

آیت اللہ علی مشکینی (قم)

## تحفۃ المومنین

خورد و کلاں

## پنجسورہ

عکسی

مترجم

مع اضافات

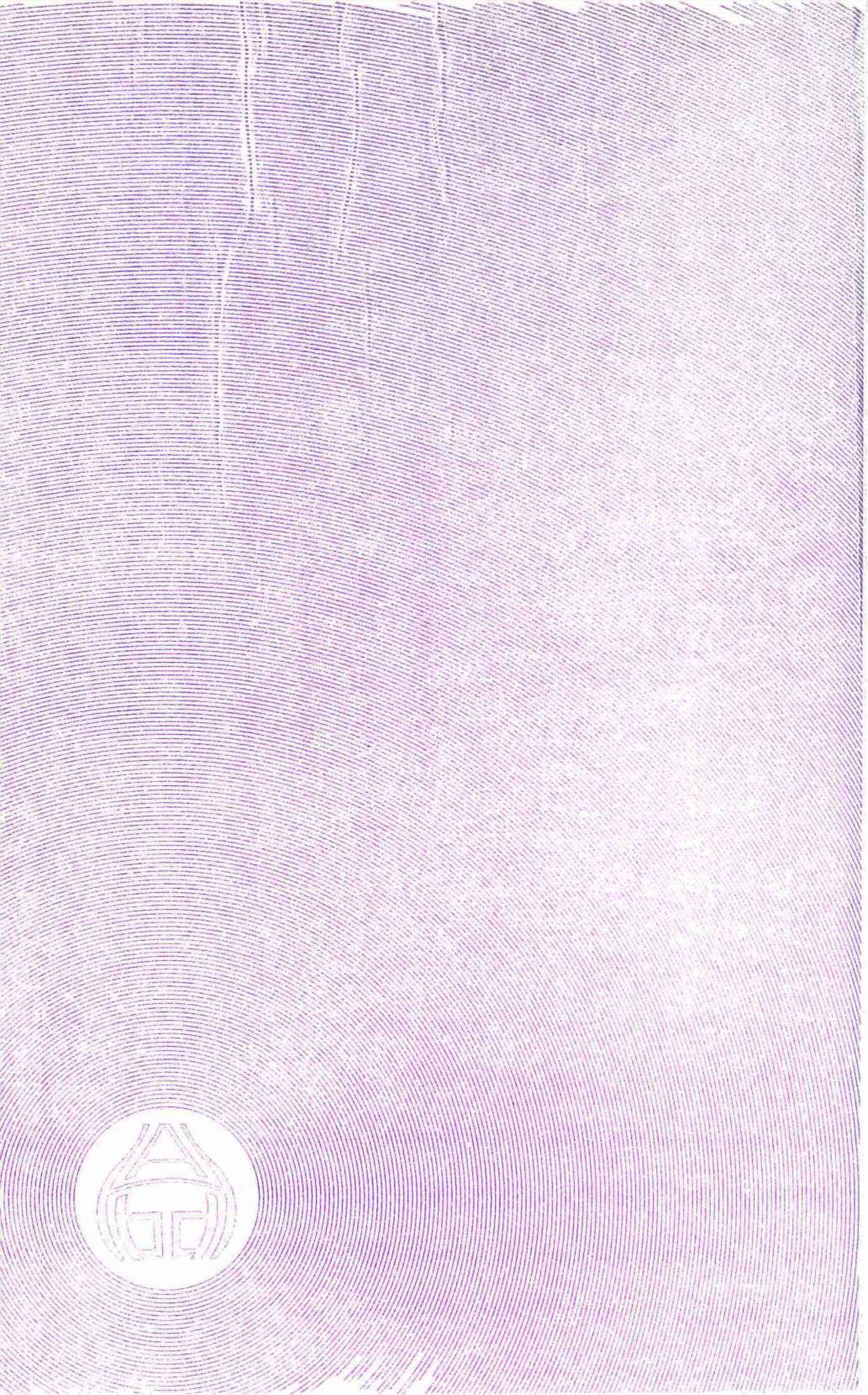

مجلد

مجلد

باترجمہ

باترجمہ

باترجمہ

24330

ملنے